سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات 2003

ہفتہ 14' منگل 17' بدھ 18' جمعرات 19' جمعۃ المبارک 20'

ہفتہ 21' پیر 23' منگل 24۔جون 2003

(یوم السبت 13' یوم الثلثہ 16' یوم الاربعا 17' یوم الخمیس 18' یوم الجمع 19' یوم السبت 20'

یوم الاثنین 22' یوم الثلثہ 23۔ربیع الثانی' 1424ھ)

## چودھویں اسمبلی : دسواں اجلاس

جلد 10 ، شمارہ جات 1 تا 8

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات

## مندرجات

### دسواں اجلاس

ہفتہ ' 14- جون 2003

جلد 10 ، شمارہ 1


| نمبر شمار | | صفحہ |
|---|---|---|
| 1- | اجلاس کی طبی کا اعلامیہ | 1 |
| 2- | ایجنڈا | 3 |
| 3- | ایوان کے عہدے دار | 5 |
| 4- | تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ | 9 |
| 5- | چیئرمینوں کا پینل | 10 |
| | **سرکاری کارروائی۔** | |
| 6- | وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر بابت سال 2003-2004 | 10 |
| 7- | سالانہ بجٹ بابت سال 2003-2004 کا پیش کیا جانا | 27 |
| 8- | ضمنی بجٹ بابت سال 2002-2003 کا پیش کیا جانا | 27 |
| | **مسودہ قانون (جو پیش کیا گیا)۔** | |
| 9- | مسودہ قانون مالیات' پنجاب بابت 2003 | 28 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ |
|---|---|---|

منگل ' 17۔جون 2003

جلد 10 ، شمارہ 2


10۔ ایجنڈا ---------- 29

11۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 31


## تعزیت ،

12۔ سابق نگران وزیراعظم ملک معراج خالد کی رحلت پر دعائے مغفرت ---------- 35

## تحاریک استحقاق ،

13۔ روزنامہ "نیا اخبار" میں رکن اسمبلی کے خلاف جھوٹی اور بے بنیاد خبر کی اشاعت ---------- 36

14۔ MCO شورکوٹ کا ایم پی اے کے ساتھ ہتک آمیز رویہ ---------- 40

15۔ ڈی آئی جی شیخوپورہ رینج کے ایماء پر ایس ایس پی شیخوپورہ اور ایس ایچ او کی رکن اسمبلی سے بدتمیزی ---------- 41

## سرکاری کارروائی ،

16۔ سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث ---------- 43

بدھ ' 18۔جون 2003

جلد 10 ، شمارہ 3


17۔ ایجنڈا ---------- 97

18۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 99

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ |
|---|---|---|

## تحاریک استحقاق


19۔ روز نامہ "نیا اخبار" میں رکن اسمبلی کے خلاف جھوٹی اور بے بنیاد خبر کی اشاعت (۔۔۔جاری) ---------- 106

20۔ M.C.O شور کورٹ کا رکن اسمبلی کے خلاف ہتک آمیز رویہ(۔۔۔جاری) ---------- 107


## سرکاری کارروائی


21۔ سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث ---------- 108

22۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کا سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر مختصر تبصرہ ---------- 168


جمعرات، 19۔جون 2003

جلد 10، شمارہ 4


23۔ ایجنڈا ---------- 181

24۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 183


## پوائنٹ آف آرڈر


25۔ جمہوریت کے استحکام کی خاطر حزب اختلاف سے تعاون کی اپیل ---------- 184


## سرکاری کارروائی


26۔ سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث ---------- 209

27۔ اراکین اسمبلی کے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈز اسمبلی چیمبرز میں بنانے کے بارے میں اعلان ---------- 254

28۔ سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث(۔۔۔جاری) ---------- 255

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ |
|---|---|---|


جمعۃ المبارک ' 20۔جون 2003

جلد 10 ، شمارہ 5



29۔ ایجنڈا ---------- 287

30۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 289

31۔ اراکین اسمبلی کی رخصت کی درخواستیں ---------- 290


## تعزیت .


32۔ جناب محمد وارث کلوڑ، رکن اسمبلی کے والد اور سابق رکن اسمبلی، چودھری محمد سرور بھوچہ کی وفات پر دعائے مغفرت ---------- 298


## پوائنٹ آف آرڈر.


33۔ سندھ اسمبلی میں تھل کینال کے بارے میں پاس کی گئی قرارداد پر قائد حزب اختلاف کا پوائنٹ آف آرڈر اور وزیر آبپاشی کی وضاحت---------- 302


## تحاریک استحقاق.


34۔ ڈاکٹر یکھر بھود آبادی، فیصل آباد کا رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ ---------- 316

35۔ سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث ---------- 318


## رپورٹیں .


36۔ مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹیں (جو ایوان میں پیش کی گئیں) ---------- 367

37۔ سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث (---جاری) ---------- 368

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ |
|---|---|---|

ہفتہ ' 21-جون 2003

جلد 10 ، شمارہ 6


38۔ ایجنڈا ---------- 403

39۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 405


## پوائنٹ آف آرڈر۔


40۔ آئین کی بالادستی اور پارلیمنٹ کی آزادی ---------- 406


## تحاریک استحقاق۔


41۔ ذی۔ذی۔او (آر) نجی وطنی کارکن اسمبلی کے ساتھ ٹیلی فون پر نامناسب رویہ ---------- 425


## تحاریک التوائے کار۔


42۔ کوئی تحریک التوائے کار پیش نہ ہوئی ---------- 426

43۔ سالانہ گوشوارہ بجٹ برائے سال 2003-04 کے مطالبات زر پر رائے شماری ---------- 429


پیر ' 23-جون 2003

جلد 10 ، شمارہ 7


44۔ ایجنڈا ---------- 473

45۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 475


## پوائنٹ آف آرڈر:


46۔ حکومت کی دوغلی پالیسی ---------- 476

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ |
|---|---|---|

## تحاریک استحقاق :

47۔ ڈائریکٹر بہبود آبادی فیصل آباد کا رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ (---جاری) ---------- 485

## سرکاری کارروائی

## مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

48۔ مسودہ قانون مالیات' پنجاب بابت 2003 ---------- 524

49۔ مسودہ قانون ساؤتھ ایشیا انسٹیٹیوٹ لاہور' بابت 2003 پر غور و خوض کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کی قاعدہ 234 کے تحت معطلی ---------- 529

50۔ مسودہ قانون' ساؤتھ ایشیا انسٹیٹیوٹ لاہور' بابت 2003 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2003) ---------- 530

51۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تنخواہیں' مراعات و استحقاقات اراکین) صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 2003 پر غور و خوض کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کی قاعدہ 234 کے تحت معطلی ---------- 538

52۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تنخواہیں' مراعات و استحقاقات اراکین) صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 2003 (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2003) ---------- 540

53۔ منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال 2003-04 (جو ایوان میں پیش کیا گیا) ---------- 543

54۔ ضمنی بجٹ بابت سال 2002-03 پر عام بحث ---------- 543

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ |
|---|---|---|

منگل ' 24-جون 2003

جلد 10 ، شمارہ 8


55- ایجنڈا ---------- 579

56- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 581

57- مجالس قائمہ اور دیگر مجالس کی فہرست (جو ایوان کی میز پر رکھی گئی) ---------- 582


## پوائنٹ آف آرڈر


58- غیر مسلم اقلیتوں کا استحقاق ---------- 582

59- ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی غفلت کی وجہ سے ہلاکتیں ---------- 585

60- "پانی" کے مسئلے پر وزیر آبپاشی پنجاب کے بیان پر سندھ میں احتجاج ---------- 593


## تحریک استحقاق


61- ڈی-ڈی-او (آر) کچہ وطنی کا رکن اسمبلی کے ساتھ ٹیلیفون پر نامناسب رویہ (---جاری) ---------- 628

62- ضمنی بجٹ بابت سال 2002-03 کے مطالبات زیر بحث اور رائے شماری ---------- 630

63- منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ بابت 2002-03 (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا) ---------- 666

64- اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ---------- 666

65- انڈکس

# اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

## 12 - جون 2003

**No. PAP-Legis-1(46)/2003/467.** The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information.-

## "ORDER

### I

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Lt. Gen (Retd) Khalid Maqbool,** *Governor of the Punjab*, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 14th June, 2003 at 11:00 a.m. in Assembly Chambers, Lahore.

### II

In exercise of the powers conferred on me under rules 134 and 147 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997, **I, Lt. Gen (Retd) Khalid Maqbool,** *Governor of the Punjab*, hereby appoint 11 00 a.m. on 14th June 2003 as time and date for the presentation of the Annual Budget 2003-2004 and Supplementary Budget for the year 2002-2003.

Dated Lahore, the
11 June, 2003

**LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL.**
Governor of the Punjab"

# ایجنڈا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

**منعقدہ 14 -جون 2003**

### سرکاری کارروائی

1 - سالانہ گوشوارہ بجٹ بابت سال 2003-2004

2 - ضمنی گوشوارہ بجٹ بابت سال 2002-2003

3 - مسودہ قانون مالیات پنجاب بابت 2003

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## 1 - ایوان کے عہدیدار

(1) جناب سپیکر ، چودھری محمد افضل ساہی

(2) جناب ڈپٹی سپیکر ، سردار شوکت حسین مزاری

(3) قائد ایوان ، چودھری پرویز الٰہی

(4) قائد حزب اختلاف ، جناب قاسم ضیاء

## 2 - چیئرمینوں کا پینل

(1) چودھری عبد اللہ یوسف وڑائچ ، پی پی-109

(2) جناب سعید اکبر خان ، پی پی-47

(3) انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں ، پی پی-293

(4) جناب ارشد محمود بگو ، پی پی-122

## 3 - کابینہ

(1) جناب محمد بشارت راجہ : وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی/ قانون و پارلیمانی امور

(2) جناب محمد ارشد خان لودھی : وزیر زراعت

(3) چودھری محمد اقبال : وزیر خوراک

(4) سید اختر حسین رضوی : وزیر محنت و افرادی قوت

(5) میاں عمران مسعود : وزیر تعلیم

(6) چودھری ظہیر الدین خان : وزیر مواصلات و تعمیرات

(7) جناب گل حمید خان روکھڑی : وزیر مال، ریلیف و اشتمال

(8) ڈاکٹر محمد شفیق چودھری : وزیر آبکاری و محصولات

(9) جناب مناظر حسین رانجھا : وزیر کالونیز

(10) جناب محمد سبطین خان : وزیر کانیں و معدنیات

(11) چودھری عامر سلطان چیمہ : وزیر آبپاشی و قوت برقی

(12) رانا شمشاد احمد خان : وزیر ٹرانسپورٹ

(13) کرنل (ریٹائرڈ) ملک محمد انور : وزیر امداد باہمی

(14) جناب خادم حسین وٹو المعروف محمد اختر خادم : وزیر زکوٰۃ و عشر

(15) جناب حسین جہانیاں گردیزی : وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

(16) ڈاکٹر طاہر علی جاوید : وزیر صحت

(17) مخدوم اشفاق احمد : وزیر تحفظ ماحولیات

(18) جناب محمد اجمل چیمہ ، وزیر صنعت

(19) سید رضا علی گیلانی ، وزیر ھاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(20) سید ہارون احمد سلطان بخاری ، وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ

(21) جام محمد ہاشم کھچی ، وزیر بہبود آبادی

(22) ڈاکٹر اشفاق الرحمان ، وزیر جنگلات و ماہی پروری

(23) سردار حسنین بہادر دریشک ، وزیر خزانہ

(24) میاں محمد اسلم اقبال ، وزیر سیاحت

(25) چودھری شوکت علی بھٹی ، وزیر ثقافت و امور نوجوانان

(26) سردار نعیم اللہ خان شاہانی ، وزیر کھیل

## 4 - ایڈووکیٹ جنرل

سید شبر رضا رضوی

## 5 - ایوان کے افسران

(1) سیکرٹری ، ڈاکٹر سید ابو الحسن نجمی

(2) ایڈیشنل سیکرٹری-I ، جناب سعید احمد

(3) ایڈیشنل سیکرٹری-II ، جناب قدیر حسین قیصر

(4) ڈپٹی سیکرٹری (قانون سازی) ، ملک مقصود احمد

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## (چودھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس)

ہفتہ' 14۔جون 2003

(یوم السبت' 13۔ ربیع الثانی' 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس' اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 11 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت' جناب سپیکر منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَ
لَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ
عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا
یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾

سورۃ حٰمٓ السجدہ آیات: 33 تا 35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے۔ اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں ○ وماعلینا الاالبلاغ○

## چیئرمینوں کا پینل

**جناب سپیکر :** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

**سیکرٹری اسمبلی :** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے چار معزز اراکین پر مشتمل بحسبِ ترتیب و تقدیم ذیل صدر نشینوں کی جماعت تشکیل فرمائی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | چودھری عبد اللہ یوسف وڑائچ | پی پی۔ 109 |
| 2۔ | جناب سعید اکبر خان | پی پی۔ 47 |
| 3۔ | انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں | پی پی۔ 293 |
| 4۔ | جناب ارشد محمود بگو | پی پی۔ 122 |

**جناب سپیکر :** جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کا دن جناب گورنر پنجاب نے قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 134(1) کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے لہذا میں وزیر خزانہ سردار حسنین بہادر دریشک کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ پر تقریر کا آغاز کریں۔ جناب وزیر خزانہ !

## وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر

### بابت سال 2003-2004

**وزیر خزانہ :** شکریہ جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے
اور "گو مشرف گو" "L.F.O نامنظور" کے نعرے لگاتے رہے)

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! ایک وہ دن تھا جب قوم نا امیدی کے دھانے پر کھڑی تھی۔ ملک جس ڈگر پر چل رہا تھا' بعید نہیں تھا کہ ہمیں ایک نادہندہ ملک قرار دے دیا جاتا۔ بیرونی ممالک ہمارے ساتھ تجارتی اور کاروباری تعلقات استوار کرنے کے بجائے' منقطع کرنے کا سوچ رہے تھے۔ ملک ایک تباہ کن معاشی بحران میں مبتلا تھا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر خزانہ: آج پاکستان میں جمہوریت بحال ہو چکی ہے۔ افراطِ زر قابو میں ہے۔ اربوں روپے کے زرمبادلہ کے ذخائر موجود ہیں۔ قوم پُرامید نظروں سے روشن مستقبل کو دیکھ رہی ہے۔ یہ تبدیلی حالات خود بخود واقع نہیں ہوئی۔ ہم صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کے شکر گزار ہیں کہ ان کی فہم و فراست اور حب الوطنی کے نتیجے میں ہم اقوام عالم میں اپنا سر اٹھا کر چلنے کے قابل ہوئے۔ ہمارا عزم ہے کہ وفاقی حکومت کی جاری کردہ انتظامی' معاشی اور سماجی اصلاحات کا عمل جاری رکھیں تا کہ ان کے ثمرات غریب عوام تک پہنچتے رہیں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف "L.F.O نامنظور" کے نعرے لگاتے ہوئے' بجٹ کی کتابیں جناب سپیکر کے podium کے نیچے رکھ کر ایوان سے باہر چلے گئے)

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! اس میں شک نہیں کہ معیشت کی بحالی کا کٹھن سفر ہمارے عوام نے نہایت حوصلہ مندی سے طے کیا۔ اپنی ذاتی ضروریات کو پس انداز کر کے ملک کی معیشت سنوارنے کو ترجیح دی۔ اب وقت آ پہنچا ہے کہ یہ قربانیاں رنگ لائیں گی۔ حکومت بڑھ چڑھ کر عوام کی معاشی اور سماجی ترقی میں اپنا کردار ادا کرے گی۔ وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویزالہیٰ عوامی فلاح و بہبود کے جامع پروگرام کا اعلان کر چکے ہیں۔ یہ پروگرام غربت کے خاتمے' معاشی ترقی' اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور حکومت پاکستان کی نافذ کردہ

اصلاحات سے گہری وابستگی کا اظہار ہے۔

یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ایک سالہ وسائل پر مبنی حکمت عملی برس ہا برس پر پھیلی محرومیوں کا ازالہ نہیں کر سکتی' ہمارے وزیر اعلیٰ نے مناسب سمجھا کہ عوام کی ترقی کے لئے ایک تین سالہ منصوبہ مرتب کیا جائے۔ اس دوررس حکمت عملی میں امن عامہ کا فروغ' انصاف کی فراہمی' تعلیمی اور طبی سہولتوں تک رسائی' صاف پانی کی دستیابی اور دیگر بہت سی سہولتیں مہیا کرنا شامل ہے۔ قانون کے نفاذ' صاف اور شفاف حکومت' خود احتسابی اور باوقار جمہوری روایات کا فروغ اس حکمت عملی کا نصب العین ہیں۔ پنجاب کا نئے مالی سال کا بجٹ جناب وزیراعلیٰ پنجاب کے اسی vision کی عملی تعبیر ہے اور تعمیر و ترقی کا یہ سلسلہ اگلے مالی سالوں میں بھی جاری رہے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! موجودہ حکومت ایک نمائندہ عوامی حکومت ہے۔ عوام کی امنگوں کی ترجمان ہے۔ عوام کی مشکلات سے بخوبی آگاہ ہے اور ان دشواریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے حکمت عملی وضع کی گئی ہے۔ صوبے کی کم شرح خواندگی اور ناکافی طبی سہولتیں ہمارے سامنے تھیں۔ ہمیں علم ہے کہ ہمارے صوبے کے بے شمار بچے سکول فیس ادا نہیں کر سکتے ہیں۔ طالب علموں کی ایک کثیر تعداد تعلیمی اداروں کی کمی کے باعث تعلیم حاصل کرنے سے محروم ہے۔ ہمیں یہ بھی احساس ہے کہ غربت اور بے روزگاری نے ہمارے عوام کی زندگی مشکل بنا رکھی ہے۔ ہسپتالوں میں ادویات اور دیگر سہولتیں ناکافی ہیں۔ دیہی اور شہری آبادیوں کے لئے پینے کا صاف پانی اور نکاسی آب کا نظام بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے کاشتکاروں کو آبی وسائل ضرورت کے مطابق میسر نہ ہیں اور ہمارے کسان بھائی آبیانہ کے ایک بوسیدہ تخمینی نظام میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان تمام دشواریوں اور مشکلات کو محسوس کرتے ہوئے ہماری حکومت نے ایک درمیانی مدت کی حکمت عملی وضع کی ہے۔ یہ بجٹ اسی حکمت عملی کی تکمیل کی طرف پہلا قدم ہے۔

جناب سپیکر! یاد رہے کہ عوام کی خصوصی دلچسپی حکومت کے Current

Revenue Budget اور ترقیاتی بجٹ میں ہوتی ہے۔ نئے مالی سال کے جاری بجٹ کی عمومی تفصیل اس طرح ہے،

| | |
|---|---|
| Current Revenue Receipts | 149ارب 34 کروڑ روپے |
| Current Revenue Expenditure | 129 ارب 19 کروڑ روپے |
| متوقع بچت | 20ارب 15 کروڑ روپے |
| Current Capital Receipts | 43ارب 75 کروڑ روپے |
| Current Capital Expenditure | 41ارب 89 کروڑ روپے |
| متوقع بچت | ایک ارب 86 کروڑ روپے |
| کل بچت | تقریباً 22ارب روپے |

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ملاحظہ فرمائیں کہ آئندہ مالی سال کے دوران جاری بجٹ میں 22 ارب روپے کی بچت متوقع ہے جب کہ رواں مالی سال میں بچت کا تخمینہ 13 ارب روپے تھا۔

اگلے مالی سال کی تمام تر متوقع بچت ہمارے سالانہ ترقیاتی پروگرام کو فنڈ کرنے کے لئے مختص کی گئی ہے جس کے علاوہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے حجم میں 8 ارب سے زائد کی بیرونی امداد بھی شامل ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2003-04 کا حجم 30 ارب 50 کروڑ روپے رکھا گیا ہے جو سال رواں کے حجم یعنی 20 ارب 75 کروڑ روپے کی نسبت 47 فیصد زیادہ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

صوبہ کے ترقیاتی پروگرام میں اس ریکارڈ اضافے کا بنیادی مقصد سماجی شعبہ جات کی بہتری، معاشی ترقی، غربت میں کمی، علاقائی تفریق کا خاتمہ اور شرح نمو (growth rate) میں اضافہ شامل ہیں۔ یہ اغراض و مقاصد وزیراعظم پاکستان میر ظفر اللہ خان جمالی کے اعلان کردہ معاشی اور سماجی پروگرام سے مطابقت رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! بجٹ کی مختلف حصوں میں تقسیم انتظامی ضرورت کے تحت کی جاتی ہے لیکن اس تقسیم سے ایک عام غلط فہمی جنم لیتی ہے کہ اخراجات جاریہ کی نوعیت غیر

پیداواری ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا سکولوں میں اساتذہ کی فراہمی' ہسپتالوں کو سٹاف ' ادویات اور دیگر سامان کی دستیابی' بوسیدہ سڑکوں کی بحالی' خستہ حال سڑکوں کی مرمت' غیر ترقیاتی کاوشیں ہیں؟ کیا ان اخراجات سے ترقی کا عمل تیز نہیں ہوتا؟ کیا یہ اخراجات ہمارے قومی اثاثوں کی دیکھ بھال میں مدد گار ثابت نہیں ہوتے؟ پھر کس طرح انھیں غیر ترقیاتی اخراجات کہا جائے؟ میں یہ باور کرواتا چلوں کہ آئندہ سال کے بجٹ کو ترتیب دیتے ہوئے ہم نے اسی سوچ کو پیش نظر رکھا ہے۔

جناب سپیکر! بجٹ 2003-04 کے نمایاں فنی اصول یہ ہیں:

* اخراجات جاریہ ' ترقیاتی بجٹ کے معاون ہوں گے۔
* مالی نظم و نسق اور کفایت شعاری کی بدولت ہونے والی بچتوں کو ترقیاتی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔
* تکمیل شدہ سکیموں کی دیکھ بھال کے لئے زیادہ رقوم فراہم کی جائیں گی۔
* زیادہ سے زیادہ رقوم زیر تکمیل منصوبوں کے لئے تجویز کی جائیں گی تاکہ ان کی تکمیل سے عوام کو فائدہ پہنچے اور تاخیر کے باعث منصوبہ جات کی لاگت میں اضافہ نہ ہو۔
* غیر ملکی امداد کے حامل منصوبہ جات کے لئے مناسب رقوم فراہم کی جائیں تاکہ یہ منصوبہ جات بروقت مکمل ہوں اور قرضہ کی واپسی جلد ممکن ہو۔

جناب سپیکر! جمہوریت کا سایہ دار درخت اس وقت تک توانا نہیں ہوتا جب تک اس کی جڑیں نچلی سطح تک مضبوطی سے نہ پہنچیں۔ میرا اشارہ یونین کونسلز ' تحصیل ایڈمنسٹریشن اور ضلعی حکومت کے نظام کی طرف ہے۔ یہ امر ہمارے لئے باعث مسرت ہے کہ ان اداروں کے استحکام میں ہم نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ یہ بات جہاں جمہوریت سے ہماری وابستگی کی دلیل ہے وہیں اس امر کی گواہ بھی ہے کہ ہم عوام کو اقتدار کے ایوانوں سے دور نہیں رکھنا چاہتے۔ ہمیں مکمل یقین ہے کہ اس نظام میں ترقی کی رفتار تیز کرنے اور عوام کی

محرومیاں دور کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوبائی حکومت نے مقامی حکومتوں کو سال رواں میں 60 ارب روپے فراہم کئے اور آئندہ مالی سال میں 65 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ میں یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ مقامی حکومت کے نظام میں تعلیم، صحت، آب رسانی اور نکاسی آب مقامی حکومتوں کے فرائض میں شامل ہیں۔ 65 ارب روپے کا مختص شدہ بجٹ ان شعبہ جات میں صوبائی حکومت کی بھرپور معاونت کرے گا اور ہماری حکومت کی ترقیاتی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے میں مددگار ثابت ہو گا۔

مقامی حکومتوں کے لئے مزید اقدامات اس طرح ہیں:

* پراپرٹی ٹیکس میں سے 2 ارب روپے کی اضافی رقم تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشنز (TMAs) کو دی جائے گی تاکہ شہری سہولتوں کی فراہمی کا عمل آگے بڑھ سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)
* حکومت نے TMAs کے ذمہ واجب الادا 4 ارب روپے کے قرضہ جات بھی ایک incentive scheme کے تحت معاف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں بجلی کے بقایا واجبات بھی شامل ہیں۔ یہ منتخب حکومت کا اعزاز ہے کہ وہ مسئلہ جو گزشتہ دس سالوں سے التوا میں چلا آ رہا تھا، حل ہو گیا ہے۔ اب تحصیلوں کی انتظامیہ عوام کی بہتر خدمت کر سکیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)
* صوبائی سطح پر غیر ملکی امداد پر مبنی سکیموں کے لئے رقوم فراہم کی گئی ہیں۔ اس ضمن میں ایشیائی ترقیاتی بنک کے تعاون سے پنجاب کمیونٹی واٹر سپلائی اور سینی ٹیشن کا پروگرام پنجاب کے 26 اضلاع کی 54 تحصیلوں میں 4 ارب 28 کروڑ روپے کی لاگت سے شروع کیا جا رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

* دس لاکھ سے کم آبادی والے شہروں کی بہبود کے لئے پنجاب میونسپل ڈویلپمنٹ فنڈ کمپنی (PMDFC) کو فعال بنایا جا رہا ہے جو میچنگ گرانٹ کی بنیاد پر انفراسٹرکچر اور دوسرے منصوبہ جات کے لئے رقوم فراہم کرے گی۔ ان شہروں کے لئے Punjab Urban Development Agency (PUDA) کے قیام کی تجویز بھی ہے جو ماسٹر پلان کی تیاری اور عملدرآمد کے مراحل طے کرنے میں T.M.As کی معاونت کرے گی۔

جناب سپیکر! فروغ تعلیم ہماری حکمت عملی کا اہم ترین ستون ہے۔ ہمارے عزم کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ انتظام حکومت سنبھالتے ہی ہم نے میٹرک تک تعلیم مفت کر دی۔(نعرہ ہائے تحسین)

آپ جانتے ہیں کہ پرائمری اور ثانوی تعلیم کی ذمہ داری ضلعی حکومتوں کو سونپی گئی ہے اور وہ اس شعبہ میں بھرپور انداز میں فنڈز فراہم کر رہی ہیں لیکن ہماری حکومت تعلیم کے میدان میں ایک انقلاب لانا چاہتی ہے۔ میں بتاتا چلوں کہ وزیراعلیٰ پنجاب کی ذاتی نگرانی میں فروغ تعلیم کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کے تحت آئندہ مالی سال میں خالصتاً صوبائی بجٹ میں اخراجات جاریہ میں 3 ارب 19 کروڑ روپے (اضافہ 140 فیصد) اور ترقیاتی سکیموں کے لئے 5 ارب 95 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 341 فیصد زیادہ ہیں۔ اس سے :-

* پانچویں جماعت تک طلباء کو نصابی کتب کی مفت فراہمی۔
* آٹھ منتخب اضلاع میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کی طالبات کے لئے امدادی وظائف۔
* کثیر یکٹ بنیادوں پر نئے مالی سال میں مزید اساتذہ کی بھرتی۔
* تعلیم کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے خصوصی مہم۔

* معیار تعلیم میں بہتری کے لئے اساتذہ کی تربیت ' نصاب پر نظر ثانی اور امتحانی نظام کی اصلاح۔
* طالبات کے لئے 60 کمیونٹی ماڈل سکولوں کا قیام۔
* مقامی لوگوں اور پنجاب رورل سپورٹ پروگرام کے اشتراک سے تین سو سکولوں کا اجراء۔
* 8 اضلاع میں پرائمری سکولوں کی طالبات کے لئے خوردنی تیل کی فراہمی۔
* گوجرانوالہ ' فیصل آباد' سرگودھا و گجرات میں یونیورسٹیوں اور پنجاب یونیورسٹی میں فزیکل سائنس کے سکول کا قیام۔
* یونیورسٹیوں کے قیام کے لئے نجی شعبہ سے تعاون شامل ہے۔ اس کے علاوہ،
* وفاقی حکومت کی امداد ( 50 فیصد) سے تقریباً 750 سیکنڈری سکولوں میں کمپیوٹر کی تعلیم و ترویج کے لئے 45 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے اور
* خواتین کی اعلیٰ تعلیم کے لئے لاہور کالج یونیورسٹی برائے خواتین کے لئے 7 کروڑ 30 لاکھ روپے فراہم کئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ذہنی اور جسمانی معذوری ریاست اور سول سوسائٹی کے لئے ایک چیلنج ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب معذور بچوں کی تعلیم و تربیت اور بحالی کو اپنا اولین فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ حکومت نے ایسے بچوں کی تعلیم و تربیت اور بحالی کے لئے مختلف منصوبے شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نابینا اور معذور بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے حکومت sports facilties مہیا کرے گی اور ضلعی حکومتوں کو بھی ایک Matching Grant Scheme کے تحت اس کارِخیر میں شرکت کی ترغیب دے گی۔ آئندہ مالی سال میں اس

عظیم مقصد کے لئے 40 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ترقی کے عمل میں جب تک معاشرے کا ہر فرد شامل نہ ہو اس کے مثبت نتائج نہیں نکل سکتے۔ انسانی وسائل کی نشو و نما کرتے ہوئے ہم خواتین کو نظر انداز نہیں کریں گے۔ خواتین کو قومی دھارے کا حصہ بنانے کے لئے وفاقی حکومت نے کئی ایک اقدامات کئے ہیں۔ آج اس ایوان میں اتنی خواتین کی موجودگی اسی سوچ کا نتیجہ ہے۔ ہم نے اس طرز عمل کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ اور آگے بڑھایا ہے۔ بچیوں کی تعلیم، روزگار کے مواقع کی فراہمی، قرضوں تک ان کی رسائی اور قانونی تحفظ ان میں سے چند اقدامات ہیں۔ خواتین کو کھیل اور ورزش کے مواقع فراہم کرنے کے لئے مخصوص sports stadium تعمیر کئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سماجی ترقی میں صحت کی سہولتوں کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ میں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ Devolution Plan کے باعث صحت کا شعبہ جزوی طور پر ضلعی حکومتوں تک devolve ہو چکا ہے۔ صحت کے میدان میں بنیادی سہولتیں فراہم کرنا اب انہی حکومتوں کی ذمہ داری ہے لیکن اس شعبہ کی اہمیت کے پیش نظر صوبائی حکومت صحت کے اخراجات کے لئے 7 ارب 86 کروڑ روپے مختص کر چکی ہے۔ اہم اقدامات کی تفصیل یوں ہے:

* معیاری علاج کی فراہمی کے لئے رواں مالی سال میں بنیادی مراکز صحت، تحصیل اور ضلعی ہسپتالوں کے یومیہ اخراجات (فی بستر) میں اضافہ کیا گیا تھا۔ آئندہ سال تدریسی ہسپتالوں کے لئے یہ شرح 120 روپے سے بڑھا کر 400 روپے فی بستر کی جا رہی ہے۔ اس طرح ایک ارب 20 کروڑ روپے کی اضافی رقم مہیا کی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)
* تدریسی ہسپتالوں کے operation theaters کو جدید تر بنانے کے لئے 2 ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

* بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت میں رواں مالی سال میں 4 ہزار افراد کو ملازمت دی گئی۔ اگلے مالی سال میں مزید 5 ہزار افراد کو ایسی ملازمتیں ملیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

* نئے پروگرام کے تحت ڈینٹل انسٹی ٹیوٹ لاہور' کارڈیالوجی انسٹی ٹیوٹ ملتان اور لاہور میں دماغی امراض کے انسٹی ٹیوٹ کی بہتری کے لئے 7 کروڑ 30 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

* آئندہ مالی سال میں زچہ بچہ کے لئے طبی سہولیات اور آٹھ اضلاع میں ایمرجنسی اور گائنی وارڈوں کی بہتری کے لئے 29 کروڑ روپے کی رقم فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ جب کہ ایڈز (AIDS) کنٹرول پروگرام جاری رکھنے کے لئے آئندہ مالی سال میں 8 کروڑ 50 لاکھ روپے کی رقم تجویز کی گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

دیہات میں طبی سہولتوں کے نظام میں بہتری لانے کے لئے حکومت نے رحیم یار خان میں Punjab Rural Support Programme کے اشتراک سے پائلٹ پراجیکٹ شروع کیا ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت بنیادی مراکز صحت کی انتظامی ذمہ داری P.R.S.P کے ذریعے مقامی کمیونٹی کو سونپی گئی ہے۔ کامیابی کی صورت میں اس پروگرام کا دائرہ دوسرے اضلاع تک بڑھا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! صوبائی معیشت میں زراعت کا کردار نہایت اہم ہے۔ سرسبز و شاداب کھیت ہی خوشحالی کا پیش خیمہ ہیں۔ حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ جب تک کسان خوشحال اور مطمئن نہ ہو گا زرعی پیداوار میں اضافہ ممکن نہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کی ہدایت پر رواں مالی سال کے دوران پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ،

* گندم کے کاشتکاروں کو مقرر 300 روپے فی 40 کلوگرام قیمت موصول ہوئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

* زرعی ٹیکس پر چھوٹ 5 ایکڑ سے بڑھا کر 12.5 ایکڑ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

* زرعی قرضوں میں مارک اپ کی شرح 13 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد کر دی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

* یکساں شرح آبیانہ (flat-rate) کا نفاذ عمل میں لایا جا رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

* زرعی ٹیوب ویلوں کو سستی بجلی فراہم کرنے کے لئے 33% سبسڈی دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ان اقدامات سے ثابت ہوتا ہے کہ زراعت اور کسان ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہیں۔ زراعت کے شعبہ میں آئندہ مالی سال کے لئے دستیاب اخراجات جاریہ کے لئے ایک ارب 74 کروڑ روپے اور ترقیاتی سکیموں کے لئے 73 کروڑ 70 لاکھ روپے ہے۔

* زرعی تحقیق اور agricultural marketing کو مزید مضبوط کیا جائے گا۔
* 2100 آبپاشی کے کھالوں کی پختگی اور اصلاح کا کام مکمل ہو گا۔
* بیجوں کو معیاری بنانے کے لئے ایک کروڑ 59 لاکھ روپے کے خرچ سے seed graders کی فراہمی کے پروگرام کا دوسرا مرحلہ مکمل ہو جائے گا۔
* پاکپتن، ساہیوال، جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اضلاع کے موزوں علاقوں میں کپاس کی کاشت کے احیاء کے لئے 6 کروڑ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔
* کرم کش ادویات کے بروقت استعمال و حفاظتی تدابیر سے روشناسی کے لئے راجن پور، خانیوال اور بہاول پور کے اضلاع میں 3 کروڑ روپے کی لاگت کا ایک پائلٹ منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔

* کاشتکاروں کو زمین اور پانی کے نمونہ جات کے تجزیہ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے 3 کروڑ 60 لاکھ روپے کا ایک منصوبہ زیر عمل ہے جو آئندہ مالی سال میں ایک کروڑ 20 لاکھ روپے کے خرچ سے مکمل ہو گا۔
* گوجرانوالہ میں 2 کروڑ 30 لاکھ روپے کی لاگت سے زمین اور پانی کے نمونہ جات کے تجزیہ و تحقیق کی تجربہ گاہ مکمل ہو گی۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ ہماری زراعت کا دار و مدار ہمارے نظام آبپاشی پر ہے۔ اس شعبہ میں آئندہ مالی سال میں 3 ارب 75 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ یہ رقم سال رواں کی نسبت 134 فیصد زیادہ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ان اخراجات کی عمومی تقسیم اس طرح ہو گی۔

* چالیس چھوٹے ہائیڈل پاور سٹیشنوں کی جانچ رپورٹ (Feasibilty Report) (لاگت 6 کروڑ روپے)
* پوٹھوہار کے علاقہ میں نئے ڈیموں کی تعمیر کی جانچ رپورٹوں کی تیاری (لاگت 5 کروڑ روپے)
* شور کوٹ جھنگ میں جپسم اور دوسرے کیمیکلز کے استعمال سے سیم زدہ اراضی کی بحالی (لاگت 2 کروڑ روپے)
* بلوکی، سلیمانکی لنک کینال کے کناروں کی پختگی اور بحالی (لاگت 19 کروڑ 70 لاکھ روپے)
* سیال اور لہری ڈیم کی تعمیر (لاگت 18 کروڑ 90 لاکھ روپے)
* بھینی ڈرین کی تعمیر (لاگت 2 کروڑ 90 لاکھ روپے)
* تونسہ بیراج سسٹم کی بحالی (لاگت ایک ارب 36 کروڑ روپے)

وفاقی حکومت کی طرف سے ذرائع آبپاشی کی بہتری کے لئے بھی فنڈز متوقع ہیں۔

جیسے:

* پنجاب میں آبپاشی کے وسائل کی ترقی کے لئے (70 کروڑ روپے)
* وفاقی ترقیاتی پروگرام میں آبپاشی کے نظام کی بحالی (لاگت 20 ارب روپے)
* بیراجوں کی تعمیر نو اور بحالی (لاگت 30 ارب روپے)
* تقریباً 8873 میل لمبے راجباہوں اور ماتھرز کی پختگی (لاگت 31 ارب روپے)

اس اضافی رقم سے آبی وسائل کے مسائل کافی حد تک حل ہو جائیں گے اور 8 لاکھ 70 ہزار ایکڑ فٹ پانی کی بچت ہو گی۔

افزائش حیوانات، نگہبانی اور ماہی پروری کے لئے 17 کروڑ روپے اور جنگلات و جنگلی حیات وغیرہ کے لئے 14 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ غربت و افلاس میں کمی ہماری حکومت کی اہم ترجیحات میں شامل ہے۔ اس ضمن میں ہماری چند کاوشیں اس طرح ہیں:

* رورل سپورٹ پروگراموں کے ذریعے 4 ارب روپے سے زائد کے چھوٹے قرضے جن سے اڑھائی لاکھ سے زائد گھرانوں کی بحالی متوقع ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)
* کم آمدنی والے افراد کے لئے رہائشی سکیموں کا اجراء جس سے 2 لاکھ افراد کو فائدہ پہنچے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)
* کچی آبادیوں کے 84 ہزار مکینوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)
* بے زمین اور چھوٹے کاشتکاروں میں ایک لاکھ ایکڑ سرکاری اراضی تقسیم کی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

* غریب اور نادار افراد کی بحالی کے لئے زکوٰۃ فنڈ میں 2 ارب روپے اور بیت المال کی مد میں ساڑھے پانچ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! صنعت کے شعبہ میں ہنرمند افرادی قوت کی کمی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت اور نجی شعبہ کی شراکت سے Technical Education and Vocational Training Authority (T E V.T A) کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ مختلف علاقوں میں موجود صنعتی اداروں کی ضروریات کے مطابق ہنرمند افراد تیار کئے جا رہے ہیں اور T.E.V.T A کے 400 اداروں سے تربیت یافتہ ہنر مندوں کی تعداد ایک لاکھ سالانہ سے تجاوز کر جائے گی۔ حکومت نے اتھارٹی کے مزید استحکام کی خاطر اخراجات جاریہ کے لئے مختص رقم میں 50 % کا اضافہ کیا ہے۔ مختلف فنی تعلیمی اداروں کی صلاحیت کو اجاگر کرنے کے لئے T.E.V.T.A کو آئندہ مالی سال میں 18 کروڑ 19 لاکھ روپے کے ترقیاتی فنڈز فراہم کئے جائیں گے جس کے تحت مزید 12 ٹیکنیکل و وکیشنل ادارے قائم کئے جائیں گے جب کہ موجودہ 400 ٹیکنیکل / وو کیشنل اداروں میں جدید نوعیت کے تربیتی پروگرام شروع کئے جائیں گے۔ نادار اور مستحق طلباء کو روزی کمانے کے قابل بنانے کے لئے پنجاب وو کیشنل ٹریننگ کونسل خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اس وقت کونسل کے تحت 20 تربیتی ادارے زکوٰۃ فنڈ سے تقریباً 5 ہزار ہنرمند کارکن تیار کر رہے ہیں۔ اگلے مالی سال میں ایسے 25 نئے ادارے کھولے جائیں گے جس کے نتیجہ میں تربیت یافتہ ہنر مندوں کی تعداد 5 ہزار سے بڑھ کر 12 ہزار سالانہ ہو جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کسی بھی معاشرے کے استحکام کا انحصار انصاف پر مبنی نظام پر ہوتا ہے۔ جن بستیوں میں انصاف میسر نہ ہو وہاں ترقی اور خوشحالی کا خواب دیکھنا ممکن نہیں۔ ہماری حکومت سستا اور فوری انصاف فراہم کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ عوام کو انصاف کے حصول میں آسانیاں فراہم کرنے کے لئے حکومت 170 ایسی سکیموں پر کام جاری رکھے گی

جس سے عدالتی نظام کے علاوہ پولیس اور جیل خانہ جات کی بہتری ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ حصول انصاف اور امن عامہ پر حکومتی توجہ اس امر سے ظاہر ہوتی ہے کہ نئے مالی سال کے جاری بجٹ کو 12 ارب روپے سے بڑھا کر 15 ارب 77 کروڑ روپے تجویز کیا گیا ہے جو موجودہ مالی سال سے تقریباً 31 فیصد زیادہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ذرائع آمدورفت صوبہ کی اقتصادی ترقی میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ اگرچہ کھیت سے منڈی تک سڑکوں کی تعمیر کا پروگرام ضلعی حکومتوں کے ذمہ ہے تاہم صوبائی حکومت غیر ملکی امداد کے حامل منصوبہ جات اور بین الاضلاعی سڑکوں کے لئے رقوم فراہم کرنے کی ذمہ دار ہے۔ اس کے علاوہ بڑے شہروں میں آمد و رفت کے ذرائع کو ایک جامع منصوبہ کے تحت بہتر بنایا جا رہا ہے۔ اس لئے اس مد میں آئندہ مالی سال میں 3 ارب 26 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 59 فیصد زائد ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اکیسویں صدی کے تکنیکی تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کے لئے صوبائی حکومت انفارمیشن ٹیکنالوجی کو خصوصی اہمیت دے رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال میں 23 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 15 فیصد زیادہ ہے۔ آئندہ مالی سال میں،

- پنجاب حکومت کے ضلعی دفاتر کو لاہور میں سول سیکرٹریٹ اور ذیلی اداروں سے منسلک کرنے کے لئے پنجاب انٹرانیٹ (Intranet) کا مرحلہ وار منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے جس کے لئے 5 کروڑ 50 لاکھ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔
- دس اضلاع میں زمین کا ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے 4 کروڑ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ منصوبے کی کل لاگت

کا 70 فیصد حکومت پنجاب برداشت کرے گی جبکہ 30 فیصد رقوم متعلقہ اضلاع اپنے بجٹ سے فراہم کریں گے۔

* انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کے فروغ کے لئے Comsat انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی رائے ونڈ روڈ' لاہور کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جا رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

* موٹر ٹرانسپورٹ M.I.S پراجیکٹ کا آغاز 4 کروڑ روپے کی مختص رقم سے کیا جا رہا ہے جس سے گاڑیوں کی بوگس رجسٹریشن اور چوری کے رجحان کو روکا جا سکے گا۔ علاوہ ازیں موٹر ٹوکن ٹیکس کی عدم ادائیگی کی شرح میں کمی واقع ہو گی۔

جناب سپیکر! حکومت پسماندہ علاقوں میں رہنے والے عوام کی مشکلات سے آگاہ ہے اور ان کی ترقی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ صوبہ کے جنوبی اور شمالی علاقوں کی ترقی کے لئے ایک ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ جس سے راجن پور ' ڈیرہ غازی خان ' رحیم یار خان اور شمالی بارانی علاقوں میں سرمایہ کاری کی جائے گی۔ چولستان میں گزشتہ کئی سالوں سے جاری خشک سالی کی وجہ سے وہاں کے عوام کی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔ اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس علاقے کی ترقی و بحالی کا پروگرام وضع کیا گیا ہے جس کے لئے 15 کروڑ 60 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

صوبہ میں صنعتی ترقی کے فروغ سے متعلق سہولتیں مہیا کرنے کے لئے 30 کروڑ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ یہ رقوم صوبہ میں روزگار کے مواقع کی فراہمی ' غربت میں کمی' چھوٹی صنعتوں کے فروغ اور فنی تکنیکی تعلیم میں توسیع کے لئے مددگار ہوں گی۔

جناب سپیکر! صوبے کے عوام کی بہبود و ترقی کے لئے حکومت اور نجی شعبہ کو مل جل کر کام کرنا ہو گا۔ نجی شعبہ میں سرمایہ کاری میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے حائل رکاوٹوں کو دور کر کے سرمایہ کاری کے لئے دوستانہ ماحول پیدا کیا جا رہا ہے۔ سوشل سیکورٹی

کی وصولی کے انداز میں بہتری لا کر اسے مجموعی اور درمیانی صنعتوں کے لئے مزید دوستانہ بنایا جائے گا۔ حکومت کی جانب سے اعلیٰ اختیارات کا سرمایہ کاری بورڈ قائم کیا جا چکا ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی تنظیم نو کر کے نجی شعبہ کی شرکت کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ ان اقدامات کے بعد نجی شعبہ اپنے تحفظات ختم کر کے دوستانہ فضا میں عوام کی خدمت کے لئے میدان عمل میں اترے گا۔

جناب سپیکر! صوبائی محاصل کے سلسلے میں تجاویز فنانس بل کی صورت میں معزز ایوان کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں۔ ہماری حکومت عوام کو ٹیکسوں کے بوجھ کے نیچے ہرگز دبانا نہیں چاہتی لیکن ٹیکس کے نظام میں موجود تفاوت کو درست کرنا حکومت کا فرض ہے۔ ہمارا نصب العین ہے کہ ہر شہری اپنی استطاعت کے مطابق ٹیکس دے اور ٹیکس سے چھوٹ پسماندہ اور ضرورت مند طبقات تک محدود رکھی جائے۔ انہی اصولوں کے پیش نظر صوبائی محاصل کے نظام میں ردو بدل کیا گیا ہے۔ جس میں اسلحہ لائسنس اور اسلحہ ڈیلر شپ کے اجراء اور تجدید، مقامی حکومتوں کے دفاتر کو الیکٹریسٹی ڈیوٹی سے معافی، ٹوکن ٹیکس کی شرح میں معمولی اضافہ، ہاؤسنگ فنانس کا رجحان بڑھانے کے لئے سٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس کی شرح میں کمی شامل ہیں۔ تفصیلات فنانس بل 2003 میں درج ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ سرکاری ملازمین دن رات محنت کر کے حکومت وقت کی پالیسیوں کو عملی جامہ پہنائیں وہاں حکومت پر بھی یہ لازم ہے کہ وہ سرکاری ملازمین کو ان کی محنت کا جائز معاوضہ دے۔ ہمیں اندازہ ہے کہ ہمارے سرکاری ملازمین عمومی طور پر تنگ دستی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ گو حکومت کے وسائل محدود ہیں لیکن مجھے جناب وزیر اعلیٰ نے خصوصی حکم دیا ہے کہ میں اس ایوان کی وساطت سے پنجاب کے سرکاری ملازمین کو یہ خوشخبری دوں کہ صوبائی سرکاری ملازمین کو بھی یکم جولائی 2003 سے تنخواہوں اور پنشن میں وہی اضافہ دیا جائے گا جس کا اعلان وفاقی وزیر خزانہ نے اپنی حالیہ بجٹ تقریر میں کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے دستیاب وسائل کی بنیاد پر خوشحالی کے سفر کا نقشہ راہ (roadmap) پیش کر دیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومتی ادارے نجی شعبہ اور صوبہ کے عوام تعمیری جذبے سے سرشار ہو کر اپنے صوبے کی ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کریں گے۔

اجازت چاہتے ہوئے علامہ اقبال کا ایک شعر پیش خدمت کرنا چاہوں گا۔

وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے
جو ہر نفس سے کرے عمر جاوداں پیدا

پاکستان پائندہ باد

(نعرہ ہائے تحسین)

## سالانہ بجٹ بابت سال 2003-2004 کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر، اب میں وزیر خزانہ سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ سالانہ بجٹ بابت سال 2003-2004 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں سالانہ بجٹ بابت سال 2003-2004 پیش کرتا ہوں۔

## ضمنی بجٹ بابت سال 2002-2003 کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر، سالانہ بجٹ بابت سال 2003-2004 پیش کر دیا گیا ہے۔ اب میں وزیر خزانہ سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ضمنی بجٹ بابت سال 2002-2003 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں ضمنی بجٹ بابت سال 2002-2003 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، ضمنی بجٹ بابت سال 2002-2003 پیش کر دیا گیا ہے۔

# مسودہ قانون

## مسودہ قانون مالیات پنجاب بابت 2003

## (جو پیش کیا گیا)

**MR SPEAKER:** Now we take up the Punjab Finance Bill 2003. Minister for Finance!

**MINISTER FOR FINANCE:** I introduce the Punjab Finance Bill 2003.

**MR SPEAKER:** The Punjab Finance Bill 2003 has been intoduced.

آج کے اجلاس کے ایجنڈے کی کارروائی مکمل ہوئی۔ اب اجلاس مورخہ 17 جون بروز منگل بعد دوپہر 3.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

# ایجنڈا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

**منعقدہ 17-جون 2003**

### سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر بحث

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## (چودھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس)

منگل 17- جون 2003

(یوم الثلاثہ 16- ربیع الثانی 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سعید الرحمان نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

سورۃ النساء آیت 114

سرگوشیاں بہت سی ایسی ہیں جن میں کوئی بھلائی نہیں ہاں، البتہ بھلائی یہ ہے کہ کوئی صدقہ کی ترغیب دے یا کسی اور نیک کام کی یا لوگوں کے درمیان اصلاح کی اور جو کوئی اللہ کی رضا حاصل کرنے کو ایسا کرے گا سو ہم اس کو عنقریب اجر عظیم دیں گے۔

وما علینا الا البلاغ ○

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے' چیک کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)۔ کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔ ہاؤس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا ثناء اللہ خان پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: [**********

**********

**********

**********

جناب سپیکر: رانا صاحب! کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ آج بجٹ پر بحث ہوئی ہے۔ اس میں جب آپ کو موقع دیا جائے تو اس وقت آپ اس پر کھل کر بحث کر لیں۔

رانا ثناء اللہ خان: [**********

**********

**********

**********

**********

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز مختصر کر لیں۔

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

رانا ثناء اللہ خان ، [**********

**********

**********

**********]

وزیر قانون ،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر،جی' وزیر قانون!

وزیر قانون ، جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے رانا صاحب کو interrupt کیا۔ میں جناب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اگر تو یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے تو پھر آپ جتنا مرضی انہیں سنیں۔اگر پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا تو رولنگ دیں اور اس کے بعد اگر وہ اپنا موقف بیان کرنا چاہتے ہیں تو پھر ان کا موقف سنا جائے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے یا نہیں؟ میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب! پوائنٹ آف آرڈر تو آپ کا نہیں بنتا۔

رانا ثناء اللہ خان ، [**********

**********

**********

**********]

جناب سپیکر،جب آپ آدھ گھنٹہ بات کر لیں گے تو اس کے بعد میں رولنگ دوں گا؛

رانا ثناء اللہ خان ، [**********

**********

**********

**********]

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

جناب سپیکر، آپ اپنی بات مختصر کریں۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ کو موقع دے رہا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان، [**********

**********

**********

**********

وزیر قانون، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ وہ اس کارروائی کا حصہ نہیں بننا چاہتے۔ رانا صاحب اپنی بات مکمل کریں گے۔ اس کے بعد دوسرے دروازے سے باہر چلے جائیں گے یا تو یہ ہے کہ وہ بات سنیں' وہ تو بیٹھیں گے ہی نہیں۔ وہ تو اپنا مقصد پورا کر کے یہاں سے چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! وہ تو میں نے پہلے کہہ دیا ہے کہ ان کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

رانا ثناء اللہ خان، [**********

**********

**********

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: [**********

**********

**********

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، [**********

**********

**********

**********]

جناب سپیکر، مہربانی۔ تحریک استحقاق نمبر 74' جناب ولایت شاہ کھگہ صاحب!

(اس مرحلے پر متحدہ معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی نشستوں سے اٹھ کر گو' مشرف گو' ایل ایف او نامنظور کے نعرے لگانے اور ڈیسک بجانے شروع کر دیئے)

(اس مرحلے پر قائد حزب اختلاف بات کرنے کے لئے اٹھے

تو معزز ممبران حزب اختلاف خاموش ہو گئے)

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر!--- (قطع کلامیاں) جناب سپیکر! یہ ہماری بات نہیں سننا چاہتے ہیں لہذا ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

## تعزیت

سابق نگران وزیراعظم ملک معراج خالد کی رحلت پر دعائے مغفرت

جناب نجف عباس سیال، جناب والا! سابق وزیراعلیٰ پنجاب' سابق سپیکر قومی اسمبلی' سابق نگران وزیراعظم پاکستان' بزرگ سیاستدان ملک معراج خالد چند روز قبل وفات پا گئے تھے۔ میری ایوان سے استدعا ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

جناب سپیکر، جی۔ دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس موقع پر ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

## تحاریک استحقاق

### روزنامہ "نیا اخبار" میں رکن اسمبلی کے خلاف جھوٹی اور بے بنیاد خبر کی اشاعت

جناب سپیکر، پہلے ہم تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 74' جناب ولایت شاہ کھگہ!

جناب ولایت شاہ کھگہ، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "نیا اخبار" مورخہ یکم جون 2003 ساہیوال ڈسٹرکٹ رپورٹر کے حوالے سے یہ خبر چھپی ہے کہ "معصوم بچی سے زیادتی کا بااثر ملزم ایم پی اے ولایت شاہ کھگہ کا دست راست ہے۔ پولیس نے اسے آزاد کر دیا ہے" جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ بچی سے زیادتی کرنے والا شخص میرے مخالف گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔ مجھے جب وقوعہ کا علم ہوا تو میں نے خود ملزم کے خلاف پرچہ درج کروایا اور معصوم بچی کے والدین کی مدد کی۔ اخباری رپورٹر نے ایک سراسر جھوٹی اور بے بنیاد خبر چھاپ کر نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے لہذا میری تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، لا منسٹر!

وزیر قانون، جناب سپیکر! معزز رکن نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ مجھے اس کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اسے کل تک pend فرما لیجیے۔

جناب سپیکر، جواب چونکہ موصول نہیں ہوا۔ اسے کل تک pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک

استحقاق نمبر 75 شیخ امجد عزیز صاحب --- 'Not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 76' رائے فاروق عمر خان کھرل کی ہے۔ 'Not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 81 چودھری محمد ارشد--- 'Not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 82 جناب محمد قمر حیات کاٹھیا!

وزیر قانون، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' لاء منسٹر!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اب سے تھوڑی دیر پہلے جب اپوزیشن احتجاج کر رہی تھی تو اس وقت رانا آفتاب صاحب نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ یہ ایوان ہمارے رویے سے چلیں گے۔ میں معزز پریس اور اس معزز ایوان کے اراکین کے سامنے یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر انہی رویوں کے باعث ان اداروں نے چلنا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ہم سب پر عیاں ہے کہ ان اداروں کو نقصان پہنچانے کے لئے کون کیا کردار ادا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کی بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس بات کے شاہد ہیں کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے جب اپوزیشن احتجاج کرتی تھی تو انہوں نے چند issues frame کئے تھے اور ان کا خیال یہ تھا کہ اگر ان issues پر ہمارے ساتھ بات کر لی جائے تو ہم احتجاج نہیں کریں گے۔ میں نے آپ کی موجودگی میں اسی معزز ایوان میں ان کے ایک ایک فریم کردہ issue پر کھل کر بات کی اور حکومت نے انہیں تسلیم کیا اور اصولی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ اب اپوزیشن کے پاس کوئی ایسا issue نہیں کہ جس پر پنجاب اسمبلی کی اپوزیشن احتجاج کرے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بات بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی موجودگی میں جو مذاکرات ہوئے تھے ان میں (L.F.O) یا باہر کے issues جو ہماری پنجاب اسمبلی سے متعلقہ نہیں ہیں ان کے متعلق categorically یہ بات آئی تھی کہ ہم ان issues پر بات ضرور کریں گے لیکن ہم اس پر احتجاج کو مزید آگے لے کر اس لئے نہیں جائیں گے کیونکہ یہ ہماری صوبائی

اسمبلی کا معاملہ نہیں ہے لیکن آپ نے دیکھا کہ جب وہ ساری باتیں ختم ہو گئیں تو پھر انہی باتوں کو issue بنا لیا گیا جو اس ایوان سے متعلقہ نہیں ہیں۔ میں یہ بات واضح کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات واضح کرنا چاہتا ہوں اور معزز پریس کی خدمت میں بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس دن اپنی پریس کانفرنس میں بھی یہ کہا تھا کہ ہمیں تھوڑا سا غیر جانبدار ہو کر معاملات کا analysis کرنا چاہئے۔ میں خاص طور پر آج کے رویے کے حوالے سے عرض کرنا چاہوں گا کہ رانا صاحب نے بات کرنا چاہی تو جناب نے out of the way جا کر انہیں اجازت دی۔ انہوں نے اپنا پورا مقصد بیان کیا اور اس کے بعد تشریف فرما ہو گئے۔ اس کے بعد رانا آفتاب صاحب نے بات کی۔ آپ نے ان کی پوری بات سنی' اس کے بعد وہ بھی تشریف فرما ہو گئے اور اصولی طور پر اس کے بعد بنتا یہ تھا کہ میں حکومت کا موقف بیان کروں لیکن مجھے موقع نہیں دیا گیا اور انہوں نے بیچ بجا کر احتجاج شروع کر دیا۔ احتجاج کے دوران جب قاسم ضیاء صاحب کھڑے ہوئے تو سارے اپوزیشن ممبران چپ ہو گئے۔

جناب سپیکر! میں یہاں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس ایوان کو یرغمال نہیں بننے دیں گے کہ جس کی مرضی جب چاہے جو کر لے اس لئے میں آپ سے یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہم اس ایوان کو اقلیت کے چند لوگوں کے ہاتھوں یرغمال نہیں بننے دیں گے۔ ہم نے ان اداروں کو چلانا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ بات ثابت کریں گے کہ یہ ادارے چلیں گے۔ اس ملک میں جمہوریت پھلے پھولے گی اور میں پھر یہ کہتا ہوں کہ یہ چند لوگ کٹھ پتلیوں کا کردار ادا کرتے ہیں۔ میں نے تو آج بھی اخبارات میں یہ بیان دیا ہے کہ اگر اپوزیشن دو قدم آگے آئے گی تو ہم دس قدم آگے بڑھنے کے لئے تیار ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مثبت رویہ تو اختیار کرے۔ یہ کوئی مثبت رویہ نہیں ہے کہ عوام نے انہیں منتخب کر کے بھیجا ہے۔ آج پہلی دفعہ اس صوبے میں اس روایت کو توڑا جا رہا ہے کہ بجٹ پر بحث کا آغاز لیڈر آف دی اپوزیشن نے کرنا تھا' وہ بحث کا آغاز کئے بغیر جا رہے ہیں۔ وہ لوگوں کو کیا منہ دکھائیں گے؟ لوگوں نے انہیں اس لئے منتخب کر کے بھیجا تھا کہ یہ کالی پٹیاں باندھ کر (LFO) کے نعرے لگاتے ہوئے سڑکوں پر پھریں۔ یہ بات غلط ہے اور میں

سمجھتا ہوں کہ یہ پورا ایوان انتہائی معذرت کے ساتھ اس رویے پر افسوس کا اظہار کرتا ہے اور ہم ان سے اپیل کرتے ہیں کہ آئیں! جمہوری طریقہ اپنائیں، جمہوری روایات کو آگے بڑھنے دیں اور اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لیں۔ حکومت ان کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ صاحب! جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ رانا صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں تھا۔ رانا صاحب نے خود on the floor of the House یہ commit کیا کہ ہم کارروائی کا حصہ نہیں بننا چاہتے۔ اس لئے ان کی جتنی بھی speech تھی وہ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں کیونکہ یہ ان کا اپنا فرمان ہے کہ ہم کارروائی کا حصہ نہیں بننا چاہتے اس لئے میں نے آپ کو موقع نہیں دیا کیونکہ جب ان کی speech کارروائی کا حصہ ہی نہیں بننی تو اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ شکریہ

وزیر زراعت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، لودھی صاحب!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! آپ کا کہنا بجا ہے کہ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر اسی طرح تقریر کی جس طرح پہلے دن اپوزیشن لیڈر نے کی تھی۔ یہ بات صحیح ہے کہ انہوں نے کارروائی کا حصہ نہیں بننا لیکن ہمارے چوتھے ستون پریس میں لوگوں کے پاس یہ بات جاتی ہے کہ وہ اپنا point of view express کرتے ہیں اور ہم اسے سنتے رہتے ہیں۔ اگر according to rules ان کا پوائنٹ آف آرڈر بنے تو پھر آپ اجازت دیں۔ اگر نہ بنے تو پھر اسی وقت اس کو reject کردیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے حضرات سے بھی میری گزارش ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب اور رانا آفتاب صاحب کی جو تقریر تھی، وہ پریس کی زینت نہیں بننی چاہئے۔

## M.C.O شور کوٹ کا ایم پی اے کے ساتھ ہتک آمیز رویہ

جناب سپیکر، جناب محمد قمر حیات کاٹھیا صاحب!

جناب محمد قمر حیات کاٹھیا، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 11-جون 2003 بروز بدھ صبح 9 بجے مہر محمد ضیاء ہرگن MCO، ADBP شور کوٹ میرے ڈیرے پر آیا اور وہاں سے حق نواز کملانہ کو گرفتار کر کے میرے مخالفین کے ڈیرے پر لے گیا۔ میں نے ایک آدمی مہر ضیاء کے پیچھے اپنے مخالفین کے ڈیرے پر بھیجا کہ حق نواز کو چھوڑ دو کیونکہ قسط جمع کرانے کی آخری تاریخ 30-06-2003 ہے اور ابھی دن باقی ہیں۔ یہ مقررہ تاریخ سے پہلے قسط جمع کروا دے گا۔ اس کی تذلیل نہ کرو۔ اس سے میری بڑی بے عزتی ہو رہی ہے کہ تم اسے میرے گھر سے پکڑ کر میرے مخالفین کے پاس لے گئے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ ایم پی ایز کی پہلے کون سی عزت ہوتی ہے؟ جو میں نے خراب کی ہے؟ ایم پی ایز تو عارضی ہوتے ہیں اور آتے جاتے رہتے ہیں جب کہ ہم مستقل حاکم ہیں۔ ہمیں کوئی نہیں چھیڑ سکتا۔ جاؤ میرا جو بھی بگاڑنا ہے بگاڑ لو' میں ایم پی اے سے نمٹ لوں گا۔

مذکورہ MCO کے رویے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! ابھی چند لمحے پہلے معزز رکن نے مجھے میرے کمرے میں بتایا ہے اور انھوں نے ہی مجھے تحریک دی ہے۔ یہ ویسے بھی وفاقی حکومت سے متعلق ہے۔ ہم نے جواب کے لئے لکھنا ہے۔ اس لئے میری جناب سے استدعا ہو گی کہ جب تک اس کا جواب نہیں آجاتا اسے pend کر لیا جائے۔

جناب محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب سپیکر! اس میں تھوڑی سی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرے ساتھ A.D.B.P والوں کا جو رویہ ہے۔ اس کی ایک background ہے۔ جب میں ڈسٹرکٹ کونسل میں یونین ناظم تھا تو اس وقت میں نے ڈسٹرکٹ کونسل میں ایک قرارداد with proof دی تھی کہ یہ percentage لیتے ہیں۔ وہاں ان کی انکوائری لگی تھی اور میرے ہی قرارداد دینے پر ان کے 9 بندے معطل ہوئے تھے۔ اس سے پہلے جب میں دو دفعہ وہاں گیا ہوں کہ بھئی آپ ان سے کمیشن لینا چھوڑ دیں۔ مجھے وہاں کے منیجر نے اور اسی سہرضیاء نے کہا تھا کہ" تم تو ہمارے شروع سے ہی مخالف ہو' ہم تمہارے ساتھ صحیح طرح نہیں چلیں گے' کیونکہ تم ہمارے خلاف قراردادیں دیتے ہو۔" یہ رویہ جو میرے ساتھ رکھا جا رہا ہے' یہ اسی background کی وجہ سے رکھا جا رہا ہے۔ میں نے پتا کیا ہے کہ جو حق نواز ہے' اس نے اسی ماہ جون کی 6 تاریخ کو پچھلی قسط ادا بھی کر دی تھی۔ وہ میرے پاس اس لئے آیا تھا کہ میں جا کر اس کا حساب کروا دوں اور جو باقی بنتا ہے وہ ادا کر دوں لیکن اس کے ساتھ اتنی زیادتی کی جا رہی ہے کہ ابھی تک اسے حراست میں رکھا ہوا ہے اور چھوڑا نہیں گیا جب کہ اس پر کوئی پیسے بنتے ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر، کاٹھیا صاحب! جواب آنے کا انتظار کر لیں۔ اس کے بعد اس کو لے لیں گے۔ یہ تحریک استحقاق جواب آنے تک pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 83 رانے اعجاز احمد صاحب کی ہے۔

## ڈی آئی جی شیخوپورہ رینج کے ایماء پر ایس ایس پی شیخوپورہ اور ایس ایچ او کی رکن اسمبلی سے بدتمیزی

رانے اعجاز احمد: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مجھے مورخہ 06-06-2003 کو ڈی آئی جی طارق سلیم ڈوگر شیخوپورہ رینج نے فون کیا اور مجھے کہا کہ آپ کیا چیز بنے پھرتے ہو میں نے آپ جیسے کئی ایم پی ایز دیکھے ہوئے ہیں' آپ میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ حکومتی

پارٹی میں رہ کر میرے خلاف کارروائی کرلیں گے تو میں نے اس کو جواباً کہا ڈوگر صاحب! آخر ماجرا کیا ہے؟ مجھے کیوں فون کر کے پریشان کر رہے ہو؟ اس بات پر مذکورہ آفیسر نے مجھے کہا کہ آپ کو وقت آنے پر پتا چل جائے گا اور مجھے جھوٹے مقدمہ میں پھنسوانے کی دھمکیاں دیں۔ پھر ٹھیک تین دن کے بعد مورخہ 9 جون 2003 کو میرے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ درج کر دیا گیا۔ بعد میں مجھے ہراساں کرنے کے لئے میرے ڈیرے پر ایس ایس پی شیخوپورہ ہمراہ ایس ایچ او ارسلان ڈھابال سنگھ نے ناجائز چھاپہ مارا اور مجھے خواہ مخواہ اس ناجائز مقدمہ میں پھنسوا دیا۔ مذکورہ آفیسر ڈی آئی جی کے ایماء پر ایس ایس پی شیخوپورہ اور ایس ایچ او مجھ سے انتقامی بدتمیزی سے پیش آئے۔ اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ تحریک بھی آج تھوڑی دیر پہلے مجھے رانے اعجاز صاحب نے تحریری طور پر دی ہے لیکن یہ معاملہ آج سے دو یا تین دن پہلے سے میرے نوٹس میں ہے۔ اس تحریک کے دو حصے بنتے ہیں۔ ایک پولیس کے رویے کے حوالے سے ہے اور دوسرا رانے صاحب کے خلاف جو مقدمہ درج ہوا ہے اور ان کا نام دیا گیا ہے اس سے متعلقہ ہے۔ جہاں تک پولیس کے رویے کا تعلق ہے۔ میں ہر گز رویے کے حوالے سے پولیس کا دفاع نہیں کروں گا۔ میں معزز رکن کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتا ہوں اور ان کی بات پر یقین کرتا ہوں۔ میں انھیں اس بات کا یقین بھی دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا سدباب کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! جہاں تک مقدمہ کا تعلق ہے تو ہمارے نوٹس میں پہلے یہ بات آئی تھی اور میری اطلاع کے مطابق اس مقدمے سے رانے صاحب کا نام خارج کر دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود میں اس کو بھی defend نہیں کرتا۔ صرف آپ سے اتنی استدعا کرتا ہوں کیونکہ معزز رکن سے بھی میری بات ہوئی ہے' اس کو صرف کل تک کے لئے pend کر لیا جائے۔ میں سارے ریکارڈ ابھی منگوا لوں گا۔ اگر میں نے یہ محسوس کیا کہ معزز رکن کی تسلی نہیں ہوتی تو میں اس کا دفاع نہیں کروں گا کہ یہ استحقاقات کی کمیٹی کو چلی جائے لیکن اگر

میں معزز رکن کو مطمئن کر سکا تو بہتر۔ اس لئے میں استدعا کروں گا کہ اس کو کل تک pend فرما لیا جائے۔

جناب سپیکر، جی' رائے اعجاز صاحب!

رائے اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ میرے اوپر پرچہ درج ہو گیا ہے۔ پولیس نے میرے ملازم پکڑ لئے ہیں میں وہاں دو سال سے اس جگہ نہیں گیا جہاں میرے اوپر پرچہ درج ہوا ہے۔ آئی جی صاحب کہتے ہیں کہ پرچے سے آپ کا نام delete کر دیا ہے۔ عوام نے جو ہزاروں اخباروں میں پڑھا ہے کہ رائے اعجاز پر پرچہ ہو گیا ہے۔ اگر میں اپنے تھانے میں ایک 324 کا جھوٹا پرچہ برداشت کرتا ہوں تو مجھے اس ایوان میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ میں اپنا استعفیٰ پیش کرتا ہوں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرا استعفیٰ قبول کیجئے مگر اس ڈی آئی جی کو کم از کم وہاں سے تبدیل تو کر دیا جائے۔ یہ کہتے ہیں کہ پوچھیں گے۔ آئی جی کے آرڈر سے یہ پرچہ ختم نہیں ہو گا۔ پرچہ جھوٹ کے خلاف درج ہوا تھا تو وہ پھانسی کے پھندے پر لگا۔ پرچہ جب درج ہو جاتا ہے تو وہ delete نہیں ہوتا' کارروائی ہوتی ہے' کارروائی چلتی رہتی ہے۔ ایک ایس ایچ او کی یہ جرات اور ڈی آئی جی کی یہ جرأت کہ وہ ایک جھوٹا پرچہ رائے اعجاز پر درج کرا دے۔ مجھ پر کبھی کسی نے raid نہیں کیا لیکن جب میں اس "ق" لیگ میں آ گیا ہوں تو میرے خلاف پرچے درج ہو رہے ہیں۔ مجھے پکڑا جا رہا ہے اور ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے۔ مجھے بتا دیں کہ یہ کس جرم کی سزا ہے؟ میری تحریک' استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے یا میں استعفیٰ دیتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں ایسے ہی واپس چلا جاؤں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔ میں یہ تحریک استحقاق باضابطہ قرار دیتا ہوں اور سپیشل کمیٹی نمبر II کے سپرد کرتا ہوں کہ وہ معاملے کی چھان بین کر کے ایک ماہ کے اندر اندر اس کی رپورٹ اس ایوان کے اندر پیش کرے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

# سرکاری کارروائی

## سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث

جناب سپیکر، آج سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث ہو گی اور اس کے لئے میں مسز شاہینہ اسد کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔ معزز اراکین سے میری گزارش ہے کہ جو بھی معزز رکن بجٹ پر بحث کرنا چاہتے ہیں' اپنے نام کی چٹیں مجھے بھجوا دیں۔

محترمہ شاہینہ اسد، جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا۔ ایک بات میں پہلے کرنا چاہوں گی۔ یہ میری بات نہیں ہے بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ سب اراکین کی بات ہے۔ ایئر کنڈیشنر کے معاملے میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ کچھ بیمار سا لگ رہا ہے۔ اگر ہو سکے تو برائے مہربانی اسے سی کو ٹھیک کروا دیا جائے۔ تمام لوگ گرمی سے نڈھال ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک بجٹ کی بات ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ بجٹ ایک تاریخی بجٹ ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ نے جب پنجاب کی عنانِ حکومت سنبھالی تو انہوں نے عوام سے بہت سے وعدے کئے۔ انہوں نے بہت سی چیزوں کو اپنے دل میں بسا کر یہ عہد کیا کہ میں عوام کے لئے آیا ہوں اور عوام ہی کے کام کروں گا جو ان کی بہتری کے لئے' ان کی خوشحالی کے لئے اور جو پنجاب کے ساتھ ساتھ پاکستان کی خوشحالی کے لئے ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج 2003-04 کا بجٹ اسی چیز کو لئے ہوئے ہے۔ ہم زراعت کا شعبہ' تعلیم کا شعبہ' صحت کا شعبہ لیں' کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں ہے جو وزیر اعلیٰ کے تدبر اور فراست کا بین ثبوت نہ ہو۔ ہم تعلیم کی طرف آتے ہیں' تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ایک کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ مسلمان قوم جب تک تعلیم کو سامنے رکھتے ہوئے بڑھتی رہی وہ ترقی کرتی گئی لیکن جب ہمارے مسلمان عالموں سے علماء میں شامل ہو گئے' جب ہم عالم کو بھول گئے' جب ہم نے علماء کو پکڑ لیا تو اس وقت ہم پیچھے ہٹ گئے کیونکہ مولوی ازم اور عالم میں بہت فرق ہوتا ہے۔ عالم ہمیں تفسیر کائنات کی طرف لے کر چلتا ہے اور مولوی ہمیں اپنے ہی گرداب میں رکھتا ہے۔ یہ بات میں نے صرف اس لئے کی ہے کہ تھوڑا سا بتایا جائے کہ ہم اپنی راہ سے کیوں بھٹک گئے۔ سترہویں' اٹھارہویں اور انیسویں صدی کو ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ نے کس

بنیاد پر ترقی کی۔ اس کی بنیاد صرف تعلیم تھی۔ انہوں نے جب تعلیم کا دامن پکڑ لیا تو آج وہ ہم پر حکمران بن کر حکومت کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی اسی طرف آنا تھا لیکن ہماری سابقہ حکومتوں نے اس طرف توجہ نہ دی۔ پاکستان کی تاریخ سے لے کر آج تک یہ جو بجٹ آیا ہے اس میں سب سے زیادہ خطیر رقم صرف تعلیم کے لئے رکھی گئی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ جو تعلیمی انقلاب کا اقدام اٹھایا ہے یہ ایک زبردست اقدام ہے اور آنے والے وقت میں ثابت ہو گا کہ یہ چیز ایک تاریخ ساز حقیقت بن جائے گی کہ چودھری پرویز الہیٰ صاحب واقعی ایک تعلیم دوست وزیر اعلیٰ تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تعلیمی ترقی کو لیا جائے تو چائنا کی مثال' جاپان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ وہ قوم جو ایٹمی تباہ کاریوں کے نتیجے میں' جس طرح تباہ و برباد ہو جاتی ہے' وہ قوم جب تعلیم کو پکڑتی ہے تو ترقی کے لئے ایک مثال بن جاتی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ جاپان' چائنا' سری لنکا اور حتیٰ کہ آپ بنگلہ دیش کو مدنظر رکھیں جن کی خواندگی کی شرح ہمارے ملک سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے کیونکہ وہ پالیسی ساز لوگ' وہ پالیسی ساز سابقہ حکومتیں' جنہوں نے آج تک اس سب سے ضروری اولین چیز کو اہمیت ہی نہ دی۔ کیا میں حق بجانب نہیں کہ میں اپنے وزیر اعلیٰ کو مبارک باد پیش کروں کہ جنہوں نے اس مسئلے کو اٹھایا' جو کسی کے لئے کبھی کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔

جناب سپیکر! تین ارب 19 کروڑ کا بجٹ تعلیمی سیکٹر کے لئے ہے۔ یعنی 140 فیصد اضافہ ہے۔ آپ سابقہ بجٹ دیکھیں اتنا بڑا اضافہ میرا خیال ہے کہ شاید ہی کسی بھی حکومت نے کسی بھی گورنمنٹ نے یکدم کیا ہو گا۔ وزیر اعلیٰ صاحب کا تعلیم کے ساتھ یہ محبت کا ایک بین ثبوت ہے جو تاریخی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ پنجاب کی تاریخ میں میٹرک تک مفت تعلیم' پانچویں تک مفت کتابیں' چھٹی تا آٹھویں کلاس کی بچیوں کو گھی کے ڈبوں کی فراہمی' طالبات کے لئے 60 کمیونٹی ماڈل سکول بنائے گئے ہیں۔ میں دو پوائنٹ' چھٹی تا آٹھویں کلاس کی بچیوں کو گھی کے ڈبوں کی فراہمی اور طالبات کے لئے 60 کمیونٹی ماڈل سکول پر تھوڑی سی بات کروں گی۔ ہمارا معاشرہ بدقسمتی سے ہمیشہ سے مرد کا معاشرہ رہا ہے۔ gender equality پر کبھی بھی زور نہیں دیا گیا۔ آج تک دنیا کی جس قوم نے ترقی کی ہے آپ اس کی تاریخ

اٹھائیں یا آپ اس کے اوراق الٹا کر دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ عورت' مرد ہر میدان میں یکساں کھڑے نظر آتے ہیں لیکن بد قسمتی سے ہماری سابقہ حکومتوں نے جب کہیں سکول بنانے کی کوشش کی تو ان کی کوشش یہی تھی کہ چلو! یہاں میٹرک تک لڑکوں کا سکول بنا دیا جائے' لڑکیوں کے لئے پرائمری سکول ہی کافی ہے لیکن ہمارے وزیراعلیٰ صاحب نے اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہم نے خواتین کو' بچیوں کو بھی تعلیم کے وہی مواقع فراہم کرنے ہیں جو ہم نے اپنے بچوں کو فراہم کرنے ہیں' 60 کمیونٹی ماڈل سکولوں کے قیام کا یہ ایک تجربہ ہے جو مختلف اضلاع میں کیا جائے گا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ کمیونٹی کو' والدین کو ساتھ لے کر یہ منصوبہ کامیاب کرایا جائے۔ جب پہلی کلاس سے آٹھویں کلاس تک بچیوں کو گھی کے ڈبے فراہم کئے جاتے ہیں تو بچیوں کو ان کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ صرف وہ incentive ہے جو وزیر اعلیٰ صاحب ان والدین کو دینا چاہتے ہیں جو پانچویں جماعت کے بعد اپنی بچیوں کو گھر بٹھا دیتے ہیں۔ یہ بالکل وہی مثال ہوئی کہ جب ہم کسی بچے سے کوئی کام لینا چاہیں تو ہم اسے کہتے ہیں کہ اگر تم یہ کام کرو گے تو ہم تمہیں یہ انعام دیں گے۔

جناب سپیکر، محترمہ! پلیز آپ ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

محترمہ شاہینہ اسد: جناب سپیکر! میں چاہوں گی کہ مجھے چند سیکنڈ اور دیئے جائیں۔ سکولوں میں سکول کونسل قائم کی گئی ہیں جن کا مقصد بچوں کی حاضری اور ان کی تعلیمی progress کی مانیٹرنگ ہے۔ یہاں میں یہ ضرور بتانا چاہوں گی کہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک پر ہم نظر ڈالیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ وہاں عورت اور مرد یکساں طور پر کھڑے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نپولین نے کہا ہے کہ "Give me good mothers, I will give you good nation."

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب ہم اپنی بچی کو' کل کی ماں کو تعلیم دلائیں گے تو یقیناً ہم ایک اچھی قوم دیں گے۔ آج ہماری بچی تعلیم حاصل کرتی ہے تو ہم سمجھتے ہیں یہ کل کی ماں اپنی آنے والی نسل کے لئے تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے اسی کل کی ماں کی تعلیمی ذمہ داری اپنے سر لے لی ہے۔ آخر میں' میں یہی کہوں گی کہ بجٹ 2003-04 میں عوام دوست' progressive' معاشی' سماجی' معاشرتی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے قابل عمل

منصوبے دیئے گئے ہیں جن سے ہم خوشحال ہوں گے' ہماری عوام خوشحال ہو گی' پنجاب خوشحال ہو گا اور اگر پنجاب خوشحال ہوتا ہے تو پاکستان خوشحال ہو گا۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب حسین جہانیاں گردیزی صاحب!

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میں بجٹ پر بات کرنے سے پہلے یہ کہنا چاہوں گا کہ آج صبح جب اخبار میں چھپا اور میں نے پڑھا کہ اپوزیشن بجٹ اجلاس کی بحث میں حصہ لینے کی بجائے واک آؤٹ کرے گی تو مجھے یہ افسوس ہوا کہ وہ اس ایوان میں جن لوگوں کی نمائندگی کرنے کے لئے آئے تھے ان لوگوں کی نمائندگی کے' یہاں اس ایوان میں آج بجٹ اجلاس میں بحث کرنے کے فرض سے روگردانی کر رہے ہیں۔ ہمارے محترم بھائی اپوزیشن ممبران جب یہاں تشریف لائے تو پھر بھی ان کا یہی رویہ تھا۔ میں توقع کرتا ہوں کہ آئندہ وہ اپنے اس رویے پر ضرور غور کریں گے اور وہ نظر ثانی کرتے ہوئے آنے والے دنوں میں اس ایوان میں بجٹ پر ہونے والی بحث میں حصہ لیں گے۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے آنے والے سال کے لئے 149 ارب روپے کا surplus budget یہاں پیش کیا بجٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ نظر آتا ہے کہ آج پنجاب کی مالی حالت ماضی سے کہیں بہتر ہے اور اسی مالی حالت کی بہتری کی وجہ سے ہم نے دیکھا کہ بجٹ میں جتنے بھی sectors ہیں ان میں allocations increase کی گئی ہیں اور آج ہمیں بجٹ میں fiscal space نظر آتی ہے جس کی وجہ سے اب ان سیکٹرز میں جن پر ماضی میں توجہ نہیں دی گئی ان کے لئے اس وقت بجٹ میں allocations بڑھا کر رکھی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! اس بجٹ کی دوسری خاص بات جو میرے سامنے آئی وہ یہ ہے کہ اس دفعہ بجٹ بنانے سے پہلے ترجیحات کا صحیح طرح سے احاطہ کیا گیا۔ ترجیحات کو پہلے طے کیا گیا اور ان ترجیحات کے مطابق بجٹ میں allocations رکھی گئی ہیں اور بجا طور پر پنجاب حکومت نے اپنی ترجیحات میں پہلے نمبر پر تعلیم کو رکھا کیونکہ آج ہمیں یہ دیکھ کر ندامت ہوتی ہے کہ دنیا کے 157 ممالک میں تعلیم کے لحاظ سے پاکستان کا 137 واں نمبر ہے اور آج

اس انفارمیشن ٹیکنالوجی کی دنیا میں' آج کی سپر کمپیوٹرز کی دوڑ میں ہم کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں؟ ہم کیسے اپنے عوام کو ترقی کی طرف لا سکتے ہیں؟ جبکہ اس ملک میں جہاں تعلیم کی شرح صرف 48 فیصد ہے' ایسا ملک جس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آج بھی صرف 68 فیصد بچے سکولوں میں جائیں اور ان میں سے آدھے بچے پرائمری پاس کئے بغیر سکول چھوڑ کر چلے جائیں جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ آج ٹیکنالوجی کا دور ہے اور ہمارے ملک میں صرف دو فیصد لوگ graduation کرتے ہیں یا کالج تک پہنچ پاتے ہیں۔ انہی حالات کو جانچتے ہوئے اور اس قوم کی صحیح بیماری کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہوئے وزیراعلیٰ صاحب نے تعلیم کا بالخصوص ترقیاتی بجٹ 347 فیصد بڑھا دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس سے نہ صرف نئے سکول' نئے کالج' نئی یونیورسٹیاں کھولی جائیں گی بلکہ ایک خاص پروگرام launch کیا جائے گا۔ جس میں missing facilities کے حوالے سے ' تمام ان سکولوں ' ان کالجوں میں ' ان پرائمری سکولوں میں ' ان دوردراز علاقے کے سکولوں میں جہاں سکول نامکمل تھے یا ان میں کہیں بجلی نہیں تھی' کہیں لڑکیوں کے سکولوں کی چاردیواری نہیں تھی تو ان کو مکمل کرنے کے لئے ایک کثیر رقم رکھی گئی ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ پروگرام آنے والے وقت میں ہماری شرح خواندگی بڑھانے میں ایک سنگ میل ثابت ہو گا اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر حکومت پنجاب کی' وزیراعلیٰ پنجاب کی قیادت میں اسی طرح توجہ رہی تو پھر کوئی شک نہیں کہ ہم 2005 تک بین الاقوامی طور پر ان اہداف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے۔ پنجاب ہی ایک ایسا صوبہ ہے جو اس ملک کی 80 فیصد خوراک کی ضروریات پوری کرتا ہے ۔ پنجاب ہی وہ صوبہ ہے' پانچ دریاؤں کی یہ سرزمین ہے جس کی زرعی پیداوار ہر لحاظ سے باقی صوبوں کو feed کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ نیز اس کے علاوہ پنجاب سے ہی پیدا ہونے والی گندم ' کپاس اور چاول ہمارے ملک کے زرمبادلہ میں بہت بڑی مدد بھی مہیا کرتا ہے لیکن پانچ دریاؤں کی اس زمین کو ہمیشہ زرعی ترقی کے لئے بہت کم allocations دی گئیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ہماری جو زراعت کی ریسرچ کی لیبارٹریاں تھیں وہ capital stocks تھیں۔ ان لیبارٹریوں میں

سائنسدان بھی بیٹھے تھے لیکن ان لیبارٹریوں میں کام کرنے کے لئے اور ریسرچ پراجیکٹس چلانے کے لئے مناسب رقم مختص نہیں کی جاتی تھی۔ اس ملک میں زراعت کے فروغ کے لئے بالخصوص بیج پیدا کرنے کے لئے جو کہ زرعی پیداوار کی بنیاد ہوا کرتا ہے' کبھی توجہ نہیں دی گئی اور یہی وجہ تھی کہ آج سے پہلے اگر ہم پچھلے سالوں کے اعداد و شمار دیکھیں تو اس ملک میں سمگل شدہ اور غیر قانونی تجارت کے ذریعے تین سے چار ارب روپے کا بیج اس ملک میں سمگل ہو کر آتا ہے۔ اب پہلی دفعہ زرعی ریسرچ اور زرعی بیجوں کی development کے لئے بہت اچھی allocations رکھی گئی ہیں' میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ملک کی زرعی پیداوار میں ایک انقلاب برپا ہو گا اور اس کے تسلسل کے ساتھ ہم نہ صرف ملک کی زرعی ضروریات پوری کرنے میں کامیاب ہوں گے بلکہ ہم بین الاقوامی منڈی میں بالخصوص 2005 کے بعد جب کہ open trade ہوا کرے گی اس میں ہمارا ملک زرعی شعبہ میں اتنی ترقی کر سکے گا کہ ایک کثیر مقدار میں زرمبادلہ کمانے کے قابل ہو جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ زراعت کا دارومدار جہاں زرخیز زمین پر ہوتا ہے وہاں اس کے ساتھ ساتھ پانی پر بھی اتنا ہی دارومدار ہوا کرتا ہے۔ پنجاب میں جیسا کہ اس صوبے کا نام ہے یوں تو پانچ دریا بہتے ہیں اور اس دنیا کا بہترین Artificial Irrigation System اس پنجاب میں موجود ہے لیکن وہ irrigation system اتنا پرانا ہو چکا ہے کہ آج اس کی efficiency بہت کم ہو گئی ہے آج حالت یہ ہے کہ ہمارے irrigation system کا جہاں 'total intake 104 ملین ایکڑ فٹ ہے وہاں ہمارے کھیتوں تک پہنچنے والا پانی صرف 65 ملین ایکڑ فٹ ہے اور 40 ملین ایکڑ فٹ پانی ایسا ہے جو ہمارا کھیت میں پہنچنے سے پہلے ضائع ہو جاتا ہے۔ پہلی دفعہ اس سسٹم کو ہمارے بیراجوں کی مرمت' maintenance اور ہمارے کھیتوں تک پانی پہنچانے کے لئے بجٹ میں سو فیصد سے زیادہ اضافہ کیا گیا ہے۔ اس رقم کو 18 ارب سے بڑھا کر 38 ارب کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا آنے والے وقت میں بہت بڑا فائدہ ہو گا اور اس کے علاوہ جو زیادہ رقم رکھی گئی ہے تو چھوٹے چھوٹے ڈیموں' بیراجوں اور نہروں کے کھالوں پر بجلی پیدا کرنے کے لئے' آج ہم سمجھتے ہیں کہ سستی بجلی پیدا کرنا ہماری اولین ضرورت ہے ان کے پراجیکٹس پر کام کرنے کے لئے رقم مختص

کی گئی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ جیسے میں پانی کی بات کر رہا ہوں تو پہلی دفعہ پنجاب کے بجٹ میں 3500 کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے بجٹ رکھا گیا ہے جس میں سے 2500 کھالے پنجاب کے اپنے resources سے اور ایک ہزار کھالے foreign assistance سے پکے کئے جائیں گے۔ اس پروگرام سے مجھے امید ہے کہ پنجاب میں جو پانی کی پچھلے چار سال سے کمی دیکھتے آئے ہیں جس کی وجہ سے ہماری زرعی پیداوار کی growth رک کر رہ گئی ہے وہ آنے والے وقت میں پھر سے زرعی پیداوار بڑھنا شروع ہو گی اور ہمارا ملک زیادہ خوشحال ہو گا۔ اسی پانی کے حوالے سے موجودہ حکومت نے، پنجاب کی حکومت نے ٹیوب ویل پر 33 فیصد سبسڈی دے کر کسانوں سے جو اتنا بڑا بوجھ کم کیا ہے میں اس کے لئے بھی وزیر خزانہ اور وزیراعلیٰ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ! یہاں پر میں آپ سے جہاں پانی کی بات کر رہا تھا آج اس ایوان کی وساطت سے یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ تھل کینال پر جو کام کیا جا رہا ہے اس کو جلد از جلد مکمل کیا جائے ۔اس سے پنجاب کے چار اضلاع کو پانی میسر ہو گا اور تھل کینال کے خلاف ناعاقبت اندیش سیاستدان جو دیگر صوبوں میں پروپیگنڈہ کر رہے ہیں، ہمیں پنجاب میں اس کا مثبت اور صحیح جواب دینا چاہئے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین، جناب عبداللہ یوسف کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! میں اس موقع پر آپ کی توجہ اس امر پر بھی دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں پنجاب میں ماضی میں ہمیشہ یہ کہا جاتا تھا کہ resource allocation جب بھی ہوتی ہے اس میں سنٹرل پنجاب زیادہ share لے جاتا ہے لیکن اس دفعہ پہلی بار resource allocation کرتے وقت regional imbalance کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس دفعہ پہلی بار North اور South میں خصوصی طور پر بارانی ایریا کے لئے اور South پنجاب کے لئے resources allocate کئے گئے ہیں۔ میں اس پر وزیراعلیٰ صاحب کو خصوصی طور پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے resource allocation میں جو regional disparity ختم کی ہے اس سے نہ صرف ہمارا صوبہ ترقی کرے گا بلکہ اس صوبے میں ایک خیر coherence force کی طرح یہ قوم آگے بڑھ کر سامنے آئے گی۔

جناب سپیکر! یہاں میں نے شروع میں ہی کہا تھا کہ ہر سیکٹر کے لئے یہاں اس سال resources بڑھائے گئے ہیں اور وقت کی کمی کے باعث میں نے چند سیکٹرز کا حوالہ دیا ہے۔ آخر میں ایک خاص بات اس ایوان اور آپ کے سامنے کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پنجاب 131 ارب روپے کا مقروض ہے اور یہ قرض ماضی کی حکومتیں پنجاب میں چھوڑ کر گئی ہیں کیونکہ موجودہ حکومت کا تو آج پہلا بجٹ ہے جو ایوان میں پیش ہوا ہے۔ اس سے ماضی کی حکومتیں اپنا کریڈٹ لینے کے لئے چند سڑکیں تو بنا دیتی تھیں اور ان کی مشہوری بھی کیا کرتی تھیں لیکن ان کی payments کبھی نہیں کیا کرتی تھیں اور پنجاب حکومت پر قرضے چھوڑ جایا کرتی رہی ہیں تو اس دفعہ debt retirement اور debt adjustment کا جو پنجاب حکومت کا پروگرام ہے وہ قابل ستائش ہے۔ یہاں اس دفعہ پہلی بار ایسا کیا گیا ہے کہ پنجاب نے تین سالہ منصوبہ بنایا ہے جس میں کہ 50 ارب روپے کا ٹیکس پنجاب پر سے اتارا جائے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ آنے والے وقتوں میں حکومت کی ایسی پالیسی رہے گی جو کچھ بعید نہیں کہ اگلے پانچ سال کے بعد جب الیکشن ہونے لگیں تو صوبہ پنجاب کی حکومت ایک پائی کی بھی مقروض نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ جو higher capital cost پر قرضے لئے گئے تھے ان کو manage کر کے ان کا swap کر کے lower capital cost پر' کم interest پر' قرضے لے کر higher capital cost والے قرضوں کو ادا کر کے پنجاب حکومت اپنا بوجھ اس انداز سے کم کر رہی ہے۔ میں اس کے لئے بھی وزیراعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جیسے اس دفعہ بجٹ کی تیاری میں حکومت نے اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے اسی طرح آنے والے وقت میں بھی پنجاب حکومت اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے' آج جو ورثے میں ہمیں مہنگائی اور بے روزگاری ملی ہے جلد اس سے انشاء اللہ نجات حاصل کرے گی۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب چیئرمین:** شکریہ' گردیزی صاحب!

**کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان،** پوائنٹ آف آرڈر!

**جناب چیئرمین:** جی' اعوان صاحب!

کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان، جناب سپیکر! allocation in Annual Development Programme 2003-04 یہ میں نے ایک ایک لفظ پڑھا ہے۔ اس کے اندر مختلف سیکٹرز میں تمام ڈسٹرکٹ کی allocation کی گئی ہے۔ for example Education, Agriculture, Irrigation etc لیکن بڑا افسوس ہے کہ جو پسماندہ علاقے ہیں ان کو نظرانداز کیا گیا ہے for example میرا ضلع چکوال ہے' اسے آپ دیکھیں تو صرف چار جگہ اس پوری کتاب میں اس کا نام appear ہوتا ہے جبکہ باقی ضلوں کا دس دس' بیس بیس مرتبہ نام آیا ہے کیونکہ ان کے آگے فنڈز دیئے گئے ہیں۔ یہ زیادتی ہے' میں وزیرخزانہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ پسماندہ علاقوں کی طرف بھی توجہ دیں۔ ہم فوجی علاقوں کے لوگ ہیں' ہم ملک کے لئے قربانیاں دیتے ہیں اور ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے ساتھ حکومت بھی اسی طرح کا رویہ رکھے گی۔ صرف ایک سال ڈیم "میال" کے لئے 6 کروڑ روپے allocate کئے گئے ہیں جو کہ عوام کے مفاد میں ہے۔ باقی کلر کہار جھیل کی development سے عوام کو کوئی direct فائدہ نہیں ہے۔ اسی طرح بارانی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہے۔ اس میں بھی عوام کو کوئی براہ راست فائدہ نہیں ہے۔ آپ اس پوری کتاب کو پڑھ لیں' ہمارے علاقے کے لئے کوئی ترقیاتی پروگرام نہیں دیئے گئے۔ میں درخواست کروں گا کہ سب علاقوں کے ساتھ equal treatment ہونا چاہئے کیونکہ ہم سارے پنجابی ہیں اور سب کا حق برابر ہے۔ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ یہ کتاب ہی سب کچھ آپ کو بتا دے گی۔

جناب چیئرمین، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جب بجٹ پر تقریر کے لئے آپ کی باری آئے گی تو اس وقت آپ اپنے خیالات کا اظہار کیجئے گا۔ اس وقت آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ جدُون (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' فرمائیں!

محترمہ ثمینہ جدُون (ایڈووکیٹ)، جناب والا! آج اپوزیشن نے بجٹ میں بحث پر حصہ نہ لے کر اس بات کو ثابت کر دیا کہ یہ ایک مستحکم اور متوازن بجٹ ہے۔ وہ اس میں سے کوئی نقص نہ نکال سکے۔ اپنی کام چوری اور نالائقی کی وجہ سے دو چھٹیاں سو کر گزارنے کے بعد آج

نعرے لگاتے ہوئے ایوان سے چلے گئے۔ یہ ایوان اپوزیشن کے اس رویے پر افسوس کا اظہار کرتا ہے اور وزیراعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کو اتنا اچھا اور مستحکم بجٹ پیش کرنے پر مبارک باد دیتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب چیئرمین**، اب میں سردار امجد حمید خان دستی صاحب کو زحمت دوں گا۔ جی، سردار امجد حمید خان دستی!

**سردار امجد حمید خان دستی**: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں جناب وزیر خزانہ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انھوں نے ایک نہایت عمدہ بجٹ، نہایت عمدہ طریقے سے پیش کیا ہے۔ اس بجٹ کی خصوصیات کا بار بار ذکر کرنا ضروری ہے۔ اسے repetition نہ سمجھا جائے کیونکہ پہلی بار صوبہ میں ترقیاتی کاموں کے لئے رواں مالی سال کی نسبت اگلے سال کے لئے 47 فیصد زیادہ بجٹ رکھا گیا ہے۔ یہ ایک قابلِ تحسین اور قابلِ تعریف بات ہے۔

جناب والا! بجٹ میں سب سے زیادہ توجہ تعلیم کے شعبہ کو دی گئی ہے۔ میٹرک تک مفت تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ پانچویں جماعت تک کے طلباء کو نصابی کتب مفت فراہم کی جائیں گی۔ ہماری حکومت نے جو سب سے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ یہ ہے کہ چار اضلاع میں نئی یونیورسٹیوں کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا اور گجرات میں نئی یونیورسٹیوں کا قیام ایک احسن قدم ہے۔ میں اس بابت مبارک باد دیتا ہوں۔

جناب والا! ان سب اچھی باتوں کے ساتھ ساتھ میں ایک تکلیف دہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آج سے تقریباً 50 سال پہلے مظفرگڑھ میں ایک گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج قائم ہوا، بعد میں اسے ڈگری کالج کا درجہ دے دیا گیا۔ ابتداء میں صرف اڑھائی سو طلباء کے لئے انتظام تھا۔ اب تقریباً وہاں اڑھائی ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں۔ کالج کے پرنسپل ہر سال یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ کلاسوں کے لئے مزید دس کمرہ جات اور ایک ایڈیٹوریم ہال بہت ضروری ہیں، ان کی منظوری دی جائے۔ میں وزیر خزانہ سے گزارش کرتا ہوں کہ جس طرح شمالی علاقوں، وسطی پنجاب کے علاقوں کو فنڈز دیئے جاتے ہیں، ان کی development کی طرف توجہ دی جاتی ہے اسی طرح جنوبی پنجاب کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ وہاں بھی ترقیاتی کام کروائے جائیں۔ میں ایک بار

پھر گزارش کروں گا کہ ایک عرصہ سے یہ مطالبہ چلا آ رہا ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج مظفر گڑھ میں کلاسوں کے لئے مزید دس کمرے اور ایک آڈیٹوریم ہال تعمیر کیا جائے۔ اسی مالی سال میں اس کی منظوری دی جائے۔

جناب والا! صحت کے حوالے سے عرض کروں گا کہ ہسپتالوں میں یومیہ اخراجات فی بستر میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔ خاص طور پر تدریسی ہسپتالوں میں -/120 روپے سے بڑھا کر -/400 روپے کر دیئے گئے ہیں۔ ہمارے علاقے میں تو کوئی تدریسی ہسپتال نہیں ہے۔ ہمارے ہاں ہسپتال کی یہ حالت ہے کہ dialysis کا انتظام ہے' عمارت ہے' مشینری ہے لیکن کوئی چلانے والا نہیں ہے۔ اگر محکمہ صحت کے وزیر صاحب تشریف فرما ہیں تو وہ اس بات کو نوٹ فرما لیں کہ ہمارے علاقے کے ہسپتال میں dialysis کا انتظام ہے لیکن اسے کوئی چلانے والا نہیں ہے۔ آپ یہ سن کر بھی حیران ہوں گے کہ آپریشن تھیٹر میں عرصہ دراز سے anaesthesia کے ڈاکٹر کا کوئی انتظام نہیں ہے۔بغیر کسی رخصت کے anaesthesia کا ڈاکٹر چلا گیا ہے۔اس کا متبادل آج تک کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ اس ہسپتال کے لئے Physicians. Specialists چاہئیں۔ یہ حضرات حج کرنے کے لئے سعودی عرب چلا گیا' پھر واپس نہیں آیا۔ ہمیں Physicians. Specialists کی ضرورت ہے لہذا ان کا انتظام کرنا بہت ضروری ہے۔

جناب والا! موجودہ حکومت کا زراعت کے میدان میں ایک زبردست کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے کئی سالوں کے بعد پہلی دفعہ ہر کاشت کار سے -/300 روپے فی چالیس کلو گرام کے حساب سے گندم خرید کرنے کا عہد کیا اور اس عہد کو ہماری حکومت نے پورا بھی کر دیا ہے۔ گندم کا ایک ایک دانہ کاشت کار سے محکمہ خوراک نے خرید لیا ہے۔ یہ بہت بڑا احسن قدم ہے میں اس پر وزیر خوراک اور حکومت پنجاب کو مبارک باد دیتا ہوں۔

جناب والا! کلیٹ ریٹ کے حوالے سے عرض کروں گا کہ جو یکساں کلیٹ ریٹ کا طریقہ کار اختیار کئے جانے کی بات کی گئی ہے یہ قابل وضاحت ہے۔ اس طریقے سے کہیں غیر کاشتہ زمینوں اور بارانی زمینوں پر بھی آبیانہ نہ لگ جائے۔ کچھ علاقوں میں فی ایکڑ 10/15 ہزار روپے مستاجری کا ریٹ ہے جبکہ ہمارے علاقے تھل' کوٹ ادو' مظفر گڑھ' لیہ اور بھکر میں تین

ساڑھے تین ہزار فی ایکڑ سے زیادہ نہیں ملے گا۔ بھکر کے وزیر صاحب بیٹھے ہیں' یہ بتائیں گے کہ ہمارے علاقے کا فیصل آباد' اوکاڑہ' رحیم یار خان سے کوئی مقابلہ نہیں ہے لہذا فلیٹ ریٹ ہمارے لئے ایک عذاب ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ زمین کی زرخیزی کی نسبت سے یہ لگانا چاہئے۔ حکومت نے یہ بہت عمدہ قدم اٹھایا ہے کہ 2100 کھالوں کی پختگی اور اصلاح کا کام کیا ہے۔ زراعت کا دار و مدار نظام آبپاشی پر ہے۔ چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے منصوبے تیار کئے جائیں گے لیکن عجب بات ہے کہ آج تک یہی کہا جاتا رہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کے لئے قومی یکجہتی اور قومی اتفاق کی ضرورت ہے جس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ ہر حکومت یہی کہتی ہے اور کالا باغ ڈیم کے اس بڑے منصوبے کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی جو اسے دینی چاہئے۔ میں جناب وزیراعلیٰ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے پہلی دفعہ یہ کہا ہے کہ وہ اس ضمن میں پوری جستجو' پوری محنت اور پوری کاوش سے یہ کوشش کریں گے کہ کالا باغ ڈیم کا منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں اس ضمن میں آپ کی اور اس معزز ہاؤس کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج تک ہمارے ہمسایہ ملک بھارت میں چھوٹے بڑے 50 ڈیم بن چکے ہیں اور چین میں 100 ڈیم بن چکے ہیں لیکن ہم تربیلا ڈیم اور منگلا ڈیم کو لئے بیٹھے ہیں' ان سے آگے نہیں بڑھے۔ اب تو تربیلا ڈیم اور منگلا ڈیم بھی silt up ہوتے جا رہے ہیں اور جب تک ان کو اونچا نہیں کیا جائے گا وہ ہمیں کوئی مفاد نہیں دیں گے۔ میں اس ہاؤس کو یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ جب تک ہم کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے سلسلے میں سنجیدہ نہیں ہوں گے اور اس پر پوری یکجہتی اور اتفاق سے کام نہیں کریں گے تو یہ کام نہیں ہو گا۔ بھاری mandate رکھنے والی حکومتیں بھی آئی ہیں' وہ وعدے وعید کرتی رہیں کہ ہم اس کے لئے اتفاق پیدا کرنا چاہتے ہیں' ہم دوسرے صوبوں سے گفت و شنید کر رہے ہیں لیکن بھاری مینڈیٹ والوں نے بھی نہیں بنایا اور موجودہ بجٹ میں بھی کالا باغ ڈیم کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ مارشل لاء کی بھی حکومتیں رہی ہیں لیکن انھوں نے کوئی دلچسپی نہیں لی اور نہ ہی ان کو ضرورت تھی۔ انھوں نے بھی کالا باغ ڈیم کی افادیت کو درگزر کیا اور اس پر سنجیدگی سے نہیں سوچا تو میں ایک دفعہ پھر کہوں گا کہ جہاں تک کالا باغ ڈیم کا تعلق ہے یہ ہمارے لئے life and blood کا تعلق ہے۔ ہم چولستان کی بات کرتے ہیں اگر ہمیں نئے ڈیم

نہ ملے' کالا باغ ڈیم نہ ملا اور بڑے ڈیم نہ آئے تو کسی وقت یہ سارا ملک چولستان بن جائے گا' بنجر بن جائے گا' جنگل بن جائے گا۔ آج وقت ہے کہ ہم اس طرف توجہ دیں۔

جناب والا! صنعت کے شعبہ میں ہنرمند افراد کی ہمیشہ کمی رہی ہے۔ ہمارے ہاں کم از کم بیس پچیس ملیں ہیں لیکن مزدور طبقہ باہر سے import کیا جاتا ہے۔ حکومت کا یہ مستحسن قدم ہے کہ حکومت نے TEVTA کے 400 اداروں سے ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کو ٹریننگ دینے کا انتظام کیا ہے اور یہ قابل تحسین ہے۔

جناب والا! جہاں تک انصاف کا تعلق ہے' کسی بھی معاشرے کا استحکام اس بات پر مبنی ہے کہ لوگوں کو یکساں طور پر انصاف ملے۔ اس ضمن میں حکومت نے آئندہ سستا اور فوری انصاف مہیا کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اس جانب حکومت کی توجہ دلانا بہت ضروری ہے کہ انصاف کے حصول میں تاخیر کے عنصر کو ختم کیا جائے۔ آج سے کئی سو سال پہلے لندن کے قریب ایک جگہ Ranmeed کے مقام پر وہاں کے شہریوں نے بادشاہ کو گھیرے میں لے لیا اور Magna Carta پر دستخط کرائے۔ Magna Carta میں سب سے ضروری شق یہ ہے کہ انصاف مہیا کیا جائے گا اور انصاف میں تاخیر نہیں ہو گی۔ Justice shall not be denied nor it will be delayed لیکن یہاں پاکستان میں نہ جانے کیا وجہ ہے کہ مقدمات کے فیصلے ایک نسل سے دوسری نسل میں پہنچ جاتے ہیں۔ پھر دوسری نسل ختم ہوتی ہے تو تیسری نسل آ جاتی ہے لیکن مقدمات کے فیصلے نہیں ہو پاتے۔ لاء منسٹر تو یہاں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی توجہ دلائی جائے کہ آئندہ کے لئے اس قسم کی قانون سازی کی جائے کہ لوگوں کو فوری طور پر انصاف ملے۔ اس کے لئے limit مقرر ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ پچاس پچاس سال سے انتظار کر رہے ہیں لیکن انصاف نہیں مل رہا۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ میری یہ repetition نہیں ہو گی کہ اگر میں آپ کے ذریعے حکومت کو یہ مبارک باد دوں کہ انہوں نے اس مہنگائی کے دور میں بغیر تخصیص کے ہر چھوٹے بڑے ملازم کی تنخواہ میں مزید 15 فیصد اضافہ کرنے کا وعدہ کیا ہے اور وفاقی حکومت کے قانون اور پالیسی کے مطابق پنشن اور تنخواہوں میں اضافہ کیا ہے۔ یہ قابل تحسین ہے۔ میں اس پر مبارک باد دیتا ہوں۔ شکریہ وما علینا الا البلاغ ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین، شکریہ۔ اب میں محترمہ روبینہ سلہری صاحبہ کو دعوت خطاب دوں گا۔

محترمہ روبینہ نذر سلہری (ایڈووکیٹ)۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ جناب والا! میں سب سے پہلے جناب وزیراعلیٰ اور صوبائی وزیر خزانہ سردار حسنین بہادر دریشک کو مبارک باد دیتی ہوں کہ انھوں نے ایک متوازن اور عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ صوبہ پنجاب جو پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور جس کی زیادہ درآمدات اور برآمدات کا انحصار زرعی اراضی پر ہے اور جس کا کثیر زر مبادلہ زراعت سے منسلک ہے' اس ضمن میں جو اقدامات کئے گئے اور اس کے لئے جو بجٹ پیش کیا گیا میں اس کے لئے بھی وزیر اعلیٰ پنجاب اور صوبائی وزیر خزانہ سردار حسنین بہادر دریشک کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! سب سے پہلے ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی پر ٹیکس کی چھوٹ' آبیانہ کا فلیٹ ریٹ اور جو بجلی کی 33 فیصد رعایت دی گئی ہے' جیسا کہ ہم سب کو پتا ہے کہ ہمارے غریب کسان جو کہ ٹیکس کے نیچے دبے ہوئے تھے' آبیانے کے ریٹ کے نیچے دبے ہوئے تھے اور ان کو اپنی فصلوں سے جو خاطر خواہ relief ملنا چاہئے تھا وہ نہیں مل رہا تھا' اب جو موجودہ اقدامات کئے گئے ہیں مجھے یقین ہے کہ ان سے ہمارے کسانوں کو بہت بڑا relief ملے گا۔

جناب والا! جہاں آج پانی کی بے حد کمی ہے اور پورے صوبے میں پانی کی کمی کو محسوس کیا جا رہا ہے وہاں اس کی ایک سب سے بڑی وجہ ہمارے کھالوں کی ناپختگی' ہمارے بیراج اور ڈیموں کی صحیح طرح سے تعمیر نو کا فقدان تھا جس کی وجہ سے کافی مقدار میں پانی ضائع ہو جاتا تھا۔ ہمارے وزیراعلیٰ نے کسان کے ان مسائل کو سمجھتے ہوئے کسان دوستی کا ثبوت دیا ہے۔ اس میں سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ انھوں نے کھالوں کی پختگی' ڈیموں کی تعمیر اور بیراج کی تعمیر کو ممکن بنایا ہے اور بجٹ میں ایک کثیر رقم ان کے لئے رکھی ہے۔

جناب والا! اگر میں اس بجٹ کو خواتین کا بجٹ کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ ہمارے معاشرے میں ہمیشہ خواتین کو پیچھے چھوڑا گیا ہے۔ ان کو کبھی آگے بڑھنے کے مواقع فراہم نہ کئے گئے۔ ان کو تعلیم کی سہولتیں میسر نہ تھیں۔ ان کو کھیلوں کے میدان میں پیچھے رکھا جاتا تھا لیکن ہمارے وزیراعلیٰ نے اس طرف بھی توجہ دی۔ جس طرح ہماری قومی حکومت نے خواتین کو آگے بڑھنے کا موقع دیا' ان کو قومی' صوبائی اور بلدیاتی الیکشن میں 33 فیصد نمائندگی

دی' انھوں نے اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے خواتین کو آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کئے اور ان کے لئے ایک سپورٹس سٹیڈیم قائم کر کے میں سمجھتی ہوں کہ خواتین کی بہت بڑی حوصلہ افزائی کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) اس سے ہماری خواتین کو نہ صرف روزگار میسر ہوگا بلکہ وہ کھیلوں کے میدان میں ایک اہم کردار ادا کریں گی اور بین الاقوامی سطح پر اس کردار کو فعال بنائیں گی۔

جناب والا! یہ ایک ایسا بجٹ ہے جس میں معاشرے کے تمام طبقات کو مدنظر رکھا گیا ہے اور کوئی طبقہ ایسا نہیں جس کو پس پشت ڈال دیا گیا ہو۔ اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر میں اس بجٹ کو غریب اور بے گھر افراد کا بجٹ کہوں تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ ہمارے وزیر اعلیٰ نے جو چار ارب روپے غریب عوام کے لئے مختص کئے ہیں' یقین کریں اس سے کم از کم دو لاکھ افراد کو فائدہ پہنچے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری کچی آبادیوں کے 8/4 ہزار مکین جن کے پاس مالکانہ حقوق نہ تھے ان کو مالکانہ حقوق دے کر ان کے دل جیت لئے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک لاکھ ایکٹر اراضی کی جو تقسیم کی گئی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے ہمارے وزیر اعلیٰ نے زمین کے مالکان کی دلی مراد پوری کی ہے۔ ان کے دل جیت لئے ہیں۔ کسان دوستی اور کسان سے محبت کا ثبوت دے دیا ہے۔

جناب والا! جیسا کہ میں پہلے بتا چکی ہوں کہ کسی بھی طبقے کو پس پشت نہیں ڈالا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ دیکھیں کہ ہمارے وہ مزدور لوگ' ہمارے وہ ہنرمند افراد جو بے روزگار تھے جنھیں روزگار کی سہولیات میسر نہ تھیں اور ہمارے ایسے نوجوان جو سادہ تعلیم سے اپنے آپ کو ایک معذور کی طرح سمجھنا شروع ہو گئے تھے کہ اس تعلیم کا کوئی فائدہ نہیں ہے' اس سے ہم آگے نہیں بڑھ سکتے' ان کے لئے ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب نے TEVTA کو مدنظر رکھا اور ہنرمند افراد کی تعلیم کے لئے پچاس فیصد اضافہ کر کے ہنرمند اور مزدور بھائیوں کے ساتھ بے پایاں محبت کا عملی ثبوت فراہم کیا ہے۔

جناب والا! میں سمجھتی ہوں کہ کوئی بھی ملک انفارمیشن ٹیکنالوجی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ کسی بھی ملک کی ترقی کا دارومدار اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مطابق ہے۔ جیسے جیسے وقت کی ضروریات بڑھتی جائیں' میں چاہتی ہوں کہ عوام کو اسی طرح سے وقت کے ساتھ

ساتھ اپنے آپ کو بدل لینا چاہیے۔ آج جہاں پر پوری دنیا ایک globel village میں سمٹ رہی ہے اور تمام دنیا کے رابطے ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے ہیں اس ضمن میں' میں سمجھتی ہوں کہ ہمارا ملک اس چیز کو نظرانداز کر رہا تھا۔ ہمارے وزیراعلیٰ پنجاب نے اس چیز کو مدنظر رکھا اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لئے ایک خطیر رقم کا اعلان کیا جس سے ہماری انفارمیشن ٹیکنالوجی میں نہ صرف اضافہ ہو گا بلکہ ہمارے بہت سارے افراد کو اس کے ذریعے روزگار مہیا ہو گا اور ان کو آگے بڑھنے کے مواقع ملیں گے اور انھیں تمام دنیا کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔

جناب والا! میں اس بجٹ کو ایک صحت افزا بجٹ بھی کہوں گی۔ یہ وہ بجٹ ہے جس میں عوام کو طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے' عورتوں کی شرح اموات کو کم کرنے کے لئے' مینٹل ہسپتال' شعبہ کارڈیالوجی اور دانتوں کے امراض میں مبتلا افراد کے علاج معالجے کے لئے اس کے علاوہ مہلک بیماریوں سے بچانے کے لئے سات ارب 86 کروڑ روپے کی خطیر رقم اس بجٹ میں رکھی گئی ہے۔ جس میں تحصیل' ضلع اور دیہی level پر بنیادی مراکز صحت بنائے جائیں گے اور اس میں فی بستر 120 روپے سے بڑھا کر 400 روپے کا جو اعلان کیا گیا ہے اس سے بھی میں سمجھتی ہوں کہ ایک بہت بڑا relief ملے گا۔ اس کے علاوہ تدریسی ہسپتالوں اور آپریشن تھیٹروں کے لئے جو دو ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے اس سے تحقیق اور تعلیمی سرگرمیوں میں اضافے سے ہمارے ماہرین عوام کو خوفناک بیماریوں سے بچا سکیں گے۔

جناب والا! جیسا کہ پنجاب حکومت نے تعلیم کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہماری وہ بچیاں جو تعلیم حاصل نہ کر سکتی تھیں یا جن کے غریب والدین ان کی پڑھائی کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے تھے اور جس کی وجہ سے ہماری بچیاں تعلیمی میدان میں سب سے پیچھے رہ رہی تھیں تو وزیراعلیٰ پنجاب نے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے میٹرک تک تعلیم کو مفت کر دیا ہے۔ پرائمری تک مفت تعلیم' نصابی کتب کی فراہمی' مڈل تک ہماری بچیوں کو جو وظائف دیئے جائیں گے اس سے والدین کا بوجھ کافی حد تک کم ہو گا اور ہماری شرح خواندگی میں اضافہ ہو گا اور کم از کم ہماری بچیاں' مجھے یقین ہے کہ وہ میٹرک تک ضرور

تعلیم حاصل کریں گی اور ان کے والدین میٹرک تک تعلیم کو ان کے لئے ممکن بنائیں گے۔

جناب والا! امن عامہ کی سہولیات' سستے انصاف کے حصول کی فراہمی کو بھی پس پشت نہیں ڈالا گیا بلکہ اس چیز کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔امن عامہ کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے اور انصاف کی فراہمی کے لئے 170 سکیموں کا اعلان کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو سستا اور آسان انصاف فراہم ہو سکے۔ ہماری وکیل برادری جن کے لئے کبھی بجٹ مختص نہیں کیا گیا تھا' جن کو کبھی کوئی پوچھنے والا نہیں تھا' ان کے لئے بھی خصوصی پیکج کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے لئے میں وزیراعلیٰ پنجاب کی شکر گزار ہوں۔

جناب والا! میں ان الفاظ کے ساتھ اجازت چاہوں گی کہ یہ بجٹ ایک عوام دوست بجٹ ہے' کسان دوست بجٹ ہے' غریب نواز بجٹ ہے اور یہ وہ بجٹ ہے جس میں ہر طبقے کے لئے پر کشش اقدامات سموئے ہوئے ہیں۔ میں مبارکباد کے ساتھ اجازت چاہتی ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ پروین سکندر گِل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین! جی۔

محترمہ پروین سکندر گِل، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ابھی اپوزیشن والوں نے بھی کورم کی نشان دہی کی تھی اور مجھے یہ لگتا ہے کہ اسمبلی کی انتظامیہ بھی شاید اپوزیشن کے ساتھ ملی ہوئی ہے کہ ایئر کنڈیشنر کا یہ حال ہے اور اگر یہی حال رہا تو ایوان میں موجود ممبران بھی باہر چلے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: میں نے ابھی ایئر کنڈیشنر کے متعلق پوچھا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ پہلے والا ایئر کنڈیشنر کافی پرانا ہو چکا تھا اور یہ نیا ابھی fix up کیا ہے تو یہ ایک دو روز میں انشاء اللہ رواں ہو جائے گا۔

محترمہ ماہا راجہ ترین، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہم عوامی لوگ ہیں ہمیں اے سی کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔ ہمارے 14 کروڑ عوام گرمی میں رات دن مزدوری کرتے ہیں اور تھک ہار کر رات کو گھر آتے ہیں لہذا ہمیں بھی موسم کی شدت کا سامنا کرنے کی عادت ہونی چاہیئے۔

ہم ان کے کام کے لئے آئے ہیں۔ ہمیں بیٹھنے کے لئے صرف vacancy کی ضرورت ہے۔ ہمیں اسے سی کی ضرورت نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: اب میں جناب ظہور احمد خان ڈاہا کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

جناب ظہور احمد خان ڈاہا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب سپیکر! میں بھی سب سے پہلے جناب وزیر اعلیٰ پرویز الہیٰ اور وزیر خزانہ سردار حسنین بہادر دریشک کو متوازن اور عوامی بجٹ پیش کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یہ بجٹ بے شک حکومت کی عوامی سوچ کا آئینہ دار بھی ہے اور معاشی بحران سے ملک کو نکالنے کا ایک دانشمندانہ طریقہ بھی ہے۔ معاشی بحران کا ذکر جہاں آتا ہے وہاں جنرل پرویز مشرف کی دانشمندی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ جس طرح جنرل پرویز مشرف صاحب نے 11 ستمبر کے بعد کے crises اور معاشی بحران سے ملک کو نکالا وہ قابل تحسین ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے reserves ملک کی تاریخ میں سب سے زیادہ ہیں۔ موجودہ حکومت کا 3 سالہ منصوبہ عوام کو لگاتار سہولیات پہنچانے کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ہر شہری کو رہائشی مکان پر پراپرٹی ٹیکس کی چھوٹ ضرور ہونی چاہئے۔ عوام کے یوٹیلٹی بل میں کوئی خاطر خواہ relief نہیں دیا گیا۔ اس پر غور کرنا مناسب ہوگا۔ حکومت کی زرعی حکمت عملی سے یقیناً زراعت کو خاطر خواہ فروغ ملے گا۔ میری یہ تجویز ہے کہ اگر چھوٹے کاشت کاروں کو ٹریکٹر اور جدید آلات حکومت کی طرف سے nominal کرائے پر دیئے جائیں تو اس سے زراعت میں یقیناً بہت فائدہ ہوگا کیونکہ وہ غریب لوگ ہیں۔ وہ یہ تمام آلات نہیں خرید سکتے۔ میرے خیال میں انڈسٹریل اور زرعی ریسرچ کو خاص اہمیت نہیں دی گئی۔ اسے زیادہ سے زیادہ اہمیت دینی چاہئے چونکہ یہ انڈسٹریل اور زرعی ریسرچ ہی ہے جس سے دوسرے ممالک نے بہت زیادہ ترقی کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ تجویز کروں گا کہ ہر گاؤں میں B.H.U. نہیں بنائے جا سکتے لہٰذا اس میں ایک موبائل B.H.U. کا انتظام کیا جائے تاکہ وہ گاؤں، گاؤں جا کر وہاں کے لوگوں کو طبی سہولیات فراہم کرے۔ سرکاری ہسپتالوں اور B.H.U. میں عملے کی حاضری بہت کم ہے اس لئے اس پر زیادہ توجہ دی جائے کیونکہ بہت سارا عملہ گھر بیٹھا تنخواہیں لیتا ہے یا پرائیویٹ پریکٹس میں مشغول ہے۔

جناب سپیکر! میں جناب وزیر خزانہ سے تھوڑا سا اختلاف کروں گا کیونکہ انہوں نے غیر پیداواری منصوبہ جات کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ غیر پیداواری منصوبہ جات وقتی اور عارضی طور پر تھوڑا سا روزگار پیدا کرتے ہیں اور ان کی کوئی نہ کوئی ضرورت پوری کرتے ہیں لیکن یہ ہمیشہ کے لئے پکا حل نہیں ہے۔ اس کے لئے لوگوں کو روزگار چاہئے اور روزگار صرف انڈسٹری سے ہی مل سکتا ہے اس کے لئے میں یہ تجویز دوں گا کہ بجلی حکومتوں کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے جو ملیں یا فیکٹریاں آج بند پڑی ہیں ان کی طرف توجہ دی جائے اور انہیں چلانے کی کوشش کی جائے تو میری نظر میں مستقل روزگار مہیا کرنے کا یہی ایک حل ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک مقامی حکومتوں کا تعلق ہے۔ اس نظام کو ہم بُرا نہیں کہتے بلکہ اچھا کہتے ہیں۔ میری نظر میں اس میں قابل اعتراض بات یہ ہے کہ devolution and concentration of powers یہ دو different concepts ہیں لہذا میں یہی گزارش کروں گا کہ ان میں توازن پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

جناب سپیکر! آج سے سو سال پہلے نہری نظام وجود میں آیا اور اس وقت غالباً تمام رقبہ کے اعداد و شمار اکٹھے کئے گئے اور اس کی بنیاد پر نہروں' نالوں اور ندیوں کا سائز مقرر کیا گیا۔ آج سو سال کے بعد زیر کاشت رقبہ میں بے انتہا اضافہ ہو چکا ہے اور میرے خیال میں یہی وجہ ہے کہ نہریں چاہے بھری ہوئی ہوں' نئے زیر کاشت رقبے کی آبپاشی کے لئے وہ پانی ناکافی ہوتا ہے اور ٹیل تک بھی نہیں پہنچ پاتا۔ پانی ناکافی ہونے کی وجہ سے چوری بھی ہوتا ہے۔ اب چونکہ نہروں کو re-lining کیا جا رہا ہے تو اب یہ وقت ہے کہ جتنا بھی رقبہ زیر کاشت ہے اور زیر کاشت آنے کے قابل ہے اس کا حساب کیا جائے اور اس کے مطابق نہروں کے سائز میں رد و بدل کیا جائے تاکہ جتنا پانی درکار ہے ہر نہر میں اتنا ہی پانی آئے تاکہ وہ ہر کسان کے لئے کافی ہو۔ پھر نہ اسے چوری کرنے کی ضرورت پڑے اور نہ ہی ٹیل والوں کو کوئی شور و غوغا کرنا پڑے۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ان چیزوں کی طرف توجہ دینے کا یہ صحیح وقت ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ خانیوال جہاں سے میں بھی منتخب ہو کر آیا

ہوں' وزیر زراعت خوب جانتے ہیں کہ وہاں پر بہت ہی organized قسم کے فارم موجود ہیں۔ زمینیں بڑی زرخیز ہیں۔ کمیونیکیشن بہترین ہے۔ پنجاب کے سنٹر میں ہے۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ایسی جگہ پر ایک زرعی یونیورسٹی بنائی جائے۔ ایک یونیورسٹی کے لئے جو infrastructure ضروری ہوتا ہے وہ وہاں موجود ہے۔ اس لئے دوسرے علاقوں کے مقابلے میں یہاں کم خرچ پر ایک زرعی یونیورسٹی قائم کی جا سکتی ہے۔ بہت' بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ ڈاہا صاحب! اب میں محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ) صاحبہ کو دعوت خطاب دیتا ہوں--- وہ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ زینت خان صاحبہ!

بیگم زینت خان، جناب چیئرمین! میں آپ کی انتہائی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بحث کرنے کے لئے چند لمحات عنایت فرمائے۔ سب سے پہلے تو میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب اور پنجاب کے وزیر خزانہ سردار حسنین بہادر دریشک صاحب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے عوامی relief کا حامل بجٹ پیش کیا۔ اس کے لئے میں اپنی اور پورے ایوان کی طرف سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتی ہوں۔

جناب والا! جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ موجودہ حکومت ایک نمائندہ اور عوامی حکومت ہے اور عوام کی امنگوں کی آئینہ دار ہے۔ میں تھوڑا سا یہ عرض کردوں کہ جس وقت ہمیں بجٹ کے بارے میں پتا بھی نہیں ہوتا تھا یا عمر کے ہم اس حصے میں بھی نہیں تھے کہ بجٹ کیا ہوتا ہے تو ہم بڑوں سے سنتے تھے کہ جی بجٹ آرہا ہے' بجٹ آرہا ہے۔ جس جگہ پر لوگ بیٹھتے تھے' جس جگہ پر بحث ہوتی تھی' جس جگہ پر ذکر ہوتا تھا کہ بجٹ آرہا ہے تو ہم سمجھتے تھے کہ کوئی ایسی بلا آرہی ہے جو سب کو پریشانی میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔ جب ہوش میں آئے اور شعور آیا کہ بجٹ کیا ہوتا ہے تو واقعی یقین جانیے کہ سابقہ ادوار میں جتنی بھی حکومتیں آئیں تو انہوں نے ایسے ایسے بجٹ پیش کئے کہ کمر توڑ کر رکھ دی اور غریب کا جینا دوبھر کردیا۔ ہم کہتے تھے کہ خدا کرے یہ جون کا مہینہ نہ آئے کہ ان جان لیوا حالات کا سامنا کرنا پڑے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اخبارات میں ہم یہ بھی پڑھتے تھے کہ جی فلاں شخص بجٹ کو پڑھ کر اپنی جان کی بازی ہار گیا۔ میں اس کے لئے ہردلعزیز وزیراعلیٰ چودھری پرویزالٰہی کو اور وزیر خزانہ صاحب کو جتنی بھی مبارک باد پیش کروں وہ کم ہے کیونکہ ہماری سوچ سے

بھی کم تھی یہ باتیں کہ انہوں نے جو تعلیم' زراعت' صحت اور اسی طرح دوسرے ہماری زندگی کے روز مرہ کے مسائل پر جو mega پروگرام دیئے ہیں ان کے لئے میں ان کی انتہائی شکر گزار ہوں۔

جناب والا! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ کوئی نیا ٹیکس نہیں لگا اور بازار سے چیزیں غائب نہیں ہوئیں۔ میں خواتین کے حوالے سے بات کروں گی کہ چائے کی پتی غائب' چینی غائب' گھی غائب' مردوں کے لئے بھی کچھ فکریہ ہوتا تھا کہ سگریٹ غائب ہو جاتے تھے پٹرول غائب ہو جاتا تھا۔ اس دفعہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ کوئی چیز بھی بازار سے غائب نہیں ہوئی کیونکہ نیا ٹیکس نہیں لگا۔ اس لئے ہر چیز جوں کی توں موجود رہی۔

جناب والا! چونکہ اس سے پہلے میرے بہت سے اراکین بجٹ پر وہی discussion کرتے رہے' وہی کچھ پڑھتے رہے جو بجٹ میں لکھا ہوا تھا۔ میں اس سے ہٹ کر صرف تھوڑا سا وزیراعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے تعلیمی میدان میں تو واقعی میدان مار لیا۔ صحت میں بھی میدان مار لیا۔ اسی طرح سے زراعت میں بھی میدان مار لیا کیونکہ جس طرح سے انہوں نے بارہ' ساڑھے بارہ ایکڑ زمین کے اوپر ٹیکس کی چھوٹ دی ہے' میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے ملک کی زیادہ آبادی غربا پر مشتمل ہے' جو لارڈ ہیں ان کو اس چیز کی پرواہ نہیں ہے لیکن ہمارے ملک کی majority غریب کاشتکاروں کی ہے اور آج جو غریب کاشتکاروں میں' گاؤں کے لوگوں میں' دیہاتوں میں خوشی کا سماں ہے کاش! وہ بھی آپ محسوس کر سکتے' ہم محسوس کر سکتے۔ اس چیز کے لئے لوگ پنجاب کے وزیراعلیٰ کو جھولیاں اٹھا کر دعائیں دے رہے ہیں۔ میں اس کے لئے ایک بار پھر شکریہ ادا کرتی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! میں یہاں پر تھوڑے سے مسائل کا ذکر کروں گی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ موجودہ حکومت نے' ہمارے موجودہ صدر نے اس وقت خواتین کو ترقی کے دھارے میں جس طرح اپنے ساتھ ساتھ رکھا ہے اس طرح پہلے کسی حکومت نے اپنے ساتھ نہیں رکھا تھا بلکہ بحیثیت مسلمان ہونے کے میں ہمیشہ یہ پڑھتی رہی ہوں اور دیکھتی رہی ہوں کہ اسلام نے خواتین کو برابر کے حقوق دیئے ہیں۔ میں اتنا مبالغہ استعمال نہیں کرنا چاہتی کہ خلفائے راشدین والا دور آ گیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ شکر ہے کہ خواتین کی اتنی بڑی تعداد اسمبلیوں میں آئی اور

اپنے بھائیوں کے ساتھ شانہ بشانہ ترقی کی دوڑ میں ان کے ساتھ ہاتھ بٹانے لگی۔

جناب والا! کچی آبادیوں کا مسئلہ بہت عرصے سے تھا۔ ہماری موجودہ حکومت نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ کچی آبادی کے لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ اس کے لئے بھی میں شکر گزار ہوں۔

جناب والا! اس سے پہلے ہماری جتنی بھی حکومتیں گئی ہیں ان کے بجٹ میں نابینا اور معذور لوگوں کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا جاتا تھا۔ اس بجٹ میں ان کے لئے بھی بہت اچھا پیکج رکھا گیا ہے۔ اس کے لئے میں ان لوگوں جن کے بچے نابینا اور معذور ہیں کی طرف سے وزیراعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کروں گی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ نے کھلی آنکھوں سے' کھلے دل سے اور وسیع القلبی سے یہ بجٹ بنایا ہے۔ آپ نے اپنے ارد گرد ان تمام چیزوں کو دیکھا ہے کہ جو لوگ آپ سے توقعات اور امیدیں لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے یک طرفہ یا ایک طبقے کو نہیں نوازا بلکہ آپ نے اپنے ارد گرد تمام لوگوں کو دیکھ کر حساب سے بجٹ بنایا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب والا! وزیراعلیٰ صاحب کی توجہ اس طرف بھی دلاؤں گی کیونکہ mediocre لوگ بہت سے ہیں۔ بڑی گاڑیوں پر تو ٹیکس معاف ہو گیا ہے لیکن کم از کم چھوٹی گاڑیاں جو کہ زیادہ لوگوں کے استعمال میں ہوتی ہیں ان پر بھی ٹیکس میں تھوڑی سی چھوٹ ہونی چاہئے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! میں ایک شکوہ ضرور کروں گی کہ آپ نے ہمارے پسماندہ علاقوں کے لئے ایک ارب 50 کروڑ روپے رکھے ہیں لیکن اس میں بہت سے حصے دار بھی ہیں۔ اس میں رحیم یار خان' راجن پور' ڈیرہ غازی خان' دوسرے بہت سے علاقے اور چولستان کا علاقہ بھی رکھا گیا ہے تو یہ تقسیم نہ جانے کیسے ہو گی؟

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

اگر آپ ان تمام پسماندہ علاقوں کے لئے الگ الگ رقم مختص کر دیتے تو ہمارے لئے آسانی پیدا ہو جاتی۔ میں specially request کروں گی کہ آپ ڈیرہ غازی خان کے لئے کسی اور پیکج کا بھی اعلان کریں۔ یہ یہاں پر ہمارے تمام منتخب نمائندگان کی طرف سے اور میری طرف سے

بھی request ہے۔

جناب والا! میں آخر میں یہ کہوں گی کہ سرکاری ملازمین بھی ہمارا ہی حصہ ہیں۔ میں اس کے لئے بھی آپ کی شکرگزار ہوں کہ آپ نے ان کی شبانہ روز محنت کو جو وہ ہمارے لئے کرتے ہیں۔ مدنظر رکھا اور وفاقی حکومت کی طرف سے سرکاری ملازمین کے لئے بھی تنخواہوں میں اضافہ اور ان کی پنشن میں اضافہ کیا گیا۔ اس کے لئے میں شکرگزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ہمت اور طاقت دے اور آپ اسی طرح سے منصفانہ طور پر اپنے علاقے کی خدمت کرتے رہیں اور یہ حکومت دیرپا قائم رہے۔

خواتین کے لئے، تعلیم کے لئے، صحت کے لئے اور زراعت کے لئے آپ نے جو تمام mega پروگرام دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ اس کے لئے میں شکرگزار ہوں کہ آپ نے کوئی دس سالہ پلان یا سات سالہ پلان نہیں دیا بلکہ مجھے یاد ہے کہ آپ نے وزیراعلیٰ بننے سے پہلے کہا تھا کہ ہم جو بھی کام کریں گے وہ انشاء اللہ دو سال میں یا تین سال میں پورا کریں گے اور آپ نے یہی کچھ کیا کہ آپ نے ابھی تین سالہ پلان میں ساری چیزیں پوری کرنے کی تاکید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں ہمت دے۔ ہماری دعائیں، ہمارا ساتھ، ہمارا سب کچھ آپ کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب غلام محی الدین چشتی!

جناب غلام محی الدین چشتی: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

پاکستان جیسی فلاحی مملکت کا بجٹ اس کے تقاضوں کے مطابق ہونا چاہئے اور یہ بات نہایت قابل اطمینان ہے کہ وزیراعلیٰ چودھری پرویزالہیٰ کے وضع کردہ رہنما اصولوں کے مطابق ایک فلاحی مملکت کا بجٹ جو اس کے شایان شان ہے، پیش کیا گیا جس میں خواص کی بجائے عوام کی بہبود کا خیال رکھا گیا ہے۔ میٹرک تک مفت تعلیم، کاشت کاروں کے لئے بہت ساری مراعات، صحت کی سہولتوں کا اتنا بڑا جامع پروگرام، کچی آبادیوں کے مکینوں کے لئے مالکانہ حقوق ایسے انتظامات ہیں۔ اس بجٹ میں کاشتکاروں اور غربت میں پسے ہوئے عوام کے لئے خوش خبریاں ہیں۔ اس سے عوام کو تعلیم، صحت، خوراک اور رہائشی سکیموں جیسی بنیادی سہولتوں کی فراہمی ہوگی، پورا ملک اور خاص طور پر پنجاب ترقی کرے گا اور بے روزگاری میں

کمی واقع ہو گی۔ مجموعی معاشی ترقی میں ملک ترقی کرے گا۔ یہ ملک غریب عوام کا ہے جو اس ملک کی بڑی اکثریت ہیں۔ انہی کے ووٹوں اور رائے سے ہم آج حکومت کے ایوانوں میں بیٹھے ہیں اور جناب پرویز الٰہی کی حکومت نے ان کا حق ادا کرنا ہے۔ لہذا ایک غلامی بجٹ پیش کر کے آپ نے ان غریبوں کا حق ادا کیا ہے جو اس کے مستحق تھے۔ اس سلسلہ میں چودھری پرویزالٰہی صاحب اور وزیر خزانہ' سردار حسنین بہادر دریشک صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بے مثال بجٹ پیش کیا ہے۔ بے مثال بجٹ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ میری معلومات کے مطابق پہلا بجٹ ہے جو عوامی خواہشات اور ضروریات سے ہم آہنگ ہے۔ والسلام

جناب سپیکر، جناب خضر الیاس ورک صاحب!

چودھری خضر الیاس ورک، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کی کابینہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ پہلا ٹیکس فری بجٹ پیش کیا۔ جہاں انہوں نے تعلیم کے لئے بھی پہلے سے فنڈز بڑھائے' صحت کے لئے اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے بھی بڑھائے تو وہاں انہوں نے پنجاب کے کسانوں پر جو احسان کیا کہ انہوں نے ساڑھے بارہ ایکڑ پر ٹیکس معاف کر دیا اور آبیانے کا فلیٹ ریٹ مقرر کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں چودھری پرویز الٰہی کی حکومت کسانوں کے لئے خاص طور پر بڑی مہربان ثابت ہوئی ہے کہ انہوں نے پہلی دفعہ پنجاب کے ان لوگوں کی طرف توجہ دی ہے جو کہ سب سے پسماندہ اور پسا ہوا طبقہ تھا۔

جناب سپیکر! یہاں وزیراعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں' میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہر چیز کی طرف جہاں آپ نے بجٹ میں کافی فنڈز مختص کئے ہیں وہاں prevention of population کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا۔ آپ 1962 کی اقوام متحدہ کی سالانہ رپورٹ دیکھیں اور اس میں ملاحظہ کریں کہ اس میں لکھا ہوا تھا کہ اگر کوئی ملک ترقی کرنا چاہتا ہے تو وہ پاکستان کی اکانومی کا pattern follow کرے تو اس سلسلے میں کوریا نے پاکستان کی economy کا pattern follow کیا تو وہ آج ایشیاء کا ٹائیگر بن چکا ہے لیکن ہم 1962 میں اسی نظام میں' اسی سلسلے میں پڑے رہے کہ ہمیں شلوار نیچے یا اوپر کرنی چاہئے یا اس سلسلے میں کیا کرنا چاہئے؛ ہمیں اپنی ایک سمت متعین کرنی چاہئے جیسا کہ جناب صدر نے بھی

اللہ کے فضل و کرم سے بہت دفعہ کہا ہے کہ یہ ایک Islamic progressive ملک ہے اور اس میں Islamic moderate state کا تصور اجاگر کرنا چاہئے۔ ہماری آبادی کی growth اور ہماری economy کی growth ایک برابر چل رہی ہے۔ اگر ہماری 6 فیصد economy کی growth ہے تو اس سلسلے میں آپ ملاحظہ کریں کہ پاپولیشن کی growth بھی پانچ چھ فیصد ہے۔ ہم کیوں اس سلسلے میں اپنے عوام کو دھوکے میں رکھ رہے ہیں؟ ہمیں انہیں بتانا چاہئے کہ اس وقت تک ہم اپنے حالات کو کنٹرول نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم پاپولیشن کو کنٹرول نہیں کریں گے۔ اس پاپولیشن کو کنٹرول کرنے کے لئے آپ ایک خصوصی کمیٹی بنائیں تاکہ وہ آپ کو سفارشات مرتب کر کے دے۔ جب تک یہ پاپولیشن کا جن کنٹرول نہیں ہو گا اس وقت تک آپ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ وہ صرف اعداد و شمار کا ہیرپھیر ہے۔ ہم اپنے عوام کو اور اپنے آپ کو بھی دھوکے میں رکھیں گے۔ اب موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے liberal اور moderate قیادت مہیا ہوئی ہے تو ہمیں اس سلسلے میں اس سمت میں مناسب قانون سازی کرنی چاہئے اور اس awareness کے لئے پبلک کو aware کرنا چاہئے کہ آپ پاپولیشن کی growth اسی حد تک رکھیں جس حد تک آپ کا ملک afford کر سکے۔ اوپر سے ستم کی بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس ذرائع ہیں یا وسائل ہیں' ان کی بچے پڑھے لکھے ہیں' ان کی پاپولیشن کم ہو رہی ہے اور جن لوگوں کو پتا نہیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے' ان کی پاپولیشن بہت زیادہ بڑھ رہی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ایک قلیل طبقہ جو پاپولیشن کم کر رہا ہے اور وہ طبقہ جو دن بدن پاپولیشن میں اضافہ کرتا جا رہا ہے' اس قلیل طبقے پر حاوی ہو جائے اور revolution اسی طرح آیا کرتے ہیں۔ ہمیں اس جن کو کنٹرول کرنا ہوگا۔ حکومت پنجاب اور وفاقی حکومت اس سلسلے میں جو کچھ بھی کر سکتی ہے پبلک کو آگاہ کریں تاکہ اس بے مہار آبادی پر کنٹرول کیا جا سکے۔ جب ہم لاہور میں پڑھا کرتے تھے' ہمیں اس وقت کا لاہور چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 1983 کی بات ہے کہ جب میں نے لاہور سے گریجوایشن کی۔ ہمیں اس وقت کا لاہور دے دو۔ آج کا لاہور جس میں under-passes اور over-head bridges بن رہے ہیں لیکن آپ کتنے بنائیں گے؟ جس طرف بھی جائیں ہر طرف رش ہی رش ہے۔ آپ اس سلسلے

میں ایک کمیٹی بنائیں تاکہ وہ مناسب اقدامات کرے اور پبلک کو آگاہ کریں کہ جب تک آپ اس ملک میں آبادی کے بے مہار اضافے کو کنٹرول نہیں کریں گے آپ کی حالت بھی ایسے ہی رہے گی۔ اس کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ شکریہ

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں ایک وضاحت کے لئے تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا کہ خضر بھائی نے کہا ہے کہ پاکستان میں آبادی کی پیداوار 5 سے 6 فیصد سالانہ بڑھ رہی ہے تو 5,6 فیصد تو بہت زیادہ ہے۔ پاکستان کا اس وقت population growth rate 2 86% ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلے نمبر پر سید علیم شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم شاہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! موجودہ بجٹ کے حوالے سے جو صوبائی وزیر خزانہ نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی سربراہی میں تیار کیا ہے' زراعت اور صحت کے حوالے سے اس بجٹ کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ سابقہ حکومتوں کے حوالے سے اور موجودہ حکومت کے حوالے سے بجٹ میں زراعت جو ہمارے ملک میں ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے' اس شعبے کو جس انداز سے ہماری موجودہ حکومت نے promote کیا ہے وہ آنے والے وقت میں نہیں ہو سکے گا۔ میں اس بات کو دیکھ رہا ہوں کہ صوبہ پنجاب میں صرف ایک زراعت کا محکمہ ہی ایسا بچے گا جو آنے والے وقتوں میں W.T.O کا مقابلہ کر سکے گا۔ اس بجٹ سے کاشتکار طبقے کو بہت زیادہ relief ملا ہے۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت نے تعلیم کے حوالے سے ایک بہت بڑی رقم بجٹ میں مختص کی ہے جس کو تعلیم دوست بجٹ کہا جا سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں چند گزارشات بھی پیش کرنا چاہوں گا کہ تعلیم حاصل کرنا اور تعلیم دینا مملکت خداداد پاکستان کے رہنے والے ہر فرد کے لئے ضروری ہے اور یہ حکومتوں پر ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ اس بجٹ میں' میں محترم جناب سینئر منسٹر راجہ بشارت صاحب اور صوبائی وزیر خزانہ سردار حسنین بہادر دریشک صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ میرا تعلق چونکہ ایک پسماندہ علاقے سے ہے اور اس

پسماندہ علاقے کے حوالے سے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس کو جب میں نے بیٹھ کر پڑھا تو اس میں مجھے جو چیز محسوس ہوئی وہ یہ تھی کہ جنوبی پنجاب کے حوالے سے ہمارے ڈیرہ غازی خان ڈویژن کو بہت ساری چیزوں میں نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ میں جناب سینئر منسٹر اور جناب وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا کہ تعلیم کے حوالے سے اس وقت پنجاب کے آٹھ ڈویژن ہیں اور آٹھ ڈویژنوں میں سے سات ڈویژن ایسے ہیں جن میں یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ جہاں نہیں تھیں وہاں اس بجٹ میں چھ یونیورسٹیاں دے دی گئیں۔ صرف ڈیرہ غازی خان ڈویژن پنجاب کا وہ واحد بدقسمت ڈویژن ہے کہ جہاں پر کوئی بھی بڑا تعلیمی ادارہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ میں ان تمام دوستوں سے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں گزارش کروں گا' میں سینئر منسٹر اور وزیر خزانہ جن کا تعلق ہمارے ڈویژن سے ہے گزارش کروں گا کہ جب وزیراعلیٰ پنجاب ' وزیراعلیٰ بننے سے پہلے ڈیرہ غازی خان تشریف لائے اور وہ میری رہائش گاہ پر بھی تشریف لائے تو انہوں نے وہاں جلسے میں ہم سے اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ ڈیرہ غازی خان کو ایک یونیورسٹی دی جائے گی۔ ہم نے ان سے کچھ نہیں مانگا' یہ ان کا وعدہ تھا۔ میں اب حیران ہوں کہ گجرات میں یونیورسٹی کا اعلان کر دیا گیا ہے ' گوجرانوالہ میں یونیورسٹی کا اعلان کر دیا گیا ہے' سرگودھا میں یونیورسٹی کا اعلان کر دیا گیا ہے' راولپنڈی میں یونیورسٹی کا اعلان کر دیا گیا ہے ! اگر نہیں تو وہ صرف ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں یونیورسٹی کا اعلان نہیں کیا۔ جب کہ ہمارے پاس ان تمام اداروں سے بھی بڑا ادارہ گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازی خان موجود ہے جس کی عمارت اور جس کا رقبہ گورنمنٹ کالج لاہور سے کئی گنا زیادہ بڑا ہے۔ ہمارے جنوبی پنجاب کے حوالے سے ہماری ترجیحات کو شامل کیا جائے اور ڈیرہ غازی خان میں صوبائی وزیر خزانہ صاحب اور سینئر وزیر صاحب' جو چیز miss ہو گئی ہے میری آپ سے گزارش ہے' صرف میری نہیں بلکہ جتنے بھی ہمارے جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے معزز دوست یہاں تشریف فرما ہیں ان تمام دوستوں کی طرف سے میں گزارش کروں گا کہ ڈیرہ غازی خان ڈویژن ہیڈ کوارٹر ہے وہاں پر کوئی بھی بڑا تعلیمی ادارہ قائم نہیں ہے' نہ ہمارے پاس کوئی میڈیکل کالج ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں صحت کی طرف آتا ہوں۔ میرے شہر ڈیرہ غازی خان

میں 50 سال سے' میں یہ ساری بات اس لئے کر رہا ہوں کہ اس الیکشن میں ڈیرہ غازی خان کے لوگ ایک revolution لے کر آئے ہیں اور وہ یہ کہ 50 سال کے بعد میں نے ایک سردار جو کہ سابق گورنر بھی تھے اور اس وقت مسلم لیگ (ن) کے صوبائی صدر بھی ہیں' ان کو ہرایا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) انہی محرومیوں کی وجہ سے لوگوں نے ہمیں منتخب کیا لیکن حالیہ بجٹ کے اندر ہم نے جناب وزیراعلیٰ صاحب کو گزارش کی تھی اور وزیرصحت سے بھی گزارش کی تھی کہ ہمارے ہسپتال کو upgrade کر دیا جائے۔ اس ہسپتال میں ہمارے پاس ایمرجنسی میں' آرتھوپیڈک وارڈ میں آپریشن کے لئے کوئی چیز بھی موجود نہیں ہے۔ ہمارے ہسپتال کو upgrade نہیں کیا گیا جبکہ ملحقہ علاقوں کے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں' آدھا بلوچستان ہم cover کرتے ہیں۔ میں اس floor پر بیٹھ کر اپنے لوگوں کی جو نمائندگی کرتا ہوں' میں آج اس کا حق ادا کرنا چاہتا ہوں۔ دریائے سندھ کے اس پار ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید اس بجٹ میں ہمارا کوئی حصہ نہیں ہے۔ صحت کے بارے میں ہمیں کوئی منصوبہ نہیں دیا گیا۔ تعلیم کے بارے میں کوئی منصوبہ نہیں دیا گیا۔ میں ابھی cafeteria میں بیٹھ کر notes پڑھ رہا تھا۔ ایک بھی note نہ rehabilitation کا اور نہ ہی کوئی new road ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے لئے دیا گیا ہے۔ ہمارے پاس ملتان سے ڈیرہ غازی خان آنے کے لئے اڑھائی سے تین گھنٹے لگتے ہیں اور وہ تین گھنٹے کا سفر جب چیف منسٹر صاحب منتخب ہونے سے قبل ڈیرہ غازی خان تشریف لائے اس وقت ان کے ساتھ ارشد لودھی صاحب بھی موجود تھے۔ اس وقت بھی میں نے ان سے گزارش کی تھی کہ جناب آپ جب چیف منسٹر بنیں گے اور ہم اگر اسمبلی میں آئے تو ہم آپ سے دو یا تین چیزوں کا مطالبہ کریں گے۔ ہم آپ سے کوئی نائب تحصیلداری نہیں مانگتے۔ ہم آپ سے نوکریاں نہیں مانگتے۔ ہمارے اس ڈویژن کو تعلیم اور صحت کے حوالے سے ignore کیا گیا ہے۔ مہربانی کر کے' آپ ٹھیک سمجھتے ہوئے یا ہماری گزارش سمجھتے ہوئے آپ ہمیں یونیورسٹی بھی دیں اور ہمارے ہسپتال کو upgrade بھی کریں۔

جناب سپیکر! وہاں کا پینے کا پانی زہر آلود ہے۔ وہاں پر شہر کے اندر جو سرکاری پانی مہیا کیا جاتا ہے' آپ پانی کو گلاس میں رکھیں اور پانچ منٹ کے بعد دیکھیں کہ اس پانی میں زہر آجاتا ہے۔ یہ محکمہ صحت کی رپورٹ ہے۔ ڈیرہ غازی خان کے 80 فیصد لوگ گردے کی

بیماری کے مریض ہیں۔ ہیپاٹائٹس کے مریض ہیں۔ ہمارے پاس کسی بھی قسم کی کوئی بھی سہولت نہیں ہے۔ آج میں ان ارباب اختیار سے گزارش کرتا ہوں' وزیراعلیٰ صاحب یہاں سے اٹھ کر چلے گئے ہیں' میری خواہش تھی کہ میں ان کے سامنے یہ ساری بات کرتا تو مہربانی فرما کر اس پر نظرثانی کریں۔ اس بجٹ میں تونسہ میں ہمارے ہسپتال کو upgrade نہیں کیا گیا۔ ڈی جی خان میں ہسپتال کو upgrade نہیں کیا گیا۔ ہمیں کوئی سڑک نہیں دی گئی۔ کوئی تعلیمی انسٹی ٹیوشن نہیں دیا گیا۔ overall یہ بجٹ بہت اچھا ہے اور ہم اس بجٹ کی تائید اور حمایت بھی کرتے ہیں لیکن اپنے علاقائی لحاظ سے ہمیں پتا نہیں چلتا کہ ہمارے ساتھ اس قسم کی زیادتی کیوں کی گئی ہے؟ اس لئے میری گزارش ہے کہ تمام دوست جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ماشاء اللہ بڑے بڑے شہروں سے تعلق رکھتے ہوں گے' انسانیت کے ناتے پر اور ایک colleague ہونے کے ناتے پر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس سلسلے میں آپ لوگ ہماری حمایت کریں اور ہمارا ساتھ دیں اور آج یہ قرار داد پاس کرائیں کہ آنے والے بجٹ میں ڈیرہ غازی خان میں یونیورسٹی اور health اسی بجٹ میں ترمیم کر کے شامل کی جائے۔ شکریہ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ جناب قاسم نون صاحب!

رانا محمد قاسم نون: جناب سپیکر! میری طبیعت ٹھیک نہ ہے' لہذا میں کل اپنی تقریر کر سکوں گا۔

جناب سپیکر: اگلے مقرر جناب کرنل ریٹائرڈ محمد عباس صاحب۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلی مقرر محترمہ مصباح کوکب صاحبہ۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں ۔ کرنل (ر) شجاع خانزادہ صاحب!

کرنل (ر) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! میں آپ کا نہایت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا کہ میں بجٹ پر اپنی مختصر تقریر کر سکوں۔ سب سے پہلے تو جب میں آج ایوان میں داخل ہوا ہوں تو میری سوچ یہ تھی کہ آج ہمارے منتخب ممبران حزب اختلاف اور قائد حزب اختلاف جب اپنی تقریر کریں گے تو بجٹ کو analyze کریں گے لیکن مجھے افسوس سے کہنا

پڑتا ہے کہ یہ ہمارے وہ عوامی نمائندے ہیں جن کو عوام نے منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا اور انہوں نے بغیر ایک لفظ کہے ہوئے اس ایوان کو چھوڑ دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج پنجاب کی تاریخ میں' اس ایوان کے بجٹ کی تاریخ میں' میں اس دن کو black day کہنا چاہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دنیا کی آج کل کی جتنی بھی economies ہیں ان کو کہا جاتا ہے کہ یہ world of economies ہیں اور یہ war of economies ہوتی ہیں۔ کسی ملک کی آج کل economy جو ہے وہ independent economy نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ economy dependent ہوتی ہے۔ ارد گرد کے ممالک پر dependent ہوتی ہے۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہماری National economy independent ہے تو یہ غلط ہے۔ ہماری National economy جتنی بھی ہے وہ باقی دنیا کے ساتھ منسلک ہے اور باقی دنیا کی economies پر dependent ہے۔ اس بار جو ہمارا قومی بجٹ آیا ہے اگر آپ قومی بجٹ کا تفصیل سے مطالعہ کریں تو یہ پہلی بار ایک progressive budget ہے۔ یہ وہ واحد بجٹ ہے جس میں آپ کا poverty alleviation کا گراف اوپر کی طرف جائے گا۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس ملک میں طرح طرح کے وسائل ہیں۔ آپ اگر کراچی سے پشاور تک جائیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر ایک نعمت سے نوازا ہے لیکن ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہماری لیڈر شپ اور ہمارے منتخب نمائندے ہمیشہ ناکام ہوتے رہے ہیں۔ اس بار میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری جو اس وقت economy آئی ہے یہ growth economy ہے۔ یہ اگر چلتی جائے اور اگر اس ایوان کو اور قومی اسمبلی کو پانچ سال کا وقت ملے تو آپ دیکھیں گے کہ پانچ سال میں economy کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں چودھری پرویز الٰہی صاحب کو جن کے vision' جن کے foresightedness' جن کی determination آج پنجاب کی economy کو ایک پلیٹ فارم پر لے آئی ہے۔ جس کو میں a very constructive and progressive platform کہوں گا میں اپنے وزیر خزانہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جو دن رات محنت کر کے وزیراعلیٰ کے ideas کو پیپر کے اوپر لے آئے۔ میں ان کے سٹاف کو یعنی فنانس

سیکرٹری جو اس وقت یہاں بیٹھے نہیں ہیں اور ان کا سٹاف جو یہاں پر نہیں ہے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جو دن رات محنت کر کے اس economy کو پیپر کے اوپر لے آئے اور انشاء اللہ تعالیٰ جولائی سے جب یہ economy execute کی جائے گی تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہر دن پاکستان کا ایک روشن دن ہو گا۔ میں نے پورے بجٹ کو تفصیل کے ساتھ study کیا ہے۔ اس کی کتاب جو ہمیں issue ہوئی ہے وہ میں نے detail کے ساتھ study کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت matured approach economy ہماری آ رہی ہے اور اس سے جو ہماری progress ہے' جو ہماری agrarian economy ہے' اسے بہت فائدہ پہنچے گا۔ اس میں آپ نے دیکھا کہ تعلیم کے لئے تقریباً آٹھ' نو ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اسی طرح ڈویلپمنٹ سکیموں کے لئے کئے گئے ہیں لیکن یہاں پر اس economy کو میں critical eyes سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر جو آپ لوگوں نے کافی پیسا معذور افراد کو دیا ہے' میں سمجھتا ہوں کہ معذور افراد کے لئے پیسا تو آپ نے بہت دے دیا ہے لیکن ان کی سہولتوں کے لئے انہیں ابھی تک ہم نے کوئی concessions نہیں دی ہیں۔ میری ایوان سے درخواست ہے کہ جو معذور افراد پاکستان میں ہیں ان کے لئے میری سوچ میں جو چند چیزیں آئی ہیں وہ یہ ہیں۔ ان کے لئے اسلحہ لائسنس' ڈرائیونگ لائسنس کی فیس نہیں ہونی چاہئے۔ ان کی travelling پر 50 سے 75 فیصد جو ٹکٹ ہے وہ کم ہونی چاہئے۔ تعلیم کے لئے کتابیں مفت ہونی چاہئیں۔ اگر یہ چیزیں ہم انہیں دے دیں تو وہ ہماری سوسائٹی کے بڑے important فرد بن سکتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آخر میں' میں ایک بار پھر اپنی طرف سے اور اپنے حلقہ پی پی 116 کے عوام کی طرف سے وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب کو' وزیر خزانہ صاحب کو اور ان کے سٹاف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ السلام علیکم

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد اقبال رئیس صاحب!

جناب محمد اقبال رئیس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! جیسا کہ ہمارے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم اپنے علاقے کے مسائل یا جو بھی تکالیف یا مشکلات ہیں وہ یہاں آ کر ہاؤس میں بیان کرتے ہیں اور ان پر relief لینے کے لئے کوشش کرتے ہیں ویسا ہی ہمارے

فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم اپنے علاقے کے لوگوں کے جو نظریات' خیالات ہیں وہ اس ہاؤس میں میری توسط سے پہنچنے چاہئیں۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی تاریخ میں یہ سب سے پہلا بجٹ ہے جسے صحیح معنوں میں عوام دوست بجٹ کہا جا سکتا ہے اور اس لحاظ سے یہ کہنا بھی بے جا نہ ہو گا کہ آج کی حکومت عوام کی امنگوں کی ترجمان اور غریبوں کی ترجمان ہے۔ اس حوالے سے میں وزیراعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کو اپنی طرف سے بھی اور اپنے علاقہ کے غریب لوگوں کی طرف سے specially مبارکباد پیش کرتا ہوں ان کا یہ اقدام اشائی قابل تحسین ہے کہ حکومت پنجاب نے پہلی مرتبہ غریب لوگوں کے لئے کچھ سوچا ہے۔ ان کی فلاح اور ان کی زندگی کے لئے سوچا ہے۔ ان کی زندگی بہتر بنانے کے لئے سوچا ہے اور specially ان لوگوں کے لئے سوچا ہے جن کے پاس تعلیم کا نام و نشان نہ تھا' سکول کا نام و نشان نہیں تھا' اور ان کے بچے' جس وقت چھ یا سات سال کے بچے' پھول سے دمکتے چمکتے چہروں والے بچے بھیڑ بکریاں چراتے نظر آتے تھے' آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حکومت کی مہربانی کی وجہ سے ان کے پاس اچھے سکول بھی میسر آئیں گے اور انہیں تعلیم کی سہولت بھی میسر آئے گی۔ اس طریقے سے ان کی زندگی بہتر سے بہتر ہو گی۔ جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ زندگی کے ہر شعبے کے لئے بجٹ میں کچھ نہ کچھ حصہ دیا گیا ہے' ان کی فلاح کے لئے خصوصاً تعلیم کے لئے سب سے زیادہ رقم دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پانی' صحت کے لئے بھی بہت کچھ کیا گیا ہے لیکن میں اپنی نگاہ سے جب دیکھتا ہوں تو میرے خیال کے مطابق حکومت پنجاب نے دیہی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے بہت کام کیا ہے اور اس دیہی زندگی کو بہتر بنانے میں' میں وزیراعلیٰ صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے دیہاتی اور پسماندہ علاقے کے لوگوں کی فلاح کے لئے سوچا اور ان کے لئے بجٹ بنایا۔ جس وقت ہمارے سامنے لفظ پسماندہ آتا ہے تو میری آنکھوں کے سامنے ضلع رحیم یار خان اور اس کی تحصیل لیاقت پور سامنے آتی ہے جہاں کے لوگ سکول سے ناواقف ہیں' جہاں سڑکیں بالکل نہیں ہیں۔ راستے چلنے کے لئے نہیں ہیں۔ وہ علاقہ صنعت دیکھنے کے لئے ترستا ہے اور میرے خیال کے مطابق ایک اہم بات یہ ہے کہ لاہور سے دو چیزیں نہیں جاتیں' ایک تو یہاں کا اچھا ڈاکٹر باہر نہیں جاتا۔ ہمارے

ہسپتالوں کی .کروڑوں روپے سے بنی ہوئی بلڈنگ منہ تک رہی ہیں اور منہ چڑاتی ہیں خصوصاً عوامی نمائندگان کا جو لاہور یا کسی بھی دوسرے شہر سے وہاں اچھے ڈاکٹر نہیں لے جا سکے اور کوئی بھی بڑا ڈاکٹر وہاں ملازمت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ دوسرا یہ کہ میری ایک special submission ہے کہ ان علاقوں کو صنعت کے حوالے سے انتہائی نظرانداز کیا گیا ہے جبکہ اگر ان علاقوں میں صنعت لگائی جائے' فیکٹریاں لگائی جائیں تو وہاں کے ہزاروں لوگ برسر روزگار ہو کر عزت کی روزی کما سکیں گے۔ ہزاروں لوگ اپنے بچوں کا پیٹ پال سکیں گے اور میں حکومت وقت سے التماس کرتا ہوں کہ صنعت کو ہمارے ضلع رحیم یار خان میں specially لگایا جائے' کسی بھی پارٹی کو investment کے لئے مجبور کیا جائے تاکہ وہاں صنعت لگ جائے اور ہمارے غریب لوگ برسر روزگار ہو سکیں۔

جناب والا! اس کے علاوہ ہم لوگ یہاں خوبصورت اور چمچماتی سڑکیں دیکھتے ہیں اور رات کو دمکتے چمکتے اور موتی بکھیرتے چوراہے دیکھتے ہیں جس سے ہمیں محرومی کا احساس ہوتا ہے' میری یہ التماس ہے کہ کہیں خدارا! ہمارے نصیب میں بھی وہاں کوئی ایک آدھ سڑک بھیج دی جائے تاکہ ہم بھی یہ دیکھ سکیں کہ اچھی سڑکیں ہمارے علاقے میں آسکتی ہیں اور ہم بھی اچھی سڑکوں پر اور ہمارے غریب عوام بھی ان سڑکوں پر سفر کر سکتے ہیں۔

جناب والا! اس کے علاوہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ زراعت کے حوالے سے ہماری حکومت نے بہت احسن اقدامات اٹھائے ہیں لیکن ایک بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہوں گا کہ بجا طور پر کاشتکاروں کو قرضے دیئے گئے ہیں ' ان میں interest بھی کم کیا گیا ہے لیکن میں یقین سے کہتا ہوں کہ ان قرضوں کی نسبت اگر کاشتکار کو کھاد سستی فراہم کی جائے ' اگر زرعی آلات سستے فراہم کئے جائیں تو ان قرضوں کی نسبت وہ زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے جبکہ جو بھی کاشت کار قرضہ لیتا ہے وہ دوسرے سال قرضہ واپس کرنے کی حیثیت نہیں رکھتا کیونکہ وہاں نہ تو کھاد سستی ملتی ہے' نہ pesticide سستے ملتے ہیں اور نہ ہی وہاں زرعی مشینری فراہم کی جاتی ہے۔ اس طرح سے لوگوں کی فصلیں اچھی نہیں ہوتیں' جب فصلیں اچھی نہیں ہوتیں تو ہم لوگ وہ قرضہ بروقت ادا نہیں کر سکتے اور سال در سال قرضوں کے نیچے دبتے چلے جاتے ہیں ۔ میری یہ ایک suggestion ہے کہ قرضے بھی بجا طور پر دیتے رہیں لیکن اگر کھادیں '

pesticides اور زرعی آلات و زرعی مشینری کاشتکار کو سستی فراہم کی جائیں تو وہ اچھی زندگی گزارنے میں کامیاب ہوسکیں گے ۔ میں تمام حضرات کا بالخصوص وزیراعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ صاحب کا مشکور ہوں اور انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ شکریہ

جناب سپیکر : مہربانی۔ محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ!

محترمہ شہلا راٹھور : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب' چودھری پرویز الٰہی صاحب اور وزیر خزانہ' سردار حسنین بہادر دریشک صاحب کو مبارک باد کا مستحق سمجھتی ہوں کہ جنھوں نے اتنا بہترین بجٹ پیش کیا ہے۔ اس بجٹ کی کئی نمایاں خصوصیات ایسی ہیں کہ جن کی جتنی بار بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

جناب سپیکر! یہ ایک ٹیکس فری بجٹ ہے' یہ بیوروکریسی سے پاک بجٹ ہے۔ اس میں بیوروکریسی کے اعداد و شمار کا لحاظ رکھے بغیر عوام کی ترجیحات کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک کسان دوست وزیر اعلیٰ کا کسان دوست بجٹ ہے۔ اس بجٹ میں جتنی مراعات زراعت کے شعبے کو دی گئی ہیں ان کی وجہ سے اس بجٹ کو ایک تاریخی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ ساڑھے بارہ ایکڑ نہری اراضی اور 25۔ایکڑ بارانی اراضی پر ٹیکس معاف کیا گیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ گزشتہ حکومتوں کا چھوٹے کسانوں پر ایک ظلم تھا جسے ہماری حکومت نے ختم کر دیا ہے۔ اس سے ہمارے 98 فیصد کسانوں کو فائدہ حاصل ہوگا۔ علاوہ ازیں زرعی قرضوں پر جو شرح سود کم کیا گیا ہے وہ بھی بہت قابلِ تحسین بات ہے۔ چونکہ ہماری معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ ان اقدامات کی بناء پر ہماری معیشت مستحکم ہوگی۔ یہ ایک عوام دوست بجٹ ہے۔ میں وزیر زراعت صاحب کو بھی خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں جنھوں نے ان اقدامات کو عملی جامہ پہنانے میں بہت کوششیں کی ہیں۔ اسی طرح میں وزیر خوراک کو بھی خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں کہ پہلی دفعہ کسانوں سے ان کی گندم -/300 روپے فی چالیس کلو گرام کے حساب سے خریدنے کا انتظام کیا گیا۔ آبیانہ کا جو فلیٹ ریٹ مقرر کیا گیا ہے یہ بھی ایک اچھا قدم ہے لیکن اس بات میری submission ہے کہ جس طرح زرعی ٹیوب ویلز کے لئے بجلی کے

بلوں میں حکومت کی طرف سے subsidy دی گئی ہے اسی طرح اگر کسانوں کو کھاد اور pesticides میں بھی subsidy دی جائے تو اس سے کسانوں کی بہت سی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔

جناب سپیکر! اگر بجٹ دستاویز کو study کیا جائے تو دوسرا سب سے salient feature ہمیں تعلیم کے شعبے میں نظر آتا ہے۔ میٹرک تک مفت تعلیم دینا یقیناً اس حکومت کا ایک تاریخی کارنامہ ہے لیکن لوگوں کی طرف سے زیادہ demand یہ تھی کہ quality of education کو بہتر بنایا جائے۔ تعلیم کے حوالے سے اس بجٹ میں بہت سے اقدامات کئے گئے ہیں۔ بچیوں کو مفت نصابی کتب کی فراہمی' گھی کے ڈبے فراہم کرنا' سکولوں کے لئے فرنیچر مہیا کرنا اور boundary walls کی تعمیر جیسے اقدامات quality of education بہتر بنانے میں معاون اور کارآمد ثابت ہوں گے۔ میں اس سلسلے میں وزیر تعلیم' میاں عمران مسعود کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کیونکہ یقیناً ان کی efforts بھی اس میں شامل ہیں۔ اس وقت وزیر تعلیم' عمران مسعود صاحب موجود نہیں ہیں تو میں آپ اور وزیر خزانہ کی وساطت سے انھیں ایک بات convey کروانا چاہوں گی کہ میرے گاؤں میں "بوائز ہائی سکول وڈالہ سندھواں" کو upgrade کیا جائے کیونکہ 60 کلومیٹر تک اس علاقے میں کوئی ہائر سیکنڈری سکول موجود نہیں ہے۔ اس وجہ سے طالب علموں کو بہت دور دراز علاقوں میں جانا پڑتا ہے اور اکثر بچے آوارہ گردی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ وزیر خزانہ اور وزیر تعلیم اس جانب خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

جناب سپیکر! عدالتوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے بھی کافی فنڈز رکھے گئے ہیں۔ قیدیوں کے لئے نئے cells بنائے جا رہے ہیں۔ judiciary کے لئے نئے رہائشی یونٹ بنائے جا رہے ہیں۔ ان اقدامات سے عدالتی نظام میں بہتری آئے گی اور حصول انصاف میں آسانی پیدا ہو گی۔ یقیناً یہ سب قابلِ تحسین اقدامات ہیں لیکن میں اس سلسلے میں کچھ تجاویز دینا چاہوں گی۔ ہماری عدالتوں کا معیار ابھی وہ نہیں ہے جو ہماری سوسائٹی demand کرتی ہے۔ اس کے لئے ہمیں مزید اقدامات اٹھانے پڑیں گے۔ میں اس بات پر زور دوں گی کہ خواتین کے لئے علیحدہ عدالتوں کا قیام ضرور عمل میں لایا جائے۔

جناب سپیکر : محترمہ ! آپ ایک منٹ میں wind up کر لیں کیونکہ آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور : جی بہتر ہے۔

جناب سپیکر! سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ کیا گیا ہے' بڑی اچھی بات ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ چھوٹے ملازمین کی تنخواہوں میں زیادہ اضافہ ہونا چاہئے۔ آپ نے سب ملازمین کو ایک ہی سطح پر رکھا ہوا ہے۔ اگر چھوٹے ملازمین کی تنخواہوں میں 20 فیصد اضافہ کر دیا جائے اور 10 فیصد بڑے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ ہو تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ چھوٹے ملازمین کے لئے زیادہ سہولت کا باعث ہو گا۔

جناب سپیکر! irrigation میں بہت زیادہ reforms کی گئی ہیں جو کہ قابلِ تحسین عمل ہے۔ میں ایک اہم امر کی جانب توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ حلقہ 128 میں مراله راوی لنک کے مشرق کی جانب واقع بہت سے دیہات مثلاً بھروکے' مظفر' چوہڑ منڈا اور دارو والی وغیرہ راجباہ نہ ہونے کی وجہ سے بنجر ہو رہے ہیں۔ اگر اس نہر میں سے ایک راجباہ بنا دیا جائے تو اس سے متذکرہ دیہات کے علاوہ کئی دوسرے دیہات بھی سیراب اور سرسبز ہو سکتے ہیں۔ میں گزارش کروں گی کہ خصوصی توجہ دیتے ہوئے یہ راجباہ بنائے جانے کی منظوری دی جائے۔

جناب سپیکر! چونکہ آپ مجھے بہت کم وقت دے رہے ہیں' حالانکہ ہم نے اس سے پہلے بہت لمبی تقریریں بڑے صبر و تحمل سے سنی ہیں--- میں سمجھتی ہوں کہ سرکاری ملازمین کا ہاؤس رینٹ ایک جیسا ہونا چاہئے۔ بڑے شہروں اور دیہاتی علاقوں میں کام کرنے والے ملازمین کا ہاؤس رینٹ ایک جیسا ہونا چاہئے تا کہ rural areas میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین کو incentive مل سکے۔ انھیں وہاں جانے میں کوئی مسئلہ در پیش نہ ہو' وہ وہاں کام کرنے سے نہ ہچکچائیں' تبادلے کروانے کے چکروں میں نہ پڑیں۔ انھیں زیادہ سے زیادہ سہولتیں دی جائیں۔

جناب سپیکر ! میں بجٹ کے بارے میں overall یہ کہوں گی کہ یہ پوری پنجاب کابینہ کی محنت کی بدولت ہی اتنا اچھا بجٹ پیش ہوا ہے۔ یقیناً اس سے ہماری معیشت ترقی

کرے گی۔ میں یہ بات زور دے کر کہہ رہی ہوں کہ ہمارے وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی صاحب "وزیر اعلیٰ" کا مطلب جانتے ہیں۔ یہ تمام اقدامات اور مراعات اسی بات کا مظہر ہیں کہ وہ "اعلیٰ" کا مطلب بخوبی جانتے ہیں۔ انھی الفاظ کے ساتھ میں اپنی بات ختم کرتی ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ اب ہاؤس نمازِ عصر کے لئے 15 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس نمازِ عصر کے لئے 15 منٹ کے لئے ملتوی کیا گیا)

(نماز عصر کے وقفہ کے بعد جناب چیئرمین چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ 6 بج کر 24 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ میں محترمہ ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ان کے پاس اس حوالے سے کوئی poem لکھی ہوئی ہے تو ضرور ارشاد فرمائیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: سپیکر صاحب! میں آپ کی انتہائی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ کے ضمن میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا۔ ہمارا بجٹ تاریخ ساز بجٹ ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اس کی مبارک نہ صرف معزز ایوان کو پیش کرتی ہوں بلکہ وزیر اعلیٰ صاحب اور آپ کی وساطت اور پریس کی کھڑکی سے پوری دنیا اور پنجاب کے ہر فرد کو اس بجٹ کی مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ بہت ساری باتیں discuss ہوئیں۔ عام بحث میں وہ پہلو جو رہ گیا وہ خواتین کا پہلو تھا۔ کہتے ہیں کہ ہماری خواتین کے مسائل لامحدود ہیں لیکن جب انہیں اختصار سے بیان کرنا ہو تو کہتے ہیں کہ نظم کہہ دینی چاہئے اور کچھ کہتے کہتے عادت سی ہو چلی ہے۔ ہماری خواتین کے بارے میں اس نظم کا عنوان ہے "معدودے چند" یعنی "مٹھی بھر"۔ آپ لوگوں کی توجہ کی مشکور رہوں گی۔ یہ ایک ہاتھ جو کہ خاتون کا ہاتھ ہے اس کے بارے میں چند شعر عرض ہیں۔ اگر آپ اس طرف توجہ فرمائیں تو اس میں خواتین اور بالخصوص پاکستان کی خواتین کی تمام تر سائیکالوجی سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔

معدودے چند

نازک کومل خواب ہتھیلی
سپنے سمیٹے من پسند
چاند کلائی گرد کنگن ہار
دل ارمان کھن کھن میں بند
اک اک انگلی گل ہزارا
رنگ آمیز خوشبو دو چند
رنگ حنا اور مہندی مندری
جیون دھارا من پسند

یہ تو اس ہاتھ کی description ہوئی مگر ہاتھ کے دوسرے رخ پر ہتھیلی ہے۔ ہتھیلی پر تین چار شعر عرض ہیں جن میں ہماری خواتین کی بے چارگی ہے۔

آڑھا ترچھا نقش تھا جالا
یاس لمحے سر کیں ہر چند
طفل مزاج تھے میرے آنسو
روتے رہے مٹھی میں بند
سعد و بخت نہ تھے پکڑ میں
تھا "وہ" ہیرا انا میں بند
کانچ کے ہاتھ مٹی کی ہتھیلی
"ریکھائیں" ... معدودے چند

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے یہ ایک بات کہنی ہے کہ بے شک پاکستان کی اور پنجاب کی خواتین بہت خوش قسمت ہیں کہ وہ اسلام کی چھتری تلے موجود ہیں مگر یہ کیا ہوا کہ ان کے ہاتھ کی ریکھائیں مٹھی بھر رہ گئیں اور ان کے طفل مزاج آنسو ان کی مٹھی میں بند روتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر آج رب العزت نے مجھے یہ شرف بخشا کہ میں خواتین کی آواز بن کر اس ایوان میں گونجوں تو مجھے یہ کہنا ہے کہ ہم آپ سے یہ درخواست کریں گی کہ وزیراعلیٰ پنجاب' وزیراعظم صاحب اور صدر صاحب نے یہ وقت لایا ہے تو شاید یہ امید ہو چلی ہے کہ ان ریکھاؤں میں کہیں نہ کہیں ایک نئی روشن لکیر لکھی جا رہی ہے۔ یہ روشن لکیر ہمارا مقدر ہوئی ہے کہ آج اس وقت ایوانوں میں 33 فیصد عورتوں کو آ کر اپنی آواز بلند کرنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ میں تہہ دل سے اس کو ایک پچپن' پچاس' ساٹھ سالہ تاریخ کا ایسا باب تصور کرتی ہوں کہ خواتین کو آواز اٹھانے یا نمائندگی یا آواز پہنچانے کا موقع دیا گیا ہے۔ اس کے لئے میں صدر پاکستان' وزیراعلیٰ اور وزیراعظم صاحب کی بہت مشکور ہوں اور ان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ کہنا تو کچھ یوں ہے کہ میرا بجٹ کے بارے میں شروع دن سے ایک نعرہ تھا۔ وہ نعرہ پانچ سال تک انشاء اللہ ہماری اسمبلیاں چلیں گی' ہر سال اٹھاتی رہوں گی کہ،

"Budget for the women,Budget by the women,Budget of the women"

یہ آواز میں نے آج اٹھائی ہے۔ بے شک اس پر "ہاں" ہو گئی ہو گی لیکن اگر خواتین کو یہاں پر نمائندگی دی گئی ہے تو ان کی طاقت صرف اور صرف بجٹ ہو گا۔ میں یہاں پر یہ آواز اٹھانا چاہتی ہوں اور لوکل گورنمنٹ سے یہ درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ جب ان کو ایک کثیر اور خطیر رقم دی گئی ہے کہ وہ grass root level کے مسائل حل کریں تو میں آج اپنی یونین کونسلرز' اپنی تحصیل کونسلرز اور اپنی ڈسٹرکٹ کونسلرز کے حق کے لئے آواز اٹھانا چاہتی ہوں کہ ان کو نہ تنخواہیں دی گئیں' ان کو نہ بجٹ دیا گیا اور نہ ہی ان کو کسی قسم کی رقوم فراہم کی گئیں۔ وہ خواتین جو یونین کونسلرز ہیں' تحصیل کونسلرز ہیں اور ڈسٹرکٹ کونسلرز ہیں' ان کو آج تک کوئی تنخواہیں نہ دی گئی ہیں۔ میں یہ درخواست کروں گی کہ یہ بنچ اور وزیر اعلیٰ صاحب لوکل گورنمنٹ کے ناظموں پر یہ لازم کریں کہ وہ بجٹ کا کوئی نہ کوئی حصہ ان خواتین کو تنخواہیں' ٹی اے' ڈی اے یا کوئی نہ کوئی بونس ضرور دیں کہ جنھوں نے جرأت سے آ کر grass root level سے آ کر اور ایوان کے اس طرف آ کر۔۔۔

چودھری جاوید احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنی محترم رکن سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صوبائی اسمبلی ہے۔ یونین کونسلرز' تحصیل کونسلرز اور

ڈسٹرکٹ کونسلرز کا دائرہ کار اور ہے اور ہمارا دائرہ کار اپنا ہے۔ یہ اپنی خواتین کے حقوق کے لئے بولیں۔ ہماری خواتین جو ہماری آبادی کا 52 فیصد ہیں' یہ ان کے حقوق کے لئے بولیں نہ کہ ان کونسلرز کے حقوق کے لئے بولیں۔ انھیں اپنے آپ کو پنجاب اسمبلی کا رکن سمجھتے ہوئے پنجاب کی سطح کی بات کرنی چاہئے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: میں ان کی بات کا جواب ضرور دوں گی۔ اگر لوکل گورنمنٹ کے فنڈز صوبائی حکومت کے ذریعے جاتے ہیں تو بے شک وہ فنڈز صرف مرد لوکل گورنمنٹ کے لوگوں کے لئے نہیں ہیں۔ میں دوبارہ ان خواتین کے لئے بھی آواز اٹھاؤں گی کہ جن کا یہ source ہے۔ آخر Provincial Assembly is the source of the funds of the Local Government ہم اس کے اندر request ضرور کر سکتے ہیں۔ مسئلے کو بے شک حل نہ کر سکیں۔ اس وقت ایک بات کی نشان دہی کرنی ہے۔ اگر آپ مجھے دس کروڑ روپے دیں تو میں دیکھوں گی کہ میری عزت بھی شاید کسی منسٹر کے برابر ہو جائے۔ یہ نہ صرف میں اپنے عوام کے لئے آواز اٹھاؤں گی' خواتین کے لئے آواز اٹھاؤں گی بلکہ تمام ایم۔پی۔ایز' ایم۔این۔ایز' سینیٹرز خواتین کے لئے بھی آواز اٹھاؤں گی کہ صرف یہاں پر ہمیں ایک cosmetic نہیں بلکہ ایک substansive representation کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کو بجٹ کے ساتھ back کیا جائے۔ میں آپ کی وساطت سے خواتین کو یہ مشورہ ضرور دوں گی کہ مردوں نے اکیلے تو سڑک پر نہیں چل لینا یا اکیلے تو پل نہیں بنا لینے۔ ان گھروں میں خواتین نے بھی رہنا ہے۔ لہذا میری جو خواتین ایم پی ایز یہاں بیٹھی ہیں' وہ ان سے کم از کم آدھے فنڈز لینے کی کوشش ضرور کریں۔

میں اس بجٹ کے حوالے سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہیلتھ منسٹر صاحب نے ایک تاریخ ساز فیصلہ کیا کہ نرسز کے پلیٹ فارم کو raise کیا' انھیں اور بجٹ دیا' ان کے status کو بڑھایا۔ یہ خواتین وہ مسیحا ہیں جو بیمار انسانیت کی خدمت کرتی ہیں۔ بے شک یہ بہت خوش آئند قدم ہے۔ میں یہ چاہوں گی کہ اسی طرح خواتین کے اور سیکٹرز کو بھی آگے لے جائیں۔

تعلیم کے معاملے میں جو بجٹ خواتین کے لئے مختص کیا گیا تھا اس سے بھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہتھیلی کی لکیریں کچھ روشن روشن ہو چلی ہیں۔

آخر میں ایک بات جو انتہائی اہم ہے کہ ایکسپورٹ پروموشن بیورو میں خواتین کے لئے ایک ڈیپارٹمنٹ علیحدہ ہے۔ اس میں hand embroidery یا وہ چیزیں جو ہماری عوام بناتی ہے۔ وہ خود ایک industry خواتین کے لئے سلائی سکول تو کھولے جاتے ہیں۔ سکول میں سکھا سکھا کر آج پچیس سال ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے کوئی trade کے مواقع SMEDA, TEVTA اور میں ایکسپورٹ پروموشن بیورو کو اپیل کروں گی کہ جیسے سیالکوٹ کو آپ نے کہا کہ گیند بنا دیں یا کرکٹ کا سامان بنا دیں یا کھیلوں کا سامان بنا دیں۔ اسی طرح خواتین کے لئے بھی trade oriented marketing کو کسی صورت کوئی راستہ ضرور دیجیے کہ ہماری غریب عورت اپنے گھر کی چاردیواری میں بیٹھ کر اپنے مردوں کے شانہ بشانہ ایک سپاہ، ایک پردے اور اس معاشرے کی demand کے مطابق فعال کردار ادا کر سکیں۔

آخر میں خواتین لیڈی ڈاکٹرز کے لئے بھی یہ کہوں گی کہ یہ وہ خواتین ہیں جو 60 فیصد میڈیکل کالج سے qualify کر کے آتی ہیں لیکن جب وہ لیڈی ڈاکٹرز بن جاتی ہیں تو بہت ساری ایسی ہیں جو گھر میں چولہا چوکی ہی کرتی ہیں۔ اس میں وزیر صحت سے درخواست ہے کہ اس طرح کی پالیسی وضع کریں کہ اگر ان لوگوں نے 60 فیصد بجٹ ڈاکٹر بننے کے لئے استعمال کرنا ہے تو ان سے کوئی performa sign کروایا جائے تاکہ کوئی خاوند اور کوئی دیور اس کو روک نہ سکے اور وہ اپنی تعلیم اور اہلیت کی بناء پر قوم کی خدمت کر سکے۔

میں آپ سب کی بہت مشکور ہوں کہ آپ نے میری یہ تقریر سنی اور میں دعا گو ہوں کہ صرف یہاں پر اگلے سال عورتوں کے لئے Budget for the women,Budget by the women, پر ایک چھوٹی سی شق 33 فیصد نہ سہی دو فیصد سہی، ایک فیصد سہی، پانچ فیصد سہی یا دس فیصد سہی۔ خواتین کو بھی آزما کر دیکھیے۔ ہم بڑے کام کے لوگ ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحبہ! شکریہ۔ ڈاکٹر صاحبہ کی نظم بھی بڑی اچھی تھی۔ ان کی اطلاع کے لئے ہے کہ پنجاب کا بجٹ ہے۔ ہم سب لوگ پنجاب کا حصہ ہیں۔ انھوں نے اپنا نقطہ نظر پیش کرنا تھا جو انھوں نے بڑا اچھا پیش کیا ہے۔ 'We appreciate that' اب میں چودھری تسنیم ناصر صاحب کو دعوت دوں گا--- تشریف نہیں رکھتے۔ اب میں محترمہ انبساط خان

صاحبہ کو دعوت دیتا ہوں۔

**MS EMBESAT KHAN:** Mr Speaker thank you for giving me the time today

جناب چیئرمین: یہ آپ نے جو نام بھیجا ہے یہ آپ نے خود لکھا ہے۔

محترمہ انبساط خان: جی۔

جناب چیئرمین: آپ کی لکھائی بہت اچھی ہے۔

**MS EMBESAT KHAN:** Mr Speaker, I would like to first of all congratulate Chief Minister of Punjab, the Finance Minister of Punjab, and the Government of the Punjab under the leadership of President Pervez Musharaf, to introduce such a progressive and viable Budget 2003 Despite of all the pressure that the present Government is facing and despite of all the immature behaviour that the Opposition has been demonstrating, I would like to appreciate the Chief Minister of the Punjab that with his will, his hard work, his courage and his brave incentives, the Province of the Punjab would see fruitful results very soon I am very sorry about the Opposition because we believe that the opposition of any country should be there to participate in the policy making and to also sit and to decide the policies of the Government to make it better for the poor people of this country. But I sadly say this is an immature Opposition which is only and only present in the Assembly to represent only and only their respectable Leaders and not the public of this country Economy plays the most important role in the progress of any Nation. I restore full confidence in the will and the

intellect of the Punjab Finance Minister Mr Speaker! it is the Government of the people. the present Government is a Government of the people who bless behind their so called leaders and are working in their independent individual identity for the progress of Pakistan

آوازیں: اردو میں تقریر کریں۔

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! چونکہ آوازیں بہت زیادہ پڑ رہی ہیں کہ انگریزی میں سمجھ نہیں آ رہی تو I would now like to speak in Urdu

**MR CHAIRMAN:** Please carry on.

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! آج بہت فخر کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ چونکہ ہمارے ملک میں پہلی دفعہ اسمبلی آئی ہے جس میں عورتوں کی 33 فیصد تعداد موجود ہے۔

چودھری جاوید احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ان کا ذرا پوائنٹ آف آرڈر سن لیں۔ جی فرمائیں۔

چودھری جاوید احمد: جناب سپیکر! معزز رکن نے یہ فرمایا ہے کہ ہمیں انگلش کی سمجھ نہیں آ رہی۔ الحمدللہ یہ گریجوایٹ اسمبلی ہے۔ نہ صرف ہم سمجھ رہے ہیں بلکہ اگر یہ انگلش poetry بھی بولیں تو ہم وہ بھی سمجھ جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ ان کو آپ کی طرف سے response نہیں آیا ہوگا۔

**MS EMBESAT KHAN:** Since the introduction of the 33 percent of women seats we are there in the Assemblies and the Punjab Government also enjoys 18 percent of women in the so-called Assemblies I would like to assure the women

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی شیخ صاحب!

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! محترمہ نے یہ فرمایا ہے کہ "so-called" Assembly.

from so-called what does she mean

**MS EMBESAT KHAN:** I am sorry for that. I used the wrong word. I said "so called" Anyway I would like to mention here that if I speak on the treasury benches I get hooting. if I speak from the opposition benches I get hooting I don't know what position I should realy take

جناب چیئرمین، ابھی تو آپ خود انگریزی بولتے بولتے پکڑی گئی ہیں۔

محترمہ انبساط خان، پھر اردو میں بھی پکڑی جا سکتی ہوں۔ میں تو اردو میں بولنا چاہتی ہوں لیکن آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ انگریزی میں بولیں۔ This should be my own choice

If I want to speak in English and half an hour in Urdu that should be my own choice

جناب چیئرمین، آپ بہت اچھا بولتی ہیں۔ میں تو صرف اس لفظ کی بات کر رہا تھا۔ پلیز اپنی تقریر جاری رکھیں۔

چودھری جاوید احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! ابھی آپ نے جو فرمایا ہے کہ پکڑی گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کو حذف کرا دیا جائے۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ پلیز! آپ جاری رکھیں۔

محترمہ انبساط خان، میں جناب وزیراعلیٰ پنجاب کو مبارک باد پیش کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے اپنی ہر پالیسی اور ہر decision making میں عورتوں کو خاص طور پر توجہ دی۔ پنجاب کو پہلی دفعہ ایک ایسا وزیراعلیٰ ملا جس کو مل کر یوں لگتا ہے کہ وہ ہمارے مسائل کو بخوبی جانتے ہیں اور ان کو حل کرنے کے لئے ہر دن کوشاں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں گورنمنٹ پنجاب کو یہ بھی مبارک باد دینا چاہوں گی کہ جب پاکستان ایک دوراہے سے گزر رہا ہے اور 9/11 کے بعد تمام دنیا کا نقشہ تبدیل ہو چکا ہے اور ایسے وقت میں جب پاکستان نے war against terrorism میں امریکہ کا ساتھ دیا اور ان کے ساتھ مل کر

دہشت گردی کو ختم کرنے کی کوشش کی اور ایسے موقع پر جب پاکستان کو ایک نہیں' کئی حالات سے دوچار ہونا پڑا۔ اس گورنمنٹ نے اپنے فیصلوں' میانہ روی' ہمت' جرات اور اپنے حوصلوں کی وجہ سے ہمیں کبھی پریشان نہیں ہونے دیا۔ آج مجھے فخر ہے کہ میں اس پنجاب اسمبلی کی رکن ہوں اور عورتوں کی نمائندگی کر رہی ہوں اور یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ چونکہ پیچھے سے اب یہ آواز آ رہی ہے کہ بجٹ پر آؤ تے فیر میں ایسہ کہنا چاہواں گی کہ بجٹ تے صبح دیاں تقریراں سن ای رہے او ہن کجھ ہور وی سن لو۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب جلال دین ڈھکو صاحب!

ملک جلال دین ڈھکو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ جناب چیئرمین! شکریہ کہ آپ نے مجھے تقریر کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں اس کسان دوست بجٹ جو کہ حسنین بہادر دریشک صاحب نے اسمبلی میں پیش کیا ہے' جناب وزیراعلیٰ پنجاب اور دریشک صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اس ضمن میں چند ایک گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ کسان دوست میں نے اس لئے کہا کہ پہلی دفعہ اس بجٹ میں کسانوں کے بارے میں کچھ اچھے فیصلے کئے گئے لیکن چند ایک فیصلے ابھی بقایا ہیں جو میں گزارش کروں گا۔ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ حکومت وقت ان کو بھی دیکھ لے اور اگر وہ فیصلے کر دیئے جائیں تو ہمارے ملک میں پروڈکشن زیادہ ہو گی۔ یہ ملک چونکہ خالصتاً زرعی ملک ہے اور اس کا زراعت پیشہ لوگوں سے تعلق ہے تو زراعت کے لئے ہمیں بہت کچھ کرنا چاہئے۔ ساڑھے بارہ ایکڑ زمین کے مالک کو جو زرعی انکم ٹیکس کی چھوٹ دی گئی ہے یہ بڑا خوش آئند قدم ہے۔ اس کے علاوہ 33 فیصد جو کہ ٹیوب ویل کے پانی میں چھوٹ دی گئی ہے یہ بھی ایک بڑا ہی احسن اقدام ہے لیکن آپ یہ دیکھیں کہ یہاں پانی کی کمی ہے۔ پانی کی کمی کے پیش نظر چونکہ ہمارے ملک میں موسم سرما اور موسم گرما کا آبیانہ علیحدہ ریٹ مقرر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی 100 فیصد زمین کاشت کرتا ہے تو آبیانے کی چھوٹ بھی اس پر دی گئی ہے لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارا قریبی ملک انڈیا ہے وہاں پر پانچ پانچ ایکڑ پر ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں اور nominal pressure پر لوگ بل دیتے ہیں۔ یہاں پر ٹیوب ویل کا تصور ہی نہیں ہے۔ جو لوگ بجلی کے ٹیوب ویل لگوانا چاہتے ہیں انہیں بیش بہا پیسے ادا کرنے پڑتے ہیں' غریب آدمی پیسے نہیں ادا کر سکتا۔ نہ ٹیوب ویل لگتے ہیں اور نہ پانی کی

کمی پوری ہوتی ہے۔ میں حکومت وقت سے یہ گزارش کروں گا کہ بلا امتیاز بجلی کے لیوپ ویل کسانوں کو دیئے جائیں تا کہ اس ملک کی پروڈکشن بڑھے اور کسان بھی آسودہ حال ہو سکے۔ یہ ایک احسن قدم ہو گا۔ حکومت باقی developments روک کر یہ قدم اٹھائے۔ اس سے خاص طور پر پنجاب بلکہ پورے پاکستان کو فائدہ ہو گا' ایکسپورٹ بڑھے گی اور ملک خوشحال ہو گا۔

جناب والا! ہر حکومت کا اولین فرض ہے کہ امن عامہ کی صورتحال کو ٹھیک رکھا جائے تو موجودہ حکومت امن عامہ کے بارے میں جو پیش رفت کر رہی ہے یا لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں جو اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں وہ بڑے احسن اقدامات ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں مزید پیش رفت ہونی چاہئے کیونکہ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس وقت چوری اور ڈکیتی کچھ کم تو ہوئی ہے مگر رکی نہیں۔ اس لئے یہاں پر اس ملک میں' صوبہ پنجاب میں ڈکیتی اور چوری کو روکنے کے لئے سخت اقدامات کرنے پڑیں گے محکمہ پولیس کو درست کرنا پڑے گا۔ محکمہ پولیس اس وقت بے لگام ہے اسے لگام دینی پڑے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین) جب تک پولیس کا محکمہ ٹھیک نہیں ہوتا تب تک ملک میں امن عامہ کی صورتحال بہتر نہیں ہو سکتی۔ ہم تو رات کے وقت ڈرتے ہوئے باہر ہی نہیں نکلتے۔ کاروں اور موٹر سائیکلوں کو چھیننا یہ آئے دن کے واقعات ہیں اور روزانہ ہو رہے ہیں۔ موجودہ حکومت اس کو روکنے پر کوشش تو کر رہی ہے مگر میرے خیال میں مزید پیش رفت کی ضرورت ہے۔ ان ڈکیتی اور چوری کی وارداتوں کو رو کنا چاہئے تا کہ ملک میں ہر آدمی امن کی نیند سو سکے۔

جناب والا! اب میں زراعت کے بارے میں عرض کروں گا کہ زراعت پیشہ لوگوں کو کھاد اور بیج معیاری اور سستا ملنا چاہئے کیونکہ ہمارا کسان غریب ہے' پسماندہ ہے اور ہمارے کسان کے پاس کوئی پیسہ نہیں ہے۔ مجھے پتا ہے کہ کاشتکار زرعی بنک سے پیسے حاصل کرتا ہے تو سارا دن اس کاشتکار کے پیچھے پولیس اور زرعی بنک کا عملہ ہوتا ہے۔ وہ قرض ادا نہیں کر سکتا۔ کہاں سے ادا کرے؟ یا تو زمین بیچے یا پھر زمین رہن رکھ کر قرض ادا کرے۔ کسان کو خوشحال رکھنا یہ بھی ہماری حکومت کا اولین فرض ہے اور فرض منصبی میں شامل ہونا چاہئے۔ کھاد اور بیج کو سستا کرنا چاہئے۔

جناب والا! اب میں صحت کے بارے میں کچھ عرض کروں گا اور وزیر صحت جناب

ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ ہسپتالوں کے surprise visit کریں۔ آپ کو پتا چل جائے گا کہ کس کس ہسپتال میں ڈاکٹرز موجود ہیں یا نہیں۔ خاص طور پر دیہاتی علاقوں میں R.H.Cs میں اور B.H.Us میں حالت بہت خراب ہے۔ جب ہمیں کبھی وہاں جانا ہوتا ہے تو دو چار آدمی بیٹھے ہوتے ہیں اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب آئے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آنے والے ہیں۔ وہاں پر ڈاکٹر نہیں آتے۔ اس کے علاوہ R.H.Cs کو جو پانچ سات لاکھ کی ادویات فراہم کی جاتی ہیں تو اللہ کے فضل سے ڈاکٹر صاحب ان دواؤں کو بازار میں بیچ آتے ہیں۔ وہ غریبوں میں تقسیم نہیں ہوتیں۔ وزیر صحت اس چیز کا نوٹس لیں کمیٹی بنائیں یا خود جائیں مگر میری گزارش یہ ہے کہ یہ محکمہ صحت کو ٹھیک کریں۔

جناب والا! اس کے بعد تعلیم کا مسئلہ آتا ہے۔ تعلیم کے بارے میں چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ تعلیم اگر چین جا کر بھی حاصل کرنی پڑے تو وہاں پر بھی حاصل کی جائے۔ ہمارے ملک میں وہی ratio چل رہی ہے جو 1947 میں تھی۔ یہ ratio ابھی تک نہیں بڑھی۔ اس کے لئے بڑے انقلابی اقدامات اٹھانے پڑیں گے۔ ترکی میں درختوں کے نیچے بچوں کو بٹھا کر پڑھایا گیا اس طرح وہاں پر تعلیم کی شرح بہت بڑھی۔ اب وہاں پر تعلیم کی شرح 95 فیصد ہے مگر پاکستان میں پچپن سال گزرنے کے باوجود بھی تعلیم کی شرح 27 فیصد ہے۔ ہم تو صرف دو کتابیں اور ایک تختی لے کر جایا کرتے تھے مگر اب کتابوں کا اتنا بوجھ ہے کہ ایک بچہ جس کی عمر پانچ سال ہے اس کے سر پر دس کلو کا بستہ ہوتا ہے وہ یہ وزن اٹھا نہیں سکتا۔ نصاب تعلیم کو بہتر اور صحیح بنایا جائے۔ وزیر تعلیم صاحب تشریف فرما نہیں ہیں۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ کم از کم یہ تو فیصلہ کریں کہ جب بجٹ پر تقریر ہوتی ہے تو وزراء حضرات کو ہاؤس میں موجود رہنا چاہئے۔ اب صرف دو تین وزیروں کے علاوہ کوئی بھی وزیر نہیں بیٹھا۔

جناب چیئرمین: وزراء بیٹھے ہیں۔

ملک جلال دین ڈھکو: جناب والا! تین چار وزیر بیٹھے ہیں۔ نہ تو ہمیں کوآپریٹو سے غرض ہے، نہ ہمیں سپورٹس سے غرض ہے، ہمیں تو تعلیم سے غرض ہے، محکمہ صحت سے غرض ہے، محکمہ آبپاشی سے غرض ہے۔ ایجوکیشن منسٹر کہاں ہیں؟ وزیر تعلیم کہاں ہیں؟ وزیر زراعت کہاں ہیں؟

جناب چیئرمین، ڈھکو صاحب ! Please address the Chair

ملک جلال دین ڈھکو، جناب والا! میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کم از کم وزراء حضرات ہماری بات تو سنیں اور اس پر تھوڑا بہت تو عمل کریں۔ ایوان سے باہر یہ بھول تو جائیں گے انشاء اللہ لیکن انہیں وقت نہیں معاف کرے گا۔ نہ ہمیں نہ ان کو۔ اگر ہم اس اسمبلی میں انقلابی اقدامات نہ اٹھا سکے' اس ملک اور قوم کو نہ سنوار سکے تو پھر انشاء اللہ" ہماری داستاں بھی نہ ہو گی داستانوں میں"۔

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' فرمائیں۔

جناب نجف عباس سیال، جناب چیئرمین! میری آپ کے توسط سے وزراء صاحبان سے التجاء ہے کہ کم از کم جب تک اجلاس جاری رہے ان کا یہاں پر ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر وزراء صاحبان یہاں پر نہیں ہوں گے تو یہاں پر ہمارا بیٹھنا فضول ہے۔ بجٹ میں یہاں پر مختلف قسم کے سوالات ابھرتے ہیں اس پر جواب صرف وزیر خزانہ نہیں دے سکتے بلکہ دیگر وزراء صاحبان سے بھی متعلقہ سوالات ہوتے ہیں جو ہمیں کرنے ہوتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' چودھری صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! شکریہ' میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے کچھ وزراء صاحبان یہاں پر تشریف نہیں رکھتے۔ وہ تھوڑی دیر پہلے یہاں سے گئے ہیں اور وزیر قانون صاحب ایک خاص کام کے سلسلہ میں یہاں سے تشریف لے کر گئے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ معزز ممبران اپنی بات جاری رکھیں جو بات یہاں پر کی جائے گی ان کی ہر بات کو متعلقہ وزراء تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے۔

جناب چیئرمین، ڈھکو صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

ملک جلال دین ڈھکو، جناب والا! میں اس ضمن میں گزارش کروں گا کہ وزراء صاحبان کے بارے میں بات ہو چکی ہے لیکن ہم نے تو بات ہی کرنی ہے۔ یہ وزراء صاحبان کی مرضی ہے کہ

وہ آئیں یا نہ آئیں۔ یہ ان کا اپنا معاملہ ہے۔ شاید وہ ایک ضروری کام کی وجہ سے کہیں باہر چلے گئے ہوں جو اس سے بہت ضروری ہو۔

جناب چیئرمین: ڈھکو صاحب! یہاں پر وزیر خزانہ صاحب تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے بجٹ پیش کیا ہے اور آپ سب تعریفیں کر رہے ہیں۔ ماشاء اللہ بڑا اچھا بجٹ ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپ کی ہر بات اور ہر پوائنٹ کو نوٹ کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہی اس میں تبدیلی کرنی ہے اور جیسا کہ چودھری صاحب نے بھی کہا ہے کہ باقی وزراء بھی آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اب آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

ملک جلال دین ڈھکو: جناب والا! اب میں اریگیشن کے بارے میں گزارش کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اریگیشن کا محکمہ ملک کے لئے بہت اہم ہے کیونکہ اگر پانی نہ ہو گا تو زراعت نہیں ہو سکتی۔ پانی کے بغیر زراعت ناممکن ہے۔ زمین بنجر ہو جائے گی' بے آباد ہو جائے گی اور بے کار ہو جائے گی' وہاں پر پیداوار نہیں ہو سکے گی اور لوگ بھوک سے مرنا شروع ہو جائیں گے اور پتا نہیں یہ معاملہ کہاں تک چلا جائے گا۔ اریگیشن کے معاملے میں' میں یہ کہوں گا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ حکومت وقت نے lining کے لئے پکے کھال بنانے کے لئے پونے دو ارب روپے دیئے ہیں۔ یہ بہت احسن اقدام ہے' lining ہونی چاہئے۔ کھال پکے ہونے چاہئیں تا کہ جو پانی ضائع ہوتا ہے وہ ضائع نہ ہو اور زمین سیراب ہو سکے اور پیداوار بڑھ سکے لیکن اس کے باوجود میں ایک گزارش یہ بھی کروں گا کہ water courses پکا کرنے کے باوجود جو راجباہ اس وقت چل رہے ہیں جب پانی ان کی سطح کے برابر آ جاتا ہے تو کنارے ٹوٹ جاتے ہیں۔ ان کے کنارے اونچے کرنے بھی ضروری ہیں۔ پانی کی چوری کے مسئلے کو روکنا بے حد ضروری ہے۔ اس کے لئے قانون سازی آج سے پہلے بھی ہوئی ہے لیکن مزید سخت اقدامات کرنے چاہئیں۔ جب تک پانی نہیں ہو گا زمین بنجر ہو گی اور زمین بنجر ہو گی تو production میں کمی آئے گی تو وزیر موصوف کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ آپ نے یہ رکھا ہے کہ کم از کم 25 فیصد پہلے زمیندار جمع کروائے' contribute کرے۔ اس water course کو پکا اور lining کرنے کے لئے ہدف دیا جائے۔ زمیندار کے پاس پیسہ نہیں ہے لہٰذا حکومت direct بھائے' بے شک کم بھائے۔ ایک تو میں وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کرنا

چاہتا تھا کہ وہ 25 فیصد ختم کریں ' وہ ڈیوٹی ختم کریں۔ کمال direct حکومت خود بیچے کرے۔ زمیندار کے پاس پیسہ نہیں وہ کہاں سے پیسہ لائیں کہ 25 فیصد پہلے جمع کروائیں۔ پھر lining ہو۔ ایک تو اس معاملے کو ٹھیک کیا جائے ۔ جناب وزیراعلیٰ بھی تشریف فرما نہیں ہیں اور وزیر موصوف بھی تشریف فرما نہیں ہیں ۔ میں ان کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا تھا ۔ وزیر زراعت صاحب کے بارے میں تو پہلے بات میں نے کر دی ہے ۔ یہ چند گزارشات تھیں وزیر آبپاشی کے بارے میں' وزیرصحت کے بارے میں' وزیرتعلیم کے بارے میں ' محکموں کے بارے میں ' وزراء کا نام نہیں لینا چاہتا تو محکموں کے بارے میں معاملات کو درست اور مزید ٹھیک کیا جائے جو کہ ملک اور پنجاب کی بقاء کے لئے بے حد ضروری ہے ۔ آخر میں' میں اجازت چاہوں گا ۔ اللہ حافظ ۔

جناب چیئرمین، شکریہ ۔ اب میں محترمہ سعدیہ ہمایوں صاحبہ کو دعوت دوں گا۔

محترمہ سعدیہ ہمایوں ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ سب سے پہلے میں وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہیٰ صاحب اور وزیر خزانہ پنجاب حسنین بہادر دریشک صاحب کو مبارکباد دوں گی جنہوں نے کہ 14-جون 2003 کو مالی سال برائے 2003-04 کا بجٹ پیش کیا جو کہ کسان دوست' عوام دوست' پنجاب دوست اور پاکستان دوست ہے ۔

جناب سپیکر! موجودہ جمہوری حکومت کی چھ ماہ کی کارکردگی کسی سے ڈھکی چھپی نہ ہے ۔ گزشتہ چھ ماہ کے دوران وزیراعلیٰ پنجاب نے ہر طبقہ ہائے فکر کے لئے بہترین سہولیات کا نہ صرف اعلان کیا بلکہ ان کی فراہمی میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی ۔ شاید ہی کوئی ایسی مد ہو جس میں حکومت نے کسی نئی پالیسی کا اعلان نہ کیا ہو ۔ ہم ایک آزاد ملک کے باشندے ہیں چند سال قبل ہم دیوالیہ قرار دیئے جانے والے تھے لیکن ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہماری حکومت نے ہمیں ان خطرات سے بچا لیا ہے اور اتنا شاندار بجٹ پیش کیا ہے جس میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حجم 30 ارب 50 کروڑ روپے ہے جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 47 فیصد زیادہ ہے۔ اتنے وسیع و عریض بجٹ سے ہمارے صوبہ میں ترقیاتی سکیموں کا جال بچھایا جائے گا۔ ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک سڑکوں کا وسیع نیٹ ورک بچھایا جائے گا۔ کھیت سے لے کر منڈی تک تمام راستوں کو پکا کر کے زمینداروں اور کاشتکاروں کو مستفید کیا جائے

گا۔ گاؤں میں پینے کے صاف پانی کا بہترین انتظام کر کے لوگوں کو صحت کی بنیادی سہولتوں سے آراستہ کر دیا جائے گا۔ سیوریج اور ڈرینج کے جاری منصوبوں کے علاوہ آئندہ مالی سال کے دوران نئے منصوبے بھی شروع کر دیئے جائیں گے۔ ان ترقیاتی منصوبوں سے جہاں عوام کا معیار زندگی بہتر ہو گا وہاں عام عوام کو روزگار کے مواقع بھی میسر آئیں گے۔ ملک کی کئی صنعتوں میں کام کا پہیہ تیز ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے تعلیم کو اپنی ترجیحات میں رکھا ہوا ہے اور پہلے دن سے ہی تعلیم کے فروغ کے لئے کوشاں ہے جس کا عملی ثبوت میٹرک تک تعلیم کی مفت فراہمی اور پرائمری تک کتابوں اور یونیفارم کا مفت ملنا ہے۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کو سستی اور معیاری کتابوں کی طباعت کا خصوصی ٹاسک دیا گیا ہے اور حکومت نے کاغذ کی ڈیوٹی میں نمایاں کمی کر کے تعلیم دوستی کا بھی ثبوت دیا ہے۔ اس سال کے بجٹ میں 3 ارب 19 کروڑ روپے مختص کر دیئے گئے ہیں جس سے صوبہ بھر میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے سکول کھولے جائیں گے اور شرح تعلیم بھی بڑھائی جائے گی اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے مختلف طبقات کا بھی خیال رکھا ہے۔ معذوروں اور نابیناؤں کے لئے بھی فنڈز زیادہ رکھے ہیں اور مستحق طبقے کو زیادہ مراعات دینے کا بھی اعلان کیا ہے۔

جناب سپیکر! ایک صحت مند فرد ہی صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔ اس شعبے کی اہمیت کے پیش نظر حکومت نے اب صحت کے شعبے میں کافی فنڈز مختص کر دیئے ہیں جن میں ہسپتالوں میں بستروں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ 5 ہزار افراد کو ملازمت دے دی جائے گی اور ایک ہسپتال میں بستر کا 120 روپے کا فنڈ بڑھا کر 400 روپے یومیہ کر دیا گیا ہے۔ صحت کا مسئلہ دیہاتوں تک وسیع کر کے بنیادی مراکز صحت کو مزید فعال کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیراعلیٰ صاحب نے انصاف کے حصول کے لئے 50 کروڑ روپے کے فنڈ سے 170 ترقیاتی سکیموں پر کام شروع کرنے کا اعلان کیا ہے اور اس کا بجٹ علیحدہ سے 15 ارب 77 کروڑ روپے رکھا ہے۔ سڑکوں کی تعمیر کے لئے 3 ارب 26 کروڑ روپے مختص کر کے عوام دوستی کا ثبوت دیا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لئے 23 کروڑ کی رقم مختص کر کے حکومت کا سارا ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔

جناب سپیکر! حکومت نے بجٹ بناتے وقت تمام طبقات کا مکمل خیال رکھا اور انہوں نے سرکاری ملازمین کے ساتھ بھی انصاف کرتے ہوئے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کر کے قوم کو خوش خبری دی اور جو لوگ پنشن لے رہے ہیں ان کی پنشن میں اضافہ کر کے غریبوں کے گھر میں چولہا جلایا ہے ۔ میں بحیثیت مسلم پاکستانی اور ایک رکن صوبائی اسمبلی اس فاضل بجٹ پر ایک دفعہ پھر سے اپنی حکومت کو مبارک دوں گی اور ان کو ثابت قدم رہنے کی بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے ۔ پاکستان پائندہ باد۔

رانا محمد قاسم نون: جناب سپیکر! ہاؤس میں کافی گرمی ہے مہربانی کر کے اے سی کو ٹھیک کروایا جائے ' کچھ ریلیف دلوایا جائے ۔

جناب چیئرمین: پہلے بھی ہماری معزز خواتین نے بتایا تھا تو چیک اپ کیا ہے چونکہ نیا پلانٹ لگایا گیا ہے اس لئے کچھ problem آ رہی ہے۔ انشاء اللہ کل تک ٹھیک ہو جائے گا ۔

محترمہ نسیم لودھی، پوائنٹ آف آرڈر!

جناب چیئرمین : جی' محترمہ فرمائیں ۔

محترمہ نسیم لودھی : جناب سپیکر! اپوزیشن کا جو رویہ ہے یہ ہمارے خلاف سازش نہیں کر رہے بلکہ یہ پنجاب اور پاکستان کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ پاکستان کے عوام کے خلاف اور غریبوں کے خلاف سازش کر رہے ہیں جن کے لئے یہ بجٹ آیا تھا ۔

جناب چیئرمین: ابھی ہمارے پاس ایک مقرر قاسم نون صاحب ہیں اور اب نماز مغرب کا وقت بھی ہو چکا ہے۔

رانا محمد قاسم نون: 'I am not in position گرمی ہے ۔ مہربانی کریں' میں کل تقریر کروں گا۔

جناب چیئرمین: اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

# ایجنڈا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

### منعقدہ 18 -جون 2003

سرکاری کارروائی

1 - سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## (چودھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس)

بدھ 18 - جون 2003

(یوم الاربعاء 17 - ربیع الثانی 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر 21 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۶۲ وَلَىِٕنْ
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۶۳
وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

سورۃ العنکبوت آیات 62 تا 64

خدا ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے ○ اور اگر تم اُن سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر اُس سے زمین کو اُس کے مرنے کے بعد (کس نے) زندہ کیا تو کہہ دینگے کہ خدا نے۔ کہہ دو کہ خدا کا شکر ہے لیکن اُن میں اکثر نہیں سمجھتے ○ اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے اور (ہمیشہ کی) زندگی (کا مقام) تو آخرت کا گھر ہے' کاش یہ (لوگ) سمجھتے ○

وماعلینا الاالبلاغ ○

**جناب سپیکر** : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

**چودھری اصغر علی گجر** : پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر** : جی' اصغر علی گجر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

**چودھری اصغر علی گجر**: شکریہ۔ جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کل رانا ثناء اللہ صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی اور اپنے دل کی بات آپ کی وساطت سے پورے ایوان کے سامنے رکھی۔ آپ نے اس بات کو کارروائی سے حذف کر دیا۔ ہم اس پر افسوس کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے۔ اس میں کوئی ناشائستگی نہیں تھی۔ اس میں کوئی ایسا معاملہ نہیں تھا کہ جس سے سپیکر صاحب کے احترام میں کوئی فرق آئے یا ایوان کے تقدس میں کوئی فرق آئے۔ کوئی ایسی بات نہیں تھی اور پھر وہ بات کارروائی سے حذف کر دی گئی۔ بات صرف L.F.O کی تھی۔ آپ کو معلوم ہے کہ ملک کے اندر L.F.O کا معاملہ قومی اسمبلی سے شروع ہوا اور پورے پاکستان کے اندر صوبائی اسمبلیوں تک پھیل گیا' پھر یہیں پر نہیں' سینٹ تک چلا گیا تو اس پر آخر کسی نہ کسی جگہ پر بات تو ہونی تھی۔ آجا کے ملک کے منتخب ممبران کے پاس سپیکر کی کرسی ایسی تھی جس پر وہ امید لگائے بیٹھے تھے۔

**محترمہ نسیم لودھی** : پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر** : محترمہ! پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ تشریف رکھیں۔ جی' اصغر علی گجر صاحب!

**چودھری اصغر علی گجر** : جناب والا! منتخب نمائندگان نے قومی اسمبلی کے سپیکر پر ایک امید لگائی ہوئی تھی لیکن افسوس کہ مرکز کی طرف سے کسی مجبوری' دباؤ کی وجہ سے یا فوج کے اشارے پر قومی اسمبلی کے سپیکر صاحب نے ایک رولنگ دی جو آئین کے خلاف ہے۔ پھر ہم نے یہ امیدیں آپ سے وابستہ کر لیں کہ پنجاب پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے' ہماری آواز کو کسی نہ کسی طریقے سے محترم سپیکر ضرور تقویت دیں گے اور ہماری آواز کو نہیں دبائیں گے بلکہ ہم مظلوموں کے دست و بازو بنیں گے۔ حکمرانوں کی آواز میں آواز نہیں ملائیں گے۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ ہماری آواز کو کارروائی سے حذف نہ کیا جائے۔ ہم نے کوئی خوشی سے بائیکاٹ نہیں کیا۔ یقین کریں، ہمیں خوشی نہیں ہے۔ ہم نے دکھ کی وجہ سے بائیکاٹ کیا ہے اور ہم اس کو محسوس کرتے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے حکمرانوں تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ زخم کا علاج اس کو کاٹ دینا نہیں ہے۔ زخم کا علاج اس پر مرہم رکھنا ہے۔ جناب وزیر قانون صاحب جب بات کرتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ وہ دل کی گہرائیوں سے اور کسی اچھائی پر بات کر رہے ہیں لیکن بعد میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک حکمران کی بات تھی۔ میں اب بھی یہ بات کہتا ہوں کہ ان معاملات کو سلجھا لیں، یہ بڑے سنگین معاملات ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب اسمبلی کی بات نہیں ہے، ایوان بالا کی بات ہے لیکن جہاں پر دھوپ ہو گی اس کو انسان ضرور محسوس کرے گا، ٹھنڈک کو محسوس کرے گا، ہر کام کو انسان محسوس کرے گا۔ ہم بھی اُوپر سے ہونے والی باتوں کو محسوس کرتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ Head of the State اسرائیل، یہودیوں کے حق میں اور فلسطین کے خلاف، مسلمانوں کے خلاف بیان دے رہے ہیں۔ افغانستان کے خلاف بیان دے کر امریکہ کو support کیا گیا ہے۔ عراق کے خلاف بیان دے کر امریکہ کو support کیا گیا ہے۔ "طالبان کا اسلام" کہہ کر اسلام کا مذاق اڑایا گیا ہے اور L.F.O کا نام لے کر پارلیمنٹ کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کام ہمارا نہیں ہے لیکن ہم جو محسوس کرتے ہیں وہ کہنے تو دیں۔ ہم یہ تو کہیں کہ ہم اس بات کو کرنے کے لئے انشاء اللہ آج نہیں تو کل تیار ہیں۔ اس کا عہد کریں کہ وقت آنے پر ہم آپ کی امداد کریں گے۔ اچھا وقت نہیں آنا تو کم از کم یہی کہہ دیں کہ صدر جنرل مشرف کے جانے کے بعد تمام باتوں کو ایوان کے اندر لے آئیں گے۔ ہمیں تب بھی منظور ہے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! پلیز ایک منٹ۔ پہلے مجھے جواب دے لینے دیں۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ پہلے مجھے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب تو دے لینے دیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا! آدھے منٹ والا بندہ بھی موجود ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کو یاد ہو گا کہ جب رانا صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا تو میں نے گزارش کی تھی کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ میں آپ کو موقع دیتا ہوں کہ آپ بجٹ پر تقریر کر لیں۔ رانا صاحب کے یہ الفاظ تھے کہ "ہم کارروائی کا حصہ نہیں بننا چاہتے"۔ ان کا یہ اپنا بیان تھا کہ "ہم کارروائی on the floor of the House کا حصہ نہیں بننا چاہتے" ۔ چونکہ وہ کارروائی کا حصہ نہیں بننا چاہتے تھے تو میں نے ان کے کہنے پر کہ "یہ حذف بھی کر دیئے جائیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا" میں نے اس لئے ان کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی درستی کے لئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ کا احترام اس پورے ہاؤس پر واجب ہے۔ جب کل آپ نے یہ فرمایا تھا کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہ کریں آپ بجٹ کی جنرل بحث پر بات شروع کریں تو میں نے اس کے جواب میں یہ عرض کیا تھا کہ ہم بجٹ پر جنرل بحث نہیں کرنا چاہتے۔ میں نے بعد میں بیان کیا تھا کہ ہم ان وجوہات کی بناء پر اس کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے پوائنٹ آف آرڈر کو ہی صفحہ ہستی سے معاف دیں۔

جناب سپیکر: آپ نے بجٹ کا نام نہیں لیا تھا۔ آپ نے صرف یہ کہا تھا کہ ہم ہاؤس کی کارروائی کا حصہ نہیں بننا چاہتے۔

رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا مشہود صاحب!

رانا مشہود احمد خان، جناب والا! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ کیا وزیراعلیٰ صاحب تبدیل ہو

گئے ہیں؛ جو صاحب ان کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کا تعارف کروا دیا جائے کہ کون صاحب ہیں جو یہاں بیٹھے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین) ہمیں کوئی اعتراض نہیں' ادھر کسی کو بھی بٹھا دیں کیونکہ کام تو اس سیٹ سے چل ہی نہیں رہا۔ اس لئے جو مرضی یہاں بیٹھ جائے۔

جناب والا! میں جو بات کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا وہ یہ تھی کہ اس وقت پورے پاکستان میں ایک بڑا افسوسناک واقعہ ہو رہا ہے کہ بار ایسوسی ایشنز کے دفاتر کو تالے لگائے جا رہے ہیں۔ ہم بات کرتے ہیں کہ جمہوریت کی گاڑی کو آگے چلنا چاہئے۔ اس ملک کی تاریخ کو اٹھا کر دیکھ لیں۔ اس ملک کو بنانے والے وکیل' اس ملک کی جمہوریت کی گاڑی کو چلانے والے وکیل۔ جو جمہوریت کے دعویدار ہیں آج میرا ان سے یہ سوال ہے کہ جو بار ایسوسی ایشنز کو سربمہر کیا جا رہا ہے' ان کو جو بند کیا جا رہا ہے' اس کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا مشہود احمد خان، جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ جنرل مشرف امریکہ کے دورے پر جا رہے ہیں۔ یہ ایک انتہائی اہم دورہ ہے۔ وہ شوکت عزیز کو ساتھ لے کر گئے ہیں' وہ شوکت عزیز جو کہ وہ گیا۔ جب کہ آپ کی جماعت جو حکومت کی دعویدار ہے ان کا کوئی نمائندہ ان کے ساتھ نہیں گیا۔ وزیر خارجہ کو ان کے ساتھ جانا چاہئے تھا۔ وہاں پر امور خارجہ کون decide کرے گا؟

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب والا! میں جناب سے تیسری وضاحت یہ چاہوں گا کہ مشرف صاحب وہاں پر جو دورے کر رہے ہیں' جب وہ امریکہ کے صدر سے ملیں گے---

جناب سپیکر، رانا صاحب! بہتر یہ ہے کہ آپ بجٹ پر تقریر کر لیں۔ اس میں یہ ساری باتیں کر لیجئے گا۔ پلیز۔ تشریف رکھیں۔

چودھری خضر الیاس ورک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' خضر الیاس ورک صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

چودھری خضر الیاس ورک: جناب والا! انھوں نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ اس ملک کو وکیلوں نے بنایا ہے۔ ہم بھی مانتے ہیں لیکن میں ان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہ وکیل بابائے قوم' قائداعظم محمد علی جناح جنھوں نے یہ ملک بنایا تھا' انھوں نے انگریزوں اور ہندوؤں کے ساتھ لڑائی کی' ان کے خلاف قانونی جدوجہد کی لیکن آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں کہ وہ اس جدوجہد کے سلسلے میں ایک دن بھی جیل نہیں گئے جبکہ ہمارے یہ بھائی بھی قانون کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اس لئے ان کے علم میں بھی یہ بات ہونی چاہئے اور انھیں بانیٔ پاکستان کے نقش قدم پر عمل کرتے ہوئے قانون کے دائرے اور پارلیمانی روایات کے مطابق رہ کر احتجاج کرنا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین) جناب والا یہ جس سمت کی طرف لے کر جا رہے ہیں اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ ہم نہ کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنے اس بھائی سے اتفاق کرتے ہوئے یہ بات آگے بڑھانا چاہوں گا اور کہوں گا کہ مجھے بڑی خوشی ہے کہ آج حکومتی بنچز میں ایسے دوست موجود ہیں جو آئین اور قانون کی بالا دستی پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہی بھائیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ چار دن پہلے باہر سڑک پر جو اپوزیشن کے ممبران کے ساتھ کیا گیا وہ کس قانون کے تحت کیا گیا؟ کیا وہ کوئی آئینی یا قانونی حیثیت تھی کہ وزیراعلیٰ صاحب کہیں کہ مجھے پتا نہیں۔ وزیر قانون کہیں کہ مجھے پتا نہیں۔ آپ خود کہیں کہ آپ نے آرڈر نہیں دیا۔ میں تو اس بھائی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ کم از کم انھوں نے جرأت پیدا کی اور حکومتی بنچز سے اٹھ کر کہا کہ غیر آئینی طور پر کسی کو حراست میں نہ لیں۔ میں اور بھی ایسے بھائیوں سے گزارش کروں گا اور اپنی ان بہنوں سے بھی یہ کہنا چاہوں گا جو آج اس طرف بیٹھی ہیں کہ اس حکومت نے ان کے لئے اس بجٹ میں کچھ رکھا ہی نہیں سوائے ایک

سٹیڈیم کے اور اس کے لئے بھی فنڈز نہیں رکھے' جو انھوں نے 52 فیصد کو بالکل رد کیا ہے تو میں چاہوں گا کہ میری بہنیں اس پر احتجاج کریں اور آ کر ہمارے ساتھ بیٹھیں تاکہ ہم آپ کے حق کی بھی لڑائی لڑ سکیں۔

## تحاریک استحقاق

**جناب سپیکر:** جی' شکریہ۔ تحریک استحقاق نمبر 74' جناب ولایت شاہ کھگہ صاحب!

**جناب سمیع اللہ خان:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جناب سمیع اللہ خان!--- صدیقی صاحب تشریف رکھیں۔ میں نے سمیع اللہ خان کو floor دیا ہے۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب والا! میرا حلقہ لاہور کے راوی ٹاؤن میں واقع ہے۔ یہ ٹاؤن ایک تحصیل کا درجہ رکھتا ہے۔ پرسوں راوی ٹاؤن میں ایک ایسا عمل دہرایا گیا ہے' راوی ٹاؤن میں ایک ایسا آمرانہ اقدام کیا گیا ہے جس سے بات پھر وہیں چلی جاتی ہے' نافذ کرنے کی اور مسلط کرنے کی کہ وہاں پرسوں ایک شخص کو لے جا کر انتظامیہ نے زبردستی ٹاؤن ناظم کی سیٹ پر بٹھا دیا ہے۔ میں آج آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ نافذ اور مسلط کرنے کا سلسلہ جو L F O سے شروع ہوا ہے' قومی اسمبلی میں گیا ہے۔ آج اس پر صوبائی اسمبلی میں بھی بات ہو رہی ہے۔ اب یہ نافذ اور مسلط کرنے کا کلچر تحصیل اور ٹاؤن کی سطح پر بھی پھیل گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب حکومت اسے نافذ کرنے کے کلچر میں خواہ مخواہ فریق بن رہی ہے۔ میں مختصر بات کروں گا کہ دورہ امریکہ میں پرائم منسٹر نہیں ہیں' وزیر خارجہ نہیں ہیں---

**جناب سپیکر:** وہ بات ہو گئی ہے۔ آپ اس کو خواہ مخواہ بار بار دہرا رہے ہیں۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب والا! میں صرف ایک منٹ میں بات ختم کرتا ہوں۔ ایڈوانی کہتا ہے---

**جناب سپیکر:** جی' آپ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! آج اس ملک کی جو سب سے مقدس دستاویز ہے وہ 1973 کا آئین ہے |**********|

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں صرف اس شعر کے ساتھ ---

## روزنامہ" نیا اخبار" میں رکن اسمبلی کے خلاف جھوٹی اور بے بنیاد خبر کی اشاعت

(---جاری)

جناب سپیکر، میں ان کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ پریس والوں سے بھی گزارش ہے کہ یہ نوٹ کر لیں۔ جی' ولایت شاہ کھگہ صاحب! آپ نے یہ تحریک استحقاق پڑھ دی تھی اور اس کا جواب آنا تھا۔ لاء منسٹر صاحب! ولایت شاہ کھگہ صاحب کی تحریک استحقاق پیش ہوئی تھی لیکن کل جواب نہیں آیا تھا۔ اس کا جواب آج آنا تھا۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! پلیز کافی پوائنٹ آف آرڈر ہو چکے ہیں۔ پلیز کام کو چلنے دیں۔ میں آپ کو تقریر کا موقع دوں گا۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میری کل معزز رکن سے بات ہوئی تھی۔ میں ان کی اس تحریک استحقاق کو oppose نہیں کرتا۔ اس لئے آپ سے میری استدعا ہو گی کہ اسے استحقاقات کمیٹی کے سپرد فرمایا جائے۔ میں اسے oppose نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، چونکہ لاء منسٹر صاحب اسے oppose نہیں کرتے لہذا میں یہ تحریک استحقاق باضابطہ قرار دیتا ہوں اور سپیشل کمیٹی نمبر II کے سپرد کرتا ہوں کہ وہ اس کی تحقیق کر کے

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ایک ماہ کے اندر رپورٹ پیش کرے۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف نے ****** نعرے لگانے شروع کر دیئے)

جناب سپیکر، اگلی تحریک استحقاق نمبر 77 شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے---- not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک استحقاق نمبر 78 شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے' not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک استحقاق نمبر 79 شیخ امجد عزیز کی ہے' not moved تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک استحقاق نمبر 80 بھی شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے' not moved تحریک dispose of ہوئی۔

(معزز ممبران حزب اختلاف ******** نعرے بازی کرتے رہے)

جناب سپیکر، ان کے یہ تمام الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور پریس سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ یہ اخبارات میں نہیں آنے چاہئیں۔

## M.C.O شور کوٹ کا ایم پی اے کے خلاف ہتک آمیز رویہ

(---جاری)

جناب سپیکر، اگلی تحریک استحقاق نمبر 82 جناب محمد قمر حیات کاٹھیا صاحب کی ہے۔ یہ move ہو چکی ہے۔ وزیر قانون صاحب نے اس کا جواب دینا ہے۔ وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں اس کو oppose نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، وزیر قانون اس کو oppose نہیں کرتے لہذا تحریک استحقاق نمبر 82 کو میں باضابطہ قرار دیتا ہوں اور سپیشل کمیٹی نمبر 2 کے سپرد کرتا ہوں۔ کمیٹی اس معاملے کی تحقیق کر کے ایک ماہ کے اندر اس ایوان میں رپورٹ پیش کرے۔

(اس دوران حزب اختلاف کے معزز اراکین نعرے بازی کرتے رہے)

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

# سرکاری کارروائی

## سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث

جناب سپیکر، اب ہم سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر بحث شروع کرتے ہیں۔ محترمہ شاہینہ اسد صاحبہ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد عباس صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، جناب سپیکر! شکریہ۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ پنجاب اور ان کے سٹاف کو مبارک باد پیش کرتا ہوں پنجاب کا بجٹ بابت 2003-04 انتہائی جامع، متوازن اور عوام دوست بجٹ ہے۔ اس بجٹ کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس میں ایک concept پیش کیا ہے۔ یعنی ایک vision دیا ہے۔ اس vision کا مطلب یہ ہے کہ پنجاب تعمیر وطن پروگرام کے ساتھ کس طرح نظر آئے گا۔ پنجاب کی ہسٹری میں یہ پہلا بجٹ ہے جس میں تقریباً 22۔ ارب روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ میں پنجاب کے اس بجٹ کے بارے میں چند گزارشات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ بجٹ تو بنتے رہتے ہیں، اخراجات بھی ہوتے رہتے ہیں لیکن اس بجٹ کا proper audit اور monitoring ضرور ہونی چاہئے۔ monitoring and progress checking سے یعنی جتنے بھی projects چل رہے ہوں ان کا صحیح پتا چلتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا آج کل آپ نے سڑکوں پر سفر کرتے ہوئے دیکھا ہوگا کہ جگہ جگہ سڑکوں پر بجری پھینکی جا رہی ہے اور سڑکوں کی مرمت جاری ہے۔ پنجاب کے جتنے بھی محکمہ جات ہیں وہ منصوبہ بندی اتنی اچھی نہیں کرتے جس کی وجہ سے جتنا بھی بجٹ ہوتا ہے اس کا کچھ حصہ بغیر خرچ کئے دھرا پڑا رہتا ہے اور جوں ہی جون کا مہینہ آتا ہے وہ اس بجٹ میں سے tender call کر کے خرچ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ میری آپ سے

گزارش ہے کہ جوں ہی بجٹ کی allocation ہو جاتی ہے اس کی مناسب planning کر کے اس پر خرچ شروع کر دینا چاہئے تاکہ کام صحیح وقت پر ہو سکے۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر، کرنل صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد عباس، جناب سپیکر! آخر میں، میں وزیر خزانہ اور اس معزز ایوان کی خدمت میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ بجٹ کے بعد اس کی اگلی سٹیج آتی ہے کہ بجٹ کا آڈٹ ہونا چاہئے اور ساتھ ساتھ جو allocation مختلف منصوبہ جات کی ہوتی ہے اس کی monitoring بھی ہونی چاہئے تاکہ جو allocation بجٹ کے لئے کی گئی ہے اس کا proper expenditure record رکھا جائے۔ آج کل آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ پنجاب میں جس طرف بھی جائیں ساری سڑکیں زیر تعمیر ہیں، ان کے لئے مختلف material dump کیا جا رہا ہے کیونکہ مختلف محکمہ جات اپنی منصوبہ بندی نہیں کرتے اور سال کے آخر تک اپنے اخراجات کا حساب کتاب ٹھیک نہیں رکھتے۔

وزیر قانون، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، وزیر قانون پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ گزارش یہ ہے کہ گزشتہ دو تین دنوں سے اپوزیشن نے جو رویہ اپنا رکھا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل افسوس ہے اور بالخصوص آج میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بعض اخبارات میں ایک خبر چھپی ہے کہ اپوزیشن اراکین اجلاس میں شرکت کرنے کے یومیہ -/2450 روپے وصول کر رہے ہیں اور اس میں ان کی ماہانہ تنخواہ شامل نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن انتہائی دیانت داری کے ساتھ، انتہائی ایمانداری کے ساتھ آتی ہے، اپنی حاضری لگواتی ہے، پانچ منٹ کے لئے نعرے بازی کرتی ہے، بچ بچاتی ہے اور ان پنجاب کے عوام کو لاکھوں روپے کا ٹیکہ لگا کر یہاں سے باہر

چلی جاتی ہے۔

آوازیں، شیم شیم۔

وزیر قانون ،جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہمارا اس وقت جو بجٹ اجلاس چل رہا ہے اس میں عوام نے اپوزیشن کو اس لئے منتخب کر کے بھیجا ہے کہ اپوزیشن ان کے مسائل کو اجاگر کرے' ان کے مسائل کو حکومت کے نوٹس میں لائے اور حکومت ان کے مسائل کے حل کے لئے کوئی اقدامات کر سکے لیکن اپوزیشن بجائے اس کے کہ وہ عوام کے مسائل کو یہاں پر اٹھائے یا ان کو اجاگر کرے یا ان کے حل کے لئے کوئی تجاویز دے۔ آپ دیکھ لیں آج صبح آ کر میں نے ریکارڈ چیک کروایا ہے' 116 اراکین نے دستخط کئے ہیں اور اس میں on record یہ بات بھی ثابت کر سکتا ہوں کہ وہ لوگ بھی اس میں شامل ہیں جن کے دستخط کر دیئے جاتے ہیں کہ جو خود ہاؤس میں نہیں آتے لیکن ان کے صرف -/2450 روپے وصول کرنے کے لئے ان کے دستخط بھی کر دیئے جاتے ہیں یہ بھتہ وصول کرنے کے لئے یہاں پر آتے ہیں اور اس کے بعد چلے جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات پنجاب کے عوام کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ جن لوگوں کو انہوں نے منتخب کر کے اپنی نمائندگی کے لئے بھیجا ہے وہ صرف ان کی نمائندگی کے پیسے لیتے ہیں اور یہاں کسی اور کا کام کرتے ہیں' دوسروں کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں دو باتیں اور آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر سب سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر جنرل پرویز مشرف کی افغانستان کے متعلق پالیسی کے حوالے سے بات کی گئی اور اس کے بعد عراق کے متعلق پالیسی کے متعلق بات کی گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ معزز ایوان اس سے پہلے بھی اس بات کا اعادہ کر چکا ہے کہ جنرل پرویز مشرف صاحب کی پالیسیاں اس ملک کے مفاد میں ہیں اور آج تک یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جو موقف وفاقی حکومت نے اختیار کیا' جو پالیسیاں وفاقی حکومت نے خواہ وہ اندرون ملک یا بیرون ملک تعلقات کے حوالے سے ہوں' جس میں جنرل پرویز مشرف صاحب

بھی شامل ہیں' جس میں جناب ظفراللہ جمالی صاحب بھی شامل ہیں' جس میں ہمارے قائد چودھری شجاعت صاحب بھی شامل ہیں' وفاق کی سطح پر جو بھی پالیسیاں اختیار کی گئی ہیں یہ ایوان محسوس کرتا ہے کہ وہ ملک کے وسیع تر مفاد میں ہیں اور اس سے بہتر کوئی اقدام نہیں اٹھایا جا سکتا تھا جو ہماری وفاقی حکومت نے اٹھایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ عام طور پر یہاں ایک طریقہ کار بن گیا ہے کہ وہ اپنی بات کرنے کے بعد چلے جاتے ہیں لیکن میں آپ کے توسط سے اور معزز پریس کے توسط سے اپوزیشن کے بھائیوں سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم ان میں تھوڑی سی اتنی اخلاقی جرأت ہونی چاہئے اور میں سمجھتا ہوں کہ انہیں تھوڑا سا پارلیمانی روایات کا احترام کرنا چاہئے کہ اگر وہ خود بات کرتے ہیں تو دوسروں کی بات سننے کا ان میں حوصلہ بھی ہونا چاہئے۔ کل بھی میں نے یہ بات کی تھی اور آج پھر میں اس بات کو دہراتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے اٹھنے والے ہر مثبت قدم کا ہم مثبت جواب دینے کے لئے تیار ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اپوزیشن کسی مثبت رویے کی ابتدا تو کرے۔ یہ انتہائی قابل شرم بات ہے کہ جس طرح چودھری پرویز الہیٰ کے خلاف یہاں پر ان کا نام لے کر نعرے لگائے گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ میں نے کل بھی یہ کہا تھا کہ ہم اس ہاؤس کو یرغمال نہیں بننے دیں گے تو آج انہوں نے خود دیکھا کہ اگر وہ چودھری پرویزالہیٰ کا نام لیتے تھے تو ان کی آواز دب کر رہ جاتی تھی جب اس معزز ایوان کے اراکین پوری آواز کے ساتھ زندہ باد کا نعرہ لگاتے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

لہذا اس لئے انہیں اس بات کا احساس ہو جانا چاہئے کہ چودھری پرویز الہیٰ اس صوبے کے منتخب وزیراعلیٰ ہیں اور انہیں اس ایوان کی دو تہائی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسی اعتماد پر اس صوبے کے عوام کی خدمت کریں گے اس صوبے کے عوام کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے اور عملی طور پر یہ ثابت کریں گے کہ وہ صوبے کی خدمت کا جو عزم لے کر آئے تھے انشاء اللہ تعالیٰ اسے ہر حالت میں انہوں نے پورا کرنا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ کرنل محمد عباس صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس، جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے دو تین point رہتے ہیں۔ میرا اگلا پوائنٹ compensation کے بارے میں ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جب بھی tension ہوتی ہے تو جتنی بھی forces ہوتی ہیں وہ border کی طرف mobilize ہوتی ہیں۔ چونکہ میرا تعلق ضلع نارووال تحصیل شکر گڑھ سے ہے۔ آئے دن ہندوستان اور پاکستان کی فورسز border پر move کرتی رہتی ہیں۔ اس دفعہ جب mobilization ہوئی تھی تو border area میں بہت زیادہ بارودی سرنگیں لگائی گئی تھیں اور defences بھی تیار کئے گئے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ سال army border پر موجود رہی اور میرے علاقے کے جتنے بھی لوگوں کی land compensation تیار ہوئی تھی وہ ڈیڑھ سال سے ریونیو بورڈ میں معرض التوا میں پڑی ہوئی ہے۔ میں ایک دفعہ ریونیو بورڈ میں گیا بھی ہوں اور ان سے درخواست بھی کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ مرکزی حکومت کا معاملہ ہے۔ میری وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ وہ اس مسئلے کو حل کریں تاکہ غریب عوام کی compensation timely pay کر دی جائے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا اور آخری point یہ ہے کہ کل کے اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ مرکز قومی بچت پر ڈیڑھ لاکھ کی رقم کے منافع پر ٹیکس نہیں لیا جائے گا تو ہمارے درجہ چہارم کے جتنے بھی ملازم ریٹائر ہوتے ہیں ان کی pension commutation تقریباً تین سے چار لاکھ ہوتی ہے لہذا میری اس معزز ایوان سے اور آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ saving certificate یا بچتوں پر ٹیکس کی حد ڈیڑھ لاکھ سے تین یا چار لاکھ تک کر دی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ مس مصباح کوکب صاحبہ!

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو وزیر خزانہ حسنین بہادر دریشک صاحب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے جس خوبصورت مدبرانہ انداز اور

دھیمے لہجے میں بجٹ تقریر کی اس سے اپوزیشن طوفان بدتمیزی کرتی ہوئی اور اپنی سابقہ روایات کی پاسداری کرتی ہوئی باجماعت ہاؤس چھوڑ گئی۔ بعض اوقات تو ستم بھی کرم ہو کر لگتا ہے۔ انہیں تو اندازہ ہی نہیں تھا کہ انہوں نے ستم نہیں بلکہ ہم پر کرم کیا ہے کہ ان کے جانے کے بعد ہاؤس بڑا پر امن' پر سکون ہو گیا۔

جناب سپیکر! اپوزیشن ہاؤس میں آتی ہے' L.F.O کا شور مچاتی ہے اور باہر چلی جاتی ہے حالانکہ L.F.O پبلک کا مسئلہ نہیں ہے' پبلک کا مسئلہ تو صرف یہ ہے کہ ان کے منتخب نمائندے یہاں ہاؤس میں آئیں' ان کے مسائل کا جائز حل نکالیں لیکن ہماری اپوزیشن آتی ہے اور شور مچا کر باہر چلی جاتی ہے۔ ان سب نے آج کل جو L.F.O کا مسئلہ اٹھایا ہوا ہے یہ مسئلہ ان کا تو نہیں ان کے لیڈروں کا ہے جو یہاں سے لوٹ مار کر کے باہر چلے گئے اور باہر جا کر اپنی سیاسی دکانداریاں چمکا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں اپوزیشن کی ان بہنوں سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ وہ تو اس ہاؤس میں آئی ہی صرف L.F.O کی وجہ سے ہیں۔ آج اس ہاؤس میں جو حسن ہے اور جو بہار ہے وہ صرف L.F.O کی وجہ سے ہے۔ اگرچہ اپوزیشن والے چلے گئے ہیں لیکن میں ان کی خدمت میں ایک شعر عرض کرنا چاہتی ہوں،

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ سب تاریخ کے مجرم ہیں۔ تاریخ میں ان کا کردار ابن صباح کا کردار ہے۔ وزیر خزانہ صاحب نے جو بجٹ پیش کیا ہے وہ بڑا قابل ستائش ہے۔ اس بجٹ میں جو چیز میں نے observe کی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے قائد محترم چودھری پرویز الہیٰ صاحب نے ماضی کو دیکھتے ہوئے' حال کا جائزہ لیتے ہوئے اور غریبوں کے مسائل کو دیکھتے ہوئے اس طرح سے مستقبل کی منصوبہ بندی کی ہے کہ سابقہ غلطیوں سے محفوظ رہنے کا اہتمام کیا ہے۔ بجٹ میں کوئی بھی مد ایسی نہیں ہے' کوئی بھی clause ایسی نہیں ہے کہ جسے

زیر بحث لایا جا سکے۔ اس میں پارٹی منشور کو بھی بڑی اہمیت دی گئی ہے بلکہ ہمارے قائد محترم نے تو اس بات کو بھی سچ ثابت کر دکھایا ہے کہ بلند نظر قومیں ہمیشہ پستی سے بلندی کی طرف رجوع کرتی ہیں۔ وہ خود تو زمین پر ہوتی ہیں لیکن ان کی نظریں آسمان پر ہوتی ہیں۔ ہماری پنجاب کی عوام اس بجٹ پر بہت خوش ہے اور اسے بہت قابل ستائش نظروں سے دیکھ رہی ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب عابد حسین چٹھہ صاحب!

**MR ABID HUSSAIN CHATHA:** Mr Speaker! Sir, it gives me immense pleasure to have this opportunity to express my views on this annual budget of this Province for the year 2003-04. This is the first budget since the dawn of the 21st Century, that has been presented in an elected Provincial Assembly. I pay tribute to the Chief Minister and his colleagues for presenting the same Over all I would term this budget as a balanced budget with new focus on the social sector development including education and developmental activities that directly aim to increase and raise the standard of living of the people of our Province I also pay tribute to him for recognition of very grave problems threatening the farmers of this Province.

Mr Speaker! my obvious reference is toward the scarcity of water and water management An increased allocation of about rupees 3 billion 75 crore marking an increase of 134 percent in the Irrigation Department will go a long way to redress the genuine grievances of the farmers of this Province who were threatened by the scarcity of water for a long time past. I believe, we owe this to our future generations to

take all possible and conceivable steps within our domain and would need increased allocations for irrigation purposes because agriculture which is bread and butter of more than 70 percent of the people of this Province cannot be imagined without proper irrigation water. Mr Speaker' where the preparation and the presentation of the budget is commendable, there I must point out that agony of the people of this Province for the last fifty years has in fact not been on the basis of bad budgeting or poor allocations but rather it was on the way such allocations were spent in the Province. I would emphasize that where a great budget has been presented, an increased effort should be made to overcome mis-utilization and under-utilization of resources that has plagued our society for the last fifty years Time has come that we must demolish all the bad practices such as the lack of coordination in different government departments and misuse of allocation of funds, the inbuilt high level of commissions, red tapism and nepotism. so that the scarce resources which have been so adequately allocated to different departments can actually be spent on ground with honesty and with optimism to yield maximum results. Mr Speaker! I suggest that the scope of the Planning and Development Department must be enlarged and all the developmental activities taking place in various departments must be brought within its domain and range, and to extend its scope not only merely from the point of view of planning but also for executing the projects and thereafter consistently monitoring such projects. I suggest

that master plan which the Finance Minister has also indicated in his budget speech must be prepared with a vision of next 200 years and such master plan must be adhered to in true letter and spirit. The domain of the Planning and Development Department must be enlarged to see that all the developmental activities which are taking place in various departments are within the scope and ambit of such grand-master-plans and any deviation therefrom is instantly reported and redressed so that the development of this Province should be undertaken in an organized and integrated manner. The role of the public representatives must be limited in setting priorities within the domain and framework of such grand-master-plan. I may make a reference here that Pakistan has made traditionally execellent budget allocations since 1960s Our Five Year Plans and our budgeting and appropriations were carried to the South Asian States. The difference lies with their implementation We failed in our implementation of Five Year Plans in 1960s whereas South Asian States succeeded in the proper utilization of scarce resources Today they are shining on the economic sky and we are still debating as to whether we are on take-off stage or otherwise.

Mr Speaker! Sir, last regime which took over since October, 1999 undertook series of financial reforms aiming to undertake financial transparencies and make financial discipline in this country. I appreciate this government for pledging commitment to continue with that series of financial reforms and ensure that the economic discipline is established in

the Province Such economic discipline is essential, Mr Speaker, to stop the plundering of resources, and public savings through political loans and rapid change of fiscal policies to gain quick economic dividends, as it happened in the past I also recommend that practice of awarding contracts to small contractors should be eliminated and I suggest that private limited companies on the pattern of NESPAK should be formed in each district. A number of such companies may be formed and such companies should have their own SDOs, their own Overseers, technical staff and personnel, and all developmental activities must be routed through such private limited companies because they will have adequate resources and level of expertise to undertake such developmental activities. Regarding financial discipline, Mr Speaker! I make a reference to MITI in Japan. The Ministry of International Trade and Industry in Japan was solely responsible for economic might of Japan after the 2nd World War It was this Ministry which ensured economic policies and financial discipline in Japan and irrespective of political change of governments, the financial and economic policies were continued without any break. It was this role of MITI which has now been translated into Pakistan I hope that this will continue and will go a long way in bringing economic prosperity for the people of this country

Mr Speaker! I also suggest that a number of administrative changes should be made in the system of government to ensure that dividends as planned in the budget may reap better results My reference

is that supremacy and administrative control of the Provincial Government must be adequately established over the Local Government System. There should be a reduction in the size and volume of the Local Government and independence of officers working under the Local Government System must be ensured so that the real benefits can be reaped and the budgeting and appropriation as set out in the annual budget can be translated into reality

Sir, I welcome the 47 percent increase in the Annual Development Plan which now is standing at 30 billion 50 crore rupees. I also welcome the 341 percent increase in the allocations in the Education Department. But again the challenge in the Education Department would be to provide capable and able teachers because unless the teachers are capable, mere buildings and infrastructures will not deliver any good Mr Speaker! regarding sports I believe that the promotion and encouragement of sports is very healthy sign and we cannot imagine a tolerant and healthy society without promoting sports

**MR SPEAKER:** Please wind up your speech within one minute.

**MR ABID HUSSAIN CHATHA:** Sir, we cannot imagine a tolerant and healthy society which does not indulge in sports Service clubs are available in almost every district of the Punjab If government can take an effective step regarding changing of their rules which relate to colonial periods and extending their memberships that are limited to the few elite, I think there is a great potential to transform the service clubs in every

district into viable sports complexes and centres which will have great impact in spreading on the over all sports culture in the country

Regarding Agriculture Mr Speaker, I compliment this government for ensuring an open-handed wheat policy which for the first time has given benefits directly to the farmers. I encourage open-handed policies for the future that government should act as a regulator so that the price mechanisms are controlled and dividends planned for the farmers can directly reach them I also welcome the electricity subsidy of 33 percent allowed to the farmers. I also welcome the increase in the exemption there should from five percent to $12\frac{1}{2}$ acres.

Mr Speaker' regarding the Agricultural Income Tax the flat rate abiana system and the reduction of rate of interest on agricultural loans are also welcome steps But again I emphasize that the steps should be taken to provide a modern agricultural centre in every district of this Province which is capable of rendering all the requirements of farmers under one roof ranging from the availability of seeds to the renting and leasing of agricultural equipment and giving them agricultural credits from the same centres

Mr Speaker, law and order is most important A state would not have come into existence without the primary responsiblity of maintaining Law and Order I welcome 31 percent increase in the Law and Order allocations in the annual budget this year but at the same time, I suggest that for the "Police" within the police service a special "pool" should be

created and sensitive posts such as S H Os, S.S Ps, Chief Investigation Officers, A S.Ps etc they must be appointed on the basis of academic and technical expertise of officers who qualify to be included in this pool, who are also paid heavily so that they can deliver their duties without any financial pressure Lastly Mr Sepaker, I welcome 15 percent increase in the salaries of the government employees Although this increase is still inadequate but this will go a long way to bridge the gap between public and private sector employees At the same time, where the government has given an increase of 15 percent, I expect that the government should require the state employees to perform more adequately, and shall specify jobs, criterias for specific posts and evaluate the officers constantly and consistently in terms of their performance and honesty Rewards and punishments system must be enforced on consistent basis and corrupt and inefficient officers must not merely be transferred but they must be proceeded against for their removal.

Mr Speaker, in the end, I would like to thank you for giving me this opportunity I believe that this is a novel opportunity that has struck this government The political leadership of the PML(Q) has no political hangups as it existed in the previous regimes This is an era of prosperity of the people of this Province which must not be wasted. I hope that with sincerity, with hard work, the honourable Chief Minister and his colleagues and this government will transform the dreams of yesterday into hope of today and reality of future Thank you, sir

جناب سپیکر، شکریہ۔ ملک نذر فرید کھوکھر صاحب!

**ملک نذر فرید کھوکھر:** جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بجٹ پر اظہار خیال کرنے کا موقع فراہم کیا۔ سب سے پہلے میں چودھری پرویزالٰہی صاحب جو ہمارے ہردلعزیز وزیر اعلیٰ ہیں اور نوجوان وزیر خزانہ سردار حسنین بہادر دریشک صاحب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اپنے حلقہ کے عوام کی طرف سے بھی ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایسا عوامی بجٹ پیش کیا جس کے نتیجے میں نہ صرف poverty alleviation کے سلسلے میں ایک اہم پیشرفت ہوئی بلکہ عوام کے ہر طبقہ کو اس میں سہولیات فراہم کی گئیں۔ سب سے اہم بات جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کی 70 فیصد آبادی کا انحصار زراعت پر ہے اور اس 70 فیصد آبادی کے لئے جس طرح انہوں نے 33 فیصد لیوب ویل کی بجلی میں سبسڈی فراہم کی، جس طرح بجٹ میں کچی آبادیوں کے مکینوں کے لئے 84 ہزار تعمیر شدہ مکان یا پلاٹ فراہم کرنے کا بندوبست کیا اور یکساں آبیانہ رائج کیا اس کے علاوہ دیگر سہولیات جن کا تمام ممبران نے ذکر کیا ہے، زمینداروں کو دی گئیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پانی جو زراعت کے لئے نہایت ضروری ہے اور جس کی کمی یقینی طور پر ہمارے صوبے کو درپیش ہے اس میں بھی جس طرح یہ رقم مختص کی گئی اور 2100 کھالے پختہ بنانے کا پروگرام دیا گیا اور نہروں کی lining کروائی گئی اس سے مجھے امید ہے کہ کسی حد تک پانی کی کمی کو دور کرنے میں مدد مل سکے گی۔ جیسا کہ 70 فیصد آبادی جو زراعت پر منحصر ہے جس میں کمیت مزدور اور چھوٹے زمیندار کو زرعی ٹیکس میں چھوٹ دی گئی اور دوسرے چھوٹے بڑے زمینداروں کو قرضے کی شرح میں مارک اپ میں کمی کر کے سہولیات فراہم کی گئی ہیں اس سے اس 70 فیصد آبادی کا معیار زندگی بڑھے گا اور یقینی طور پر اس بجٹ کو عوامی بجٹ کہا جا سکتا ہے کیونکہ اس سے 70 فیصد عوام کو سب سے زیادہ relief ملا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری چیز محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے جس طرح تعلیم پر رقم کو بڑھایا گیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اصل غربت کو ختم کرنے کا صحیح طریقہ بھی یہی

ہے کہ ملک میں تعلیم کو عام کیا جائے۔ پانچویں سے آٹھویں تک کتابیں مفت دینے کا پروگرام اور مفت تعلیم دینے کا جو پروگرام دیا گیا ہے اس سے میرے ملک کے بچوں کو تعلیم میں آسانی ہو گی۔ جیسے ہی بچے پڑھیں گے تو یہاں پر ایک اچھی قوم، پڑھی لکھی قوم ملک کو میسر آئے گی اور ہمارے ملک میں غربت کے خاتمے میں مدد گار ہو گی۔

جناب سپیکر! میں ایک مثال دوں گا کہ برطانیہ کے وزیر اعظم سے کسی نے پوچھا کہ تمہاری بجٹ کے سلسلے میں ترجیحات کیا ہیں؟ اس نے جواب میں کہا کہ "تعلیم"۔ پھر پوچھا کہ دوسری کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ "تعلیم"۔ پھر کہا کہ تیسری کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ "تعلیم"۔ ان کی پہلی priority یہی تھی اور ہر ملک کی پہلی priority یہی ہونی چاہئے۔ اگر عوام پڑھے گی تو اس میں شعور بیدار ہوگا۔ نہ صرف یہ کہ لوگوں کو روزگار کے مواقع مہیا ہوں گے بلکہ اس ملک کے جو لیڈر ہیں اور اس کی جو اپوزیشن ہے، وہ بھی اللہ کے کرم سے کچھ اصول و ضوابط کی پابند ہو جائے گی اور اس کو سمجھنے لگ جائے گی۔ میں وزیر خزانہ صاحب کو اور چودھری پرویز الٰہی صاحب کو دوبارہ اس بات پر مبارک باد پیش کرنے کے بعد ایک دو گزارشات کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! میری پہلی گزارش یہ ہے کہ زراعت میں کرم کش ادویات بنیادی اہمیت کی حامل ہیں اور ان میں جو ملاوٹ ہوتی ہے اس کا خاتمہ کرنا زراعت کی ترقی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ زراعت کے ڈپٹی ڈائریکٹر، تحصیل کی سطح پر زراعت آفیسر یا جو دوسرا سٹاف ہے ان کی یہ ڈیوٹی ہونی چاہئے کہ وہ تمام دکانیں جو ان کے زیر اثر علاقے میں ہیں، ان کی purity کو چیک کرنے کے ذمہ دار ہوں۔ اگر وہ اس میں ناکام رہیں تو ان کے خلاف باقاعدہ کارروائی ہونی چاہئے۔ جب تک ہم زرعی ادویات کو ملاوٹ سے پاک نہیں کریں گے اس وقت تک ہمارے زمیندار کی حالت بہتر نہیں ہو گی۔ اسی سلسلے میں، میں یہ بھی عرض کروں گا کہ جناب وزیر اعلیٰ کی انسپکشن ٹیم اور گورنر صاحب کی انسپکشن ٹیم کو بھی چاہئے کہ خاص طور پر اس امر پر توجہ دیں اور تمام اضلاع، تمام تحصیلوں میں جا کر ایک ایک دکان کو اور ایک ایک سٹاک کو چیک کریں تاکہ ہمیں ایسی ادویات ملیں جن سے

ہمارے دشمن کیڑے جو زراعت کو نقصان پہنچانے والے ضرررساں کیڑے ہیں ان کا خاتمہ ہو سکے نہ کہ ان ادویات سے ان کو پالا جا سکے۔ ابھی ایسی ادویات بھی ملتی ہیں کہ جس میں اگر کیڑا چھوڑ دیا جائے تو وہ اس کو ایک tonic کی طرح صحت بخشتا ہے' مارتا نہیں۔

جناب والا! اس کے ساتھ ہی میں آپ کا اور اس ایوان کا بے حد شکر گزار ہوں کہ مجھے بجٹ پر اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ بہت مہربانی۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب جوئیل عامر سہوترا صاحب!

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے تو میں محترم وزیراعلیٰ' چودھری پرویز الٰہی صاحب کو اور اپنے نوجوان وزیر خزانہ سردار حسنین بہادر دریشک صاحب کو ایک متوازن اور عوامی بجٹ پیش کرنے پر مبارک باد پیش کرنا چاہوں گا۔ یقیناً اس عوامی بجٹ سے ہمارے صوبہ کے عوام کو بہت زیادہ relief اور سہولیات ملیں گی۔ میں حکومت کو اس بات کی مبارک باد پیش کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے بہت قابل تحسین step اس بجٹ کے سلسلے میں لیا ہے کہ اگلے مالی سال کی جتنی بھی بچت ہے' حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس رقم کو ترقیاتی سکیموں کی مد میں استعمال کیا جائے گا' یقیناً یہ ایک قابل تحسین اقدام ہے۔ عوام کو بنیادی سہولتوں کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور جب ان کو بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں تو عوام کی زندگی زیادہ سہل اور احسن طریقے سے گزرتی ہے۔

جناب سپیکر! وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب نے یقیناً زندگی کے ایک ایک شعبہ کے سلسلہ میں بہت قابل تحسین اقدامات کئے ہیں۔ جیسا کہ یہاں پر مجھ سے پیشتر بہت سارے معزز اراکین اسمبلی نے خصوصاً تعلیم کے حوالے سے بیان فرمایا اور بہت خطیر رقم تعلیم کی مد میں وزیراعلیٰ صاحب نے اس بجٹ میں رکھی ہے۔ اس سے یقیناً وزیراعلیٰ صاحب کی تعلیم کے میدان میں دلچسپی اور ان کی سنجیدگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان کے وہ تمام انقلابی اقدامات جو تعلیم کے شعبہ میں وہ لینا چاہتے ہیں کہ جس کی مثال میٹرک تک مفت تعلیم اور اس بجٹ میں پرائمری سکولوں کی طالبات کے لئے مفت کتابوں کی فراہمی

ہیں۔ میں اس floor پر آپ سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طرح آپ بھی اس بات سے آگاہ ہیں کہ ماضی میں اس ملک کے اندر اقلیتوں کے ساتھ جو بھی صورتحال رہی ہے۔ اقلیتوں کو اس ملک میں بہت زیادہ تعصب کا سامنا کرنا پڑا ہے لیکن یہ بات ہمارے لئے بہت قابل تحسین ہے کہ موجودہ حکومت نے اپنی پالیسیوں میں اور خصوصاً میں جنرل پرویز مشرف صاحب کی حکومت کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ جب سے انہوں نے حکومت سنبھالی ہے اس وقت سے اقلیتوں نے اپنے آپ کو' میں سمجھتا ہوں کہ برابر کا شہری سمجھنا شروع کیا ہے۔ میں تعلیم کے شعبہ کی طرف واپس آنا چاہوں گا کہ جس طرح ماضی میں ہوتا رہا ہے کہ ترقیاتی کاموں کے سلسلہ میں یا کسی شعبہ میں جب کبھی اقلیتوں کا علاقہ شروع ہوتا تھا' جب کسی اقلیتی طالب علم کا ذکر ہوتا تھا تو وہ کام وہیں پر struck up کر دیا جاتا تھا اور یقیناً یہی چیزیں اس ملک میں تعصب کا سبب بنتی رہی ہیں۔ وزیر خزانہ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ امدادی وظائف دیئے جائیں گے ۔یہاں پر طالبات کے لئے کمیونٹی سکولز بنائے جائیں گے۔ میں یہ امید رکھتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی پالیسیاں یقیناً اقلیتوں کے لئے بھی یکساں ہیں۔ جب وہ وظائف تقسیم کئے جائیں گے' جب وہ کمیونٹی سکول مختلف علاقوں میں بنائے جائیں گے تو میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے علاقوں کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا اور ہمارے قائد چودھری پرویزالہیٰ صاحب نے بھی اپنی تقریر میں یہ فرمایا تھا کہ ہمارے جھنڈے میں جو سفید رنگ ہے وہ اقلیتوں کو ظاہر کرتا ہے اور ان کی آج تک یہ پالیسیاں بھی یہ ظاہر کرتی ہیں کہ انہوں نے کبھی بھی majority اور minority میں فرق محسوس نہیں کیا۔

(اس مرحلے پر چیئرمین جناب عبداللہ یوسف وڑائچ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! اسی طرح ارگیشن کے حوالے سے خطیر رقم' ایک ارب 74 کروڑ روپے' رکھی گئی ہے جس سے 2100 کھالوں کی پختگی کا کام کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں بھی میری وزیر آبپاشی سے یہ گزارش ہے کہ جب وہ اس فنڈ کو تقسیم کریں تو وہ ان علاقوں کو جہاں پر اقلیتوں کے لوگ بستے ہیں نظر انداز نہ کریں۔

جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی اور گزارش پیش کرنا چاہوں گا کہ بیت المال کی مد میں جو فنڈز کی تقسیم ہو رہی ہے' minorities کو جو پیسے تقسیم کئے جا رہے ہیں' میں اس ہاؤس میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ وہ فنڈز صحیح اور مستحق لوگوں کو تقسیم نہیں ہو رہا۔ میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ حکومت اس سلسلے میں اپنی پالیسی کو تبدیل کرے۔ وزیر خزانہ صاحب نے اپنی بجٹ تقریر میں بہت خوبصورت بات کی تھی کہ ترقی کے عمل میں جب تک معاشرے کا ہر فرد شامل نہ ہو گا اس کے مثبت نتائج نہ نکلیں گے اور آج ہم اپنے وزیر خزانہ سے یہ توقع رکھتے ہیں ' اپنی قیادت چودھری پرویز الہیٰ صاحب سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ صوبے کی بہتر فلاح و بہبود کے لئے جو بھی اقدامات کریں گے اس میں یقیناً وہ اقلیتوں کی رائے کو اور ان کی ہر بات کو اہمیت دیں گے۔ میں یہ بات on the floor of the House کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے آج تک کے اقدامات میں انہوں نے ہمیشہ ہم کو یکساں طور پر قبول کیا ہے اور وہ ہماری ہر بات کو اہمیت دیتے ہیں۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب کی اس بات کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہماری درخواست پر انہوں نے minorities کے ممبران کو جبکہ ہماری بڑی دیر سے یہ خواہش تھی کہ ہمارے churches کی renovation کے لئے ہمیں اپنے فنڈز کو استعمال کرنے کا موقع فراہم کیا جائے' میں آج اسمبلی میں آپ کی وساطت سے اپنے قائد چودھری پرویز الہیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے ہماری اس گزارش کو قبول کیا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک دفعہ پھر اپنے نوجوان وزیر خزانہ' سردار حسنین بہادر دریشک صاحب کو مبارک باد پیش کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے ایک بہت ہی خوبصورت اور گوای بجٹ اس صوبہ کو فراہم کیا۔ شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین، شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں محترمہ قدسیہ لودھی صاحبہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

**MISS QUDSIA LODI:** Thank you Mr Chairman. The budget is the most effective instrument of public regulation of the economy. It is more than

balancing of public revenues and expenditures Here I would like to say that it is also a vehicle whereby medium and long term projects and plans are implemented in the public sector It is an intricate process of matching national vision with practical possibilities I would like to congratulate the Hon'ble Chief Minister of the Punjab, Ch Pervez Elahi sahib for the budget for 2003-04 which is a part of macro economic frame work covering the period from 2002 to 2005 onward that has set the goals for major economic variables of the Province

Mr Speaker' Here I would like to emphasize on the housing schemes and housing developments The budget lays special emphasize on housing both as a means to provide relief to government servants and as an engine of economic activity and employment creation This is an appropriate step a very good step of Ch Pervez Elahi sahib and will be welcomed by the people of all classes and occupations A shortage of houses in the Province Punjab and billions of rupees stirred by public as investment in real estate is a new found locomotive for growth in line with the experience in the USA and Japan. It will stir our growth It will gear our growth There is a shortage of 5.4 million houses in Pakistan. Punjab is covering the major portion. It keeps on increasing by 275 million houses against 0.3 million constructed yearly Construction has already been declared an industry. Now the construction has become an industry also in our country 25% reduction in excise duty on cement, reduction in excise duty on cables and providing guarantees for

government employees to get loans from House Building Finance Corporation would give impetus to construction sector and reinvigorate at least 20 down the line industries and it will also put worth billions of capital into circulation. Housing and construction has been accorded high priority for the first time in this budget of the Province and of the centre. There are thirty five to seventy five industries big and small which feed the sector directly and indirectly. The budget has shifted its emphasis from macro-economic-stability towards growth-generating strategy for the alleviation of the poverty in the Province of the Punjab.

Mr Speaker! In the past very little has been said and done to raise the financial resources of the Housing Sector. The equity base of specific housing finance institution has to be raised and contributed by international agencies, so that the good gestures of the international agencies should be promoted to do something in the Province. In this sense what is initially done in India when the Housing Development Finance Corporation was set up there, the World Bank, the ADB, the Agha Khan Foundation, were the other active participants and provided chief funds. A fix start is undertaken by this sector. Federal and the Provincial Committees both should discuss the measures how to raise the financial resources for housing and in the last, I would say Mr Speaker! that we are now still living in 1970s where most of the people were living in small towns and villages. Majority of them have migrated into the urban areas and 65 percent of our population is being deprived

of drinkable clean water even Housing is a major problem. So, I request and I appeal to the Chief Minister of the Punjab Ch Pervez Elahi to include Housing and Urban Development and Public Health Engineering in his priority list like Education, Agriculture and Health Thank you very much

جناب چیئرمین، شکریہ۔ اب میں دعوت دوں گا مسٹر جوئیل عامر سہوترا صاحب کو۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے sorry' اب next ہیں چودھری تسنیم ناصر صاحب۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ اب میں دعوت دوں گا جناب محمد عظیم گھمن صاحب کو۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ next ہیں محترمہ شگفتہ انور صاحبہ!

محترمہ شگفتہ انور، جناب والا! میں سب سے پہلے وزیراعلیٰ' چودھری پرویز الٰہی صاحب اور ان کے قابل اور ہونہار وزیر' جناب حسنین بہادر دریشک صاحب کو مبارک باد دیتی ہوں کہ جنہوں نے عوام کی خواہشات اور ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک انتہائی موزوں اور مناسب بجٹ پیش کیا ہے جو in real sense ایک عوامی بجٹ کہلانے کے قابل ہے۔ آپ زندگی کا کوئی بھی شعبہ لے لیں تو آپ دیکھیں گے کہ کسی بھی شعبے کو نظر انداز نہیں کیا گیا اور ہر شعبے کے لئے بہت مناسب اقدامات کرنے کے لئے فنڈز allocate کئے گئے ہیں۔ آپ زراعت ہی کے شعبے کو لیجئے۔ پنجاب کے گندم کے کاشت کاروں کے لئے مقررہ نرخ اور زرعی ٹیکس پر چھوٹ پانچ ایکڑ سے بڑھا کر ساڑھے بارہ ایکڑ تک کرنا' آبیانے کا فلیٹ ریٹ مقرر کرنا' زرعی ٹیوب ویلوں کو سستی بجلی کی فراہمی اور 2100 آبپاشی کے کھالوں کی پختگی کے اقدامات ہماری 70 فیصد آبادی کے ساتھ ہمدردی اور دوستی کا ثبوت ہیں۔ غربت اور افلاس کے خاتمے کے لئے 'Rural Support Program' کم آمدنی والے افراد کے لئے رہائشی سکیمیں' کچی آبادیوں کے 84 ہزار مکینوں کو مالکانہ حقوق' بے زمین اور چھوٹے کاشتکاروں کے لئے سرکاری اراضی کی تقسیم' غریب اور نادار افراد کی بحالی کے لئے بیت المال میں 5 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کرنا عوام دوستی نہیں تو اور کیا ہے؟

جناب والا! دنیا میں کوئی قوم اپنے بے شمار مسائل کے ساتھ زندہ رہ سکتی ہے لیکن اگر اس قوم میں انصاف کی فراہمی کا عمل بند کر دیا جائے تو وہ قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ ہمارے وزیراعلیٰ صاحب نے اس پہلو پر بھی خاص توجہ دی ہے اور انہوں نے اپنی سیاسی بصیرت کا ثبوت دیتے ہوئے عوام کو انصاف کے حصول اور انہیں آسانیاں فراہم کرنے کے لئے 170 ایسی سکیموں پر کام جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا ہے جس سے عدالتی نظام میں بہتری آئے گی اور اس کے علاوہ پولیس کلچر کو تبدیل کرنا' جیل خانہ جات کی بہتری جیسے اقدامات کے لئے حکومت نے 50۔ کروڑ روپے کی خطیر رقم رکھی ہے جو کہ پہلے کسی بھی حکومت کے کئے گئے اقدامات سے کافی زیادہ ہے۔ حصول انصاف اور امن عامہ پر حکومتی دلچسپی کی بدولت نئے مالی سال کے جاری بجٹ کو 12۔ارب سے بڑھا کر 15۔ارب 70۔ کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کرنا عوام دوستی کے زمرے میں ہی آتا ہے۔

جناب والا! میرے لئے یہ بجٹ ایک دوہری خوشی ہے کہ اس بجٹ میں پنجاب کے چار اضلاع میں یونیورسٹیاں قائم کرنے کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں جن میں سے ایک میرا شہر بھی شامل ہے جو وہاں کے عوام کے بڑے دیرینہ مطالبے کو پورا کر رہا ہے۔

جناب والا! بجٹ کے کسی بھی پہلو پر بات کروں' مجھے کوئی کمی نظر نہیں آتی ہے لیکن یہاں ایک چیز suggest کرنا چاہوں گی کہ یہ بجٹ تین سالہ حکمت عملی کے تحت بنایا گیا ہے۔ آج سے صرف ڈیڑھ سال کے فاصلے پر W.T.O کا نفاذ 01-01-05 سے شروع ہو جائے گا۔ اس بجٹ کے اندر مجھے صرف ایک پہلو کمزور نظر آیا یا شاید مجھے سمجھنے میں کوئی فرق لگا تو اسے آپ میری تجویز ہی سمجھ لیجئے کہ میں چاہتی ہوں کہ ہماری حکومت جو بڑی انقلابی ہے اور بڑی تیزی سے اتنے تھوڑے عرصے میں اتنے اقدامات کر رہی ہے تو اس پہلو کو بھی مدنظر رکھے کہ اس important event کے لئے آج ہی سے وہ تیاری کرے کیونکہ ایک آنے والا مسئلہ پنجاب جو کہ پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اسے بہت برے طریقے سے متاثر کرے گا' اگر ہم نے اس کے لئے اقدامات نہ کئے تو دنیا کا کوئی بھی سستی پیداوار والا ملک اپنی زرعی اجناس ہمارے ملک میں لا کر بیچ سکے گا جس سے

ہمارے 70 فیصد کسان بہت بری طرح متاثر ہوں گے ۔ آج اگر ہم اپنے کسان کے لئے 300 روپے فی 40 کلو گرام کی قیمت مقرر کرتے ہیں تو کل یہ نہ ہو کہ کسی اور ملک کا آدمی یہاں آ کر اپنی 150 یا 100 روپے میں 40 کلو گرام گندم لا کر فروخت کرے تو ہمارا کسان اس سے متاثر ہو ۔ اس کے بہت سارے حل ہوں گے لیکن ایک حل میرے ذہن میں ہے جسے میں چاہوں گی کہ اس ہاؤس کے ساتھ share کروں کہ اگر ہم اپنے machanised agriculture system کو change کریں اور اس کی بجائے ہم human intensive system کو اپنائیں اور organic food stuffs کی طرف آ جائیں تو اس سے ہم اپنے کاشتکار' زمیندار اورکسان کو آنے والی مشکلات سے بچا سکتے ہیں ۔ اس کے لئے میں ایک مثال دینا چاہوں گی کہ carpet farming جسے ترقی یافتہ ممالک وہاں سے اس چیز کو switch over کر رہے ہیں' اس وقت امریکہ میں organic farming system کے تحت 30۔ ارب ڈالر سالانہ خرچ کئے جا رہے ہیں اور یہ 30 فیصد سالانہ کے حساب سے بڑھتے جاتے ہیں۔ یہی حال یورپ اور جاپان کا ہے تو میری یہ submission ہے کہ ہم بھی دنیا کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو تبدیل کریں تاکہ ہم آنے والے معاشی مسائل سے بہتر طور پر نبرد آزما ہو سکیں۔ دنیا کے وہ ترقی یافتہ ممالک جو پوری دنیا سے organic stuff خرید رہے ہیں' اپنے ہاں وہ اس چیز کو promote نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں پر ان کو labour بہت مہنگی پڑتی ہے جبکہ ہمارے ہاں اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں manpower کی problem نہیں ہے۔ ہماری 70 فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے اور ہم اپنی اس آبادی کو بڑے آرام سے اس حوالے سے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس سے poverty reduction کا ہدف بھی achieve ہوتا ہے اور ملک سے بے روزگاری کا خاتمہ بھی ہو گا۔ organic farming کو صحیح بنیادوں پر develop کر کے اس کی certification کرنے کے بعد ہم اپنی اجناس ترقی یافتہ ممالک کو بیچ سکیں گے اور اس سے اربوں ڈالر کا سالانہ زرمبادلہ اپنے ملک کے لئے کما سکیں گے۔ میں یہ بھی mention کرتی چلوں کہ organic farming جو کہ labour intensive ہے 'جاپان' امریکہ اور یورپ جیسے مہنگے ممالک

کے لئے economically viable نہیں ہے۔ میں اپنے پڑوسی ملک کی مثال دینا چاہوں گی۔ انڈیا نے اپنے کئی صوبوں کو organic provinces declare کر دیا ہے اور ان کا ہدف دنیا کی سب سے بڑی organic food producing nation بننا ہے۔ اگر انڈیا یہ سب کر سکتا ہے تو ہم اس سے پیچھے نہیں رہنا چاہتے۔ ہمیں تو اس سے آگے بڑھنے کے لئے سوچنا چاہئے۔ میں اپنے اس معزز ہاؤس کے ممبران کو ایک تجویز دینا چاہتی ہوں کہ Public Broadcasting System of America نے ایک documentary بنائی تھی جس کا نام "The Politics of Food" ہے۔ یہ 9 گھنٹے پر مبنی documentary ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میرے معزز ممبران اس documentary کو ضرور دیکھیں۔ اس کے بعد وہ میری اس تقریر کو بہتر سمجھ سکیں گے کہ میں کیا کہنا چاہتی ہوں اور میں اپنی حکومت سے کیا اپیل کر رہی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین، تو پھر آپ ہمیں وہ documentary دکھائیں۔

محترمہ شگفتہ انور : جناب والا! اگر آپ یہ کام میرے ذمے لگائیں گے تو میں اس کا انتظام کر دوں گی لیکن میرے خیال میں ہر معزز ممبر اس قابل ہے کہ وہ خود بھی اس کا انتظام کر سکتا ہے۔ یہ ایک public document ہے اور آسانی سے میسر ہے۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں اپنی بات کو ختم کرتی ہوں، بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ اب میں محترمہ لبنیٰ طارق صاحبہ کو دعوت دیتا ہوں۔ محترمہ لبنیٰ طارق صاحبہ!

محترمہ لبنیٰ طارق : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا! شکریہ۔ سب سے پہلے میں وزیراعلیٰ پنجاب، چودھری پرویزالٰہی صاحب اور وزیر خزانہ، سردار حسنین بہادر دریشک صاحب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ جن کی شب و روز محنت سے پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک عوام دوست اور ٹیکس فری بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ اس بجٹ میں تعلیم، صحت، زراعت اور آبپاشی کے شعبہ جات کے لئے اربوں روپے کے فنڈز مخصوص کئے گئے ہیں۔ اگر ان فنڈز کو صحیح

طریقے سے اور بروقت استعمال کیا جائے گا تو ان شعبہ جات میں ایک تاریخی انقلاب آئے گا۔

جناب والا! کسی قوم نے اس وقت تک ترقی نہیں کی جب تک کہ وہاں تعلیم کو فروغ نہیں دیا گیا۔ فروغ تعلیم ہماری حکومت کا اولین اور اہم ترین ایجنڈا ہے۔ اس سلسلے میں ہماری حکومت نے میٹرک تک مفت نصابی کتب کی فراہمی کا اعلان کر کے ہزاروں طلباء اور ان کے والدین کو relief دیا ہے۔ علاوہ ازیں ہماری حکومت نے فنی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو relief دینے کے لئے TEVTA کو 18 کروڑ 19 لاکھ روپے کے فنڈز دیئے ہیں جس سے ہزاروں طلباء فنی تعلیم سے مستفید ہو کر برسرروزگار ہو سکیں گے۔

جناب والا! وہ قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی جہاں کی خواتین مردوں کے شانہ بشانہ کام نہیں کرتیں۔ اس سلسلے میں صدر پاکستان' جنرل پرویز مشرف صاحب نے پاکستان میں پہلی مرتبہ خواتین کے لئے اسمبلیوں میں بڑی تعداد میں نشستیں رکھ کر ایک تاریخ ساز فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح وزیراعظم پاکستان' میر ظفر اللہ خان جمالی صاحب نے اس سال 2003 کو محترمہ فاطمہ جناح کے نام سے منسوب کیا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویزالہیٰ نے بھی اس بجٹ میں خواتین کی تعلیم و تربیت اور فلاح و بہبود کے لئے ہزاروں روپے کے فنڈز مختص کئے ہیں۔ اس سال کو خواتین کا سال کہا جائے گا اور اس سے دور رس نتائج نکلیں گے۔ خواتین مردوں کے شانہ بشانہ کام کر کے ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکیں گی۔

جناب والا! جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ زراعت کو ہمارے ملک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ زراعت کی ترقی کے لئے وزیراعلیٰ صاحب نے جو اقدامات کئے ہیں وہ قابلِ تحسین ہیں۔ ان میں ساڑھے بارہ ایکڑ تک نہری زمین پر زرعی ٹیکس کی چھوٹ' آبیانہ کا فلیٹ ریٹ' زرعی ٹیوب ویلوں کو subsidy پر بجلی کی فراہمی اور زرعی قرضوں پر مارک اپ کی شرح میں کمی کر کے غریب کسانوں کو بہت بڑا relief دیا گیا ہے۔ زراعت کے میدان میں جنوبی پنجاب کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب جنوبی پنجاب پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ انھوں نے رحیم یار خان کی ترقی کے لئے ایک بہت بڑا package دیا ہے۔ میں وزیراعلیٰ اور وزیر خزانہ سے گزارش کروں گی کہ رحیم یار خان میں ایک زرعی کالج

طلباء کو زراعت کی تعلیم دے رہا ہے۔ اس کو زرعی یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے تاکہ زراعت کے شعبے میں مزید ترقی حاصل کی جا سکے' طلباء کو زراعت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے فیصل آباد کا رُخ نہ کرنا پڑے اور وہ اخراجات کے مزید بوجھ سے بچ سکیں۔

جناب والا! میں آخر میں اپنے اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے معزز اراکین اسمبلی سے گزارش کروں گی کہ وہ اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لیں اور حکومت پنجاب عوام کی بہتری کے لئے جو اقدامات اٹھا رہی ہے اس میں حکومت کا ساتھ دیں۔ اصل میں ان کو یہ خوف لاحق ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویز الہیٰ کی قیادت میں صوبہ بھر میں جس تیزی سے ترقیاتی کام شروع ہو چکے ہیں اس سے ان کے نام نہاد لیڈر جو کہ بیرون ملک بیٹھے ہیں کی سیاسی ساکھ ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور انشاء اللہ پانچ سال مکمل ہونے کے بعد ہماری حکومت (قائداعظم) مسلم لیگ مزید مضبوط ہو کر اُبھرے گی۔

جناب والا! میں ان لیڈروں کے متعلق آخر میں یہ کہوں گی کہ :

ان کے پیچھے نہ چلو
ان کی تمنا نہ کرو
سامنے پھر سامنے ہیں
کچھ دیر میں ڈھل جائیں گے

بہت' بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ اب میں میاں محمد لطیف صاحب کو دعوت دیتا ہوں۔ میاں محمد لطیف صاحب!

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بجٹ میں participate کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہیٰ اور وزیر خزانہ' سردار حسنین بہادر دریشک کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے 149۔ ارب 34۔ کروڑ کا surplus بجٹ پیش کیا ہے۔ یہ بجٹ اس لحاظ سے قابلِ تحسین ہے کہ اس میں وزیراعلیٰ پنجاب نے تعلیم اور زراعت کے شعبوں کو خصوصی طور پر concentrate کیا ہے۔ یہ ٹیکس

فری بجٹ اور بیورو کریسی involvement free بجٹ ہے۔ انھوں نے تعلیم کے شعبے میں جو steps اٹھائے ہیں وہ انتہائی قابل تحسین ہیں' جن میں پانچویں جماعت تک کی طالبات کے لئے مفت کتابوں کی فراہمی' بچھی سے آٹھویں تک کی طالبات کے لئے وظائف اور پانچویں جماعت تک کی طالبات کے لئے خوردنی تیل کی فراہمی ہے۔

جناب سپیکر! زراعت کے حوالے سے بھی جو revolutionary steps اٹھائے گئے ہیں وہ بھی انتہائی قابل تحسین ہیں۔ ان میں آبیانہ کا جو یکساں فلیٹ ریٹ adopt کیا گیا ہے۔ زرعی ٹیوب ویلوں کے لئے 33 فیصد سبسڈی دی گئی ہے اور ساڑھے بارہ ایکڑ پر جو زرعی ٹیکس معاف کیا ہے یہ واقعی ایسے اقدامات ہیں جن کی مثال سابقہ کسی بھی حکومت میں نہیں ملتی۔ حکومت نے TEVTA کو جو 18 کروڑ روپے کا بجٹ دیا ہے اس سے ملک کے اندر نادار اور مستحق طلباء کو عزت کے ساتھ روزی کمانے کے مواقع میسر آئیں گے۔ واقعی یہ ایسے اقدامات ہیں جن کے لئے حکومت مبارک باد کی مستحق ہے۔

جناب سپیکر! حکومت نے ضلعی گورنمنٹ کو جو فنڈز دیئے ہیں وہ بھی واقعی ایک قابل تحسین step ہے۔ یہ جو 65 ارب روپے کے فنڈز دیئے گئے ہیں' میں سمجھتا ہوں کہ devolution plan کے تحت جتنے بھی ادارے آئے ہیں ان کے لئے یہ ایک بہت ہی بڑی رقم ہے لیکن میں جناب وزیراعلیٰ پنجاب اور جناب وزیر خزانہ کی توجہ اس طرف ضرور دلاؤں گا کہ بعض ڈسٹرکٹ ناظم ایسے ہیں جو گورنمنٹ کی پالیسیوں کو فیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ حکومت کی طرف سے جو بھی فنڈز دیئے جاتے ہیں وہ ان کو اپنے ذاتی اور آبائی حلقوں پر خرچ کریں' بجائے اس کے کہ پورے ضلع کے اندر تمام تحصیلوں میں برابر خرچ کئے جائیں۔ اس طریقے سے حکومت پنجاب کی بہت زیادہ بدنامی ہو گی کہ ہم نے جو فنڈز پورے ضلع کی ڈویلپمنٹ کے لئے دیئے ہیں وہ سارے کے سارے اپنے ذاتی مقاصد یا اپنے ذاتی حلقے میں خرچ کر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر خزانہ کی توجہ اس طرف بھی مبذول کراؤں گا کہ حکومت نے انصاف اور پولیس کے لئے جو بجٹ allocate کیا ہے اس

بجٹ کو بھی بڑھانا چاہئے کیونکہ سب جانتے ہیں کہ پنجاب پولیس کا جو رویہ ہے اور پنجاب پولیس جس طریقے سے کام کر رہی ہے وہ بالکل ایک بے لگام محکمہ ہے۔ اس سے شرفا کی پگڑیاں اچھل رہی ہیں۔ غریبوں کی عزت سر بازار تار تار ہو رہی ہے۔ وہ ادارہ جسے لوگوں کو تحفظ دینے کے لئے بنایا گیا تھا اب لوگ اس کی وجہ سے عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ اس کے لئے سپیشل بجٹ allocate کرے اور اس میں revolutionary steps اٹھانے چاہئیں تاکہ آئندہ کوئی بھی ادارہ چاہے وہ پولیس کا ہو یا کوئی بھی ہو اسے لوگوں کی عزت کے ساتھ کھیلنے کا موقع نہ ملے---

**شیخ امجد عزیز:** جناب والا! ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین:** گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی۔) کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

اب دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)--- کورم پورا ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب چیئرمین:** جی فرمائیں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن والوں کا یہ جو negative role ہے یہ خود تو کہتے ہیں کہ ہم کارروائی میں حصہ نہیں لینا چاہتے اور اس مقدس ایوان کی کارروائی کا مثبت کاموں کے لئے حصہ نہیں بننا چاہتے لیکن negative role کے لئے انہوں نے اپنے ایک دو آدمی باہر رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہی ان کی جمہوریت کے ساتھ محبت ہے؟ جمہوریت پر جب یہاں پر کام ہو رہا ہوتا ہے اس وقت یہ کورم پوائنٹ آؤٹ کرنے آ جاتے ہیں۔ یہ آج انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ حکومتی بنچوں کے لوگ کتنے ذمہ دار ہیں' ان کی عدم موجودگی میں بھی انہوں نے کورم

کو پورا رکھا ہوا ہے۔ شکریہ۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔

**میاں محمد لطیف پنوار راجپوت،** جناب سپیکر! میں وزیراعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ جناب حسنین بہادر دریشک سے یہ گزارش کروں گا کہ جس طرح جنوبی پنجاب کے کچھ علاقوں کو جو کہ بہت ہی پسماندہ ہیں ان کو فنڈز میں بھی پسماندہ اور پیچھے رکھا گیا ہے۔ اس میں' میں اپنے علاقے کے متعلق بھی ضرور شکوہ کروں گا کہ خیر پور ٹامیوالی جو کہ ایک انتہائی پسماندہ علاقہ ہے' یہاں پر تعلیم' صحت' تفریحی پارک اور سیوریج سسٹم نہ ہونے کے برابر ہے۔ جہاں حکومت پنجاب نے 149 ارب 34 کروڑ روپے پنجاب کی ڈویلپمنٹ کے لئے خرچ کئے ہیں' میں چاہوں گا کہ اس میں سے کچھ حصہ میرے اس غریب شہر اور غریب حلقہ کے لئے بھی ضرور مختص کیا جائے۔ جناب وزیر خزانہ! میں یہ چاہوں گا کہ خیر پور ٹامیوالی کے لئے پانچ کلو میٹر ڈبل روڈ اور سیوریج کے لئے 4 کروڑ روپے' خیر پور ٹامیوالی شہر کے لئے تفریحی پارک اور حلقہ کے دیہات کے لئے یہاں پر سڑکیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ لوگ کچے راستوں سے آتے جاتے ہیں۔ اس کے لئے پچاس کلو میٹر roads کی منظوری دی جائے۔ جناب کا بہت شکریہ۔ پاکستان پائندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔ اب میں دعوت دیتا ہوں محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ!

**محترمہ پروین سکندر گل:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب چیئرمین! شکریہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب اور جناب حسنین بہادر دریشک صاحب نے جو بجٹ پیش کیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب کا سب سے پہلا غریب نواز بجٹ ہے۔ چونکہ کاشتکار ہماری معیشت کا پاکستان میں اور پنجاب میں خاص طور پر بہت بڑا حصہ ہیں۔ آج تک جتنے بھی بجٹ آتے رہے ہیں اور جو بھی ہمارے وزیراعلیٰ یا وزیر خزانہ رہے ہیں کبھی بھی انہوں نے کاشتکاروں کو وہ مراعات نہیں دیں جو ہمارے موجودہ وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی صاحب نے دی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس کے

لئے جو مراعات قائم کرنے کے لئے اور اس کے ساتھ ساتھ آبپاشی کے لئے پانی کو tail تک پہنچانے کے لئے جو انتظامات کئے ہیں انہوں نے کاشتکاروں کے خاص طور پر پنجاب میں دل جیت لئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اسی طرح ان کا دوسرا اقدام تعلیم کے لئے ہے اور جو تعلیم کے لئے اقدامات کئے ہیں اور خواتین کے لئے جو اقدامات کئے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے تین چار وزیراعلیٰ رہے ہیں جنہوں نے اعلانات کئے لیکن عملی طور پر کچھ نہ کیا لیکن چودھری پرویز الٰہی ہمارے پہلے وزیراعلیٰ پنجاب ہیں جنہوں نے لاہور کالج یونیورسٹی کے لئے 7 کروڑ 30 لاکھ کی رقم فراہم کی۔ خالی وعدہ ہی نہیں کیا بلکہ اس کو بجٹ میں شامل کیا گیا ہے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ جو کام کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس میں برکت بھی ڈالتا ہے اور اس سے ہمت بھی ملتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ سپورٹس سٹیڈیم کا جو بجٹ میں ذکر کیا گیا ہے اور اس کے بنانے کے وزیراعلیٰ پنجاب احکامات بھی جاری کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ایک چھوٹی سی تجویز بھی ہے' میں سمجھتی ہوں اگر یہ کسی ایک بڑے شہر میں سٹیڈیم قائم کر دیا گیا تو باقی لوگوں کو وہ سہولتیں میسر نہیں آئیں گی۔ اگر ہمارے 34 اضلاع میں جو بھی کوئی ایک بڑا کالج ہو وہاں پر total infrastructure provide کر دیا جائے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ پنجاب کے تمام طبقوں کو جو بھی ہماری وہاں پر طالبات ہوں گی ان کو یہ سہولت میسر ہو سکے گی۔ تعلیم کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں وہ بہت اچھے ہیں--- تعلیم پنجاب میں مفت بھی دی جا رہی ہے' پانچویں تک کتابیں مفت فراہم کرنے کا ارادہ بھی کیا گیا ہے بلکہ کر لیا گیا ہے لیکن میں اس میں بھی ایک چھوٹی سی تجویز دینا چاہوں گی کہ ہمارے جو بڑے سکول یا ٹاٹ والے سکول ہیں یا جتنے بھی ہمارے پرائیویٹ یا دوسرے ادارے ہیں ان میں اگر نصاب تعلیم ایک کر دیا جائے تو بہت بہتر ہوگا۔ یہ میری سب سے بڑی گزارش ہے اور میں اپنے تمام سہن بھائیوں کا بھی تعاون چاہوں گی کہ اس سلسلے میں یہ میرے ساتھ اتفاق کریں کیونکہ جب ہمارے بچے بڑی کلاسوں میں جاتے ہیں تو ان کے وہاں پر جو entry test

ہوتے ہیں یا اگلے داخلے ہوتے ہیں وہاں پر پھر یہ کہا جاتا ہے کہ امیر ایک طرف رہ گیا اور غریب دوسری طرف چلا گیا۔ ہم نے یہ کبھی نہیں کیا کہ ہم ایک طرح کی تعلیمی پالیسی بنائیں اور نصاب تعلیم ایک کیا جائے۔ نصاب تعلیم انگریزی میں ہو یا اردو میں لیکن ایک ہونا چاہئے۔ میری یہ گزارش ہو گی اور وزیر تعلیم صاحب چونکہ اس وقت موجود نہیں وزیراعلیٰ صاحب سے ہی میری گزارش ہے کہ میری اس تجویز پر عمل کیا جائے تاکہ سب کو ایک جیسی تعلیم میسر ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)۔

جناب چیئرمین! وزیراعلیٰ صاحب نے اور وزیر خزانہ صاحب نے جو اقدامات اس بجٹ میں کئے ہیں ان میں ووکیشنل سنٹرز کا بڑھانا بہت بڑا اقدام ہے۔ بے روزگاری دور کرنے کے لئے یہ سب سے بڑا قدم ہے کیونکہ ایف اے، بی اے اور ایم اے کرنے کے بعد ملازمت نہیں ملتی۔ جب ووکیشنل سنٹرز زیادہ بنیں گے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ بے روزگاری کے خاتمے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب کا یہ ایک بہت بڑا قدم ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے پریکٹیکل چیزیں شروع کی ہیں۔ یہ نہیں کہ خالی کہہ دیا' انہوں نے تو ساتھ ساتھ اقدامات بھی کئے ہیں۔ ووکیشنل سنٹرز کے علاوہ انہوں نے ایک اور مد کا بھی اضافہ کیا ہے وہ ہے معذوروں کے لئے سہولیات۔ جن کو کبھی بھی کسی حکومت نے اہمیت نہیں دی۔ اس حکومت نے ووکیشنل سنٹرز معذوروں کے لئے بھی اور سپورٹس کی سہولیات بھی معذوروں کے لئے بڑھائی ہیں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ ان کی سوچ میں ہر طبقہ شامل ہے اور وہ اپنی عوام کے اتنا قریب ہونا چاہتے ہیں کہ ان کو ان کے ہر دکھ درد کا احساس ہے اور پوری پوری معلومات ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ایک نہایت ضروری اور اہم نکتہ ہے جو میں اپنی تجاویز میں شامل کرنا چاہوں گی کہ داخلوں میں سپورٹس کا کوٹہ ختم کر دیا گیا تھا۔ وزیراعظم پاکستان نے یہ directive سب جگہ جاری کر دیا ہے۔ چونکہ میٹرک کے امتحانات کا رزلٹ آ گیا ہے اور اس میں اس direction کو مد نظر رکھتے ہوئے میری وزیر تعلیم اور وزیراعلیٰ پنجاب سے یہ گزارش ہے اور اپنے ہاؤس کا بھی میں اس سلسلے میں تعاون چاہوں گی کہ وہ

میرے ساتھ اتفاق کریں کیونکہ سپورٹس سیٹوں کا جو پہلے لڑکوں اور لڑکیوں کے کالج میں دس فیصد کوٹہ تھا' وہ ختم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کے لئے محکمہ تعلیم کی طرف سے کوئی آرڈر جاری کئے جائیں اور سپورٹس کے لئے سیٹیں مختص کی جائیں کیونکہ پراسپکٹس جاری ہو رہے ہیں اس میں یہ چیز mention نہیں ہے تو اس کے لئے ضروری ہو گا کہ یہ directive جاری کیا جائے کیونکہ آٹھ' دس دنوں کے اندر داخلے شروع ہونے والے ہیں۔ اس طرح جو سپورٹس کے بہت اچھے لوگ ہیں' وہ داخلوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور وہ کالجوں سے باہر رہ جاتے ہیں۔ وہ لوگ پاکستان کی نمائندگی اسی صورت میں ہی کر سکتے ہیں جب ان کو وہ سہولیات بھی دی جائیں جن کے وہ حقدار ہیں۔ سپورٹس کا ذکر آیا ہے تو یہ بات بھی بہت ضروری ہے' وزیراعلیٰ صاحب نے یہ اقدام بھی کیا ہے اور یہ لوگوں کا ایک دیرینہ مطالبہ تھا' پورے پنجاب کا یہ مطالبہ تھا اور باقی سب صوبوں میں یہ چیز پہلے سے موجود تھی لیکن صوبہ پنجاب میں کبھی کسی وزیراعلیٰ نے اس کو اہمیت نہیں دی جو وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی نے دی' وہ ہے سپورٹس منسٹری کا قائم کرنا' یہ ہماری حکومت کا پہلا اقدام تھا' منسٹری بنتے ہی انہوں نے cabinet میں سپورٹس منسٹر کو شامل کیا اور اس کی اچھی کارکردگی بھی آپ سب لوگوں کے سامنے ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ سپورٹس منسٹر خواتین کو بھی اسی طرح سے سہولیات فراہم کرتے رہیں گے جو مردوں کے لئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اس کے ساتھ ہی بہت شکریہ ادا کروں گی۔ میں اس بجٹ پر وزیراعلیٰ کو اور حسنین بہادر دریشک صاحب کو ایک دفعہ پھر مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے واقعی ہر طبقے کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بجٹ پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اور ہمت افزائی کرے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، میں اپنی طرف سے اس وقت ایوان میں موجود معزز ممبران کو چائے یا کولڈ ڈرنک' جو بھی آپ پسند کریں' کی دعوت دیتا ہوں۔ میں آپ دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ ساڑھے بارہ بجے کیفے ٹیریا میں تشریف لے آئیں۔ ساڑھے بارہ بجے ہم 15 منٹ کے لئے مختصر وقفہ کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، چیئرمین صاحب! چائے یا مشروب کی بجائے اگر آپ دوپہر کے کھانے کا بندوبست کروا دیں اور ہم اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھا لیں تو ہمارے اپوزیشن والے دوست جو چلے گئے ہیں ان کو بھی پتا چلے۔

جناب چیئرمین، انہیں بھی دعوت ہے۔

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، جناب! انہیں نہیں بلائیں گے۔ ان منافقوں کو نہیں بلاتے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، کیانی صاحب! مجھے خوشی ہے جو آپ چاہیں۔ We can even have a lunch لیکن گجرات سے ہمارے ایک پرانے ایم پی اے سرور بوچھ صاحب رات کو وفات پا گئے ہیں۔ سہ پہر 4 بجے گجرات میں ان کا جنازہ ہے جس کے لئے ہمیں گجرات پہنچنا ہے تو اس وقت صرف میں ایک کپ چائے کے لئے گزارش کروں گا تو پھر انشاء اللہ جیسے آپ کہیں گے اگلی دفعہ کریں گے۔

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، شکریہ جناب، بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، اب میں ڈاکٹر انجم امجد صاحبہ کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

ڈاکٹر انجم امجد، جناب سپیکر! میں آپ کی بہت ممنون ہوں کہ آپ نے اس معزز ایوان میں مجھے بولنے کا موقع دیا۔ بدقسمتی سے پہلے میں نے ایک دو دفعہ اٹھ کر پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کی کوشش کی لیکن یہ کہہ کر مجھے بٹھا دیا گیا کہ محترمہ بیٹھیں، محترمہ شکریہ۔ ہم خواتین کی بھی رائے سننی چاہئے، ہمیں بھی بولنے کا موقع دینا چاہئے۔ ممکن ہے ہم بھی اس معزز ایوان میں کچھ add کر سکیں۔ میں سب سے پہلے تو چیف منسٹر پنجاب اور وزیر خزانہ حسین دریشک صاحب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا اور کوئی بھی نیا ٹیکس نہیں ڈالا گیا۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ پہلا ایسا بجٹ ہے جو پولیٹیکل گورنمنٹ کے ایجنڈے پر بنایا گیا ہے، نہ کہ سرکاری افسران یا ان لوگوں نے بنایا ہے جو کہ صرف technical know how رکھتے ہیں۔ یہ بجٹ پولیٹیکل ایجنڈے کو مدنظر رکھتے ہوئے

بنایا گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہ بجٹ لوگوں کی پالیسیوں' لوگوں کی visions' لوگوں کے ارمان اور لوگوں کی ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔ 1947 میں یہ ملک بنا اور جتنے بجٹ بنے وہ صرف technical know how والے لوگوں اور بیورو کریٹس نے تشکیل دیئے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ سہرا ہماری حکومت کے سر ہے کہ جن لوگوں کی کبھی شنوائی نہیں ہوتی تھی اس بجٹ میں ان لوگوں کی شنوائی ہوئی ہے۔ یہ بجٹ یقیناً عوام کا بجٹ ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ unrealistic budget ہے تو میرا خیال ہے کہ انہوں نے توجہ سے یہ بجٹ پڑھا ہی نہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس میں بہت اچھی micro and macro economic policies کی integration کی گئی ہے اور یہ ایک مکمل بجٹ ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز جو اس بجٹ میں دیکھنے میں آئی ہے کہ اس میں regional disparity ختم کر دی گئی ہے۔ پچھلے 55 سالوں میں علاقائی تفریق پیدا کر دی گئی تھی جس کا ہمیں اس طرح خمیازہ بھگتنا پڑا کہ مشرقی پاکستان ہم سے علیحدہ ہو گیا۔ پسماندہ علاقے اور کچھ ایسے اضلاع جن کو خاطر خواہ بجٹ نہیں دیا جاتا تھا مثلاً جنوبی پنجاب کے لئے ایک sizeable amount اس بجٹ میں رکھی گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ علاقائی تفریق ختم کرنے میں ایک بہت مثبت قدم ہے۔ انشاء اللہ آئندہ ہم یہ دیکھیں گے کہ اس سے پہلے بڑے شہروں اور پسماندہ علاقوں میں جو wide gulf پیدا ہو گئی تھی وہ ختم ہو جائے گی۔ پچھلی حکومتوں نے بڑے شہروں کی صرف توجہ تو دی۔ بڑے شہروں میں بائی پاس بھی بنائے گئے' بڑے شہروں میں بڑی بڑی سڑکیں بھی بنائی گئیں' لیکن ابھی بھی پاکستان کے ایسے علاقے ہیں جو سولہویں صدی میں رہ رہے ہیں جن کے حالات اس قدر خراب ہیں کہ وہ اکیسویں صدی کے شانہ بشانہ نہیں چل سکتے۔ اس دفعہ اربوں کا بجٹ ان علاقوں میں دیا گیا ہے اور وسائل کی اس منصفانہ تقسیم سے ہم انشاء اللہ یہ دیکھیں گے کہ ہمارے social structure میں جو status quo پیدا ہو گیا ہے' جو جمود پیدا ہو گیا ہے وہ ختم ہو گا۔ ہم انشاء اللہ تبدیلی کی قوتوں کو مستحکم بنائیں گے' اور سماجی جمود کو توڑیں گے اور خاموش

انقلاب کی راہ ہموار ہو گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ polucal stabilization کی ہمارے ملک میں بہت ضرورت ہے۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ اس بجٹ میں بہت بڑی provision ضلعی حکومت کو دی گئی ہے۔ ہمیں ضلعی حکومت سے بہت اختلافات ہیں لیکن انہیں بھی اس چیز کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ اگر ان کی طرف صوبائی حکومت نے پہلا قدم اٹھایا ہے' اگر دوستی کی طرف ہاتھ ہم نے بڑھایا ہے تو پھر انہیں بھی اسی طرح ہماری بھی عزت کرنی چاہئے کیونکہ اس دفعہ ہم نے ان کا بہت ساتھ دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پہلی دفعہ اربوں کا بجٹ ضلعی سطح پر distribute کیا گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ صوبائی حکومت نے یہ بہت اچھا قدم اٹھایا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں وزیراعلیٰ ایجوکیشن ریفارم پروگرام کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اس لئے کہ کسی بھی حکومت میں جب تک عام انسانوں کو تعلیم فراہم نہیں کی جائے گی تو اس وقت تک غربت میں کمی نہیں ہو گی۔ آپ دیکھیں کہ ترقی یافتہ ممالک میں صرف تعلیم ہے اور ہمارے ملک میں تعلیم کی کمی کی وجہ سے ہم ان ممالک کے شانہ بشانہ نہیں چل سکتے۔ ابھی قائد حزب اختلاف' قاسم ضیاء صاحب نے کہا کہ خواتین کے لئے کیا کیا ہے؟ میرا خیال ہے کہ انہوں نے بجٹ ٹھیک سے نہیں پڑھا۔ صرف ایجوکیشن میں ایسی بہت سی تجاویز دی گئی ہیں اور بجٹ میں ان کے لئے کافی بڑے مواقع دیئے گئے ہیں۔ اب یہ کہنے کو چھوٹی سی بات ہے کہ پانچویں جماعت تک کی طالبات کے لئے خوردنی تیل دیا جائے گا۔ یہ خوردنی تیل نہیں ہے بلکہ یہ ان بچیوں کو ایک incentive ہے جنہیں گھر بٹھا لیا جاتا تھا کہ تمہیں گھر کا خرچہ چلانا ہے۔ تم جاؤ نوکریاں کرو' ہم afford نہیں کر سکتے۔ یہ ایک incentive ہے تاکہ drop out rate کم کیا جائے۔ اس کے علاوہ آٹھویں جماعت تک کی طالبات کو وظائف دیئے جائیں گے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ کیا یہ بڑے قدم نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ آپ بجٹ پڑھیں۔ اس میں گائنی وارڈ کی improvement ہے۔ infant and maternal mortality rate کم کرنے کے اقدام ہیں۔ آپ کو پتا ہے ہمارا

infant and maternal mortality rate developing nations سے بھی زیادہ ہے۔ کیا یہ reduction in infant mortality rate مردوں کے لئے کام کر رہے ہیں یا گائنی وارڈ مردوں کے لئے ہیں؟ ہر گز نہیں' یہ تمام اقدامات عورتوں کے لئے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ اور بھی اقدامات آئیں گے۔ اس لئے جنہوں نے بجٹ نہیں پڑھا برائے مہربانی وہ اس پر اپنی رائے نہ دیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک بہت اچھا مثبت قدم یہ اٹھایا گیا ہے کہ لاہور سکول کونسلیں اور تعلیم کے محکمے میں مانیٹرنگ یونٹ قائم کر دیئے گئے ہیں جو مقامی سطح پر ایجوکیشن پر توجہ دیں گے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے اقدامات ہیں مثلاً اساتذہ کی تربیت' نصاب تعلیم پر نظرثانی' امتحانی نظام کی اصلاح' 60 کمیونٹی ماڈل سکولوں کا قیام' اساتذہ کی بھرتی اور چھوٹے اضلاع میں یونیورسٹی کا قیام۔ اس کے علاوہ re-organization of Punjab Education Foundation کی جائے گی۔ پرائیویٹ سیکٹر کو بھی stimulate کیا گیا ہے کہ وہ پرائیویٹ سائیڈ پر اچھے سکول کھولے اور تعلیم دے۔ اس ضمن میں یہ کیا گیا ہے کہ loans to private sector have been sanctioned in order to make the schools for the people اس کے علاوہ پہلی دفعہ performance budgetng دیکھنے میں آئی ہے۔ پہلے یہ کیا جاتا تھا کہ جتنے بھی پیسے ہیں وہ ایک محکمہ utilize کرے لیکن پہلی دفعہ performance budgetng term استعمال کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف پیسے utilize کرے بلکہ It will also be noted کہ ان کی کارکردگی کیا ہے؟ کیا یہ پیسے صحیح استعمال ہوئے؟ صرف پیسوں کا استعمال کافی نہیں بلکہ پیسوں کا صحیح استعمال ضروری ہے تاکہ لوگوں کو فائدہ بھی ہو سکے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہیلتھ میں بورڈ آف گورنرز کا اتنا بڑا مسئلہ تھا جو اس حکومت نے حل کیا۔ جب ہم لوگوں نے یہ power سنبھالی اس وقت یہ دیکھا گیا کہ ڈاکٹر سڑکوں پر نکلے ہوتے تھے' میڈیکل کالجوں کے بچوں کی تعلیم neglect ہو رہی تھی۔ ہسپتالوں میں مریضوں کی دیکھ بھال کرنے کے لئے کوئی ڈاکٹر نہیں تھا۔ اب بورڈ آف گورنرز

کا ایک بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا گیا ہے لیکن اس ضمن میں' میں یہ کہوں گی کہ اس بجٹ میں ایک announcement ہے کہ 7 کروڑ سے کچھ زائد رقم ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی' مینٹل ہیلتھ انسٹی ٹیوشن اور ایک اور ادارے کو دی جائے گی۔ میرا خیال ہے کہ تین اتنے بڑے اداروں کے لئے یہ سات کروڑ روپے کی رقم ناکافی ہے۔ ہمارے لاہور شہر میں آپ دیکھیں کہ مینٹل انسٹی ٹیوشن ہے' وہاں حالات اس قدر خراب ہیں کہ لوگوں کو دو وقت کی روٹی بمشکل ملتی ہے۔ پندرہ پندرہ سال سے وہاں مریض داخل ہیں اور قیدیوں سے بدتر زندگی گزار رہے ہیں۔ اس لئے ان کا society میں rehabilitation کا کوئی بھی طریقہ نہیں رکھا گیا اور ان کو کوئی گھر لے جانے والا نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی mental patients وہاں سے overflow ہوتے ہیں ان کو کہیں بھی adjust کرنے کا طریقہ کار نہیں ہے۔ میری یہ رائے ہے کہ کچھ ایسے institutions دوسرے چھوٹے اضلاع میں بھی قائم کئے جائیں تاکہ جو وہاں پر patients overflow کرتے ہیں انہیں وہاں accommodate کیا جائے۔ اس لئے یہ رقم میرے خیال میں ان لوگوں کے لئے ناکافی ہو گی۔ وہ لوگ اپنے حق کے لئے خود نہیں لڑ سکتے' ہمیں ان کے حق کے لئے لڑنا ہے۔ ان کو نوکریاں دلوانی ہیں کیونکہ وہ بھی ہماری طرح انسان ہیں۔ یہ ایک neglected طبقہ ہے جن کے لئے Federal Mental Health Ordinance کافی عرصہ پہلے پاس کیا گیا تھا' اس کا نفاذ نہیں کیا جا رہا۔ Provincial Mental Health Authority قائم نہیں کی جا رہی ہے' جس کی وجہ سے یہ field بہت neglect ہو رہا ہے۔ یہاں ہمارے ہیلتھ منسٹر صاحب بیٹھے ہیں' میں ان سے request کروں گی کہ Federal Mental Health Ordinance پر عمل کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ It will go a long way in helping the mentally handicapped and the mentally disabled

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہاؤسنگ کو بہت کم incentive دیئے جاتے ہیں لیکن اس بجٹ میں ہاؤسنگ کو بہت سے incentive دیئے گئے ہیں مثلاً housing through bank financing لیکن پھر بھی ہاؤسنگ کو پچھلے 50 سالوں

میں as an industry treat نہیں کیا گیا تھا۔ ان کو loan دینے کی سہولت نہیں تھی۔ پہلی دفعہ ان کو loan دینے کی سہولت دی گئی ہے۔ World War-II کے بعد جب great depression ہوئی تھی تو امریکی صدر نے economic recovery کے لئے پاؤسنگ انڈسٹری کو ہی utilize کیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں پاؤسنگ انڈسٹری کو strengthen کرنے کے لئے مزید اقدامات کرنے چاہئیں۔ water supply اور sanitation ہماری بنیادی ضروریات ہیں۔ ہمیں بڑی بڑی سڑکوں کی ضرورت نہیں' ہمیں صاف پینے کے پانی کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے بجٹ کے اندر بہت پیسے رکھے گئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ بڑا مثبت قدم ہے۔ اس کے علاوہ ایگریکلچر ریفارمز ہیں۔ یہ بہت ہی realstic بجٹ ہے اور یہ تین سال کو مدنظر رکھتے ہوئے دیا گیا ہے بجائے اس کے کہ پانچ دس سال کو مدنظر رکھتے۔ انشاء اللہ اس اسمبلی کے ختم ہونے تک یا پایۂ تکمیل تک پہنچنے تک' یہ تمام اقدامات پورے ہوں گے اور عام انسان اپنی زندگی میں اس کے اثرات دیکھے گا اور بہتری پیدا ہو گی۔ شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ! شکریہ۔ اب میں محترمہ زاہدہ سرفراز صاحبہ کو دعوت دیتا ہوں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ اس کے بعد میں لاء منسٹر' راجہ بشارت صاحب کی بات کو favour کرتی ہوں جو انہوں نے شروع میں فرمایا تھا کہ میر ظفر اللہ خان جمالی کی وفاق کے لئے اور چودھری شجاعت حسین کی پالیسیاں ملک کے مفاد میں ہیں۔ یقیناً ہمارے یہ دونوں لیڈر وفاق میں ملک کی پالیسیوں کے لئے بے انتہا کام کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں اس کے بعد اپنی کمزور اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ چودھری پرویز الہیٰ صاحب کی favour میں ہم سے نعرے لگوانے اور طاقت صرف کی' یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ بھی چودھری پرویز الہیٰ صاحب کی حکمت عملی اور فہم و فراست کے آج قائل ہو گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے پانچ منٹ اپوزیشن کے رویے پر بات کرنا

چاہوں گی۔ اگر آپ اجازت دیں کیونکہ سب سے اہم بات تو بجٹ کی ہے لیکن تھوڑی دیر کے لئے' جیسا کہ ڈاکٹر انجم امجد صاحبہ نے فرمایا کہ جب بھی ہم کھڑے ہوتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ "بیٹھ جائیں' تشریف رکھیں بیگم صاحبہ" تو آج موقع ملا ہے۔ اس لئے میں request کرتی ہوں کہ بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین! ہر روز اپوزیشن احتجاج کرتی ہے۔ پھر دوسرے دن وہاں سے ایک صاحب اٹھتے ہیں' ان کی داڑھی ہے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرتے ہیں اور اپنے سارے احتجاج کا الزام ہمارے سر تھوپ دیتے ہیں اور بیٹھ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں' ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے یہ نہیں کہا کہ آپ تشریف رکھیں۔ جب بھی آپ چاہیں تو موقع دیا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے تاثر ایسا بنا لیا ہے۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا کہ اپوزیشن کے قول و فعل میں کتنا تضاد ہے۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے معزز خاتون نے یہ بات کی ہے اور دوبارہ یہ بات کر رہی ہیں حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ بھی اور آپ سے پہلے بھی سپیکر صاحب پوری طرح ٹائم دیتے ہیں۔ خواتین کو بھی اتنا ہی ٹائم مل رہا ہے جتنا کہ مرد ممبران کو ٹائم مل رہا ہے اور اگر کسی خاتون کو ایسا کہا گیا ہے تو مرد ممبر کو بھی ایسا کہا جاتا ہے کہ" شکریہ تشریف رکھیں"۔ میں چاہوں گا کہ خواتین کو اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ جب ہم ان کے حقوق کی بات کرتے ہیں تو یہ ہمارے خلاف کیوں بول رہی ہیں؟ اس طرح سے اسمبلی کا غلط تاثر ملے گا۔ میں چاہوں گا کہ اس طرح کی غلط باتوں سے اجتناب کریں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: بیٹا آپ کا شکریہ۔ آپ ہمارے بیٹوں کی طرح ہیں۔ میں اپوزیشن کی بات کر رہی ہوں' مجھے ان کی بات کرنے دیں۔ آپ نے' چیئرمین صاحب! دیکھا کہ ان کے

قول و فعل میں کتنا تضاد تھا۔ آپ نے دیکھا کہ انھوں نے اپنے اوپر اسلام کا کتنا روپ دھارا ہوا ہے۔ آپ اس دن چیئر پر نہیں تھے' اس دن شوکت مزاری صاحب چیئر پر تھے۔ یہ اجلاس میں تشریف لائے وہاں پر ایک ٹھیک ٹھاک ٹوپی پہنے ہوئے ممبر آتے ہیں' پتا نہیں وہ کس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں' انھوں نے سنت نبوی کا لباس پہنے ہوئے آدھا گھنٹہ whistling کی جبکہ انہیں پتا ہے کہ اسلام میں اس طرح عورتوں کی موجودگی میں whistling کرنا انتہائی غلیظ حرکت ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں ان سے گزارش کروں گی کہ یا وہ سنت نبوی کا لباس اتار دیں یا whistle نہ کریں کیونکہ جب دو عملی کی باتیں کی جاتی ہیں تو خدا کا عذاب نازل ہوتا ہے اور گھن کے ساتھ گیہوں بھی پس جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ان کی یہی صورت حال وفاق میں بھی ہے۔ ان کے متحدہ مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری مولانا فضل الرحمان ہیں' جو اس وقت متحدہ اپوزیشن کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے مذاکرات کر رہے ہیں' انھوں نے 29 نکات پر اسمبلیوں میں ہماری خواتین کی موجودگی کو بھی چیلنج کیا ہوا ہے جبکہ بے نظیر کے دور حکومت میں وہ یہ کہتے رہے کہ ہم عورت کی حکمرانی کو نہیں مانتے۔ جب بے نظیر نے انہیں خارجہ کمیٹی کا چیئرمین بنایا تو عورت کی حکمرانی بھی لاگو ہو گئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

انہوں نے بے نظیر بھٹو سے ڈیزل کے پرمٹ لئے' خود بے نظیر بھٹو نے انہیں "مولوی ڈیزل" کا خطاب دیا۔ یہ اپنے اوپر اسلام لاگو کیوں نہیں کرتے؟ یہ ان کا قول و فعل ہے جو ملک کو لے ڈوبنے کے دھانے پر پہنچا ہوا تھا۔

جناب چیئرمین، محترمہ! میری عرض سنیں۔ برائے مہربانی ذرا بجٹ کی طرف توجہ فرمائیں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب چیئرمین! میں بجٹ پر بھی ماشاء اللہ ٹھیک بولوں گی' ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اپوزیشن ہماری دشمن نہیں ہے مگر یہ ہمارے ساتھ شریکوں والا کام کریں گے تو ہمیں بھی ان کے ساتھ شریکا کرنے دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ کہ اس نے ہمیں صدر پرویز مشرف جیسا مرد مومن عطا کیا کہ جس نے دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی۔ امریکہ نے بھارت سے کہا کہ اپنی سرحد سے فوجیں ہٹاؤ' بھارت نے کہا کہ ہم نہیں ہٹائیں گے' پہلے پاکستان ہٹائے۔ جنرل پرویز مشرف نے کہا تم پہلے لاتے تھے اور تم ہی پہلے ہٹاؤ گے اور اسی نے ہٹائی ہیں۔ وہ شخص کسی کے ساتھ deal کرنے والا نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین، محترمہ! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جی!

وزیر زراعت: مجھے انتہائی خوشی ہے کہ ہماری بہن بڑی بوکھل ہیں اور بڑی argumental تقریر کر رہی ہیں لیکن میں گزارش کروں گا کہ اگر وہ آہستہ آواز میں بولیں تو بہتر ہو گا تاکہ ہم سب کو سمجھ لگے۔ ہم خود کفیل ہیں' اپوزیشن یہ نہ سمجھے کہ ہم بوکھل نہیں ہیں۔ ہماری بہن بوکھل ہے۔۔۔ اگر آرام سے گفتگو کرے تو ہمیں سمجھ لگ جائے گی۔

جناب چیئرمین، جی' محترمہ! فرمائیں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز، جناب چیئرمین! جنرل پرویز مشرف صاحب کو اور پرویز الٰہی صاحب کو تائید ربی حاصل ہے کیونکہ پروین سکندر گل صاحبہ نے فرمایا کہ جب نیت نیک ہوتی ہے تو کام میں برکت بھی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد بھی حاصل ہوتی ہے۔ صدر مشرف deal کرنے والے آدمی نہیں ہیں۔ وہ اعتزاز احسن کی طرح نہیں کہ بے نظیر بھٹو کے دور اقتدار میں انڈیا نے کہا کہ ہمیں سکھ دہشت گردوں کی لسٹ دو ہم تمہارے ساتھ مسئلہ کشمیر پر deal کریں گے تو اعتزاز احسن نے سکھوں کی لسٹ انہیں فراہم کر دی۔ پھر انہوں نے چن چن کر سکھوں کو مار ڈالا اور آپ جانتے ہیں کہ اس سلسلے میں اعتزاز احسن صاحب پر مقدمہ بھی درج ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں بجٹ تقریر کی طرف آتی ہوں۔ سب سے پہلے میں وزیر خزانہ جسٹس بہادر دریشک صاحب اور اپنے وزیراعلیٰ چودھری پرویزالٰہی صاحب کو اتنا اعلیٰ و ارفع بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! صوبہ پنجاب میں چودھری پرویزالٰہی کی حکومت نے پہلی مرتبہ ایسا بجٹ پیش کیا ہے جس میں بیورو کریسی کو اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ حکومتی پارٹی کی عوام دوست پالیسیوں کو بروئے کار لایا جائے اور ترقیاتی کاموں کے بجٹ کے اجراء و شمار کے لئے لیڈر کے احکامات پر عمل درآمد کیا جائے۔ میں یہ سوچتی ہوں کہ اگر اس بجٹ کو بیورو کریسی سے آزاد اور سیاسی لحاظ سے خودمختار بجٹ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے مالیاتی ڈسپلن ہونا بہت ضروری ہے۔ اسی لئے اس بجٹ کے ذریعے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف صاحب کے اصلاحی پروگراموں کو بھی جاری رکھا جائے کیونکہ انہی پروگراموں کی وجہ سے صوبے اس قابل ہوئے تھے کہ ترقیاتی پروگراموں کو جاری کر سکیں۔ اس بجٹ میں غریبوں میں پانچ پانچ مرلے کے دو لاکھ پلاٹ مفت تقسیم کئے جائیں گے' پرائمری تک نصابی کتابیں مفت دی جائیں گی۔ چودھری پرویز الٰہی نے ایک تین سالہ ویژن پروگرام دیا ہے' پارٹی منشور کو اہمیت دی ہے' اس بجٹ کے ذریعے ایک نئی سمت عوام کو دکھائی گئی ہے۔ عوام میں نیک خیالات کا پرچار کیا گیا ہے۔ اگر میں نظام تعلیم کی طرف آؤں تو پہلی دفعہ سات ارب روپے سالانہ نظام تعلیم کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ ٹاٹ سسٹم کو ختم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ سکولوں کے سسٹم کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ والدین کو یہ پیغام بھی پہنچایا گیا ہے کہ پبلک سکولوں تک بچوں کو پہنچایا جائے کیونکہ مشہور زمانہ نوبل انعام یافتہ سائنس دان' ڈاکٹر عبدالسلام نے بھی پبلک سکولوں سے ہی تعلیم حاصل کی تھی۔

جناب چیئرمین! بلدیاتی نظام کے لئے 65۔ارب روپے رکھے گئے ہیں جبکہ پچھلے سال 60۔ ارب روپے تھے۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی حالت بہت بری ہے اس کے لئے بہتری کا منصوبہ بنایا گیا ہے جو TMA کی حالت کو درست کرے گا۔ اس کو مراعات دی جائیں گی اور اس کے پچھلے قرضے معاف کر دئیے جائیں گے۔ اس بجٹ کے ذریعے ایشیائی ترقیاتی بنک سے 225 اور عالمی بنک سے 075 فیصد قرضے لے کر وفاق کو 18 فیصد قرضے واپس کئے گئے ہیں۔ اس سے سالانہ اربوں روپے کی بچت ہوگی جو ترقیاتی کاموں کے

سلسلے میں استعمال ہوں گے۔ یہ کریڈٹ بھی چودھری پرویز الٰہی کو ہی جاتا ہے جنہوں نے اتنی بڑی مقدار میں قرضہ واپس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کسی بھی ملک کی معیشت میں زراعت ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ ایک پائیدار ستون ہے جس پر چل کر صوبہ خوشحالی کی جانب گامزن ہوتا ہے۔ شعبہ زراعت کو 14 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد شرح سود پر قرضے جاری کئے جائیں گے۔ زرعی ٹیکس پر چھوٹ اور آبیانہ پر فلیٹ ریٹ مقرر کر دیا گیا ہے جس سے پٹواری کلچر ختم ہوگا اور بڑے زمینداروں کو نوازنے میں کمی ہوگی۔ کسان کو مقررہ قیمت پر گندم مل رہی ہے۔ ٹیوب ویلوں پر 33 فیصد سبسڈی سے حکومت پنجاب 48 کروڑ روپے ادا کرے گی۔ 2۔ارب روپے نہروں کی پختگی کے لئے مختص کئے گئے ہیں اور 15 ہزار کھالے تین سال میں نئے پختہ کئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین! انصاف کی فراہمی کے لئے بھی بہتر اقدامات کئے گئے ہیں جس سے عدالتی نظام میں بہتری آئے گی۔ جیلوں میں خواتین اور بچوں کی حالت بہتر کرانے کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں اور ہائی ویز پر ہر 20 کلومیٹر پر ایک چیک پوسٹ قائم کی جائے گی۔ جنگ عظیم کے دوران برطانوی وزیر اعظم چرچل سے کسی نے پوچھا کہ کیا تم یہ جنگ ہار رہے ہو؟ اس نے کہا کہ ہماری عدالتیں انصاف فراہم کر رہی ہیں' ہمارے عوام کو انصاف مل رہا ہے۔ ہم مضبوط ہیں اور ہم یہ جنگ یقیناً جیت جائیں گے۔

جناب والا! پولیس والے بھی 10 ہزار نئے بھرتی کئے جا رہے ہیں اور پولیس کے نظام کو بھی بہتر کیا جا رہا ہے۔ ملک میں وفاقی اور صوبائی سطح پر سرکاری ملازمین کے لئے گھروں کی کمی ہے' اس لئے نئی ہاؤسنگ سکیمیں متعارف کروائی جا رہی ہیں۔ حکومت پنجاب نے گھروں کی رجسٹریشن میں کمی کر دی ہے۔ چودھری پرویز الٰہی Lahore Ring Road کے منصوبے کو جلد شروع کروانے کے لئے بھی کوشاں ہیں۔ یہ سڑک 200 ملین روپے کی رقم سے تعمیر ہوگی اور یہ یتیم خانہ چوک سے شروع ہو کر ایئر پورٹ کے راستے کو مختصر کرے گی۔ عوام کا وقت بھی بچے گا اور مال روڈ پر under passes بھی تعمیر ہوں گے۔

تعمیر و ترقی کا دور چودھری پرویزالٰہی کی قیادت میں شروع ہو چکا ہے۔ یہ بجٹ پسماندہ علاقوں کی طرف توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔ جنوبی پنجاب سے خواتین اسمبلیوں میں آئی ہیں۔ غیر ترقی یافتہ علاقوں سے اسمبلیوں میں خواتین کا پہنچنا ہی ایک خوش آئند بات ہے۔ چودھری پرویزالٰہی اس امر کو ثابت کر رہے ہیں اور اگر ان کو عوامی وزیراعلیٰ کا خطاب دیا جائے تو یہ غلط نہیں ہوگا۔ چودھری پرویزالٰہی وہ واحد وزیراعلیٰ ہیں جو فالتو باتیں نہیں کرتے، جو عمل کرنے پر یقین رکھتے ہیں، جو کسی قسم کے حالات کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قسم کے درد، گرم اور سرد حالات میں بھی وہ سیاست میں موجود رہے ہیں۔ یہ وہ واحد وزیراعلیٰ ہیں جو ارکان اسمبلی کو بھی ساتھ لے کر چل رہے ہیں اور ناظمین کو بھی ان کے اختیارات استعمال کرنے کی اجازت دے رہے ہیں لیکن دوسرے صوبوں کا جائزہ لیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ اتنا مشکل کام وہ کتنی آسانی سے اپنی فہم و فراست کے ساتھ کر رہے ہیں۔ چودھری پرویزالٰہی کالا باغ ڈیم پر بھی تمام صوبوں سے اتفاق رائے حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اگر وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گئے تو تاریخ ان کو ہمیشہ اچھے لفظوں سے اور محب وطن انسان کے نام سے یاد کرے گی۔ پاکستان زندہ باد۔ قائداعظم زندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**MR CHAIRMAN:** Thank you very much. The House is adjourned for 15 minutes and all the Members are requested to take a cup of tea in Cafeteria. Thank you.

(اس مرحلہ پر ہاؤس کی کارروائی 15 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(وقفے کے بعد 1 بجے کر 12 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر، اب میں محترمہ شمیم اختر صاحبہ کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

محترمہ شمیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ جناب سپیکر! بجٹ پر کچھ کہنے سے پہلے میں تھوڑا سا اس کے پس منظر یعنی میں 1999 میں جاؤں گی۔ یہ وہ وقت تھا جب ہمارا ملک کرپشن کی انتہاؤں کو پہنچا ہوا تھا، جب پاکستان کو دہشت گردوں کی لسٹ میں شامل کیا جانے والا تھا اور

قوم ناامیدی کے دہانے پر کھڑی کسی معجزے کی منتظر تھی جو اس کو ان ناسازگار حالات سے نکالے۔ ایسے میں ایک محب وطن وردی والا آیا۔ میں سلام کرتی ہوں پرویز مشرف کی عظمت کو، دانائی کو، تدبر کو کہ وہ منجدھار میں گھری ہوئی اور بھنور میں پھنسی ہوئی پاکستان کی نیا کو طوفان سے بچا کر کنارے پر لائے اور پھر اسے اس کے مستحق وارثوں کے حوالے کیا۔ جمہوری عمل کو جاری و ساری کیا اور اس ملک کو پھلنے پھولنے کے لئے عوامی نمائندوں کو سونپا لیکن یہ عوامی نمائندے کیا کر رہے ہیں؟ یہ اپنے اعمال پر غور کریں کہ کیا یہ جمہوری تقاضوں کو پورا کر رہے ہیں؟ کیا یہ اس مقدس ایوان کا حق ادا کر رہے ہیں؟ میرے سامنے والے بنچوں پر بیٹھنے والے اپوزیشن کے اراکین جو اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہیں، میں معزز پریس اور میڈیا کے توسط سے ان سے کہنا چاہوں گی کہ کیا وہ اپنے حلقوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں؟ جب وہ دوبارہ اپنے حلقوں میں واپس جائیں گے تو وہ اپنی عوام اور ووٹرز کو کیا منہ دکھائیں گے جن کے ووٹ لے کر اس اسمبلی میں آئے ہیں؟ وہ آپ پر نظریں جمائے ہوئے ہیں کہ آپ اس اسمبلی میں ان کے مستقبل کا کیا فیصلہ کر کے آتے ہیں۔ آپ نے حق ادا کرنا ہے اور اپنے ایک ایک ووٹر کا return کرنا ہے لیکن آپ ان کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ آپ اس ایوان میں آتے ہیں، ڈیسک بجا کر، نعرے لگا کر، سیٹیاں بجا کر چلے جاتے ہیں اور لاکھوں روپے کے الاؤنسز، تنخواہیں اور مراعات بھی لیتے ہیں۔ کیا آپ ان رویوں کی تنخواہیں لیتے ہیں؟ جب اسمبلی میں جمہوری عمل واقع ہو رہا ہوتا ہے، عوام کی فلاح و بہبود کے لئے قانون سازی ہو رہی ہوتی ہے تو یہ شور و غل اور دنگا فساد کر کے اس عمل کو مجروح کرتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ لوگ اس طرز عمل سے اپنی عوام کے مستقبل سے دشمنی کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے ملک سے غداری کر رہے ہوتے ہیں۔ جس طریقے سے یہ اس ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں، اس جمہوریت سے واک آؤٹ کرتے ہیں تو اسی طریقے سے انھیں اپنی تنخواہوں اور الاؤنسز سے بھی واک آؤٹ کر دینا چاہئے۔ یہ ایسا کیوں کریں گے؟ یہ ایسا نہیں کریں گے کیونکہ اس طرح سے ان کے اکاؤنٹ کیسے raise ہوں گے؟ ان کے بنک بیلنس کس طرح سے بنیں گے؟ یہ اس ملک

اور عوام کا پیسا ملک میں بد امنی اور شر پھیلانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ یہ لوگ جمہوریت کے دشمن ہیں۔ یہ لوگ اپنے رویوں پر غور کرنے کی بجائے جناب صدر صاحب کی وردی کو مسئلہ بنائے ہوئے ہیں۔ یہ ثابت کریں کہ صدر جناب پرویز مشرف صاحب نے لیگل فریم ورک آرڈر کے تحت جو بھی پالیسیاں بنائی ہیں کیا وہ ملک و قوم کے خلاف ہیں؟ کیا وہ ملک کے لئے نقصان دہ ہیں؟ کیا انھوں نے یہ نظام لوگوں کی سہولت اور بہتری کے لئے نہیں بنایا؟ میں اپوزیشن سے یہ سوال کرنا چاہوں گی کہ صدر کی وردی کے علاوہ اس ملک کا اور کوئی مسئلہ نہیں ہے؟ اس ملک میں ناخواندگی کا مسئلہ ہے' غربت کا مسئلہ ہے' قوم کی فلاح و بہبود کا مسئلہ ہے اور لوگوں کی ترقی کا مسئلہ ہے۔ کیا ان کو یہ مسائل نظر نہیں آتے جو یہ L.F.O اور صدر کی وردی کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ میں آپ کے اور اس ہاؤس کے توسط سے اپوزیشن سے درخواست کروں گی کہ خدارا! وہ اپنا رویہ بدلیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ غدارِ ملک کی صف میں شامل ہو جائیں۔

جناب والا! اب میں بجٹ کی طرف آتی ہوں۔ بجٹ کی کوئی ایسی شق نہیں ہے جس پر کسی بھی قسم کا کوئی اعتراض اٹھایا جائے لیکن ہمارے وزیراعلیٰ صاحب نے نابینا اور معذور لوگوں کے لئے جو پالیسیاں بنائی ہیں اور جو فنڈز مختص کئے ہیں' میں اس پر انھیں خراج تحسین پیش کروں گی کیونکہ یہ پاکستان کا ایک neglected portion تھا۔ پہلی حکومتوں نے کبھی بھی ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی تھی۔ میں ان کی اس پالیسی کو بہت بہت appreciate کرتی ہوں۔ نابینا اور معذور افراد بھی اس معاشرے کا حصہ ہیں۔ ان کے لئے بھی اسمبلیوں میں قانون سازی ہونی چاہئے۔ انکی فلاح و بہبود کے لئے بھی کام ہونا چاہئے۔

جناب والا! اپوزیشن کی طرف سے ایک ممبر نے کہا کہ بجٹ میں خواتین کے لئے کچھ بھی نہیں رکھا گیا تو میں ان سے کہوں گی کہ نرسز بھی خواتین میں شامل ہوتی ہیں' ان کو جو upgrade کیا گیا ہے یہ بھی ایک قابل تحسین عمل ہے۔ اس کے بعد اساتذہ میں لیڈی ٹیچرز بھی آتی ہیں' ان کی ٹریننگ کے لئے اور ان کی تنخواہوں میں جو اضافہ کیا گیا ہے

باقی گورنمنٹ ایمپلائیز میں بھی بے شمار خواتین شامل ہوتی ہیں۔ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کر کے قابل تحسین قدم اٹھایا گیا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب میں بیگم ستارہ فیاض کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

بیگم ستارہ فیاض ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ سب بڑائی میرے رب کے لئے ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میرا تعلق ضلع بہاولپور کے ایک چھوٹے سے قصبے اُچ شریف سے ہے جہاں پر عورتوں اور مردوں کے قبرستان جدا جدا ہیں۔ اتنی تفریق! تو میں جنرل صدر پرویز مشرف ' قائد اعظم مسلم لیگ اور چودھری پرویز الہیٰ کی مشکور ہوں کہ انھوں نے اتنی بڑی تعداد میں خواتین کو نمائندگی دے کر اتنی بڑی تعداد میں اسمبلی میں پہنچایا ہے۔ خواتین ہمارے معاشرے کا ignored طبقہ تھیں لیکن انہیں اسمبلی میں پہنچا کر یہ احساس دلایا گیا کہ عورتیں بھی مردوں سے کم نہیں ہیں۔ عورتیں وہ کام کر رہی ہیں جو آج تک کسی مرد حضرات نے نہیں کیا۔ میں ایک چھوٹی سی مثال آپ کو دیتی ہوں کہ میرے ہی کہنے پر جناب پرویزالٰہی صاحب نے اور جمالی صاحب نے احمد پور شرقیہ کی دو بہنیں جنہیں تیزاب سے جھلسا دیا گیا تھا اور وہ بے یارو مدد گار تھیں' ان کے لئے ساڑھے تین لاکھ روپے کا چیک مجھے بذات خود چودھری پرویزالہیٰ صاحب نے دیا اور میں نے خود ان کو جا کر اپنے ہاتھوں سے دیا۔ ( نعرہ ہائے تحسین )

اس کے بعد جمالی صاحب نے شاہینہ بی بی کے علاج کے لئے انہیں لندن بھی بھجوایا اور اب اس کی پلاسٹک سرجری ہو رہی ہے۔

جناب والا! میں یہ گزارش کروں گی اور آج صرف بہاولپور کی بات کروں گی کیونکہ پنجاب کی بات ہو چکی اور میں خوش ہوں کہ وزیراعلیٰ چودھری پرویزالہیٰ صاحب اور وزیر خزانہ' حسنین بہادر دریشک صاحب نے جو بجٹ پیش کیا ہے یہ لاجواب بجٹ ہے اور یہ مبارکباد کے مستحق ہیں لیکن میں بہاولپور کے حوالے سے بات کروں گی کہ میرا بہاولپور ایک ignored city ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ بہاولپور میں زرعی یونیورسٹی قائم کی جائے کیونکہ وہاں احمد پور شرقیہ کی کپاس پورے پاکستان بلکہ دنیا میں مشہور ہے۔ وہاں پر باغات ہیں' آم

ہیں' اورنج' کپاس' چاول' گنا تمام فصلیں وہاں پر ہوتی ہیں۔ اس لئے وہاں پر زرعی کالج کی یا یونیورسٹی کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ سلائی مشینیں دینے سے' سائیکل دینے سے یا پانچ سو' ہزار روپے کا چیک دینے سے غربت دور نہیں ہوتی۔میں چاہتی ہوں کہ وہاں پر ایک انڈسٹری قائم ہو بلکہ ہیوی انڈسٹری قائم ہو جس طرح کوٹ ادو' گجرات' لاہور' فیصل آباد' رحیم یار خان میں قائم ہیں اسی طرح بہاولپور میں بھی ہیوی انڈسٹری ہونی چاہئے تاکہ بے روزگاروں کو روزگار مل سکے۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گی بلکہ اپنے پورے ہاؤس سے یہ گزارش کروں گی کہ وہ اپنے تمام فنڈز سب ہمارے جو مسلم لیگ (قائداعظم) کے ایم پی ایز ہیں وہ بہاولپور کو دیں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ بہاولپور کی زمین بہت پیاسی ہے۔ وہ پانی کی بوند بوند کے لئے ترس رہی ہے۔وہاں پر پانی چاہئے' سڑکیں چاہئیں' سیوریج سسٹم چاہئے' بجلی چاہئے That's all' شکریہ

جناب سپیکر، محترمہ درشوار نعیم صاحبہ!

جناب سعید اکبر خان ،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، فرمائیں۔

جناب سعید اکبر خان ،جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جتنی ہماری محترم لیڈیز ایم پی ایز بنی ہیں۔ یہ کسی حلقہ یا کسی علاقہ سے منتخب ہو کر نہیں آئیں۔ان کا اپنے آبائی علاقے سے تعلق ضرور ہے۔ یہ تو پنجاب کی سطح پر ایم پی ایز بنی ہیں کیونکہ پورے پنجاب کے ایم پی ایز نے ان کو ووٹ دیئے ہیں ان کو تو پورے پنجاب کی بات کرنی چاہئے نہ کہ بہاولپور کی بات کرنی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میری ان سے یہ گزارش ہے کہ جب بھی یہ بات کریں ہمارا یہ ضرور خیال رکھیں اور جتنے ان کے فنڈز ہیں یہ تمام ایم پی ایز کو distribute کریں اور وہ آگے ان کی ترقیاتی سکیموں پر خرچ کریں کیونکہ جتنا ہاؤس ہے' جتنے ایم۔پی۔ایز معزز بیٹھے ہیں' ان کے ووٹوں سے یہ ایم پی ایز بنی ہیں۔ جتنی جس پارٹی کی اکثریت تھی اس بنیاد پر یہ ایم۔پی۔ایز منتخب

ہوتی ہیں۔ میری اس سلسلے میں بڑی مودبانہ گزارش ہے کہ جتنی بھی لیڈیز ایم۔پی۔ایز ہیں اور ان کو جو فنڈز ملے ہیں یہ تمام فنڈز اپنے جو ان کے بھائی ایم۔پی۔ایز ہیں ان کو تقسیم کر دیں اور ہم ان کا اس بات پر تہہ دل سے شکریہ ادا کریں گے۔مہربانی

جناب سپیکر: شکریہ۔

محترمہ ستارہ فیاض : جناب والا! میں یہ گزارش کروں گی کہ کیا بہاولپور پنجاب کا ضلع نہیں ہے؟ یہ آپ کس طرح کی بات کر رہے ہیں؟ میں اپنے بہاولپور اور پنجاب کی بات کر رہی ہوں۔ یہ نہیں کہہ رہی کہ آپ کے ووٹوں سے ہم بنے ہیں۔ آپ ہمیں ٹکٹ دیں۔ ہم مقابلہ کریں گی اور ہم آپ کو جیت کر دکھائیں گی۔

جناب سپیکر: شکریہ مہربانی۔ محترمہ در شہوار نیلم صاحبہ!

محترمہ در شہوار نیلم :بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے یہاں بولنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے تو میں جناب وزیراعلیٰ پرویزالٰہی اور صوبائی وزیر خزانہ جناب حسنین بہادر دریشک صاحب کو اتنا متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دیتی ہوں۔ گزشتہ تمام جمہوری اور غیر جمہوری حکومتوں کے دیئے گئے بجٹ کے مقابلے میں بلاشبہ پنجاب کی تاریخ کا یہ بہترین بجٹ پیش کیا گیا ہے۔اس بجٹ میں ہر سیکٹر کو focus کیا گیا ہے' چاہے وہ سوشل سیکٹر ہو' زراعت ہو ' صنعت ہو' صحت ہو' تعمیرات ہو اس کے علاوہ پینشن اور تنخواہیں ہیں۔ ان کے علاوہ اس بجٹ کی سب سے جو خاص بات ہے وہ یہ ہے کہ تعلیم کے شعبے پر پورے غور و خوض اور سوچ بچار کے بعد منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ اس منصوبے میں غریب بچوں کے والدین کو وہ lucrative incentive دیا گیا ہے کہ وہ اپنا معاشی بوجھ کم کرنے کے لئے اپنے بچوں کو سکول بھیجنے پر مجبور ہوں۔ حکومت پنجاب نے غریب کے بچوں کے لئے تعلیم کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ جو بچے میٹرک تک مفت تعلیم حاصل کریں گے انشاء اللہ وہ آگے بھی اپنی تعلیم جاری رکھ کر اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کر سکیں گے اور ملک و قوم کی خدمت کریں گے۔ جہاں ہماری تعلیم مفت کر دی گئی ہے وہاں

مجھے یقین ہے کہ ان سکولوں کی تعلیم کا معیار بھی اعلیٰ ہو گا تاکہ یہ بچے دنیا کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی پوری صلاحیت سے مالا مال ہوں۔ ان کے نصاب اور معیار کا خاص خیال رکھنا ہو گا اور فنڈز کے استعمال کو کارآمد بنانا ہو گا۔ ایک بات کی مجھے بہت خوشی ہے کہ انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کو یونیورسٹی کا درجہ دے کر ایک احسن قدم اٹھایا گیا ہے کیونکہ ایسے ادارے ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! صحت کے شعبے میں بھی قابل تعریف اقدامات کئے گئے ہیں جن میں معیاری علاج کی فراہمی' بنیادی صحت کے مراکز' دیہاتوں میں زچہ بچہ کی طبی سہولیات' ایمرجنسی اور گائنی وارڈ کا قیام ہے۔ میں آپ کی توجہ ہسپتال میں پیرا میڈیکل سٹاف کی کمی کی طرف دلاتی ہوں۔ غیر تربیت یافتہ سٹاف اور غیر تربیت یافتہ افراد سے کام چلانے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے مریضوں کو اور ہسپتال کے medical equipment کو نقصان پہنچنے کا بھی خدشہ رہتا ہے۔ پیرا میڈیکل سٹاف کی تربیت کے لئے ٹریننگ سکول کی ضرورت ہے' اس سلسلے میں نجی شعبے سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔ ان تمام منصوبوں پر انشاء اللہ تعالیٰ عمل درآمد ہو گا اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر حال میں جمہوری حکومت قائم رہے۔ اگر کسی بھی طرح سے جمہوریت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تو اس کا نقصان صرف اور صرف عوام کی معاشی ترقی پر پڑے گا۔ وزیراعلیٰ پنجاب جناب چودھری پرویزالہیٰ عوام کی خدمت کرنے کے لئے آئے ہیں اور پورے پنجاب کے عوام ان کے ساتھ ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ' مہربانی۔ چودھری نذر حسین گوندل صاحب!

چودھری نذر حسین گوندل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ' جناب سپیکر! میں حکومت پنجاب کی طرف سے ایک احسن اور بہترین بجٹ پیش کرنے پر وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویزالہیٰ صاحب اور وزیر خزانہ پنجاب' جناب حسنین بہادر دریشک اور وزیراعلیٰ کی کابینہ کے جملہ اراکین کے ساتھ ساتھ ماہر اقتصادیات حکومت پنجاب اور مختلف محکمہ جات کے سربراہان کا اپنی طرف سے اور ہاؤس کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ایک اچھا بجٹ پیش کرنے

پر ان کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔

جناب والا! بڑے عرصے کے بعد حکومت پاکستان کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب کا بجٹ اس لحاظ سے احسن ہے کہ ترقیاتی پروگراموں کے لئے فاضل مد میں رقم رکھی گئی ہے۔ فاضل رقم رکھنے کی وجہ سے پسماندہ علاقوں کے مسائل حل ہوں گے۔ یہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ موجودہ حکومت اور خاص طور پر جنرل پرویز مشرف صاحب کی سابقہ تین سالوں میں جو کارکردگی رہی ہے' احسن طریقے سے جو انہوں نے عنان حکومت چلایا ہے اور انہوں نے فضول خرچی بند کر کے جو بچت کی ہے' اس بنیاد پر ہمارے خزانے میں پیسا زیادہ آیا اور اسی وجہ سے ترقیاتی مد میں زیادہ رقم خرچ ہو رہی ہے۔ اس بنیاد پر میں سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے احسن طریقے سے اپنی حکمت عملی بنائی اور فضول خرچیوں سے رقم بچا کر خزانے میں فاضل بجٹ مہیا کیا' میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ قابل تحسین وہ اشخاص ہیں' وہ ادارہ ہے' وہ حکومت ہے جنہوں نے آج ہمیں اس قابل کیا ہے کہ ہم ترقیاتی پروگرام میں اتنی رقم خرچ کر سکے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! میں اس کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کے رویے پر بھی تنقید کرنا بجٹ کی تقریر کا ایک حصہ سمجھتا ہوں کہ جن کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ ہاؤس میں موجود رہتے' اپنی تجاویز شامل کرتے' ان کی تجاویز پر غور ہوتا اور ان کی تجاویز پر عمل کرتے ہوئے عام لوگوں کے لئے شاید کوئی فائدے اور ان کی ترقی کی کوئی بات ہو سکتی۔ مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری محسوس نہ کی' وہ یہاں موجود نہ رہے اور بجٹ تقاریر میں حصہ نہ لیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے لئے باعث شرم اور عوام کے لئے یہ اچھا قدم نہیں ہے۔

جناب والا! میں بجٹ کے ساتھ ساتھ یہ تجاویز عرض کروں گا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پنجاب کے زیادہ علاقے پسماندہ ہیں' انہیں ترقی دینا اس بجٹ کا اولین حصہ ہے لیکن آپ سے میری یہ گزارش ہے کہ پنجاب کے وہ علاقے جو انتہائی پسماندہ ہیں' جو بارانی ایریا ہیں' جن میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ ڈیرہ غازی خان ڈویژن ہے' بہاول پور ڈویژن ہے' سرگودھا ڈویژن کے اضلاع میانوالی' بھکر' خوشاب کا کچھ علاقہ ہے اور راولپنڈی ڈویژن کے چاروں اضلاع

ہیں' میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ ان علاقوں کی آپ حالت زار دیکھیں کہ آپ بے شک (چاہی علاقے) آبپاش علاقوں کا نہری پانی دگنا کریں' ششماہی نہری پانی ان کے لئے سالانہ کریں' آپ کچے نالوں کو پکا کریں لیکن بارانی علاقے جہاں لوگوں کو پینے کے پانی کا اولین مسئلہ ہے وہاں آپ پینے کے لئے پانی مہیا کریں۔ یہ ان کی ابتدائی ضرورت ہے۔ ایسے علاقوں میں زیر زمین پانی ملتا ہی نہیں ہے اور اگر ملتا ہے تو وہ کڑوا ہے تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اگر آپ نہری پانی درست کر رہے ہیں تو آپ نے واٹر سپلائی سکیم کے لئے جو پیسا رکھا ہوا ہے وہ ان علاقوں میں ترجیحی بنیاد پر خرچ کریں اور بارانی علاقوں کو پینے کا صاف اور میٹھا پانی مہیا کرنے کے حوالے سے develop کریں۔ اس کے علاوہ پنجاب کی وہ زمین جہاں آج تک پانی نہیں پہنچ سکا اسے آبپاش کیا جائے تو اس کے لئے بارانی اور ان تمام علاقوں میں چھوٹے ڈیموں کی احسن سکیمیں بن سکتی ہیں یا اس کے ساتھ ساتھ ٹیسٹ بور ترویج کیا جائے تاکہ زمینداروں کو ارزاں نرخوں پر ٹیسٹ بور کر کے دیئے جائیں اس سے پتا چلے کہ کتنی گہرائی پر اور کہاں پانی دستیاب ہے یا درست ہے۔ میں اس ضمن میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ مزید ترقیاتی پروگرام مرتب کرتے وقت ان علاقوں کو ترجیحی بنیاد پر مدنظر رکھا جائے جو پسماندہ ہیں' جہاں بنیادی ضرورتیں نہیں ہیں' جہاں بجلی نہیں ہے' سڑک نہیں ہے' پینے کا پانی نہیں ہے اور ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو زندگی کی کوئی سہولت نہیں ہے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ ترقیاتی سکیموں اور منصوبوں پر مزید غور کرتے وقت پسماندہ' ترقی پذیر اور پچھلے پچاس سالوں سے نظر انداز کئے گئے بارانی علاقوں کو اولین بنیاد پر سہولیات مہیا کی جائیں تاکہ وہ غریب لوگ بھی 21 ویں صدی کے مناظر دیکھ سکیں۔ بہت' بہت مہربانی۔

**جناب سپیکر:** شکریہ۔ محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!

**محترمہ نسیم لودھی:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اسمبلی میں بولنے کا موقع دیا۔ اس سے پہلے کہ میں بجٹ کے سلسلے میں چند الفاظ کہوں میں سب سے پہلے اپوزیشن کے رویے پر بات کروں گی جو بے حساب ووٹ لے کر آئے ہیں اور اپنا

سبق جدہ سے لے کر آتے ہیں اور دبئی سے لے کر آتے ہیں۔ انہوں نے ان لوگوں کی پرواہ چھوڑ دی ہے جو بے چارے معصوم لوگ کبھی پانی کے لئے' اپنی نوکریوں کے لئے اور اپنے بیمار بچوں کے لئے تڑپ رہے ہوتے ہیں لیکن انہیں صرف ہنگامہ آرائی کا شوق ہے۔ جب بھی آتے ہیں "گو مشرف گو" کے نعرے لگاتے ہیں حالانکہ عالمی حالات جس تیزی کے ساتھ تغیر پذیر ہوئے ہیں یہ سب کے لئے فکر انگیز ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ موجودہ قیادت بالخصوص جناب صدر جنرل پرویز مشرف نے غیر جذباتی انداز میں فیصلے کئے اور پاکستان کو ذمہ دار ملک ہونے کا status دلوایا۔ میں اس کے علاوہ یہ بھی کہوں گی کہ جب بنگلہ دیش مشرقی پاکستان تھا تو صوبائی اسمبلی میں ہنگامہ آرائی ہوتی۔ وہاں پر سپیکر کو مقہور کر دیا گیا اور سپیکر پر حملہ ہوا جس کے نتیجے میں صوبائی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر شاہد علی ہاؤس کے اندر زخمی ہوئے اور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئے جس کا خمیازہ ہم نے گیارہ سال بھگتا۔ (قطع کلامیاں) یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے مجھے افسوس ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلز۔

محترمہ نسیم لودھی: اس وجہ سے مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بنا۔ اس پر ہنسیں نہیں بلکہ سوچیں کہ اپوزیشن کو اپنے طرز عمل کو درست کرنا ہوگا۔ اسمبلی کو ایک ادارے کی حیثیت سے ایک مقام اور احترام دینا ہوگا و گرنہ ہماری لغزشیں' کوتاہیاں' کمزوریاں منہ کھولے اس معاشرے کو نگل جانے کی منتظر ہیں۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ چودھری پرویزالہیٰ' وزیراعلیٰ پنجاب نے عوامی فلاح و بہبود کے حوالے سے ریکارڈ اور مثالی فیصلے کئے۔ قائداعظم مسلم لیگ کی حکومت نے 13-جون 2003 کو جو بجٹ پیش کیا وہ انقلابی اور فلاحی نقطۂ نظر سے ایک اہم دستاویز ہے۔ اس میں عوامی فلاح و بہبود کے لئے جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں اس کے لئے چودھری پرویز الہیٰ' وزیراعلیٰ پنجاب مبارک باد کے مستحق ہیں اور ان کے ساتھ میں وزیر خزانہ' حسنین بہادر دریشک صاحب کو بھی مبارک باد پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! وزیراعلیٰ پنجاب نے 6 ماہ کی مختصر حکومت میں جو پالیسیاں وضع کیں

وہ ان کی عوامیت اور انقلابیت کے جذبوں اور ولولوں کی ترجمان ہے۔ انہوں نے ہر شعبہ زندگی میں اصلاحات کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ وہ کس قسم کے نقطۂ نظر کے حامی ہیں۔ اگر پچھلے 6 ماہ کی حالیہ کارکردگی کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ بے شمار مسائل صوبائی حکومت نے حل کر لئے ہیں اور بے شک بے شمار رکاوٹیں اور مسائل صد سکندری بن کر ہماری راہ میں حائل ہیں۔ مگر وزیر اعلیٰ پنجاب کی نوجوان اور مدبرانہ قیادت وقت کے ساتھ ساتھ انتہائی دانشمندی کے ساتھ عہدہ برا ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اعلان کردہ بجٹ عوام کی سماجی زندگی پر خوشگوار اثرات مرتب کرے گا۔ زراعت، تعلیم، صحت اور ضلعی حکومتوں کے نظام کو تقویت دینے کے لئے سنجیدہ اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ بالخصوص تعلیم کے شعبے میں خصوصی توجہ دیتے ہوئے 140 فیصد کا اضافہ کیا ہے۔ جبھی تعلیم کو عام کرنا حکومت ناگزیر سمجھتی ہے۔ عوام کی سماجی حالت زار میں تبدیلی کے لئے، ترقیاتی کاموں کے لئے، بھاری رقوم مختص کی گئی ہیں۔ تنخواہوں میں اضافہ ایک اہم فیصلہ ہے۔ میں کہوں گی کہ موٹر سائیکل اور چھوٹی گاڑیوں کی ٹرانسفر فیس میں اضافہ نہ کیا جائے تو بہتر ہوگا کیونکہ یہ دونوں سواریاں عام آدمی کے استعمال میں ہوتی ہیں۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر یہ کہوں گی کہ اپوزیشن نے جو طرز عمل جان بوجھ کر اختیار کیا ہے۔ وہ انتہائی افسوسناک ہے، بچگانہ ہے۔ LFO کا صوبائی اسمبلی سے تعلق ہی نہیں ہے مگر جس طرح ایوان کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے۔ یہ ہماری سیاسی تاریخ کا ایک المناک باب ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں اجازت چاہوں گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب چودھری طالب حسین صاحب!

جناب طالب حسین چودھری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ پنجاب حکومت نے جو بجٹ 2003-04 پنجاب اسمبلی میں پیش کیا ہے یہ بہت ہی ظاہی بجٹ ہے۔ تعلیم اور صحت، جن کی اصلاح کی بہت ضرورت تھی، اس میں ڈویلپمنٹ کے فنڈ کی بھی بہت ضرورت تھی، وہ پنجاب حکومت نے فراہم کیا ہے۔ جب ہم اپنے حلقے میں جاتے تھے تو

سکولوں کی حالت زار دیکھتے تھے۔ وہاں پر چار دیواری نہیں' پانی نہیں' بجلی نہیں اور اساتذہ کی کمی ہے' یہ ساری کمی انشاء اللہ اس حکومت نے دور کر دی ہے اور اتنا زیادہ بجٹ پیش کیا ہے یعنی سات ارب روپیہ پیش کیا ہے۔ انشاء اللہ تعلیم کی حالت بہت بہتر ہو جائے گی۔ میں اس کی بہت تعریف کرتا ہوں۔ میں چودھری پرویزالہیٰ کو اس اعلیٰ اقدام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

صحت کے شعبے میں بھی بڑا اچھا اور اعلیٰ بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ دیہاتی اور سرحدی علاقے میں' میں کچھ کمی محسوس کرتا ہوں کہ جہاں پر ڈسپنسریاں بنائی جاتی ہیں' جو کہ صرف عمارت کی شکل میں ہی رہ جاتی ہیں۔ وہاں پر ڈاکٹر یا پیرا میڈیکل سٹاف پہنچ نہیں پاتا تو میری ایک رائے ہے کہ اگر موبائل ڈسپنسریاں دور دراز سرحدی علاقوں میں چلی جائیں تو وہاں پر عمارتیں بنانے کی بھی اتنی ضرورت محسوس نہیں ہو گی۔

اب میں زراعت کی بات کرتا ہوں۔ ہمارے وزیر اعلیٰ نے شروع سے ہی زراعت کو بڑی ترجیح دی ہے اور ہم اس کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔ زراعت میں جو ساڑھے بارہ ایکٹر تک لیکس معاف کیا گیا ہے یہ بڑا احسن اقدام ہے کہ آبیانہ کا ریٹ پٹواریوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے یکساں کر دیا گیا ہے لیکن کچھ کمی محسوس ہوتی ہے کہ اگر ضلعی حکومتوں سے مارکیٹ کمیٹیوں کے نظام کو بھی کاشتکاروں کے لئے پنجاب حکومت اپنے ذمہ لے لے اور farm to market road بھی لے لے تو مجھے یقین ہے کہ ہم زراعت میں مزید ترقی کریں گے اور زیادہ GDP میں ترقی حاصل کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں ایک اور چیز محسوس کرتا ہوں کہ جہاں کاشتکاروں کو پنجاب حکومت اپنے فنڈ سے بجلی کھال دے رہی ہے' وہاں تین ایکٹر کے کاشتکاروں کو جو خود کاشت نہیں کرتے اور دوسروں کو ٹھیکے پر زمین دے دیتے ہیں اگر وہاں پر جدید فارم متعارف کرائے جائیں اور ان کو فارم بنا کر دے دیئے جائیں تو وہ اپنی تین ایکٹر زمین پر بھی اتنی روزی کما سکیں گے کہ انھیں مزید روزگار کے لئے شہر میں نہیں آنا پڑے گا۔

زراعت کی ترقی کے لئے ایک اور اہم قدم یہ بھی ضروری تھا کہ پنجاب کوآپریٹو

سوسائٹی کاشتکاروں کو جو بیج کے لئے قرضے دیتی ہے۔۔۔میرے حلقے میں پچھے پاکستان انڈیا کے کشیدہ حالات کی وجہ سے مانتر گئے تھے۔ وہاں کاشتکاروں نے قرضے لئے ہوئے تھے۔وہاں پر پانچ ہزار' تین ہزار' دس ہزار تک سوسائٹی کی شکل میں قرضے لئے ہوئے تھے۔ مرکزی حکومت نے وہاں پر ADP میں 25ہزار تک قرضہ معاف کر دیا تھا۔ کیا ہی اچھا اقدام ہوتا کہ ہماری پنجاب حکومت بھی ان غریب کاشتکاروں کو جن کے ذمہ پانچ پانچ' دس دس ہزار قرضہ ہے اگر وہ بھی معاف کر دیتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

لائیو سٹاک اور ڈیری بھی زراعت کا ایک اہم پہلو ہے۔ جہاں پر کاشتکار' کاشتکاری کرتے ہیں وہاں پر اپنے جانور بھی پالتے ہیں اور دودھ اور گوشت کے لئے بھی جانور رکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ساہیوال نسل کی preservation کے لئے رعایت دی گئی ہے وہ بڑی اچھی ہے۔ ہم بیت المال اور زکوٰۃ سے جو نقد پیسے کسی کی بحالی کے لئے دیتے ہیں اگر دیہاتیوں کو نسل والے جانور دیئے جائیں اور پیسے نہ دیئے جائیں تو وہ اسے پال کر اپنا بھی گزارا کریں اور اس طرح ان کی بحالی بھی ہو جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جنگلات میں' میں نے اپنے حلقہ میں دیکھا ہے کہ کیکر اور شیشم کے درخت ختم ہو گئے ہیں۔ ان میں وبا پھیل گئی ہے۔ اس بارے میں تحقیق کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں' یہ بڑا احسن اقدام ہے کہ ہمارا ماحول اور جنگلات ویسے ہی ہوں جیسے کہ پہلے تھے اور اسی طرح ہماری زمینوں پر شیشم کا درخت قد آور اور طاقتور نظر آنا چاہیے۔

جناب سپیکر، پلیز ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

جناب طالب حسین چودھری: جناب سپیکر! میں ماحولیات پر بھی بات کرنا چاہوں گا کہ ہمارے شہر لاہور کی ہوا بڑی گرد آلود ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ PHA کو زیادہ ذمہ داریاں مل جائیں تاکہ وہ لاہور شہر کو مزید خوبصورت کریں اور شمالی لاہور کو بھی خوبصورت بنایا جائے تاکہ ہم ایک جیسے ہو جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

لاہور شہر جنت نظیر ہے' اس میں تخت حکومت بھی ہے' اس میں نہریں بھی بہتی ہیں' اس میں باغ بھی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ لاہور شہر کو بھی ترقیاتی کاموں میں بالکل نظرانداز نہیں

کرنا چاہئے اور اس پر بھرپور توجہ دینی چاہئے کیونکہ یہ ہم سب کا شہر ہے' ہر ایم۔پی۔اے کا شہر ہے' ہر وزیر کا شہر ہے' وزیراعلیٰ کا اپنا شہر ہے۔

جناب والا! میں ایک بات وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہوں گا کہ ساڑھے بارہ ایکٹر تک جو ریونیو کا ٹیکس معاف کیا گیا ہے' آیا ساڑھے بارہ ایکٹر سے اوپر ریونیو ٹیکس اور انکم ٹیکس دونوں کاشتکاروں کو دینے پڑیں گے یا ایک ہی ٹیکس دینا پڑے گا؟

جناب والا! لاء اینڈ آرڈر لوگوں اور عوام کو احساس دلانے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی اپنی حکومت ہے اور مضبوطی سے چل رہی ہے۔ ہمارے پیارے وزیراعلیٰ صاحب نے لاء اینڈ آرڈر کو بہت اچھی طرح handle کیا ہوا ہے اور اس پر مزید پیسا بھی لگایا ہے تاکہ ہمارے لوگ پرامن طور پر اپنی اپنی خدمات پنجاب کے لئے صرف کرتے رہیں۔ میری اس میں ایک رائے ہے کہ کوئی پرائیویٹ ایجنسی بھی بنائی جائے تاکہ investigation میں اس کا کردار ہو۔ اس طرح جو مسائل سرکاری طور پر investigation میں ہوتے ہیں تو ان کا بھی کوئی حل نکل آئے گا۔ اس لحاظ سے جو بجٹ پیش کیا گیا ہے' یقیناً بہت فلاحی ہے اور اس کی میں جتنی تعریف کروں کم ہے۔جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ نگہت سلیم صاحبہ!

محترمہ نگہت سلیم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان کے floor پر بولنے کا موقع دیا۔ میں وزیر خزانہ اور چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارک باد دیتی ہوں کہ جنھوں نے پنجاب حکومت کے لئے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا۔ اس سے پہلے تاریخ میں کبھی بھی اتنا اچھا بجٹ پیش نہیں کیا گیا جتنا کہ اب انھوں نے پیش کیا ہے۔ میں سال 2003-04 کے بجٹ پر اظہار خیال سے پہلے خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ جس نے پنجاب کی گورنمنٹ کو یہ توفیق دی کہ وہ عوام کی امنگوں کے مطابق بجٹ پیش کر سکے۔

جناب والا! بجٹ 2003-04 کو دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ ملک ترقی اور خوشحالی کی طرف گامزن ہے۔ بجٹ میں بچت کا تخمینہ 22-ارب روپے لگایا گیا ہے۔ سالانہ ترقیاتی

پروگرام میں 30-ارب 50 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ 8- ارب روپے کی بیرونی امداد شامل ہے۔ اس طرح سے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حجم رواں سال کے مقابلے میں 47 فیصد زیادہ ہے اور جب کہ ضلعی گورنمنٹ کو 65-ارب روپے اور تحصیل کونسلوں کو 24-ارب روپے کی رقم دی گئی ہے جو ترقیاتی کاموں میں مددگار ثابت ہو گی۔ پہلی بار ضلعی اور تحصیل کی سطح پر اتنی رقم دی گئی ہے تاکہ سالانہ ترقیاتی پروگراموں میں اضافہ ہو سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! مسلم لیگ (ق) کی حکومت غربت اور بے روزگاری کے خاتمے کا عزم کئے ہوئے ہے۔ میں اس موقع پر چودھری پرویز الٰہی کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے فروغ تعلیم کے لئے جرأت مندانہ فیصلے کئے۔ میٹرک تک مفت تعلیم اور پرائمری تک جو کتابوں کی فراہمی ہے اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ چودھری صاحب کے دل میں غریبوں کے لئے کتنی ہمدردیاں ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ملک میں کوئی بھی بچہ غربت کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہ رہ جائے۔ میں چودھری صاحب کی اس لحاظ سے بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی۔ انہوں نے آٹھ اضلاع میں چھٹی سے آٹھویں کلاس تک کے لئے وظائف اور کمپیوٹر ایجوکیشن کے لئے 45 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ حکومت پنجاب کے ان احکامات کی وجہ سے عوام کے حوصلے بلند ہوئے ہیں اور ان میں یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ موجودہ حکومت عوام کے مسائل حل کرنے میں گہری دلچسپی رکھتی ہے۔

جناب والا! غربت میں کمی ہماری گورنمنٹ کی اولین ترجیح ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت support program کے ذریعے 40-ارب روپے کے چھوٹے قرضے فراہم کر رہی ہے جس سے پنجاب کے اڑھائی لاکھ خاندانوں کو فائدہ حاصل ہو گا۔ رہائشی سکیموں کے ذریعے دو لاکھ افراد کو رہائش کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ کچی آبادی کے مکینوں کے لئے 84 ہزار کو مالکانہ حقوق دیئے جا رہے ہیں اور بے زمین کاشتکاروں کے لئے ایک لاکھ ایکڑ اراضی تقسیم کی جا رہی ہے۔ انہوں نے زکوٰۃ و عشر کو بھی نظرانداز نہیں کیا۔ اس میں بھی غریب

اور نادار بچوں کے لئے 2 ارب روپے کا زکوٰۃ فنڈ رکھا گیا ہے۔ پنجاب کے عوام چودھری پرویز الٰہی کی قیادت میں ترقی اور خوشحالی کی منزلیں حاصل کرنے کی طرف رواں دواں ہیں۔ ہم بہت جلد ملک میں انقلابی اقدامات کے ذریعے غربت' جہالت اور بے روزگاری پر قابو پائیں گے جس سے پاکستان کا وقار بلند ہوگا۔ چودھری صاحب کی حکومت میں جو پسماندہ علاقے ہیں ان کو بھی نظرانداز نہیں کیا گیا۔ چودھری صاحب کا تعلق گجرات سے ہے اور گجرات کی پسماندگی کو دیکھتے ہوئے انہوں نے تمام پسماندہ علاقوں کے لئے ترقیاتی فنڈ کا خصوصی اعلان کیا ہے اور پسماندہ علاقوں کے لوگوں کے دلوں میں ان کی قدر و منزلت اور زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ اپوزیشن کا رویہ بہت غلط ہے۔ ان کو چاہئے تھا کہ وہ بجٹ میں برابر کی discussion کرتے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہماری گورنمنٹ مسلم لیگ (ق) پانچ سالوں میں اتنا کام کر جائے گی کہ آنے والے وقت میں "پی پی" اور "ن" کا نام بالکل ختم ہو جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ آنے والا وقت سارے کا سارا مسلم لیگ (ق) کا ہوگا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: مہربانی۔ جناب اعجاز حسین فرخ صاحب--- تشریف نہیں رکھتے۔ جناب وحید اصغر ڈوگر صاحب!

چودھری وحید اصغر ڈوگر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں سپیکر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنھوں نے اس اہم اجلاس میں مجھے اپنی ناقص آراء جو میں ایوان کو اور اپنی حکومت کو دینا چاہتا تھا' اس کے لئے دیا۔ میں کابینہ اور خاص طور پر وزیر خزانہ اور وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویز الٰہی کو اس حوالے سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ پاکستان کا بجٹ دیکھتے ہوئے اپوزیشن کو یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ پنجاب کا جو بجٹ آ رہا ہے' اس میں نقائص نکالنے کے لئے' تنقید کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اس بجٹ پر عمل درآمد ہونے کے بعد ان کی جو سیاسی موت واقع ہونی تھی اس کے سوگ میں انہوں نے اپنے جسموں پر کالی پٹیاں بندھوا دی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

حکومت پنجاب کا بجٹ اچھا ہے یا کس انداز میں ہے' ثبوت ہے کہ ہمیں انہیں

خراج تحسین دینا چاہئے۔ میں سب سے پہلے ایجوکیشن کے حوالے سے بات کروں گا کہ پرائمری تک تعلیم میں جو کتب مفت مہیا کی جائیں گی بہت اچھی بات ہے' جو وظائف دیئے جائیں گے یہ بھی بہت اچھی بات ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اگر ہم اپنے پنجاب کو اپنے حلقہ کے حوالہ سے تقسیم کریں تو کون سے علاقہ جات ہیں جہاں پر ابھی تک ایک بھی ہائیر سیکنڈری سکول نہ ہے۔ اس کی مثال میں حلقہ 224 ضلع ساہیوال سے دوں گا کہ پورے حلقہ میں طلباء کے لئے اور طالبات کے لئے ایک بھی ہائیر سیکنڈری سکول موجود نہ ہے۔ میں جناب سپیکر کی وساطت سے وزیر تعلیم صاحب سے گزارش کروں گا کہ ایسے علاقہ جات کو ترجیح دینی چاہئے کہ وہاں ہائیر سیکنڈری سکول بھی بنائے جائیں۔ سب سے اہم بات تعلیم ہے۔ پنجابی میں کہتے ہیں کہ

"تیہدے گھر دانے اوہدے کملے وی سیانے"

اگر ہمارے 80 فیصد زمیندار خوشحال نہیں ہوں گے تو وہ اپنے بچوں کو سکول میں تعلیم کے لئے نہیں بھیج سکتے۔ ظاہر ہے کہ تعلیم کے لئے زراعت ضروری ہے اور زراعت کے لئے آبپاشی کا نظام بہت ضروری ہے۔ میں حکومت پنجاب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے آٹھ ہزار میل سے زیادہ کھالوں اور دوسری نہروں کو lining کے لئے اور پکا کرنے کے لئے جو فنڈ رکھا ہے وہ پنجاب کی معیشت کے لئے بہت ضروری تھا اور یہ پہلی حکومت ہے جس کو یہ خیال آیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ لوئر باری دوآب جو کہ وسطی پنجاب کو سیراب کرتی ہے اور آج سے کئی سال پہلے جب صرف 50 فیصد رقبہ جات قابل کاشت تھے اور اس وقت 33 فیصد کے حساب سے اس میں پانی چھوڑا گیا تھا۔ اب وسطی پنجاب میں ایک مرلہ بھی ایسا نہ ہے جو قابل کاشت نہ ہو۔ میری گزارش ہوگی کہ اس پانی کو کم از کم پچیس فیصد بڑھانے کے لئے اور کشادگی کے لئے خصوصی فنڈز رکھے جائیں اور کھالہ جات کے لئے بھی خصوصی فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر، پلیز ایک منٹ میں wind up کریں۔

چودھری وحید اصغر ڈوگر: میں بات کرتا ہوں کہ یومیہ اخراجات کے حوالے سے تدریسی

ہسپتال کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں' بنیادی یونٹ کے لئے فنڈ رکھے گئے ہیں لیکن ان کے درمیان میں ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کے لئے خصوصی فنڈز نہیں رکھے گئے ہیں۔ میں وزیر صحت سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کے لئے کم از کم ایک ارب روپیہ رکھا جائے ہمارے جو بھی کسان اپنے بنیادی مراکز سے چلتے ہیں تو وہ تدریسی ہسپتالوں میں پہنچنے سے پہلے ڈسٹرکٹ ہسپتال میں جاتے ہیں۔ وہاں پر بھی خصوصی توجہ دی جائے۔ میں اس کے ساتھ ہی ساتھ جناب وزیراعلیٰ صاحب' تمام وزراء صاحبان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں لیکن یہ روایتی مبارک باد ہے۔ اصل مبارک باد کے مستحق تو اس وقت ہوں گے جب آئندہ بجٹ پر اس بجٹ کے فوائد grass root تک پہنچیں گے۔ مہربانی۔

جناب سپیکر، اب میں وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویزالٰہی صاحب کو دعوت خطاب دینا ہوں کہ وہ اپنے خیالات سے اس معزز ایوان کو نوازیں۔ چودھری پرویزالٰہی صاحب!

(نعرہ ہائے تحسین)

## وزیراعلیٰ پنجاب کا سالانہ بجٹ

## بابت سال 2003-04 پر مختصر تبصرہ

وزیراعلیٰ پنجاب، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر چند ایک گزارشات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ دراصل میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجٹ پر جو بھی بحث کی جاتی ہے' جو بھی بات کی جاتی ہے' چاہے وہ purely بجٹ کے حوالے سے ہو یا اپنے حلقے' علاقے' ڈسٹرکٹ کے حوالے سے ہو' یہ حکومت کے لئے' وزراء کے لئے ایسا موقع ہوتا ہے کہ جس پر ہم آئندہ سال کی جو پالیسیاں مرتب کر رہے ہوتے ہیں اس کے بہت اچھے اثرات آتے ہیں اور کئی چیزیں میں نے دیکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 20,21 سال سے دیکھ رہا ہوں کہ کئی دفعہ حکومت میں بیٹھ کر وہ چیزیں miss ہو جاتی ہیں جو کہ نہیں ہونی چاہئیں اور اکثر دیکھا ہے کہ اگر ہم سب غور سے اس

بحث کو سنیں اور notes لیتے رہیں تو بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کی اصلاح ہو سکتی ہے اور ہوتی رہی ہے اور میں نے دیکھا ہے' یہ بحث دو دن سے جاری ہے' ہمارے دوست بھی notes لے رہے ہیں' ہمارے وزراء صاحبان بھی notes لے رہے ہیں' میں خود بھی شام کو کارروائی دیکھتا ہوں کہ معزز ممبران نے اپنے علاقے کے حوالے سے' پنجاب کے حوالے سے' کیا گفتگو کی ہے اور ساتھ ساتھ میری کوشش ہوتی ہے کہ اصلاح کا عمل جاری رہے کیونکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ مشاورت کے بغیر اور صلاح مشورے کے بغیر اگر کوئی کام کیا جائے تو وہ دیرپا نہیں ہوتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوشش کی ہے کہ مشاورت کا عمل جاری رہے اور پہلے دن ہی میں نے یہ بات یہاں پر کی تھی کہ اس مشاورت میں ہم اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے میں خود چل کر اپوزیشن لیڈر کے پاس بھی گیا کہ اپوزیشن اور حکومت ایک ہی گاڑی کے دو پہیے ہیں اور دونوں کو ہم نے ساتھ لے کر چلنا ہے۔ پرانی روایات سے ہٹ کر' پرانی tradition سے ہٹ کر اس دفعہ جو اسمبلیاں معرض وجود میں آئی ہیں' کم از کم ہم یہ سبق تو سیکھیں کہ جو کچھ پہلے ہوتا رہا ہے اس کو repeat نہ کیا جائے کیونکہ اس کے repeat کرنے سے جو حالات اور واقعات پیدا ہوتے رہے ہیں اور جو نتائج ہم سب نے دیکھے ہیں وہ کوئی اچھے نہیں ہیں تو ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہم دوبارہ ایسے حالات و واقعات پیدا نہ ہونے دیں کیونکہ اس طرح ہی جمہوریت کی خدمت ہو سکتی ہے۔ اس میں ہمارا تعاون اپوزیشن کے ساتھ ہو گا۔ یہ بات میں نے اس وقت بھی کی تھی لیکن مجھے دکھ ہوا اور بڑے افسوس کی بات ہے آج جب کہ ایک ایسا موقع ہے کہ ہر ممبر اپنے حلقے کی بات کر رہا ہے' عوام کے مسائل کی بات کر رہا ہے تو آج اگر اپوزیشن ہوتی تو ان کے پاس بھی ایک موقع تھا کہ وہ اپنے حلقے اور مسائل کے بارے میں بات کرتے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کو نہ ہی پنجاب کے مسائل کے حوالے سے کوئی دکھ ہے' کوئی تکلیف ہے' کوئی درد ہے اور نہ ہی وہ اس حوالے سے سوچنا چاہتے ہیں بلکہ وہ تو جو ان کے باہر لیڈر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے

ایک ٹیلی فون کے انتظار میں ہیں' چاہے وہ اسمبلی کے اندر فون آ جائے یا اسمبلی کی سیڑھیوں پر فون آ جائے تو وہ اس پر بغیر سوچے عمل درآمد شروع کر دیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں نے ان کو یہی کہا تھا کہ خدارا! آپ جب خود فیصلے کرنا شروع کر دیں گے' جب آپ اپنی سوچ کے مطابق فیصلے کرنا شروع کر دیں گے تو حالات بھی ٹھیک ہوں گے' working relationship بھی ٹھیک ہو گی' اور جمہوریت بھی مضبوط ہو گی لیکن یہ کون سی جمہوریت کی خدمت کر رہے ہیں کہ صبح آئے' حاضری لگائی اور اس کے بعد پانچ منٹ ڈیسک بجائے اور چلے گئے۔ میرے خیال میں اگر ہم پچھلے آٹھ دس دن کا الاؤنس جمع کریں تو پچاس لاکھ روپے صرف وہ ڈیسک بجانے کا لے رہے ہیں۔(شیم شیم)

جناب سپیکر! یہ کون سی جمہوریت کی خدمت ہو رہی ہے۔ کبھی L.F.O کی بات کرتے ہیں۔ان کو L.F.O سے کیا مسئلہ ہے؟ جب الیکشن لڑا تھا تو کیا اس وقت L.F.O نہیں تھا؟ اب جب وہاں بلوچستان میں ہمارے partner ہیں' سرحد میں حکومت ہے اور قومی اسمبلی میں اپوزیشن کا مزہ بھی لے رہے ہیں تو یہ ایک خواہ مخواہ کا جو انہوں نے سلسلہ شروع کیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب آپ ان سے ہٹ کر بات کریں تو کچھ اور بات کرتے ہیں لیکن میرے خیال میں وہ جب بھی اپنی سوچ سے بات کریں گے تو بہتر بات کرنے کے قابل ہوں گے۔ میری ان سے گزارش ہو گی کہ انہیں اپنے حلقے کے لوگوں کو جواب دینا ہے اور انہیں اس بات کا احساس کرنا چاہئے کہ وہ کس طرح ووٹ لے کر آئے ہیں۔ کیا واقعی وہ اپنے ووٹروں کی امیدوں پر پورا اتر رہے ہیں یا صرف یہاں جمہوریت کو نقصان پہنچانے آتے ہیں' سسٹم کو نقصان پہنچانے آتے ہیں؟ میں آپ کی وساطت سے کہنا چاہوں گا کہ اللہ کے فضل و کرم سے نہ وہ جمہوریت کو نقصان پہنچا سکیں گے' نہ سسٹم کو نقصان پہنچا سکیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کے فضل و کرم سے اسمبلیاں پانچ سال پورے کریں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب تک ہمارے ممبران نے جن issues پر بات کی ہے مجھے بڑی خوشی ہے کہ وہ interest لے رہے ہیں اور میں نے بھی محسوس کیا

ہے کہ انہوں نے صحیح چیزیں pin point کی ہیں۔ خاص طور پر موٹر سائیکل پر جو ٹیکس لگا ہے' خاص طور پر جو چھوٹی گاڑیوں کی ٹرانسفر فیس پر جو ٹیکس لگا ہے اور اسی طرح جو ٹوکن ٹیکس میں اضافہ ہوا ہے تو یہ چیزیں ایسی ہیں کہ جس کا lower middle class اور غریب طبقے کے ساتھ تعلق ہے۔ موٹر سائیکل کی سواری ہو یا چھوٹی گاڑی ہو' ٹرانسفر فیس ہو تو جو تجاویز اب تک میں نے سنی ہیں ان کی روشنی میں جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے on the floor of the House میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ ٹرانسفر فیس میں جو ٹیکس بڑھائے گئے ہیں' موٹر سائیکل پر اور گاڑیوں پر جو ٹوکن ٹیکس بڑھایا گیا ہے ہم ان کو واپس لیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! باقی میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ممبران جو suggestions پنجاب کے عوام کے مفاد میں لے کر آئیں گے' وہ اپنے حلقوں' علاقوں اور وہاں کے رہنے والوں کو درپیش مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے جو چیز لے کر آئیں گے' میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے انشاء اللہ تعالیٰ ان کی suggestions پر نہ صرف غور ہو گا بلکہ نیک نیتی سے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے اللہ کے فضل و کرم سے اصلاحات کا سلسلہ شروع کیا ہے جس میں آپ نے دیکھا کہ زرعی ٹیکس کے حوالے سے ساڑھے بارہ ایکڑ کے اوپر ٹیکس ختم کیا گیا ہے اس کے بعد rate of interest ہم نے کم کیا ہے' پھر آبیانے کے مسئلہ کو بھی confuse کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے حالانکہ جو discretion پٹواری کے پاس تھی اسے ہم نے ختم کیا ہے اس کا role ختم کیا ہے۔ پٹواری کلچر جسے ختم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا' اسے ہم آہستہ آہستہ ختم کر رہے ہیں اور جو جتنا پانی استعمال کرے گا اسی پر ٹیکس لگے گا بلکہ میں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر ٹیل تک پانی نہیں دے سکتے' وہاں پانی نہیں پہنچتا تو ہمارا فرض بنتا ہے کہ وہاں پانی پہنچائیں۔ اگر اس میں کچھ delay ہے' واقعی ایسی کوئی بات ہے تو آبیانے کے حوالے سے پھر خاص طور پر ٹیل کے علاقوں کے لئے ہم special rebate بھی دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اسی طرح تین سال کا جو ہمارا vision ہے کہ ہم آئندہ تین سالوں میں کیا کرنا چاہتے ہیں اس کا بھی میں نے باضابطہ اعلان کیا ہے' ایجوکیشن سیکٹر سے متعلق بجٹ میں ساری باتیں آ گئی ہیں۔ دوسرے سیکٹر میں انشاء اللہ آنے والے دنوں میں ہم ایک انڈسٹریل پالیسی لے کر آ رہے ہیں جس میں industrialist کو increase کریں گے اور incentives دیں گے تا کہ پنجاب میں انڈسٹری لگے کیونکہ انڈسٹری لگے گی تو بے روزگاری ختم ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

حکومت چاہے جتنی مرضی نوکریاں دے لے لیکن بے روزگاری کا خاتمہ تب ہو گا جب پرائیویٹ سیکٹر آگے آ کر انڈسٹری لگائے گا اور ملک کے اندر economic activity generate ہو گی تو ایسا ماحول پیدا کرنے کے لئے ہم ایسی policies لے کر آئیں گے اور incentives لے کر آئیں گے جس سے پنجاب کے اندر ماحول بہتر پیدا ہو۔

جناب سپیکر! میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا اور ہاؤس کے تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ یہ بجٹ پر debate کو اسی جوش کے ساتھ جاری رکھیں گے اور جو انہوں نے different points دیئے ہیں' میں اللہ کے فضل و کرم سے یقین دلاتا ہوں کہ نہ صرف ہم ان کو نوٹ کر رہے ہیں بلکہ نوٹ کرنے کے بعد انشاء اللہ ان کا حل بھی ساتھ ساتھ ڈھونڈ رہے ہیں اور نکال رہے ہیں تو انہی الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں' بہت بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت' بہت مہربانی' بہت شکریہ۔ مسز انجم سلطانہ صاحبہ--- تشریف نہیں رکھتیں--- جی' سعید اکبر خان صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! محترم وزیراعلیٰ پنجاب نے اپنی speech میں جو ایک جمہوری انداز اپنایا ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ نہ ہم خوشامدی ہیں اور نہ کبھی کسی کی ناجائز تعریف کرتے ہیں' اگر کوئی آدمی اچھا کام کرے' چاہے وہ کوئی مخالف ہی کیوں نہ ہو' اگر آدمی ضمیر اور ذہن کے ساتھ تسلیم کرے کہ اس نے اچھی بات کی ہے تو اس کی تعریف ضروری ہے۔ جناب سپیکر! یہ جمہوری نظام کی خوبصورتی ہے اور جمہوری نظام

میں یہ اچھائی ہے اور اس نظام کا جو سربراہ ہوتا ہے یہ اس کی خوبصورتی اور بہتر سوچ ہے کہ جہاں بھی وہ کسی اپنے فیصلے کو سمجھے کہ اس میں کوئی خامی ہے اور اس کے بعد اپنے دوستوں کی آراء آئیں تو ان کو سامنے رکھتے ہوئے اور اپنی خامی کو realise کرتے ہوئے on the floor of the House یہ کہے کہ یہ بات اچھی نہیں ہے تو اپنے دوستوں کی خواہش اور آراء کے مطابق اسے ہم واپس لے رہے ہیں تو یہ بات قابل تعریف ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت مشکل بات ہوتی ہے کہ بجٹ تیار کرنے کے بعد اس میں کوئی بھی سربراہ خامی محسوس کرے اور اس کو accept کرتے ہوئے on the floor of the House اس کو واپس لے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہی جمہوری انداز ہے اور اس نظام کی یہی خوبصورتی ہے اور یہی جمہوری انداز میں حکومت کرنے کا ایک بہتر انداز ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزیراعلیٰ اس بات پر مبارک کے مستحق ہیں اور اس بات کو جتنا سراہا جائے وہ کم ہے۔ کسی بھی حکومت کے سربراہ کا انداز حکومت ہے کہ جہاں بھی وہ اپنی خامی دیکھتا ہے اور اپنے دوستوں کی مشاورت آتی ہے تو وہ اسے دور کرتا ہے۔ اس پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ اقدام نہ صرف قابل تحسین ہے بلکہ قابل تعریف بھی ہے۔

جناب سپیکر، بہت شکریہ، مہربانی۔ جناب نجف عباس خان سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بجٹ میں کچھ تجاویز دینے سے پہلے، معزز پریس والے ہمارے دوست موجود ہیں اور اپوزیشن سے جو ہمارے قائد ایوان نے بات کی ہے میں اس سلسلے میں چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے تو یہ ہے کہ تقریباً گیارہ دن ہو گئے ہیں یہ لوگ آتے ہیں اور بجٹ کا بائیکاٹ کر جاتے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس غریب ملک کا پیسا ہے جو اس اجلاس میں خرچ ہو رہا ہے مجھے بتائیں کہ انہوں نے بجٹ میں کتنا participate کیا؟ میں ان کی عدالت میں یہ فیصلہ چھوڑتا ہوں کہ اگر ان کا دل کرے تو وہ 50 لاکھ روپے گورنمنٹ کے خزانے کو واپس کر دیں۔ وہ یہاں پر آئے ہیں تو انہوں نے قانون سازی کی ہے اور نہ کوئی بجٹ میں حصہ لیا

ہے۔ دوسرا جو الائنس انہوں نے بنایا ہوا ہے یہ unnatural alliance ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کہتی ہے کہ ہمارے ساتھ سابقہ دور میں جو زیادتی ہوئی وہ جنرل ضیاء الحق صاحب نے کی اور جو جدہ میں بیٹھے ہیں وہ جنرل ضیاء الحق صاحب کے بغل بچہ تھے ۔ یہ unnatural alliance صرف اور صرف ہماری حکومت پر ناجائز تنقید کرنے کے لئے کیا گیا ہے جو کہ unnatural alliance ہے ۔ مجھے اپوزیشن کے ایک دوست ملے جو جا رہے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ بھائی آپ اس وقت 12 بجے کدھر بھاگے جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی میں نے حاضری لگانی ہے اور ہمارا خیال ہے کہ اجلاس میں بھی حصہ لیں لیکن فونوں کے ذریعے ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے۔ میں اس ممبر کا نام نہیں لینا چاہتا۔ میں اس مقدس floor پر کھڑے ہو کر یہ حقائق پر مبنی بات کر رہا ہوں کہ ان کی یہ دلی خواہش ہے' وہ kindly ایوان میں آئیں اور کارروائی میں حصہ لیں کیونکہ وہ اپنے علاقے سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں چند تجاویز بجٹ میں دینا چاہتا ہوں اور میں وزیر خزانہ صاحب کی خدمت میں بھی گزارش کروں گا' جیسا کہ قائد ایوان نے ابھی پہلی تجویز کو مانتے ہوئے موٹر سائیکل اور چھوٹی گاڑیوں پر ٹوکن ٹیکس ختم کئے جانے کا اعلان کیا ہے۔ یہ ایک بہت اچھا اور مستحسن قدم ہے۔ میں بھی چند تجاویز دینا چاہتا ہوں۔ بجٹ میں تجویز کیا گیا ہے کہ "آٹھ منتخب اضلاع میں پچھلی سے آٹھویں جماعت تک کی طالبات کے لئے امدادی وظائف دیئے جائیں گے "۔ میری اس بابت یہ تجویز ہے کہ یہ وظائف تمام اضلاع کو دیئے جائیں' بے شک صرف ایک آٹھویں کلاس کو ہی دیئے جائیں کیونکہ آٹھویں جماعت کے بعد کچھ بچے 'O' Level میں جانا چاہتے ہیں' کچھ میٹرک کرتے ہیں۔ آپ بے شک ایک آٹھویں کلاس کو ہی وظائف دیں لیکن تمام اضلاع کے لئے دیئے جائیں۔ آٹھ منتخب اضلاع کی بجائے تمام اضلاع کے مستحق بچوں کو وظائف دیں۔

جناب سپیکر! صحت کے شعبے کے حوالے سے بات کروں گا کہ 7 کروڑ' 30 لاکھ روپے کی رقم Dental Institute, Brain Surgery Institute, Institute of Cardiology, Multan کے لئے مختص کی گئی ہے۔ یہ رقم ان تینوں Institutes کے لئے بہت کم ہے

لہذا یہ رقم بڑھائی جائے تاکہ Institute of Cardiology جو کہ ملتان میں بن رہا ہے اس سے ملتان ڈویژن، بہاولپور ڈویژن، ڈیرہ غازی خان ڈویژن اور ضلع جھنگ کے مریض مستفید ہو سکیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ایوان کو in order کریں۔ وزیراعلیٰ صاحب ایوان سے باہر تشریف لے جاتے ہیں تو معزز ممبران بھی باہر چلے جاتے ہیں۔ یہ ہماری بڑی بد قسمتی ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ سیال صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب نجف عباس سیال: جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کی توجہ اپنی صرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ صاحب آپ کی بات سن رہے ہیں اور ساتھ ساتھ note بھی کر رہے ہیں۔ آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب نجف عباس سیال: جناب سپیکر! میں نے زرعی تحقیق کے حوالے سے پارلیمانی میٹنگ میں بھی وزیر زراعت صاحب کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ اس وقت آم، کینو اور شیشم کے درخت میں وائرس آ رہا ہے۔ جنوبی پنجاب اور دوسری اکثر جگہوں پر شیشم کا درخت ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ ہم صبح آم کے پودے کو دیکھتے ہیں تو وہ ٹھیک ہوتا ہے لیکن شام کو وہی پودا ختم ہو جاتا ہے۔ کینو کے پودے کی بھی یہی صورت حال ہے۔ میں نے وزیر زراعت کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ زرعی تحقیق کے حوالے سے خصوصی توجہ دی جائے اور اس وائرس کے خاتمے کے لئے، تحقیق کے لئے کسی کو خصوصاً depute کیا جائے اور تحقیق کے شعبے کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم مختص کی جائیں۔

جناب سپیکر! آبپاشی کے حوالے سے میں وزیر آبپاشی کی توجہ چاہتا ہوں۔ اس شعبے کے لئے 3-ارب، 75 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس میں liming کی خاطر کافی رقم رکھی گئی ہے۔ میں آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ "رنگ پور کینال" جو کہ تین اضلاع

جھنگ، مظفر گڑھ اور لیہ کو سیراب کرتی ہے وہاں چھ مہینے سے پانی نہیں ہے جبکہ آپ آبیانہ بھی لے رہے ہیں۔ وہاں پر اسکارپ ٹیوب ویل بند ہیں۔ اگر lining کی کچھ رقم نکال کر اس " رنگ پور کیتال " پر ٹیوب ویل نصب کر دیئے جائیں تو یہ آپ کا تینوں اضلاع پر ایک احسان ہو گا۔

جناب سپیکر! میں سماں انڈسٹریز کے حوالے سے وزیر خزانہ کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا کہ جنوبی پنجاب میں کوئی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے۔ اگر اس بجٹ میں جنوبی پنجاب کی طرف کوئی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بنا دی جائے تو یہ فیصل آباد، بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان ڈویژنوں کے رہنے والے غریب لوگوں کے لئے احسن اقدام ہو گا۔ اس سے غریب لوگ اپنی روزی کما سکیں گے۔ انہی تجاویز کے ساتھ میں امید کرتا ہوں کہ جس وقت وزیر خزانہ اپنی wind up speech کریں گے تو ان تجاویز کا جواب دیں گے اور ان کو زیر غور بھی لائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ جناب ڈاکٹر مظہر علی شیخ صاحب!

جناب فیصل حیات جبوآنہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب فیصل حیات جبوآنہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جن منتخب آٹھ اضلاع کا نجف سیال صاحب ذکر کر رہے تھے کہ ان اضلاع میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک طالبات کو وظائف دیئے جائیں گے، میری تجویز ہے کہ ان اضلاع میں جھنگ کو ضرور شامل کیا جانا چاہئے کیونکہ بجٹ میں جھنگ کے لئے کوئی زیادہ رقوم مختص نہیں کی گئیں۔ جھنگ کے تمام ایم۔پی۔ایز کی طرف سے ہماری گزارش ہے کہ ان آٹھ اضلاع میں جھنگ کو شامل کرنا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب ڈاکٹر مظہر علی شیخ صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے۔ جناب قاسم نون صاحب!

رانا محمد قاسم نون : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے محترم سپیکر صاحب ' میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ آج ہم اس ایوان کے اندر بیٹھے ہوئے بجٹ کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی تاریخ میں یہ ایک مثالی بجٹ ہے جو کہ پہلے ادوار کے بجٹوں سے مختلف ہے۔ پہلے بجٹ دفتروں میں بیٹھ کر بنا دیئے جاتے تھے' پہلے بیورو کریسی بجٹ کو اعداد و شمار کا پلندا بنا کر صرف وزیر موصوف کے ہاتھ میں دے دیتی تھی اور پھر وزیر موصوف وہی بجٹ ایوان کے floor پر پڑھ دیا کرتے تھے۔ پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ وزیراعلیٰ پنجاب نے عوام میں جا کر اپنا سیاسی پروگرام دیا' اپنا vision دیا جس کے بعد وہی چیزیں بجٹ کی صورت میں ایوان کے floor پر پیش کر دی گئیں۔ اس بجٹ کی خوبصورتی اور novelty یہ ہے کہ اس میں check and balance بھی رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر ' پنجاب کے اس بجٹ کے حوالے سے جب ہم زراعت کے شعبے کی بات کرتے ہیں تو پھر اس صوبے کا 98 فیصد کسان فخر کی نگاہ سے پنجاب کی حکومت اور پنجاب کے اس ایوان کو دیکھتا ہے۔ ساڑھے بارہ ایکڑ نہری اور 25 ایکڑ بارانی علاقوں کے لئے زرعی ٹیکس کی معافی کا اعلان کیا گیا ہے' کسان کی گندم تین سو روپے فی چالیس کلو گرام کے حساب سے خریدی گئی ہے۔ ان اقدامات سے پنجاب کا کسان وزیراعلیٰ اور اس ایوان کا مشکور ہے۔ اسی طرح جب نیل تک پانی پہنچایا جاتا ہے' جب کھال پکے کئے جانے کی بات ہوتی ہے تو اس سے بھی کسان کو relief ملتا ہے۔

جناب والا ! اگر آپ تعلیم کے شعبے کو دیکھیں' اس میں ہونے والی development کو دیکھیں تو میرے خیال میں یہ سال پنجاب کے حوالے سے تعلیمی سال ہو گا۔ جتنی توجہ educational uplift and educational development پر ہماری حکومت نے دی ہے شاید پہلے کبھی نہیں دی گئی ہو گی۔ پچھلے ادوار میں اس بابت صرف باتیں کی جاتی رہی ہیں۔ جب private-public partnership کی بات کی جاتی ہے تو مجھے مستقبل میں پنجاب کے ہر ضلعے میں ایک یونیورسٹی نظر آتی ہے اور پھر جب T M As کو billions

of rupees دے دیئے جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ grass root level پر عام آدمی کے استحکام کی بات ہوتی ہے۔ وہاں پر T M As اپنے administrative affairs کو اس انداز میں چلائیں گے کہ پنجاب کی عوام کو grass root level پر فائدہ ہو گا۔ جناب والا! جب ہم اس مالی بجٹ کو دیکھتے ہیں تو اس میں growth rate بھی دیکھتے ہیں' incentives کی بات بھی ہوتی ہے' واٹر سپلائی سکیموں کی بات بھی ہوتی ہے' سینی ٹیشن پروگرام کی بات بھی ہوتی ہے۔

جناب والا! جب ہم زراعت کے حوالے سے آبپاشی کی طرف جاتے ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ billions of rupees for the first time in the history of the Punjab محکمہ آبپاشی کے لئے مختص کئے گئے ہیں اس انداز میں lining پر' ڈیموں پر اور relining پر حکومت خرچ کر رہی ہے جس کی پہلے مثال نہیں ملتی۔ جب ہم پنجاب ارین ڈویلپمنٹ کی بات کرتے ہیں جس سے پنجاب کے ارین ایریاز میں ترقی آئے گی' پھر جب ہم disables کی بات کرتے ہیں۔ پھر ہم وہاں پر mentally retarded بچوں کے انسٹی ٹیوشنز کی بات کرتے ہیں' وو کیشنل انسٹی ٹیوٹس کی بات کرتے ہیں' TEVTA کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پنجاب کی تاریخ کا مثالی بجٹ ہے اس کا کریڈٹ چودھری پرویز الہیٰ اور ان کی کابینہ کو جاتا ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ مہربانی۔ جناب احمد نواز صاحب!

جناب احمد نواز ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ' چودھری پرویز الہیٰ صاحب اور وزیر خزانہ' جناب حسنین بہادر دریشک صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے پنجاب کی عوام کے لئے اتنا relieving بجٹ پیش کیا۔

جناب والا! چونکہ میرا تعلق پنجاب کے جنوبی حصہ سے ہے۔ وہ ایک پسماندہ علاقہ ہے۔ میں اس کے حوالے سے چند گزارشات پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر

ہسپتال حاصل پور میں اتنی سہولت بھی موجود نہیں ہے کہ کسی ایمرجنسی کو handle کیا جا سکے۔ نہ تو وہاں پر upgradation ہے اور نہ ہی کوئی سرجن وغیرہ موجود ہے اس لئے جب بھی وہاں پر کوئی ایمرجنسی آتی ہے تو اسے وہاں سے بہاولپور ریفر کرنا پڑتا ہے اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان میں سے اکثر تعداد expire ہو جاتی ہے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ ایک تو میرے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو upgrade کیا جائے اور دوسرا اس میں سپیشلسٹ مہیا کئے جائیں۔

جناب والا! میں ایجوکیشن کے حوالے سے عرض کرنا چاہوں گا کہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج حاصل پور کی موجودہ عمارت کو محکمہ تعلیم نے 2002 میں خطرناک قرار دے کر اسے استعمال سے منع کیا ہے۔ اس وقت وہاں پر طالبات گراؤنڈ میں ٹاٹوں پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہی ہیں لہذا اس ضمن میں بھی میری گزارش ہے کہ وہاں فوری طور پر عمارت کی تعمیر کا حکم فرمایا جائے۔

جناب والا! تیسری بات جو میں بہت ضروری سمجھتا ہوں' چونکہ میرا علاقہ پسماندہ ہے اس لئے دیہاتوں سے منڈی تک سڑکیں تعمیر کی جائیں۔ میرے علاقے میں کم از کم یہ سڑکیں پچاس کلومیٹر ہونی چاہئیں تاکہ وہاں کے لوگوں کی پسماندگی میں کچھ کمی آئے۔ اس کے بعد اللہ رب العزت کے حضور میری یہ دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب کے صدقے ہمیں اسی طرح عوام کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اپنے قائد' چودھری پرویز الٰہی صاحب پر مکمل اعتماد ہے۔ ہم ہر حالت میں ان کے ساتھ ہیں۔

جناب والا! میں اپوزیشن کے رویے کے متعلق صرف ایک دو باتیں کہہ کر اپنی بات ختم کرنا چاہوں گا کہ خدارا! وہ اپنا رویہ تبدیل کریں۔ ہم جب کبھی بھی اپنے وطن کی خاطر باہر کسی ملک میں جاتے ہیں تو بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم پاکستانی ہیں۔ وہ اس ملک کی ترقی کے لئے اپنا رویہ تبدیل کریں اور حکومت کا ساتھ دیں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کروں گا۔ مہربانی' شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ ظل ہما صاحبہ!--- تشریف نہیں رکھتیں--- جی' کیانی صاحب! آپ

رپورٹ پیش کرنا چاہ رہے تھے؟

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! ہم اپوزیشن کے رکن کو اسمبلی میں آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں، میں دیکھ رہا ہوں۔

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، جناب والا! رپورٹ ابھی تیار نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا۔ اجلاس کل صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

# ایجنڈا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

**منعقدہ 19 -جون 2003**

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## (چودھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس)

جمعرات' 19 - جون 2003

(یوم الخمیس' 18- ربیع الثانی 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری صاحب زادہ افتخار الدین نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ
اَلْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا
شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَ
ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

سورۃ البقرہ آیت 255

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے اسے نہ اونگھ آتے نہ نیند اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ کون ہے جو اُس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا ○

وما علینا الا البلاغ ○

(معزز ممبران حزب اختلاف بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھے ایوان میں تشریف لائے)

## پوائنٹ آف آرڈر

### جمہوریت کے استحکام کی خاطر حزب اختلاف سے تعاون کی اپیل

**وزیر قانون:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** وزیر قانون صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی' راجہ صاحب!

**وزیر قانون:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے جناب قاسم ضیاء صاحب' رانا ثناء اللہ صاحب' چودھری اصغر علی گجر صاحب اور اپوزیشن کے تمام معزز اراکین بشمول معزز بہنوں کی خدمت میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہر روز اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے' اپوزیشن احتجاج کر کے واک آؤٹ کر جاتی ہے۔ اس کے بعد ہاؤس کی کارروائی جاری رہتی ہے لیکن میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اگر کہیں اتفاق سے اپوزیشن کے لیڈران سے' اپوزیشن کے ممبران سے ہماری ملاقات ہو جائے یا ان کی ہم سے ملاقات ہو جائے تو تاثر یہ لیا جاتا ہے کہ جی مذاکرات ناکام ہو گئے' منانے کی کوششیں ناکام ہو گئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے بحیثیت مجموعی اپنا ایک مذاق بنا لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے کہ ہمیں ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

جناب والا! آج کے اخبارات میں تین خبریں ایسی ہیں جن کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ ایک خبر یہ ہے کہ آپ کے چیمبر میں ہماری اتفاقیہ ملاقات ہوئی۔ اس پر خبر لگائی گئی ہے کہ " اپوزیشن کو منانے کی کوششیں ناکام ہوگئیں"۔ دوسری خبر یہ ہے کہ" حکومت کورم پورا رکھنے کے لئے اپوزیشن کے اراکین کی منتیں کرتی رہی" اور تیسری خبر یہ ہے کہ " حکومت نے مذاکرات سے راہ فرار اختیار کر لی ہے"۔ میں ان تینوں خبروں کی تردید

نہیں کرتا لیکن پریس سے انتہائی معذرت کے ساتھ اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ ان تینوں خبروں میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

جناب والا! چند دن پہلے بھی میں نے یہ گزارش کی تھی اور آج بھی کہتا ہوں کہ ہمیں ایک نئے سفر کا آغاز کرنا چاہئے' جو ماضی میں ہو چکا ہے اسے بھلا کر' ماضی کی تلخیاں بھلا کر نئے سرے سے آغاز کرنا چاہئے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے یہاں افسوس کا اظہار کیا تھا' معذرت کی تھی اور دوسرے دن اخبارات میں یہ سرخی لگی تھی کہ "حکومت نے اپوزیشن سے معذرت کر لی"۔ میں نے اس کی تردید نہیں کی' وہ بات ختم ہو چکی ہے۔ آج میں اپنے اپوزیشن کے تمام بھائیوں اور بہنوں سے فرداً فرداً اس بات کی استدعا کرتا ہوں کہ آپ نے احتجاج کر لیا۔ آئیں اب احتجاج سے ہٹ کر اپنے اپنے حلقوں کے عوام کے لئے بات کریں۔ ہم پورے صوبے کے عوام کے لئے کوئی تعمیری قدم مل کر اٹھائیں۔ یہاں پر فنڈز کو ایک بنیادی مسئلہ بنایا گیا تھا۔ ہم نے یہاں اسی ایوان میں اپنے تمام معزز اراکین اپوزیشن کو categorically اس بات کا یقین دلایا تھا' اعادہ کیا تھا کہ ان کا یہ مطالبہ ہم منظور کرتے ہیں اور ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ تمام اراکین کو فنڈز دیئے جائیں۔ اس کے علاوہ میں آج پھر اسی ایوان سے ' ego کا مسئلہ بنائے بغیر انتہائی دیانت داری کے ساتھ ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ ایک قدم بڑھائیں گے تو ہم دس قدم بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ آئیں ہمارے دروازے مذاکرات کے لئے کھلے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم ہر اس issue پر بات کرنے کے لئے تیار ہیں جو پنجاب اسمبلی کے دائرہ کار میں ہے۔ میں اپوزیشن کے تمام اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ نہ صرف ہم بات کرنے کے لئے تیار ہیں بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی تسلی کے مطابق ہم ہر اس مسئلے کو طے کرنے کے لئے بھی تیار ہیں جو حکومت پنجاب اور پنجاب اسمبلی سے متعلقہ ہے۔ ہم ہر وہ کام کرنے کے لئے تیار ہیں جو جمہوری روایات' آئین اور قانون کے مطابق ہو۔ ہم اپوزیشن کے ساتھ تمام مسائل مل بیٹھ کر طے کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ میں آج پھر اس بات کو ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ معزز

وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویز الٰہی صاحب نے اپوزیشن کی عدم موجودگی میں کل جو بات یہاں اس ایوان میں کی تھی میں اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک دفعہ پھر اپوزیشن سے گزارش کروں گا کہ آئیں' بیٹھیں' ہاؤس کی کارروائی میں حصہ لیں اور جو بھی نقطۂ نظر ہے ایوان میں پیش کریں' اس کا جواب سنیں اور اس ہاؤس کی کارروائی کو مثالی طور پر آگے بڑھنے دیں۔ یہ میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے۔ نہ اس میں کوئی تردید والی بات ہے' نہ اس میں بحث والی بات ہے۔ قاسم ضیاء صاحب بات کرنا چاہتے ہیں' ضرور کریں لیکن میری پھر پورے معزز ایوان سے یہ درخواست ہو گی کہ ہمیں جمہوریت کو آگے بڑھانا چاہئے۔

جناب سپیکر! ایک آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ کل یہاں پر وزیراعلیٰ صاحب کی ذات سے متعلق نعرے لگائے گئے۔ جس نام سے کل وزیراعلیٰ صاحب کو پکارا جاتا رہا اگر ہم مارشل لاء کے دور کو وہ نام نہیں دیتے اور اگر ہم مارشل لاء کے بعد جمہوریت کی بحالی کو ایک تازہ ہوا کا جھونکا سمجھتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں خود ایسی باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے کہ جن سے جمہوری قوتوں کے وقار میں فرق آتا ہو۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب وہی وزیراعلیٰ ہیں جن کا انتخاب اس ایوان نے کیا ہے۔ اس ایوان نے اپنے لئے انہیں قائد ایوان چنا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ irrespective of the fact کہ ہم چاہے ایوان کے اس طرف بیٹھے ہوں یا اس طرف بیٹھے ہوں اخلاقی طور پر' قانونی طور پر اور آئینی طور پر ہم سب پر لازم ہے کہ ان کا احترام کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں پھر بھی اپنے معزز بھائیوں سے یہ عرض کروں گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے کبھی بھی کوئی ایسی بات نہیں آئے گی جس سے معزز قائد حزب اختلاف کا احترام مجروح ہو۔ اگر وہ کہیں نشاندہی کریں گے تو میں نے پہلے کہا ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہر وہ بات کرنے کے لئے تیار ہیں جو وہ سمجھتے ہیں کہ اس ایوان کے تقدس اور وقار کو بڑھانے کے لئے ہو۔ میں آخر میں پھر اپنے بھائیوں کا اس لحاظ سے بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری بات کو سنا اور میں ان سے یقین کے ساتھ اس بات کی توقع کرتا ہوں کہ وہ اس پر مثبت رد عمل کا اظہار

کریں گے۔ بہت' بہت شکریہ۔

**جناب سپیکر:** جی' شکریہ۔ جناب قاسم ضیاء صاحب!

**قائد حزب اختلاف:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں اور انھوں نے جو باتیں کی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ جمہوریت کی اصل روح ہیں اور ہم حقیقی بحالی جمہوریت کے لئے یہ جدوجہد کر رہے ہیں۔ میں راجہ صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں اور آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے پہلے دن کہا تھا کہ ہم تنقید برائے تنقید نہیں کریں گے۔ ہم کھلے دل سے اس ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں لیکن آئین اور قانون کی بالا دستی چاہتے ہیں۔ انھوں نے مذاکرات کی بات کی' میں آپ کی وساطت سے حکومتی بنچز کے اپنے بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ آج L.F.O کے حوالے سے جو مسئلہ کھڑا ہے اس کے مذاکرات کو سبوتاژ کس نے کیا ہے؛ کس نے کہا ہے کہ اس پر مذاکرات نہ کریں؛ میں تو کہتا ہوں کہ پنجاب کی بات کرتے ہیں' یہ سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اگر جمالی صاحب نے یہ کہہ ہی دیا ہے کہ رولنگ کے بعد مذاکرات نہیں ہو سکتے اور اپوزیشن نہیں مانتی تو پھر مذاکرات کرنے میں کیا ابہام ہے؛ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے بڑا ہاؤس ہونے کے ناتے' سب سے بڑا صوبہ ہونے کے ناتے آئیے! میں on the floor of the House راجہ صاحب سے کہتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہیں۔ آئیے! ہم قرار داد پیش کرتے ہیں' آپ قرار داد پیش کرلیں کہ پنجاب کی طرف سے مرکز کو یہ کہا جائے کہ مذاکرات شروع کئے جائیں اور L F O کا مسئلہ مذاکرات سے حل کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

راجہ صاحب! ہم آپ سے مذاکرات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ اس قرار داد کو لائیے ہم آپ کے ساتھ اس کو منظور کریں گے اور ہاؤس کی کارروائی بھی چلائیں گے لیکن مجھے دکھ ہوا کہ کل وزیراعلیٰ صاحب نے یہاں کھڑے ہو کر یہ کہا کہ ہم ہدایات باہر سے لیتے ہیں۔ ہمیں خوشی ہے اور میں on the floor of the House یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس پر فخر ہے کہ ہم باہر سے'

اپنے سیاسی قائدین سے اس لئے ہدایات لیتے ہیں کہ وہ ہمارے سیاسی قائدین ہیں اور اس ملک کے لیڈران ہیں' ان کی طرح نہیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ ان کی طرح نہیں کہ گریڈ 19 اور 20 کے لوگ بھی ان کو جو بات کرتے ہیں یہ وہ سنتے ہیں۔ اس لئے جب وزیر اعلیٰ صاحب استحقاق کی بات کرتے ہیں' اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنے کی بات کرتے ہیں تو میں پوچھنا چاہوں گا کہ ان چار' پانچ دنوں میں وزیراعلیٰ صاحب کہاں تھے جب باہر اپوزیشن اراکین کو پولیس غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر حراست میں رکھ رہی تھی' انھیں بند کر رہی تھی۔ جناب سپیکر! آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم کب مذاکرات سے بھاگتے ہیں؟ جب بھی آپ نے ہمیں اپنے چیمبر میں مذاکرات کی دعوت دی تو ہم سب آئے ہیں اور آپ سے بات کی ہے۔ میں ان کی یہ بات درست تسلیم کرتا ہوں کہ کل واقعی اتفاقیہ ملاقات تھی۔ پریس کے ہمارے معزز اراکین اوپر بیٹھے ہیں۔ انھوں نے ہمیں وہاں سے نکلتے یا جاتے ہوئے دیکھا تو اس پر انھوں نے جو باتیں لکھیں میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا لیکن جہاں تک مذاکرات کی بات ہے' جہاں تک یہ ہم سے مل کر اس ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں تو ہم نے کبھی بھی انحراف نہیں کیا۔ ہم ہمیشہ مذاکرات کی بات کرتے ہیں لیکن بات بنیادی ہے' بات جمہوریت کی ہے۔ آپ اپنے آپ کو ایک جنرل کے تابع کر لیں اور ہمیں کہیں کہ آپ جمہوریت کی بات کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں آپ بھی اپنے آپ کو دیکھیں کہ آپ کی سوچ کیا ہے اور ہماری سوچ کیا ہے؟ ہم اس ایوان کی بالادستی چاہتے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ابھی راجہ صاحب اجازت دے دیں تو میں ابھی قرار داد پیش کر دیتا ہوں' یہ اس پر فیصلہ دیں اور متفقہ طور پر اوپر بھیجیں کہ ہم نے یہ قرار داد پاس کی ہے اور پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہے' یہ مرکز سے سفارش کرتا ہے کہ مذاکرات کے ذریعے LFO اور باقی تمام مسائل حل کئے جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مذاکرات کے راستے کھولے جائیں ہم تو چاہتے ہیں کہ مذاکرات ہوں۔ ہمارا تو احتجاج بھی اس بات پر ہے کہ مذاکرات کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اگر راجہ صاحب کو اعتراض نہ ہو تو میں ابھی قرار داد پیش کر دیتا ہوں' اس کو منظور کریں ہم مرکز میں بھیجتے ہیں اور پھر اللہ

کرے کہ اوپر بھی مذاکرات کی یہ فضا قائم ہو جائے جو راجہ صاحب کرنا چاہتے ہیں اور اس ملک میں جمہوریت پنپے اور اصل جمہوریت یہاں پر لاگو ہو۔ بہت' بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، شکریہ۔ جناب سپیکر! راجہ صاحب نے یہاں پر بڑی خوبصورت اور بڑی اچھی باتیں کی ہیں اور انھوں نے بڑی اچھی ابتدا کی ہے۔ کوئی balanced آدمی' اچھا آدمی ان سے اختلاف نہیں کرتا۔ انھوں نے تین خبروں کا حوالہ دیا ہے جو انھوں نے گنوائی ہیں لیکن مجھے انتہائی افسوس ہوا کہ آج اخبار میں دو اور خبریں بھی تھیں۔ ایک خبر راجہ بشارت صاحب کی طرف سے تھی کہ اپوزیشن بھتہ وصول کر رہی ہے۔ بھتہ جگا ٹیکس ہے! پھر محترم وزیراعلیٰ صاحب کا یہ بیان کہ اپوزیشن ڈیسک بجا کر 50 لاکھ روپیہ وصول کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت اس معاملے میں مخلص ہے' حکومت چاہتی ہے کہ اس کی اپوزیشن کے ساتھ بات ہو تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں چھوڑنی پڑیں گی۔ دیکھیں! میں نے ایک دن پہلے بھی کہا تھا کہ گھر میں چھوٹے افراد aggressive بھی ہو جاتے ہیں اور اس انداز میں بات بھی کر لیتے ہیں لیکن بڑے بھائی میں حوصلہ ہوتا ہے۔ یہاں بھی بڑے اور چھوٹے بھائی والا معاملہ ہے' اس لئے حکومت میں حوصلہ بھی ہوتا ہے اور ان میں یہ سننے کی جرأت بھی ہونی چاہئے۔ کل اس ہاؤس میں جو باتیں مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور دوسرے دوستوں کے متعلق ہوئیں' وہ باتیں جن کا دور دور سے کوئی تعلق نہیں ہم سے پوچھا جاتا' ہم سے کہا جاتا' بقول شاعر،

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے سنا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

(قہقہے تحسین)

جناب سپیکر! مذاکرات کے بارے میں راجہ صاحب بالکل مخلص ہیں اور جیسے ہمارے قائد حزب اختلاف نے کہا کہ یہ بات بالکل درست ہے اور ہم مذاکرات کرنے کے لئے تیار ہیں

تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی طرف سے یہ بڑی اچھی offer ہے کہ اگر پنجاب کا یہ ہاؤس یہ قرارداد پاس کر لے کہ مرکزی حکومت باقاعدہ مذاکرات کرے تو میرا خیال ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔

**جناب سپیکر:** شکریہ۔ جی' رانا ثناء اللہ خان!

**رانا ثناء اللہ خان:** شکریہ۔ جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب نے افہام و تفہیم کے حوالے سے چند باتیں کی ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ جمہوریت کی ہوا میں جو ایک تازہ جھونکا آیا ہے ہمیں اس حوالے سے ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہئے۔ وہ اسی بات پر debate کر لیں کہ آیا اس ملک میں جمہوریت کا جھونکا آیا ہے؟ جمہوریت کی تازہ ہوا اس ملک میں آئی ہے؟ (قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر:** آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

**رانا ثناء اللہ خان:** جناب سپیکر! اس بات پر debate کر لیں کہ ملک میں جو جمہوری set up قائم ہوا ہے آیا وہ با اختیار ہے؟ آیا اسے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس ملک میں جمہوریت کا کوئی تازہ جھونکا آ گیا ہے؟ مرکز میں وفاقی حکومت کا جو حال ہے' صوبوں میں صوبائی حکومتوں کا جو حال ہے اب یہ بات کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے' ہم نے راجہ صاحب کی بات بڑے تحمل سے سنی ہے اگر آپ اس روایت کو ہی قائم رکھنا چاہتے ہیں تو کم از کم اتنا ہی حوصلہ پیدا کر لیں کہ خاموشی سے بات سن لیں' اس کے بعد اگر آپ جواب دینا چاہیں تو ہم آپ کا جواب سننے کے بعد protest کریں گے۔

**جناب سپیکر:** یہ protest ضرور کرنا ہے؟ (قطع کلامیاں) آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی' رانا صاحب!

**رانا ثناء اللہ خان:** جناب والا! protest اس لئے کرنا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی قوم اندھیروں کی وجہ سے اندھیروں میں گم نہیں ہوتی۔ وہ اندھیروں میں اس وقت گم ہوتی ہے جب اندھیروں سے صلح کر لیتی ہے۔ یہ لوگ' یہ جماعت صرف اپنے ادنیٰ سے اقتدار کے لئے چاہتی ہے کہ پوری قوم اندھیروں کے ساتھ صلح کر لے۔ وہ قومیں' وہ ملک جنہوں نے ترقی کی

ہے' جو آگے بڑھے ہیں انھوں نے اپنے بنیادی مسائل آج سے سو سال پہلے' پچاس سال پہلے حل کر لئے' ہندوستان نے آج سے پچاس سال پہلے آئین کی حکمرانی rule of law کا مسئلہ حل کر لیا اس لئے وہ ہم سے آگے ہے۔ بنگلہ دیش نے ہم سے علیحدہ ہونے کے بعد اپنا یہ مسئلہ حل کر لیا' اب وہ ہم سے آگے ہے لیکن ہم آج بھی انہی بنیادی مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔ کیا پوری قوم اس بات کو تسلیم کرے کہ آئین میں ایک فرد واحد کو ترمیم کا اختیار حاصل ہے؟ کیا یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ 14۔ کروڑ عوام' 4 صوبائی اسمبلیاں' ایک قومی اسمبلی اور سینٹ منتخب کریں اور ایک فرد واحد کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ وہ جب چاہے سب کو گھر بھیج دے؟ کیا قوم اس بات کو تسلیم کر لے کہ houses موجود ہوں' پارلیمنٹ موجود ہو لیکن ان کے اوپر بارہ چودہ آدمیوں کی ایک کمیٹی بٹھا دی جائے جسے نیشنل سیکورٹی کونسل کا نام دے دیا جائے' ان میں سے بھی سات ایسے آدمی ہوں جو کہ حاضر سروس ہوں' جن کا گریڈ بیس' اکیس یا بائیس ہو' وہ جب چاہیں آپس میں مشورہ کریں' اکثریت کے ساتھ صدر کو advice کریں اور تمام کے تمام houses کو گھر بھیج دیا جائے؟ کیا یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ صوبے کے سات کروڑ عوام اس معزز ہاؤس کو منتخب کر کے بھیجیں کہ وہ اس صوبے کے معاملات کو چلائیں لیکن صرف ایک آرٹیکل میں L.F.O کے تحت ایک ترمیم آ جائے کہ جناب یہ جو قانون کے مسودے' ایکٹ ہیں ان میں ترمیم آپ صدر سے پیشگی منظوری کے بغیر نہیں کر سکتے۔ کیا پولیس کا جو ایکٹ ہے وہ وفاقی مسئلہ ہے؟ کیا اس میں یہ معزز ہاؤس کوئی ترمیم لا سکتا ہے؟ کیا یہ بلدیاتی نظام وفاقی مسئلہ ہے؟ وہ صوبائی مسئلہ نہیں ہے؟ کیا یہ ہاؤس اس کے لئے کوئی ترمیم لا سکتا ہے؟ اسے consider کر سکتا ہے؟ تو پھر یہ L.F.O جو ہے یہ نہ صرف وفاقی مسئلہ ہے بلکہ یہ صوبائی خود مختاری پر بھی ڈاکہ ہے۔ ایک فرد واحد نے اپنا اقتدار اوپر قائم کیا ہوا ہے اور اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے' اسے طول دینے کے لئے اس نے L.F.O کے تحت پورے آئین میں ایک ترمیم کا وہ سارا جال بُن رکھا ہے اور اس کے بعد ہر جگہ پر اس کی ٹیم ہے۔ ہر صوبے میں آپ کو ایک دو آدمی ملیں گے۔ اب بھی آپ کو صوبے میں دو

آدمی' ایک سیکرٹریٹ میں بیٹھتا ہے اور ایک کا گھر مال روڈ پر ہے' ملیں گے' ہر صوبے میں ہر جگہ پر ملیں گے۔ جو بھی executive power ہے ان لوگوں کے پاس ہے اور ان houses میں صرف زبانی جمع خرچ کے علاوہ' اس سے زیادہ کی وہ کوئی اجازت نہیں دیتے بلکہ اس میں بھی وہ مائنیر نگ کرتے ہیں۔ اس کو بھی regulate کرتے ہیں کہ کون سی بات ہمیں پسند ہے اور کون سی بات ہمیں پسند نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ دنیا میں کسی معاشرے نے' کسی حکومت نے' کسی ملک نے' کسی ریاست نے' good governance کے بغیر ترقی نہیں کی۔ یہ امن و امان کی مد میں 12-ارب کی بجائے 15-ارب رکھ دیں' جہاں پر 12-ارب ضائع ہوا' 15 بھی وہیں ضائع ہو جائے گا۔ تعلیم کی مد میں یہ 3-ارب کی بجائے 5-ارب رکھ دیں' 10-ارب رکھ دیں' اس موجودہ سسٹم کے حساب سے وہ بھی اسی طرح ضائع چلا جائے گا۔ صحت کی مد میں یہ 120 روپے سے 400 روپے کر دیں وہ لوگ جو پہلے 120 روپے کھا رہے ہیں وہ اب 400 روپے کھانا شروع کر دیں گے۔ غریب مریض تک پھر بھی کوئی سہولت نہیں پہنچے گی۔ اس ملک کا' پاکستان کا بنیادی مسئلہ جو ہے وہ good governance ہے۔ دنیا میں تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ good governance بغیر جمہوریت نہیں آئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جمہوریت آئین کی پاسداری اور rule of law کے بغیر نہیں آ سکتی اور rule of law آئین کی پاسداری ایک آدمی کو سپریم بنانے سے نہیں ہو سکتی۔ ان اداروں کو سپریم بنانے سے ہو سکتی ہے۔ ہم جو یہ struggle کر رہے ہیں' ہم ان اداروں کو سپریم بنانے کے لئے struggle کر رہے ہیں۔ یہ اس ملک کے بنیادی مسائل حل کرنے کی struggle ہے۔ ہم ان houses میں جو protest کر رہے ہیں' ہم یہ protest اپنی ذات کے لئے نہیں کر رہے۔ ہم یہ protest اس لئے نہیں کر رہے کہ ان کو ہٹا کر اقتدار ہمیں

دے دیں۔ ہم یہ protest اس لئے کر رہے ہیں کہ ان کو اقتدار دے دیں۔ [**********]*
جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ میں پریس سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ الفاظ پریس میں نہیں آنے چاہئیں۔

رانا مبشاء اللہ خان ،جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے جس طرح سے بھی ریفرنڈم کروا لیا' جس طرح سے بھی الیکشن کروا لئے' جس طرح سے بھی یہ ان houses تک پہنچ گئے ہم صرف جمہوریت کی بقاء' اس ملک کی ترقی' اس ملک کی خوشحالی کے لئے ہر اس چیز کو صرف ایک شرط پر قبول کرنے کے لئے تیار ہیں کہ ان houses کو آپ اقتدار دے دیں۔ اس ملک میں آئین بحال کر دیں۔ ان لوگوں کو' جن کو ہمارے سامنے بٹھایا گیا ہے ان کو با اختیار کر دیں۔ ان کو صرف جھنڈے اور ڈنڈے نہ دیں' ان کو اختیارات دیں اور ان اختیارات کے ذریعے یہ houses اور یہ لوگ اس ملک کی خدمت کر سکیں۔ ٹھیک ہے ہم اس پر بھی تنقید کریں گے اور بعد میں اس کا فیصلہ عوام کرے گی۔ ان کے پاس وزارتیں ہیں' ان کے پاس جھنڈے ہیں اور ڈنڈے ہیں' ان کے پاس اور کچھ نہیں ہے۔ ان کے پاس قطعی طور پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ جو بجٹ ہے یہ بھی اسی اکنامک منیجرز کی ٹیم ہے جو اس ملک میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی طرف سے on deputation ہے' یہ سارا اسی کا اعداد و شمار ہے جو انہوں نے ان کو دے دیا ہے اور وہ انہوں نے پڑھ دیا ہے۔ اب آپ حالت دیکھیں کہ یورپ کے کتنے اہم ممالک کے دورے پر گئے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی نہیں گیا۔ ان کا وزیر خارجہ ادھر در بدر ہوتا پھر رہا ہے اور ساتھ گئے ہیں شوکت عزیز جو یہاں پر ان اداروں کی طرف سے on deputation ہیں تو راجہ بشارت صاحب! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ میری ممبر شپ جو ہے وہ قومی مفادات سے بڑھ کر نہیں ہے۔ آپ کی وزارتیں اور آپ کے

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جھنڈے اور آپ کا اقتدار جو ہے وہ پاکستان کے مفاد سے بڑھ کر نہیں ہے۔ راجہ صاحب! پاکستان کا مفاد اس میں ہے کہ اس ملک میں آئین کی حکمرانی ہو' پاکستان کا مفاد اس بات میں ہے کہ اس ملک میں rule of law ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

راجہ صاحب! اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ آپ وزیر قانون رہیں' میں ممبر رہوں یا نہ رہوں لیکن اس بات سے فرق پڑے گا کہ اس ملک میں آئین کی حکمرانی ہو' rule of law ہو اور راجہ صاحب آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ کہیں کہ کیا ایک آدمی کے' ایک فرد واحد کے ان اداروں کو ماتحت کرنے سے اس ملک میں rule of law ہو سکتا ہے یا آئین کی پاسداری ہوسکتی ہے؟ یہی اس ملک کا مسئلہ ہے۔ سیاسی عدم استحکام اس ملک کا مسئلہ ہے good governance اس ملک کا مسئلہ ہے' جمہوریت اس ملک کا مسئلہ ہے' آئین کی بحالی اس ملک کا مسئلہ ہے' rule of law اس ملک کا مسئلہ ہے۔ اس کے لئے آپ آئیں ہمارے ساتھ hand join کریں۔ جناب قاسم ضیاء صاحب نے فرمایا ہے' میں بھی اسی پیشکش کو دہراتا ہوں۔ کل ہم نے سپیکر چیمبرز میں بھی آپ سے بات کی تھی کہ آپ نے اس ہاؤس کے منہ کے اوپر جو کالک ملی ہے' وردی کے حق میں قرار داد پاس کر کے' اسے واپس لے لیں اور ایک نئی قرارداد لائیں جس میں اپنے اس گناہ کی معافی مانگیں اور وفاقی حکومت سے یہ کہیں کہ وہ اس ملک کو سیاسی عدم استحکام سے نکالنے کے لئے' اس ملک میں آئین کی بحالی کے لئے' اس ملک میں rule of law کے لئے اس آئینی بحران کو اپوزیشن کے ساتھ مذاکرات کے ذریعے حل کرے اور مذاکرات 1973 کے آئین کی حدود جو کہ متفقہ آئین ہے اس کے زیر اثر ہونے چاہئیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح آپ نے یہ فرمایا کہ ہماری طرف سے مثبت ردعمل ہوگا ہم نے آپ کو مثبت رد عمل دیا ہے۔ آپ اس پر اپنا اظہار خیال فرمائیں۔

جناب سپیکر، جی' مہربانی شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر قانون ، جناب والا! میں مختصراً عرض کروں گا۔ میرے بعد لودھی صاحب بات کریں گے۔ میں صرف ایک چھوٹی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ میں نے بحث کے لئے نہیں کہا تھا۔ میں جو دیانت داری کے ساتھ محسوس کرتا تھا میں نے اس لئے کہا تھا۔ یہ باتیں وہی باتیں ہیں جو پچھلے کئی دنوں سے ہم سن رہے ہیں اور جب تک یہ اجلاس چلتا رہے گا یہ باتیں ہم سنتے رہیں گے ۔میں صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پھر انہوں نے کہا ہے کہ دل پر ہاتھ رکھ کر کہیں' میں وہی عرض کرنے لگا ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر قانون ، اب میں ایک شعر ان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ۔

دلوں کی بات میں ہوتی ہے مصلحت پنہاں
دلوں کی بات میری جان کیا نہیں کرتے

اگر میرے دل کی بات سنتے ہیں تو پھر اپنے ذہن کو ذرا کھولئے۔ آج جس وردی کی ابھی آپ نے بات کی ہے اور ایوان کو کالک ملنے کی بات کی ہے اور ڈنڈے کی بھی بات رانا صاحب نے کی ہے۔ رانا صاحب ! اگر وردی ،مہ بکلے کے ہو تو پھر وہ آپ کو اچھی لگتی ہے۔ جس وقت وردی نے کہا تھا کہ کلہ مضبوط ہے' وردی with "Killa" acceptable ہے اور اس کے بعد بغیر وردی تکلیف دہ ہے۔ جناب سپیکر ! ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے ۔ لودھی صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے سب کو نام دیا ہے' لودھی صاحب کو بھی نام دیں ان کا نقطۂ نظر بھی سنیں اور اس کے بعد ایوان کی کارروائی کو آگے چلائیں۔

جناب سپیکر، جناب ارشد خان لودھی صاحب!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے نام دیا ہے۔ ہر روز اپوزیشن لیڈر اور دوسرے لیڈران کو آپ وقت دیتے ہیں لیکن ہماری طرف سے سوائے راجہ صاحب کے اور کسی کو وقت نہیں دیا جاتا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

وزیر زراعت، لیکن یہ جمہوریت کی بات' یہ ایوان کا تقدس' یہ good governance' یہ اس طرف سے کہنے کی باتیں ہیں لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو ہم اسے violate کرتے ہیں۔ آپ بھی اس چیز کے گواہ ہیں کہ میں خود بھی تین دفعہ حکومت اور اپوزیشن مذاکرات میں بیٹھا ہوں۔ میرے دوست اپوزیشن لیڈر ڈائیلاگ کی بات ضرور کرتے ہیں اور یہ بات کرنے کے بعد ڈائیلاگ کرتے بھی ہیں لیکن جب ڈائیلاگ میں فیصلہ ہو جاتا ہے تو پھر اس سے انحراف کرتے ہیں۔ اس سے واک آؤٹ کر کے باہر جاتے ہیں۔ ایک دن فیصلہ ہوا' دوسرے دن فیصلہ ہوا' تیسرے دن یہ فیصلہ ہوا کہ ہم احتجاج کریں گے' protest کریں گے اور میں نے خود بھی یہ کہا تھا کہ آپ قابل احترام ہستیاں ہیں' آپ احتجاج کریں کہ یہ part of the game ہے۔ آپ بائیکاٹ بھی کر لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن جب ہم آپ کو لینے جائیں تو پھر آپ ہاؤس میں تشریف لے آئیں گے۔ یہ جس جمہوریت کی بات کرتے ہیں' یہ چیزیں جمہوریت کا زیور ہیں کہ جب یہ روٹھ کے جاتے ہیں تو پھر انہیں منایا جاتا ہے جیسے ہم دونوں کے لئے دَر دَر جاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

لیکن یہ کیوں نہیں مانتے کہ جو بات کر کے نکلتے ہیں اس سے پھر یہ انحراف کر جاتے ہیں۔

جناب والا! یہ L.F.O کی بات کرتے ہیں' میں انہیں ذرا پیچھے لے کر چلتا ہوں اور میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ تین سال میں ان میں سے کون سی جماعت ہے جس نے سڑکوں پر آ کر protest کیا تھا۔ ہماری جماعت پاکستان مسلم لیگ (قائداعظم) نے ڈائیلاگ شروع کیا۔ ہم نے انہیں convince کیا' ہم نے انہیں راضی کیا۔ ہم ان کے ممنون ہیں کہ انہوں نے وقت پر الیکشن کروایا اور اسی الیکشن میں انہوں نے حصہ لیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! پھر ان کی اطلاع کے لئے میں گزارش کروں گا کہ جولائی 2002 میں انہوں نے آئینی ترمیم جو انہیں سپریم کورٹ نے اختیار دیا تھا اس کی announcement کی

اور یہ آپ کو بھی یاد ہو گا۔ (قطع کلامیاں) بھئی! ایک منٹ مجھے بھی سن لیں۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔ آپ بات سنیں۔ لودھی صاحب پورا دن بول سکتے ہیں۔ (قطع کلامیاں) آپ بات سننے کی بھی برداشت پیدا کریں۔ آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔

وزیر زراعت، یہ ہماری محنتوں کا نتیجہ ہے کہ آپ اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! تشریف رکھیں' آپ سنیں۔

وزیر زراعت، جناب والا! اخباروں میں announcement ہوئی' قوم کو دعوت دی گئی کہ ہمیں سپریم کورٹ نے اختیار دیا ہے' ہم اس میں امنڈمنٹ کا فریم ورک دے رہے ہیں۔ قوم کو دعوت دی گئی کہ آپ اعتراضات کریں۔ ہم اس اعتراضات میں گئے اور مجھے علم نہیں ہے' یہ بھی گئے یا نہیں گئے لیکن ہم گئے۔ ہم نے وہاں پر اعتراضات کئے اور اس کے بعد جب 14۔ اگست کو announcement ہوئی تو ساری قوم نے اسے قبول کیا۔ قوم نے اسے اس طرح قبول کیا کہ ریفرنڈم میں---

ڈاکٹر اسد معظم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ لودھی صاحب بھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی' لودھی صاحب!

وزیر زراعت، جب صدر محترم ریفرنڈم کے لئے گئے تو قاسم صاحب! اس لاہور کے جلسہ عام میں' میں خود بیٹھا تھا۔ ان کا ایک دوست میرے پاس بیٹھا تھا تو ان کے لیڈر کا ٹیلی فون آیا کہ کیا حالات ہیں؟ اس نے کہا کہ یہاں تو لاکھوں کی تعداد میں لوگ موجود ہیں۔ اس نے کہا کہ پھر تو یہ بات نہیں بنی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جب ریفرنڈم کے لئے گئے تو لاکھوں لوگوں نے ریفرنڈم میں حصہ لیا۔ لاکھوں کی تعداد میں جلسے ہوئے' لوگوں نے mandate دیا۔ اس کے بعد صدر محترم' صدر محترم بنے اور صدر محترم نے الیکشن کروایا۔ (قطع کلامیاں)

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ رانا صاحب! سن لیں ذرا' پلیز سن لیں۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! انہیں تو میں پیپلز پارٹی سے لے کر آیا تھا۔ یہ لیڈر صاحب جو ہیں انہیں تو میں پیپلز پارٹی سے لے کر آیا تھا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، رانا صاحب! سن لیں' پھر آپ کو خاطر میں لائیں گے۔

وزیر زراعت، یہ کون سی بات کرتے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، پلیز ایک منٹ' سن لیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں صرف ایک ہی بات کرنی چاہتا ہوں اور وہ لودھی صاحب کی بات سے relevant ہے' اس کے بعد چونکہ لودھی صاحب نے کئی گھنٹے خطاب کرنا ہے اس لئے وہ بات irrelevant ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! صرف اتنی سی گزارش ہے کہ لودھی صاحب نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی بات کی' فیصد تو خیر انہوں نے نہیں پڑھا ہو گا۔ مجھے اتنا یقین ہے کہ لودھی صاحب کو کلمہ ضرور آتا ہے۔ یہ کلمہ پڑھ کر کہہ دیں کہ ریفرنڈم میں 98% ووٹ پڑے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، جی' لودھی صاحب!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! یہ حلفیہ بات ہے میں لاہور کے جلسے میں گیا' میں ملتان کے جلسے میں گیا' میں سرگودھا کے جلسے میں گیا' میں بہاول پور کے جلسے میں گیا' وہاں لاکھوں کی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ آپ کیا بات کرتے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ان میں برداشت نہیں ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے کسی پتے کا نام نہیں لیا صرف یہ کہا تھا کہ یہ تشریف لاتے ہیں' رجسٹر پر حاضری لگاتے ہیں اور

اپنی دیہاڑی پوری کر کے چلے جاتے ہیں۔ انہیں اس میں contribute کرنا چاہئے۔ آپ کس جمہوریت کی بات کر رہے ہیں؟ میں اس بات میں جا رہا تھا لیکن یہ disturb کر دیتے ہیں۔ میں کہہ رہا تھا کہ 18 سال کی بات ہوئی' انہوں نے قبول کیا' لیڈیز کی بات ہوئی انہوں نے قبول کیا' الیکشن کا اعلان ہوا انہوں نے قبول کیا۔ الیکشن کمیشن کا تقرر ہوا انہوں نے قبول کیا۔ جب جنرل الیکشن ہوا تو انہوں نے الیکشن میں حصہ لیا۔ یہ آج یہاں پر حلف اٹھا کر بیٹھے ہیں' یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ یہ کون سی جمہوریت کی بات کر رہے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، لودھی صاحب! میرا خیال ہے کہ کافی بات ہو گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! ایک اور بات سن لیں۔

جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔ اب بجٹ پر بحث شروع کرتے ہیں۔ چودھری الطاف حسین صاحب! آپ بجٹ پر بحث کا آغاز کریں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری الطاف حسین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بولنے کا موقع فراہم کیا۔ سب سے پہلے ---

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ آج اجلاس کا آغاز بڑی سنجیدگی سے ہوا اور جناب وزیر قانون نے بہت اچھی دعوت کا آغاز کیا اور حزب اختلاف کے قائد نے اسے بڑے احسن طریقے سے آگے بڑھایا۔ میں چاہتا ہوں کہ اسی بات کو آگے بڑھایا جائے' نہ کہ نمبر بنانے کی کوشش کی جائے۔ اب بات یہ ہوئی ہے کہ بیٹھ کر ڈائیلاگ کرتے ہیں اور اس معاملے کو' اس ایوان کو بہتر طریقے سے چلانے کی کوشش کرتے

ہیں۔ یہ offer آئی ہے۔

جناب والا! اس ڈائیلاگ کو چلانے کے لئے اور ایوان کو چلانے کے لئے کوئی راستہ نکالا جائے۔ اس راستے کے لئے ایک offer آئی ہے کہ آپ مہربانی کر کے یہاں ایک قرارداد منظور کریں اور وہ قرارداد منظور کر کے مرکز کو کہیں کہ ڈائیلاگ سے L.F.O کے معاملے کو طے کیا جائے۔ میں اس بات کو ایسے آگے بڑھانا چاہتا ہوں کہ جمالی صاحب نے بھی کہا ہے کہ ہم ڈائیلاگ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ شیخ رشید منسٹر اطلاعات نے بھی کہا ہے کہ ہم ڈائیلاگ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ حکومت کے متعدد ذمہ دار افراد نے اس بات کا برملا اعلان کیا ہے کہ ہم ڈائیلاگ کرنے کے لئے تیار ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ اس ایوان کے ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے ' اسے بہتر اور احسن طریقے سے چلانے کے لئے اگر اپوزیشن کی طرف سے یہ offer آئی ہے کہ ہم اپنی حکومت بالا کو یہ کہیں کہ اپوزیشن کے ساتھ تمام معاملات کو ڈائیلاگ کے ذریعے حل کیا جائے تو اس میں کون سی قباحت ہے۔ اس معاملہ پر بحث کرنی چاہئے' نہ کہ تقریروں پر ادھر ادھر کی باتیں کرنی چاہئیں۔ اگر اس نکتہ پر کسی کے پاس کوئی بات ہے تو اس کو چاہئے کہ اس بات کو آگے بڑھائے کہ اس بات میں ترمیم کی جا سکتی ہے۔ اس کو احسن طریقے سے بتایا جا سکتا ہے۔ قائد حزب اختلاف اور وزیر قانون آپس میں بیٹھ کر یہ بات طے کر سکتے ہیں کہ کون سے الفاظ ہیں جن کو اسمبلی کے اندر لایا جا سکتا ہے۔ یہ ایسی بات ہے کہ اس سے کوئی بھی ناراض نہیں ہو گا اور جنرل مشرف بھی ناراض نہیں ہو گا۔ اس لئے ہمیں یہ بات کر لینی چاہئے اور ہمیں اچھی بات کی روایت قائم کرنی چاہئے تاکہ ہم اس کو لے کر آگے چلیں۔

جناب سپیکر، یہ بات لاء منسٹر کے چیمبر میں بیٹھ کر ہو سکتی ہے۔ میں قاسم ضیاء صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ لاء منسٹر صاحب سے رابطہ کر کے ان کے چیمبر میں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔

جناب احد ملک ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ملک احد صاحب!

جناب احد ملک، جناب سپیکر! جہاں تک راجہ بشارت صاحب کی اتنی پیاری گفتگو ہے' میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے خوش قسمتی سے انہیں ایک اچھا اور سمجھدار spokesman دیا ہے' خدا کرے کہ راجہ صاحب جیسے سب کے خیالات ہو جائیں اور عمل کرانے کی بھی اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا فرمائے۔ جب وہ بات کرتے ہیں تو اتنے پیارے اور میٹھے الفاظ ہوتے ہیں کہ گھر جا کر پتا چلتا ہے کہ راجہ صاحب نے اس پر عمل کرانا ہے یا نہیں۔ آج راجہ صاحب حلف دیں کہ دل و جان سے اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ کہیں کہ L.F.O ٹھیک ہے تو ہم ان کے تابع ہو جائیں گے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ LFO کیا چیز ہے۔ ایک آدمی سارے ملک پر حکومت کرے جو کہ خود ملازم ہے۔ آپ کے لئے اور ہمارے لئے تو قانون ہے۔ "آپ کا خون' خون اور ہمارا خون پانی" یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ بتائیں کہ حکومت اور قانون کی بالادستی کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ حکومت چلے کیونکہ اس میں ملک اور قوم کی بقاء ہے۔ مارشل لاء سے بچنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔انہیں توسیع دی جا رہی ہے۔ انہیں طاقت دینے کے لئے ہم یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ اپوزیشن مخالفت کر رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپوزیشن کبھی بھی مخالفت برائے مخالفت نہیں کرے گی۔ ہم آپ کے ساتھ چلیں گے اور اچھے کام کر کے دکھائیں گے۔

جناب سپیکر، چودھری محمد اقبال صاحب!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں وزیر قانون کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے بڑے کھلے دل سے offer دی ہے کہ ہم آپس میں بیٹھ کر بات کریں اور دونوں میں جو بھی فاصلہ ہے اس کو کم کرنے کی کوشش کریں اور ایک لائحہ عمل تیار کریں جس سے اس مقدس ایوان کی کارروائی احسن طریقے سے چل سکے اور اس offer پر جناب قاسم ضیاء صاحب نے بڑا مثبت جواب دیا' مجھے

ان کا بڑا احترام ہے ' رانا صاحب کا بڑا احترام ہے۔ یہ جو offer ہوئی ہے یہ بحث برائے بحث کے لئے نہیں ہوئی۔ اگر اسی پر بحث کرنی ہے تو اس طرح سارا وقت ضائع ہو گا۔ میں ایک بار پھر قاسم ضیاء صاحب ' رانا ثناء اللہ صاحب ' چودھری اصغر گجر صاحب سے التماس کرتا ہوں کہ اس بات کو بحث برائے بحث میں ڈالنے کی بجائے آپ بے شک ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں اور اس کمیٹی میں تین چار ممبر ادھر سے ہو جائیں اور تین چار ممبر ادھر سے ہو جائیں اور جتنے بھی معاملات اس ایوان کی provision میں آتے ہیں ان پر بات ہو جائے اور اس ہاؤس کو احسن طریقہ سے چلایا جائے۔

جناب والا! میں آپ کو ماضی کی طرف لے جانا چاہتا ہوں۔ یہاں پر کوئی آٹھ دس ممبران کی اپوزیشن تھی اور اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ اس وقت جناب حسن محمود صاحب قائد حزب اختلاف تھے۔ وہ آٹھ دس بندے اس اسمبلی میں اتنا tough time دیتے تھے کہ اس اسمبلی کی کارروائی آپ آج نکال کر دیکھیں تو لوگ کہتے تھے کہ یہ ایوان قومی اسمبلی سے بہتر چل رہا ہے۔ میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ ایوان کے اندر آ کر اس قسم کی بحث و مباحثہ اور اس قسم کی تیاری کر کے آئیں تاکہ حکومتی بنچز کو tough time ملے اور یہ اپنا کردار فعال طریقے سے ادا کر سکیں اور پورا صوبہ پنجاب دیکھے کہ یہاں جو قائد حزب اختلاف آئے ہیں وہ کیا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اگر یہاں پر سارا وقت لڑائی جھگڑے میں چلتا رہا اور بحث و مباحثہ میں چلتا رہا اور صوبہ پنجاب کے عوام کے لئے کوئی کام نہ ہو سکا تو کل عوام ہمیں کس نام سے یاد کریں گے؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون: جناب سپیکر! چونکہ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ میں نے بحث کے لئے بات نہیں کی تھی' اس لئے اس کو یہیں پر ختم کرتے ہیں اور جس طرح چودھری اصغر علی گجر صاحب نے فرمایا ہے میں کھلے دل سے اپنے دوستوں کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ آج

جس طرح تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہونے والا ہے' جس طرح احسن طریقہ سے ہاؤس چلا ہے اس کو چلنے دیں۔ آئیں اپوزیشن کی تمام پارلیمانی پارٹیوں کے قائد ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ ہم آپس میں بیٹھ کر یہ طے کرتے ہیں کہ آج ہی ہمارے مذاکرات کن کن امور پر ہونے چاہئیں اور وہ کون کون سے امور ہیں جو کہ تصفیہ طلب ہیں اور جن پر ہم نے اتفاق رائے کرنا ہے۔ ہم آپس میں بات کرتے ہیں لیکن یہ ہاؤس کی کارروائی کو چلنے دیں لیکن ہو گا یہ کہ جب یہ بات ختم ہو گی تو یہ پھر باہر چلے جائیں گے۔ ایوان کو چلنے دیں اور آئیں بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، میرے خیال میں آج نہیں جائیں گے۔ جناب چودھری الطاف حسین صاحب!

(قطع کلامیاں) جی' چودھری صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

ڈاکٹر اسد معظم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آپ کے قائدین نے بات کر لی ہے۔

ڈاکٹر اسد معظم، جناب سپیکر! میں آپ سے صرف ایک منٹ چاہوں گا۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں۔

ڈاکٹر اسد معظم، جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرنے سے پہلے اس ادا کا شکریہ ادا کر لوں کہ اس نے آپ کے ذہن میں یہ بات ڈالی کی آپ مجھے چھ ماہ بعد ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیر قانون راجہ بشارت صاحب نے جس طرح آج کھلے دل سے بات کی میں اپنے طور پر اور اپنے دوستوں کے behalf پر اسے welcome کرتا ہوں مگر اس کے ساتھ ہی میرا ان سے سوال ہے کہ اگر ہم L.F.O کو اس کی اصل شکل میں قبول کر لیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ مستقبل میں بھی کوئی جنرل اٹھے اور وہ قانون یا دستور میں جو چاہے اپنی مرضی سے ترمیم کر سکے۔ دوسری بات یہ کہ جنرل ایک ہی وقت میں چیف ایگزیکٹو بھی ہو پائے' صدر بھی ہو پائے' وزیراعظم بھی ہو پائے۔ (قطع کلامیاں)

پہلے آپ میری بات سن لیں پھر جواب دے دیجئے گا۔ میں اس سلسلے میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ مشرف صاحب اگر برے آدمی نہیں ہیں' میں آپ کے کہنے کے مطابق مانتا ہوں کہ ---

جناب سپیکر، آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ جی' چودھری الطاف حسین صاحب!

چودھری الطاف حسین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے جو یہاں پر بات کی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں بیٹھ کر بات کرنے کو تیار ہیں۔ ہم نے اس سلسلہ میں ابتدائی طور پر مشورہ کیا ہے کہ ٹھیک ہے۔ راجہ صاحب نے جو offer کی ہے کہ وہ ابھی اپوزیشن کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں اور کوئی ایسا افہام وتفہیم کا راستہ' جو اس ہاؤس کے لئے' اس صوبے کے لئے اور اس ملک کے لئے بہتر ہو اسے نکالنے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر ہم نے تھوڑا سا مشورہ کیا ہے۔ اس کے بعد ہماری یہ تجویز ہے کہ L.F.O سے متعلق وہ معاملات جو صوبائی خودمختاری کو touch کرتے ہیں' جو صوبائی خود مختاری کو undermine کرتے ہیں ان سے متعلق اس ہاؤس میں قرارداد لائی جائے۔ ہم بیٹھ کر ان سے بات کر لیتے ہیں۔ اگر تو آپ ہاؤس ملتوی کر دیں اور ہم پندرہ منٹ بیٹھ کر اس قرارداد کو جس سے متعلق پہلے سے بات ہو رہی ہے بات کر لیں---

معزز ممبران حزب اختلاف، نہیں' نہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، اس بات کا جواب راجہ صاحب دیں گے۔ تو میں بات کر رہا تھا کہ اس سے متعلق اس کی wording اور اسے طے کر کے ہم ہاؤس میں لے آتے ہیں اور اس کے بعد ہم ہاؤس کی کارروائی پارلیمانی روایات کے مطابق چلانے کے لئے ان سے تعاون کریں گے۔ جیسا کہ اب اس طرف سے شور اٹھا ہے کہ ہاؤس ملتوی نہیں کرنا۔ یعنی انہوں نے اس بات کو انا کا

مسئلہ بنایا ہوا ہے۔ جو 26 تاریخ سے لے کر 30 تاریخ تک واقعات ہوئے ہیں' ان دنوں میں بھی یہ بات آئی تھی کہ ہاؤس متوی کر لیں' جن لوگوں کو باہر روکا گیا ہے انہیں اندر آنے دیں اور بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ اس وقت بھی ہاؤس کو متوی نہ کرنے کی جو ضد تھی اس وجہ سے وہ بات طے نہیں ہو سکی۔ ٹھیک ہے! اگر یہ ہاؤس متوی نہیں کرنا چاہتے تو پھر بھی ہم راجہ بشارت صاحب کی اس offer پر بات کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن جب تک وہ بات طے نہیں ہو گی اس وقت تک ہمارا protest جاری رہے گا۔

جناب سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں نے تو پہلے۔ گزارش کی ہے کہ میں نے انتہائی دیانتداری سے بات کی تھی۔ اب "اگر مگر" اور "ifs and buts" کی بات نہیں ہے۔ رانا صاحب نے فرمایا کہ ہم نے اسے انا کا مسئلہ بنایا ہوا ہے ۔ یقین کیجئے یہ انا کی بات نہیں ہے۔ میں نے چند دن پہلے بھی کہا تھا کہ ہم نے ان ایوانوں کو چند افراد کے تابع نہیں کرنا' ان کو قوانین اور ضوابط کے مطابق چلانا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میری استدعا یہ ہے کہ ہاؤس کو چلنے دیں۔ آپ اس کو اپنی انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ یہ کوئی آپ کا مجھ پر احسان نہیں ہوگا۔ آپ کو لوگوں نے منتخب اس لئے کر کے بھیجا ہے کہ اس ایوان میں بیٹھیں۔ انہوں نے آپ کو سیڑھیوں میں بیٹھنے کے لئے تو نہیں بھیجا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میری گزارش سنیں۔ میں نے کھلی بات کی ہے کہ ایک نکتے پر آج ہم متفق ہوتے ہیں کہ ہم نے مذاکرات کرنے ہیں۔ آئیں اور طے کریں کہ کن امور پر ہم نے بات کرنی ہے لیکن ہاؤس کا تقدس کیوں مجروح کرتے ہیں؟ ہاؤس کو تو چلنے دیں---

جناب سپیکر، جی' چیمبر میں بیٹھ کر بات کر لیں۔

وزیر قانون، کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ resolution - میں کہتا ہوں کہ اگر ہماری نیت صاف ہے تو "ifs and buts" کو چھوڑیئے' مذاکرات کی بات کریں۔ ابھی آئیں اور میں ابھی بیٹھ

کر بات کرنے کو تیار ہوں لیکن یہ ہاؤس چلے گا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! لاء منسٹر صاحب کی بات ٹھیک ہے کہ آپ ان کے چیمبر میں تشریف لے جائیں اور ادھر بیٹھ کر جو بھی بات آپ طے کریں گے پھر اس پر عمل در آمد ہو جائے گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اگر یہ اپنی سوچ نہیں بدلیں گے تو پھر ہم اپنی وضع بھی نہیں بدلیں گے۔

جناب سپیکر، آپ نے پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس کو ملتوی کر کے کیا کرنا ہے؛ ہاؤس کو چلنے دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جس طرح سے یہ ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں اس طرح سے تو چل رہا ہے۔ یہ اپوزیشن کے بغیر بھی ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں لیکن میں on the floor of the House یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہم بالکل اس بات پر' اس آئینی بحران پر ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر یہ ابھی بات کرنا چاہتے ہیں تو ہاؤس ملتوی کر لیں۔ اگر یہ ہاؤس کو' پچھلے تین چار دن سے اپنی کارروائی یک طرفہ طور پر چلانا چاہتے ہیں تو چلائیں لیکن اس کے بعد بھی جب یہ فارغ ہو کر باہر آ جائیں گے تو اس وقت بھی ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ گزارش یہ ہے کہ LFO کے حوالے سے ہماری جتنی جدوجہد ہے اس میں ہمارا پورا زور قومی اسمبلی کے اندر بھی رہا ہے۔ ہمارے قائدین کا مسلسل اسی بات پر اصرار تھا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ سارے اختیارات منتخب اداروں' منتخب وزیراعظم اور منتخب وزیراعلیٰ کو منتقل ہوں۔ اس ہاؤس کے اندر بھی ہم نے ان ساری چیزوں کی' جس میں گورنر سے اختیارات لے کر وزیراعلیٰ کو منتقل کئے گئے' ہم نے اس کی پوری تائید

و حمایت اور پورا ساتھ دیا۔ ہم اب بھی یہ چاہتے ہیں کہ یہ سارے کے سارے اختیارات ان منتخب اداروں کے پاس آئیں۔ اس ریفرنڈم کے بارے میں میرے محترم ارشاد فرما رہے ہیں۔ اس کے بارے میں تو خود جنرل مشرف صاحب نے تسلیم کر لیا ہے کہ میں نے وہ غلطی کی ہے۔ خود انہوں نے کہا ہے کہ مجھ سے یہ غلطی ہوئی ہے اور یہ ان کی صفائیاں دے رہے ہیں۔ جس وردی کے حق میں یہ صفائیاں دے رہے ہیں' جب سے امریکہ اور یورپ کا دورہ شروع ہوا ہے ایک دن کے لئے بھی اس نے وردی نہیں پہنی۔ یہ ساری وردی ہمیں دکھانے کے لئے رکھی ہوئی ہے۔ وہاں امریکہ کے صدر کو ملنے جائیں اور وردی پہن کر جائیں تو خدا کی قسم! میں مسلم لیگ "ق" میں ضم ہو جاؤں گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' چودھری اطاف حسین صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، اگر آپ دس منٹ اور دے دیتے تو میں ان کی تسلی کر دیتا۔

جناب سپیکر، مہربانی۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! لاجنسٹر صاحب نے کہا کہ ہم مذاکرات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے یہ offer دی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی initiative چاہتے ہیں تو ہم انہیں دینے کے لئے تیار ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ یہ بات طے ہو۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہ ایوان اس طرح چلے۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ ایوان مل جل کر چلے۔ قاسم ضیاء صاحب بات کریں گے۔

جناب سپیکر، جی' قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! راجہ صاحب کی ہمیں offer ہے۔ میں ان کے goodwill gesture کو دیکھتے ہوئے آج ان سے یہ کہوں گا کہ اگر آپ اس ہاؤس کی خودمختاری اور ہمارے ساتھ ملنے کے لئے واقعی سنجیدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں عوام نے بھیجا ہے۔ عوام نے ہمیں اسی لئے بھیجا ہے کہ ہم ان کے حقوق' اس صوبے کے حقوق' آئین اور اس ہاؤس کی بالادستی کے لئے کام کریں۔ اگر یہ اس پر ہم سے بات کرنے کو تیار ہیں تو میں آپ کو یہ

یقین دلاتا ہوں کہ روز کی طرح نہیں' آج ہم خاموشی سے واک آؤٹ کر رہے ہیں۔ یہ ہم سے باہر آ کر بات کر لیں۔ ہم ہاؤس کے اندر بالکل احتجاج نہیں کرتے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! ہم ہر بات کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن میری طرف سے جو offer تھی وہ صرف اور صرف اس لئے تھی کہ ہم نے ان ایوانوں کو چلانا ہے۔ اگر انہوں نے اپنی اینٹ "نہیں" پر رکھنی ہے کہ ایوان کو چلنے نہیں دینا' اس کی کارروائی کا حصہ نہیں بننا' جب تک کہ ہم ان کی مرضی کے مطابق آگے نہ چلیں' ان کی مرضی کے مطابق آگے پیش رفت نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ رویہ انتہائی افسوسناک ہے۔ میں اب بھی خود اپوزیشن کے پاس جاؤں گا اور ان سے گزارش کروں گا کہ وہ آئیں اور ہاؤس میں بیٹھیں۔ میں ان کے قائدین کے ساتھ میں بات کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن ہاؤس سے باہر بیٹھ کر ہم کسی مذاکرات کی بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ صاحب! میری گزارش ہے کہ چودھری اقبال صاحب' لودھی صاحب اور آپ تشریف لے جائیں۔ چودھری ظہیر الدین صاحب کو بھی لے جائیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں۔

جناب سعید اکبر خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میرا genuine پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر پر معزز رکن بات کر رہے ہیں۔ ان کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ دراصل میں اس وقت ٹائم مانگ رہا تھا جب ہمارے اپوزیشن والے حضرات یہاں بیٹھے ہوئے تھے لیکن اب میں آپ کی وساطت سے ان کو یہ convey کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے بھی یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ کو ہمارے پرانے بزرگوں کی کہاوتیں جو ان کے تجربے پر based ہیں اور ہماری ثقافت کا حصہ ہیں وہ یاد ہیں؟ اگر نہیں تو ان میں سے ایک میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دے کر بتانا چاہتا ہوں کہ ایک خاندان کے سربراہ کی اولاد جب بے راہ روی کا شکار ہو جائے تو کیا ان سے ہر وقت مشورہ لے کر فیصلے کرنے چاہئیں؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ I.F.O اور یہ جو دوسری چیزیں ہیں یہ بڑی deliberation اور planning کے ساتھ صدر صاحب سپریم کورٹ کی اجازت سے in force لائے ہیں اور الیکشن کے وقت ان سب کو پتا تھا کہ اس کی interpretation کیا ہے۔ یہ اس وقت شاید ڈر کی وجہ سے یا وہ یہ پہلو دیکھنا چاہتے تھے کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے تاکہ ان کے ذاتی مفاد کے لئے بات کی جائے۔ جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کے سامنے بتانا چاہتا ہوں کہ میں ذاتی طور پر convinced ہوں کہ جو پچھلے تین سال سے پہلے جو دس سال کا دور تھا وہ ایک مکمل لوٹ مار کا دور تھا۔ وہ مکمل malpractice کا دور تھا۔ اس میں جو جمہوریت جو کہ so called جمہوریت تھی وہ اس جمہوریت سے کہیں بدتر تھی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کے ساتھ مذاکرات کا جب انہوں نے تہیہ کر لیا ہے پنجابی میں کہتے ہیں کہ "کاں چنا اسے "کِسے دی گل منی نئیں۔

## سرکاری کارروائی

### سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب میں چودھری الطاف حسین صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر اپنی بات کا آغاز فرمائیں۔

**چودھری الطاف حسین:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں سب سے پہلے جناب وزیراعلیٰ، چودھری پرویز الہیٰ صاحب اور وزیر خزانہ جناب حسین بہادر دریشک صاحب کو غریب عوام دوست اور ٹیکس فری بجٹ پیش کرنے پر اپنی طرف سے اور اپنے حلقہ کے عوام کی طرف سے اور اس ایوان کے معزز اراکین کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اس بجٹ سے غریب عوام کی فلاح و بہبود، معیشت کی مضبوطی اور ملک کی ترقی اور خصوصاً صوبہ پنجاب کی ترقی عمل میں آئے گی۔

جناب سپیکر! کون نہیں جانتا کہ آج سے چند ماہ قبل ہمارا ملک پاکستان ہر لحاظ سے تجارتی، سیاسی اور معاشی بحران میں مبتلا تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صدر پاکستان، جنرل پرویز مشرف صاحب کی جامع حکمت عملی اور فہم و فراست اور حب الوطنی کی وجہ سے اور صوبہ پنجاب میں چودھری پرویز الہیٰ کی فکر مندانہ سوچ، جرأت مندانہ فیصلے اور محنت کا نتیجہ ہے کہ ملک بحران سے نکل کر ایک روشن مستقبل کی طرف گامزن ہے۔ پاکستان کی چودہ کروڑ عوام پرامید نظروں سے اپنے روشن مستقبل کو دیکھ رہی ہے۔ میں حکومت پنجاب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ موجودہ بجٹ میں مختلف شعبوں میں عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کثیر رقم رکھی گئی ہے جو قابل ذکر ہے کہ جس طرح فروغ تعلیم، صحت کی سہولیات، زراعت کی ترقی، صنعت کی ترقی اور پسماندہ علاقوں کی ترقی شامل ہے۔

جناب سپیکر! یہ بہت خوش آئند بات ہے کہ ہماری حکومت نے پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے بھی کثیر رقم مختص کی ہے۔ میں جناب وزیراعلیٰ صاحب اور جناب وزیر خزانہ صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرا ضلع لیہ بھی پسماندہ اضلاع میں سرفہرست ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پورے پنجاب میں یہ سب سے زیادہ پسماندہ ضلع ہے۔ میرے حلقہ کی عوام کا ذریعہ معاش صرف اور صرف زمینداری ہے لیکن اس میں کاشت کاروں کو سہولیات نہ ہونے

کے برابر ہیں۔ نہری پانی چونکہ زراعت میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے' وہاں پر نہری پانی بھی بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ میرے حلقہ میں زراعت کی ترقی کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں۔ بے روزگاری چونکہ عام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بے روزگاری صرف اور صرف انڈسٹری لگانے سے دور ہو سکتی ہے کیونکہ پسماندہ ضلع ہونے کی وجہ سے میرے ضلع بھر میں کوئی انڈسٹری نہیں ہے۔ میں وزیرصنعت اور وزیراعلیٰ سے گزارش کروں گا کہ نیہ میں کم از کم کوئی نہ کوئی انڈسٹری لگائی جائے۔

جناب والا! میرے حلقہ 262 میں دیہات سے منڈیوں تک سڑکیں نہ ہونے کے برابر ہیں تو وہاں سڑکوں کے لئے بھی کوئی خصوصی گرانٹ دی جائے اور اپر پنجاب کو ملانے کے لئے ایک سڑک جو کہ میرے حلقہ فتح پور اور جھنگ کو ملاتی ہے اس کو بھی ڈبل کیا جانا مناسب ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈگری کالجز فتح پور اور کروڑ میں ڈگری کلاسز کے قیام کا ہونا بہت ضروری ہے اور کروڑ اور فتح پور کے عوام کی تفریح کے لئے پارک بھی قائم کئے جانے مناسب ہیں۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب سپیکر، محترمہ سجیلہ انصر باجوہ صاحبہ!

محترمہ سجیلہ انصر باجوہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! میں آپ کی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب' ان کی کابینہ اور وزیرخزانہ' سردار حسنین بہادر دریشک صاحب کو ایک جامع ' عوامی اور ٹیکس فری بجٹ پیش کرنے پر مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ ایک نمائندہ عوامی حکومت کو ایسا ہی بجٹ پیش کرنا چاہئے تھا جو عوام کی ضروریات اور توقعات کو مدنظر رکھ کر بنایا جاتا۔ وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویز الہیٰ صاحب مقامی حکومتوں کو ہمیشہ ساتھ لے کر بات کرتے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ بجٹ میں ان مقامی حکومتوں کو نظرانداز کر دیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ سال رواں میں مقامی حکومتوں کے لئے

60-ارب اور آئندہ مالی سال میں 65-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! تعلیم کے شعبہ میں جتنی توجہ اس بجٹ میں دی گئی ہے اس کی مثال اس سے پہلے کہیں نہیں ملتی۔ پانچویں جماعت تک کے لئے طلباء کو نصابی کتب کی فراہمی' طلباء کے امدادی وظائف' اساتذہ کی تربیت' نصاب پر نظرثانی اور امتحانی نظام کی اصلاح' اس کے علاوہ طالبات کے لئے 60 کمیونٹی ماڈل سکولوں کا قیام ایک اہم قدم ہے۔ اس کے علاوہ Punjab Rural Support Programme کے اشتراک سے 300 سکولوں کا اجراء اور طالبات کو خوردنی تیل کی فراہمی اور چار یونیورسٹیوں کا قیام بہت اہم اقدامات ہیں۔ کمپیوٹر کی اہمیت سے آج کون واقف نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے وزیراعلیٰ صاحب آئی۔ٹی کے فروغ کے لئے اقدامات کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کمپیوٹر کی تعلیم کے لئے 750 کیمبرج سکولوں میں کمپیوٹر کی تعلیم و ترویج کے لئے 45 کروڑ روپے مختص کرنا ایک اہم اور قابل ستائش قدم ہے۔

جناب سپیکر! خواتین کو تعلیم کے ساتھ ساتھ جو سب سے زیادہ مسئلہ ہوتا ہے وہ صحت کا مسئلہ ہے۔ جہاں یہ بات ضروری ہوتی ہے کہ ہماری خواتین پڑھی لکھی ہوں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہماری خواتین صحت کے لحاظ سے بھی اچھی ہوں اور اگر ایک خاتون پڑھی لکھی ہو گی تو ظاہر ہے کہ وہ پڑھے لکھے معاشرے کو جنم دے گی۔ اسی طرح اگر ایک عورت صحت مند اور اچھی صحت کی مالک ہوگی تو وہ اپنے بچوں کی بہتر نگہداشت کر سکے گی اور اپنے گھر کا بہتر طور پر خیال رکھ سکے گی۔ خواتین کے لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ اسی وجہ سے صحت کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ زچہ و بچہ کے لئے طبی سہولیات کا اضافہ اس سلسلے میں ایک اہم قدم ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے اور زراعت کے میدان میں حکومت کی کاوشوں کو تاریخ میں ہمیشہ ایک بڑے اہم قدم کے نام سے یاد کیا جائے گا۔ ساڑھے بارہ ایکڑ تک ٹیکس کی چھوٹ' مارک اپ کی شرح 13 فیصد سے 9 فیصد کرنا' یکساں آبیانے کا نفاذ'

کھالوں کی بچتگی اور اصلاح جیسے اقدامات سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے وزیراعلیٰ عوام دوست اور کسان دوست ہیں جن سے ہماری 70 فیصد آبادی کو فائدہ پہنچے گا۔

جناب سپیکر! اپنا گھر ہر ایک فرد کا خواب ہوتا ہے اور حکومت عوام کی خواہشات اور مسائل سے بخوبی آگاہ ہے اسی لئے حکومت نے اس ضمن میں ایسے اقدامات کئے ہیں کہ کم آمدنی والے افراد کے لئے رہائشی سکیموں کے اجراء سے دو لاکھ افراد کو فائدہ پہنچے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ کچی آبادیوں کے 84 ہزار مکینوں کو مالکانہ حقوق فراہم کرنے کا قدم بھی بہت قابل تعریف ہے۔

جناب سپیکر! T.E.V.T.A کا قیام نہایت اہم قدم ہے جس سے صنعت کے شعبہ میں ہنر مند افرادی قوت کا اضافہ ممکن ہو گا اور ملک صنعتی لحاظ سے ترقی کرے گا۔

جناب سپیکر! کل میری بہن ڈاکٹر سامیہ امجد نے مینٹل ہیلتھ کے لحاظ سے بات کی تھی کہ ایسے patients جو ذہنی طور پر اس قابل نہیں رہتے یا mentally طور پر اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ معاشرے میں اس طرح سے بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ mentally disabled اور mentally retarded ہیں تو ایسے بچوں اور دوسرے افراد جو کہ psychiatrist disorder کا شکار ہو جاتے ہیں' کے لئے اقدامات کی تجویز پیش کی تھی۔ میں ان کی اس تجویز کو appreciate کرتی ہوں اور اس کے ساتھ میں آپ سے یہ کہوں گی کہ وہ افراد جو سڑکوں پر نشے کی حالت میں ساری ساری رات پڑے رہتے ہیں اور صبح ہوتے ہی جب سب لوگ اپنے اپنے کام دھندوں پر چلے جاتے ہیں تو ان کو اٹھانے والا اور کاموں پر بھیجنے والا کوئی نہیں ہوتا تو میں یہ چاہوں گی کہ ان افراد کی بحالی کے لئے بھی کوئی قدم اٹھایا جائے یا ان کے لئے بھی کوئی نہ کوئی کام نہ کیا جائے کیونکہ یہ ایسے افراد ہیں کہ اگر ان کو صحیح treatment دیا جائے تو وہ بھی کسی طریقے سے ہمارے ملک میں کام کرنے کے لئے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں لیکن یہ صرف اپنی بیماری اور نشے کی حالت میں ہونے اور اپنے ذہنی شعور نہ ہونے کی وجہ سے معاشرے میں اپنا کردار ادا نہیں کر پا رہے۔

جناب سپیکر! میں دیکھ رہی ہوں کہ اپوزیشن ارکان کافی دنوں سے بلکہ جب سے یہ اسمبلی آئی ہے کوئی نہ کوئی ایسا بہانہ ڈھونڈتے ہیں کہ جس سے ہماری اسمبلی کی کارروائی رک جائے یا ہمیں وہ پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ آپ نے ان تمام حالات کے باوجود بہت اچھے طریقے سے اسمبلی کی کارروائی کو جاری رکھا ہوا ہے اور ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم اکیلے بھی ان کے بغیر اچھے طریقے سے اپنے سیشن کو چلا سکتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے اپوزیشن ارکان کو یہ کہنا چاہوں گی کہ وہ یہاں صرف اپنے آقاؤں کو راضی کرنے کے لئے نہیں آئے بلکہ اپنے غریب عوام سے بہت بڑے بڑے وعدے کر کے آئے ہیں اور ان وعدوں کا جواب نہ صرف عوام کی عدالت میں دینا ہے بلکہ اس سے بڑی اللہ تعالیٰ کی عدالت بھی ہے اور انہیں اس عدالت میں جواب دینے کے لئے اس اسمبلی میں تیاری کے ساتھ آنا چاہئے۔ جناب سپیکر! بہت' بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ محترمہ کنول نسیم صاحبہ!

محترمہ کنول نسیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آج آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں بطور صحافی سب سے پہلے اپوزیشن کے کردار کے بارے میں کچھ کہنا چاہوں گی کہ یہ لوگ ہمارے ساتھ سڑکوں پر آتے تھے اور نعرہ لگاتے تھے کہ ملک میں جمہوریت ہونی چاہئے تو کیا جمہوریت صرف بے نظیر اور نواز شریف سے ہی ہے؟ کیا جمہوریت دوسرے لوگوں سے نہیں آ سکتی؟ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ سدا حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ پاکستان جب بنا' قائداعظم آئے' اس کے بعد لیاقت علی خان آئے اور کئی سارے وزیر آتے اور جاتے رہے۔ کسی نے ٹھیکہ تو نہیں لیا' سدا حکمرانی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ آج کے اخبارات پڑھیں تو آپ کو خطرہ نظر آئے گا' بطور صحافی میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ خدا نہ کرے' خدا نہ کرے اگر پارلیمنٹ کو کچھ ہوا تو اس کی ذمہ داری اپوزیشن پر ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کسی نے 18 سال حکومت کی' کسی نے 10 سال حکومت کی۔ اب کسی اور کو بھی کرنے دیں کیونکہ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویز الہیٰ کو وزارت اعلیٰ کسی نے پلیٹ میں سجا کر نہیں دی۔ انہوں نے محنت کی ہے جو کہ 1985 سے شروع ہوئی ہے اور یہ محنت 12-اکتوبر 1999 سے نہیں ہے۔ جو محنت کر رہے ہیں ان کو صلہ مل رہا ہے۔ ان کو کسی نے پلیٹ میں سجا کر نہیں دی۔ آج ہمیں نمبر دو کہا جا رہا ہے' کوئی نمبر تین کہہ رہا ہے۔ ہم ہیں تو نمبر دو ہیں' وہ ہیں تو نمبر ون ہیں' یہ کیسی جمہوریت ہے؟ بات نیشنل سکیورٹی کی ہے۔ آپ اگر غور کریں کہ ماضی میں یہ ہوتا رہا کہ جناب وزیراعظم اور صدر کی آپس میں لڑائی ہوئی وہ چیف آف آرمی سٹاف کے پاس چلے گئے' جناب ہماری تو بن نہیں رہی ہم کیا کریں؟ وہ کوشش کرتے رہے کہ صلح ہو جائے۔ ایک گروپ جاتا اور یہ کہتا کہ اس میں برائی ہے' اس نے کرپشن کی ہے' اس کو فارغ کر دیں' میں ٹھیک ہوں۔ وہ کہتا اس نے کرپشن کی' پارلیمنٹ کو فارغ کر دیں' اس دوران کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ عوام کا کیا بنے گا؟ اسمبلیاں ٹوٹتی رہیں جس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ ملک کو کوریا کے مقابلے میں ہونا چاہئے تھا لیکن وہ بہت پیچھے ہے تو میری اپوزیشن سے گزارش ہے کہ وہ اپنے رویے کو بدلیں' ماضی سے سبق سیکھیں' اب سڑکوں پر لڑنے کے لئے کوئی نہیں آئے گا' تین سال کسی نے بات نہ کی۔ کیوں نواز شریف کے لئے کوئی باہر نہیں نکلا اور کیوں بے نظیر کے لئے باہر نہیں نکلا خدا کے لئے اپنے رویے کو بدلیں۔ اب میں اپنے اصل موضوع کی طرف آؤں گی اور میں چاہوں گی کہ میری جو تجاویز ہیں یہ وزراء میں تقسیم کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر کی طرف سے کچھ کاغذات ہاؤس میں تقسیم کئے گئے)

جناب سپیکر! بجٹ 2003-04 میں تمام شعبوں میں جو اقدامات کئے گئے ہیں وہ قابل تحسین ہیں۔ اسمبلی میں 33 فیصد سے زیادہ خواتین کو نمائندگی دی گئی ہے لیکن بجٹ میں جو اقدامات کئے گئے ہیں اور ظاہر کیا گیا ہے' خدا کا شکر ہے کہ صدر مملکت جناب پرویز مشرف نے قومی و صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ میں خواتین کو بھرپور نمائندگی دی ہے جس کا مقصد ہے

کہ پاکستان میں تعلیم کے فروغ، سماجی ترقی اور دیگر شعبوں میں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ چلیں گی لیکن حیرانگی کی بات یہ ہے کہ بجٹ میں خواتین کے لئے کوئی خصوصی سکیم یا منصوبہ نہیں رکھا گیا' اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کا جواب وزیر خزانہ دیں گے۔ اگر وزیر خزانہ' وزیراعلیٰ کی بات مانتے ہوئے مشاورت کر لیتے تو آج کوئی نہ کوئی منصوبہ خواتین کے لئے ضرور ہوتا۔ سٹیڈیم میں چند لوگ کھیلنے جائیں گے۔میں تو ساری خواتین کی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر! موجودہ صوبائی بجٹ کا پچھلے سال کے بجٹ سے موازنہ کریں تو اس میں ترقی کا عکس نظر آتا ہے جس میں وسائل کا حجم گزشتہ بجٹ کے مقابلے میں 47 فیصد زیادہ ہے۔ اس لئے امید کی جا سکتی ہے کہ اگر حکومت بجٹ میں خواتین کی ترقی کے لئے خصوصی رقم نہیں رکھ سکی تو کم از کم وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویز الٰہی اپنے صوابدیدی فنڈ سے ہر شہر میں خواتین کے لئے دستکاری مرکز' بچیوں کے لئے عام اور فنی تعلیم کی سہولتوں کے لئے ادارے قائم کریں اور انہیں اپنے گھر بنانے کے لئے آسان شرائط پر قرضوں کی فراہمی کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔ اس ضمن میں ہمارے وزیر خزانہ کو چاہئے کہ وہ اپنی زیر نگرانی کوئی ایسا شعبہ قائم کریں جس میں خواتین ممبران اسمبلی اپنے اپنے حلقے کے لئے جو بھی تجویز لے کر آئیں اس کو ردی کی ٹوکری میں نہ ڈالا جائے بلکہ اس پر عمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! صوبے کا نیا بجٹ ہر لحاظ سے متوازن ہے۔ اس میں حکومت نے عوام کے لئے کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا جبکہ دوسری طرف تعلیم' صحت' زراعت اور آبپاشی کے لئے فنڈز میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔ اس موقع پر میری تجویز ہے کہ پانی کے وسائل میں اضافہ اور پانی کے ضیاع کو روکنے کے لئے چھوٹے' درمیانے اور بڑے ہائیڈرل ڈیمز بنانے کی منصوبہ بندی کی جائے۔ اس سے پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہو گا۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سعید اکبر خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب سعید اکبر خان : جناب سپیکر ! اسمبلی رولز میں ہے کہ کوئی بھی ممبر اس ہاؤس میں لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھ سکتا۔ محترمہ کنول نسیم صاحبہ لکھی ہوئی تقریر پڑھ رہی ہیں۔ میری submission ہے کہ اگر وہ notes دیکھنا چاہیں تو ٹھیک ہے لیکن اپنے گھر سے لکھ کر لائی ہوئی تقریر کو پورا نہیں پڑھ سکتیں۔

جناب سپیکر : سعید اکبر خان صاحب ' وہ points دیکھ رہی ہیں۔ جی' کنول نسیم صاحبہ !

محترمہ کنول نسیم : میں کہوں گی کہ خواتین کو وہ تھوڑی دیر کے لئے برداشت کر لیں۔

جناب سپیکر ! عام آدمی کے علاج معالجہ کے لئے حکومت نے وسائل میں بے بہا اضافہ کیا ہے اور یہ ایک خوش آئند بات ہے لیکن ہسپتالوں کے حالات انتہائی پریشان کن ہیں اور ان کی بہتری کے لئے انتظامی سطح پر کوئی ایسے اقدامات نظر نہیں آئے۔ آپ سرکاری ہسپتالوں کی حالت دیکھیں' میو ہسپتال اور جنرل ہسپتال کی حالت دیکھیں۔ وہاں پر تو ایمرجنسی میں بھی ایئر کنڈیشنر بند ہوتے ہیں۔ آپ کو ان ہسپتالوں کی حالت زار دیکھ کر رونا آئے گا۔ شعبہ صحت کے لئے 7۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں بھی ایئر کنڈیشنر بند پڑے ہیں۔ کوئی سننے والا نہیں ہے۔ ڈی۔ایم۔ایس کہتا ہے کہ مجھے پتا نہیں' اے۔ایم۔ایس کہتا ہے کہ مجھے پتا نہیں تو اس 7۔ارب روپے کا کیا فائدہ ؟ وزیر خزانہ اس کی وضاحت فرمائیں۔

جناب سپیکر ! خواتین کے حوالے سے میری ایک تجویز ہے کہ ہر شہر میں مادر ملت دستکاری سنٹر بنائے جائیں۔ ان کی نگرانی حکومت پنجاب خود کرے۔ اس کے ذریعے قوم کو مادر ملت کا پیغام ملتا رہے گا۔ بے روزگار اور بے سہارا بچیوں کو روزگار مل سکے گا۔

جناب والا ! اسی طرح آپ بیت المال کا حال دیکھیں۔ جب میں اپنے گھر سے نکلتی ہوں تو خدا کی قسم دس بوڑھے آدمی لائن میں کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کنول بی بی! ہمیں زکوٰۃ کون دے گا؟ اس لئے کہ زکوٰۃ کمیٹیاں ٹوٹ چکی ہیں۔ مجھے بتائیے کہ

اس بیت المال کا کیا فائدہ؟ اس ایوان کا کیا فائدہ کہ 70/70 سالہ بوڑھے در بدر پھر رہے ہیں۔ آپ کل کا نوائے وقت اخبار دیکھیں' اس میں میرے حوالے سے ایک دو کالمی خبر لگی ہوئی ہے کہ "ایک بوڑھا رو رہا ہے' اسے صرف پانچ سو روپے مہینہ ملتے تھے جو بند ہو گئے ہیں کیونکہ زکوٰۃ کمیٹیاں ٹوٹ چکی ہے"۔ میں پوچھتی ہوں کہ ضلعی حکومت کیا کر رہی ہے؟

جناب سپیکر! تھوڑی سی بات صحافیوں کے حوالے سے بھی ہو جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان میں صحافت جتنی آج آزاد ہے اس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی۔ شعبہ صحافت صرف مالکان کا مسئلہ نہیں' اس سے بہت سے لوگ منسلک ہیں۔ کارکن صحافی نامساعد حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ آواز بلند ہیں' زبان ہلتے ہیں لیکن افسوس کہ ان کی زبان کوئی نہیں ہلتا۔ پچھلی حکومتوں نے ہاؤسنگ سکیمیں دیں لیکن ان پر عمل درآمد نہیں ہوا' صرف زبانی جمع خرچ کرتے رہے یا پھر چند مخصوص لوگوں کو پلاٹ دے دیئے جاتے ہیں۔ وہ کارکن جو کام کرتے ہیں انھیں کچھ نہیں ملتا۔ اس حکومت نے بھی ہاؤسنگ سکیم دی ہے لیکن ابھی تک عملی طور پر کچھ نہیں ہوا۔ میں اپنے وزیر اعلیٰ پنجاب سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ میرٹ کی بنیاد پر صحافی کارکنوں کو پلاٹ دیں۔ علاوہ ازیں ایسے صحافی حضرات جن کے پاس موٹر سائیکل نہیں ہیں' وہ پیدل سفر کرتے ہیں انھیں حکومت آسان قسطوں پر قرضے دے تاکہ وہ موٹر سائیکل خرید سکیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ عرض کرتی ہوں کہ موجودہ بجٹ میں پنشنرز اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ کیا گیا ہے جو کہ انتہائی قابل تعریف ہے مگر 14 کروڑ عوام میں ایسے لوگوں کی تعداد 14 یا 15 فیصد ہو گی جبکہ ملک کے بیشتر مزدور پرائیویٹ اداروں اور فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی گئی۔ نواز شریف نے ان کے لئے old citizen کا نعرہ دیا تھا لیکن وہ نعرہ' نعرہ ہی رہا۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب کو اس وقت اچھا کہوں گی جب وہ اپنے نعرے پر عمل کر کے دکھائیں گے۔ جب پانچ سال کا بچہ بھی یہ کہے گا کہ وزیراعلیٰ' پرویز الٰہی زندہ باد تو اصل میں زندہ باد اس

وقت ہو گا۔ بہت' بہت شکریہ۔

جناب سپیکر : شکریہ' مہربانی۔

محترمہ پروین سکندر گل : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی' فرمائیں !

محترمہ پروین سکندر گل : جناب سپیکر ! آپ کی وساطت سے ہم حکومت کی بہتر حکمت عملی پر جناب وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویز الہیٰ صاحب کو مبارک باد دیتے ہیں کہ آج اپوزیشن نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ اجلاس کی کارروائی میں حصہ لیا اور چند دنوں کا جمود ٹوٹا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ شاید آپ کی وساطت سے ہمیں یہ پیغام ملے گا کہ وہ آئندہ بھی تھوڑی سی عقل استعمال کر لیں گے' خالی دیہاڑی نہیں لگائیں گے۔

جناب سپیکر : شکریہ' تشریف رکھیں۔ جناب جوزف حاکم دین صاحب !

جناب جوزف حاکم دین : جناب سپیکر ! میں آپ کا نہایت ہی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا کہ میں بجٹ 2003-04 کے متعلق اپنے کچھ خیالات کا اظہار کر سکوں۔ یہ حقیقت ہے کہ جب تباہ حال معیشت سامنے ہو گی تو بجٹ بھی اسی طرح کا ہو گا۔ وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویز الہیٰ اور ہمارے ہر دلعزیز وزیر خزانہ' سردار حسنین بہادر دریشک صاحب نے جو بجٹ پیش کیا ہے وہ ایک بہترین بجٹ ہے' اس کے لئے میں وزیراعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ صاحب کو اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب والا! افغانستان کی جنگ اور عراق کی جنگ کی وجہ سے ہمارے ملک کی معیشت پر ناخوشگوار اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں بھی ان جنگوں کی وجہ سے ہمیں ناخوشگوار حالات سے دو چار ہونا پڑا ہے لیکن ان حالات کے باوجود دونوں شخصیت کا ایک متوازن بجٹ پیش کرنا اس بات کی دلالت ہے کہ وہ نہایت شفیق اور صوبے کی عوام کے خیر خواہ ہیں۔ یہ نہایت مشکل کام ہوتا ہے کہ ناخوشگوار حالات میں ایک اچھا اور متوازن بجٹ پیش کیا

جائے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے عوامی امنگوں کو مدنظر رکھتے ہوئے زندگی کے ہر شعبے کے لئے بہت زیادہ رقوم مختص کی ہیں جس کی وجہ سے صوبہ پنجاب ترقی و کامرانی کی منزل پر گامزن ہو گا۔ پچھلی حکومتوں نے بہت بجٹ بنائے لیکن وہ بجٹ کسی کے کام کے نہیں رہے' ان سے صرف قومی خزانے کو لوٹا گیا۔ یہ بجٹ ان لوگوں نے صرف اپنے مفاد کی خاطر استعمال کئے غریبوں کے لئے انھوں نے کچھ نہیں کیا۔

**بیگم زینت خان** : پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر** : محترمہ زینت خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

**بیگم زینت خان** : جناب سپیکر! سعید اکبر خان نے ابھی کنول نسیم پر اعتراض کیا تھا کہ وہ لکھی ہوئی تقریر ایوان کے اندر نہیں پڑھ سکتیں لیکن ہمارے معزز رکن ابھی پڑھ کر تقریر کر رہے ہیں۔

**جناب سپیکر** : نہیں وہ صرف points دیکھ رہے ہیں۔ جوزف حاکم دین صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

**جناب جوزف حاکم دین** : معزز خاتون رکن نے اعتراض کیا ہے' میں لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھ رہا بلکہ میرے پاس تو صرف points لکھے ہوئے ہیں۔ میں ان points کو elaborate کر رہا ہوں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ لوگوں کی مشکلات کو اچھے طریقے سے جانتے ہیں اور وہ غریب لوگوں کے دلوں میں جگہ بنا رہے ہیں۔ یہ بجٹ ان کی خصوصی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

جناب سپیکر! تعلیم کے شعبے کے لئے اس بجٹ میں کافی رقم مختص کی گئی ہے۔ ہم دنیا کی تقریباً سب قوموں سے تعلیم کے میدان میں پیچھے ہیں۔ پہلے ہمارے جتنے بھی بجٹ آئے ان میں فروغ تعلیم کے لئے بہت کم پیسے رکھے گئے تھے۔ تعلیم ترقی کا زینہ ہے' تعلیم انسان کو انسان بناتی ہے۔ اگر ہمارے ملک میں تعلیم کو فروغ دیا جاتا' تعلیم کے لئے

کافی رقوم مختص کی جاتیں تو آج ہمارا 24 تا 30 فیصد literacy rate نہ ہوتا۔ ہمیں تعلیمی شعبے کے لئے بہت زیادہ پیسے رکھنے چاہئیں تھے۔ آج ہمارے ملک کو بنے ہوئے 55 سال ہو گئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر : آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ معزز خواتین سے گزارش ہے کہ پلیز خاموشی کے ساتھ بیٹھیں اور سنیں کہ معزز رکن کیا کہہ رہے ہیں۔

جناب جوزف حاکم دین، جناب والا! ہمارے ملک کو بنے ہوئے 55 سال ہو چکے ہیں لیکن ہم نے تعلیم کی ترقی میں کچھ بھی نہیں کیا بلکہ پیچھے سے پیچھے ہوتے گئے ہیں۔ ہم نے اس بجٹ میں تعلیم کے لئے کافی رقم رکھی ہے اور خدا کے فضل سے ہمیں یہ بخوبی علم ہے کہ ہم اس رقم کے ساتھ اپنی تعلیمی کاوشوں کو سامنے رکھتے ہوئے اس قابل ہو جائیں گے کہ ہم اپنے literacy rate کو آگے بڑھا سکیں۔ تعلیم کو میٹرک تک مفت کر دینا بھی حکومت پنجاب کا ایک ایسا قدم ہے جو ہمیں ترقی کی راہ پر گامزن کرے گا۔ اس سے ہماری ترقی کی راہیں کھلیں گی۔ بچوں کو مفت کتابیں دینا بھی بہت اچھا قدم ہے۔ ہماری موجودہ حکومت جو ہمارے معزز اور ہر دلعزیز وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کے کنٹرول میں چل رہی ہے اس میں تعلیم کے حوالے سے بہت کچھ کیا جا رہا ہے۔ جن حکومتوں نے تعلیم کے لئے کافی بجٹ رکھا آج ان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ وہ قومیں تعلیم ہی کی وجہ سے آگے گئی ہیں لیکن ہم ان سے کافی پیچھے ہیں۔

جناب والا! صحت کے شعبہ میں بھی کچھ رقم allocate کر دی گئی ہے۔ غریب لوگوں کو پہلے جو سہولتیں میسر نہیں تھیں اب اس سے ان کو یہ سہولتیں حاصل ہوں گی۔ لوگ بے چارے دربدر ہو رہے ہیں۔ اب ان غریب لوگوں کو ہسپتالوں میں کچھ نہ کچھ ادویات تو مل جائیں گی۔ یہ تو ہمارے وزیراعلیٰ صاحب کی خصوصی مہربانی ہے کہ انہوں نے پنجاب کی عوام کے لئے صحت کے شعبہ میں کافی رقم رکھ کر ہمیں ایک ایسی سہولت دی ہے کہ ہمارے غریب

بھائی بھی دوائیوں کی شکل میں ہسپتال سے یہ سہولت حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب والا! سب سے اہم شعبہ زراعت کا ہے۔ پنجاب کی 85 فیصد آبادی دیہاتوں میں بس رہی ہے۔ اس کے لئے جو اقدام چودھری پرویز الٰہی نے اٹھائے ہیں اس سے پہلے آج تک کسی وزیراعلیٰ کو یہ ہمت نہیں ہوئی کہ وہ ساڑھے بارہ ایکڑ نہری زمین اور پچیس ایکڑ بارانی زمین پر ٹیکس معاف کرے۔ کسان جو ہمارے ملک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں یہ ان کے لئے ایک ایسا قدم ہے جو وہ کبھی بھی نہیں بھلا سکتے۔ اس سے کسان خوشحال ہو گا اور وہ جس کی زمین پر کاشتکاری کر رہے ہیں ان کے لئے بھی بہت زیادہ آسانی ہو گی۔

جناب والا! میں پرائیویٹ ہسپتالوں اور سکولوں کی بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ پرائیویٹ سکول اور ہسپتال بھی ہمارے معاشرے کا ایک حصہ ہیں۔ ایسے ادارے جو پرائیویٹ سکول اور ہسپتال چلا رہے ہیں ان کو باہر سے donations آ رہی ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ ان اداروں کو بھی کچھ گرانٹ دے تا کہ یہ ادارے بھی پھلیں پھولیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبر چودھری اصغر علی گجر اور سید احسان اللہ وقاص ہاؤس میں تشریف لائے تو حکومتی بنچوں نے ڈیسک بجا کر انہیں خوش آمدید کہا)

جناب جوزف حاکم دین، جناب والا! پنجاب کے بجٹ کے حوالے سے میں اقلیتوں کے بارے میں کچھ کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ میں گزارش کروں گا کہ وزیر خزانہ صاحب میرے اس point پر خصوصی توجہ دیں۔ آپ کے اس بجٹ میں مسیحی بیواؤں، یتیموں اور ضرورت مندوں کی فلاح و بہبود کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں رکھا گیا۔ میں نے سارا بجٹ دیکھا

I have gone through the budget but there was no allocation of single penny for Christians welfare. I request you that some money should be allocated for the Christians of the Punjab.

جناب سپیکر، پلیز ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

جناب جوزف حاکم دین، جناب والا! میں on the floor of the House یہ واضح کرنا چاہتا ہوں مجھے کہا گیا کہ آپ نے ایک درخواست دی ہے کہ کچھ فنڈ مسیحیوں کے لئے allocate کیا جائے تو اس کے لئے اب کافی وقت گزر چکا ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ جب بھی پنجاب اسمبلی کے اقلیتی ممبرز کو اقلیتوں کے لئے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو گی تو وہ اس کے لئے پیسا دے دیا کریں گے۔ ہمیں اس کے لئے بھی فکر مندی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب کا مشکور ہوں کہ انھوں نے اپنے خصوصی فنڈ سے مسیحیوں کے قبرستانوں کی چار دیواری اور churches کی renovations کے لئے ہمیں خصوصی اجازت دے دی ہے۔۔۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، پلیز! چودھری اصغر علی گجر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی' چودھری صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ہم وزیر قانون کی ایک اچھی offer پر آپس میں گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ لاء منسٹر اور دیگر وزراء اور ہمارے دیگر قائدین بھی تھے۔ ہم نے بیٹھ کر آپس میں ایک مشورہ کیا ہے۔ آپس میں بات چیت کی ہے اور بڑے اچھے اور خوشگوار ماحول میں ہماری بات چیت ہوئی ہے اور ہم نے یہ طے کیا ہے کہ انشاء اللہ ہم اپنے تمام اختلافات کو بات چیت کے ذریعے طے کریں گے اور یہ بات چیت جاری رہے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے پاس جو issues تھے جو تکالیف اور تحفظات ہم محسوس کرتے تھے وہ ہم نے حکومت کے گوش گزار کئے ہیں اور ہم نے انکی باتیں بھی سنی ہیں۔ ہم اس پر مزید اپنی مشاورت کے بعد کل تک پھر آپس میں اکٹھا ہوں گے۔ اس کے علاوہ یہ بھی طے ہوا ہے کہ ہم تمام لوگ کسی کے قائد کے خلاف ایوان کے اندر کوئی بات نا خوشگوار طریقے سے جس سے ان کا ذاتی طور

پر احترام مجروح ہو' نہیں کریں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ مہربانی۔ چودھری صاحب! میں حکومت کی طرف سے اور اپوزیشن کی طرف سے اس اقدام کو appreciate کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے دنوں میں اس میں مزید بہتری آئے گی۔ شکریہ۔ جی جوزف حاکم صاحب! پلیز ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

جناب جوزف حاکم دین: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے دوبارہ موقع دیا ہے۔ میں ایک منٹ میں wind up کر لوں گا لیکن میں اپنے علاقے کے حوالے سے بھی کچھ بات کروں گا چونکہ وہ بھی ہاؤس میں آنی چاہئے۔ جہاں تک امن و امان کی صورت حال کا ذکر ہے حکومت نے اس کے لئے بھی کافی پیسے رکھے ہیں تاکہ پولیس کو سہولتیں مل سکیں اور وہ ہمیں پورا امن و امان دے سکے۔ اس لئے یہ allocation بھی ضروری تھی۔

جناب والا! میں نے یہ دیکھا ہے کہ زندگی کے کسی شعبے کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ وزیراعلیٰ' چودھری پرویز الٰہی صاحب کو شاباش جاتی ہے کہ انہوں نے کسی بھی شعبے کو نظر انداز نہیں کیا۔ تعمیر و ترقی کے لئے بھرپور اقدام کئے ہیں اور ان کے لئے وسائل بھی فراہم کئے ہیں۔ میں بجلی کی کمی کا ذکر کرتا جاؤں کہ ہائیڈرالک پاورسٹیشنوں کے لئے پیسے رکھے گئے۔ پچھلی حکومتوں میں تو تھرمل پاور سٹیشن لگا کر آج تک لوگوں کو لوٹا گیا ہے لیکن کسی کے کان پر کوئی جوں تک نہیں رینگ رہی کہ ان حکومتوں نے ایسا کیوں کیا؟ اتنے بھاری contract کئے کہ انہوں نے لوگوں کو مجبور کیا ہے کہ لوگ اس کے لئے آواز اٹھائیں لیکن ہمارے ہر دلعزیز وزیراعلیٰ صاحب نے بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ہائیڈرالک پاورسٹیشن لگانے کے لئے انتظام کیا ہے اور اس کے لئے پیسے رکھے ہیں۔ واپڈا والے عوام کے ساتھ جو ناروا سلوک کر رہے ہیں وہ وقت آئے گا کہ ہمیں اس سے خلاصی ہو گی۔

جناب والا! ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ یہ ضروری ہے کہ جب تک ہم اس فیلڈ میں آگے نہیں بڑھتے تب تک ہم ٹیکنالوجی میں آگے نہیں بڑھ سکتے۔ آج تو جنگیں بھی ٹیکنالوجی کی وجہ سے لڑی جا رہی ہیں جن کے پاس ٹیکنالوجی ہو گی وہی جنگ جیت سکتا ہے' وہی فتح حاصل کر سکتا ہے دوسرے تمام اس کو دیکھ رہے ہیں اور دیکھتے رہیں گے۔ڈیموں کی تعمیر بھی ایک اچھا اقدام ہے اس سے پانی سٹور ہو گا پانی کھیتوں میں جائے گا اور اس سے بجلی بھی پیدا کی جا سکے گی۔ مکانوں کی تعمیر کے لئے درمیانے طبقے کے لوگ ہیں جن کے لئے رقم مختص کی گئی ہے۔ اس سے تقریباً 2 لاکھ لوگوں کو مکان مل سکیں گے۔ کچی آبادی کے مکینوں کو بھی جن کی تعداد 84 ہزار ہے ان کے لئے بھی حکومت پنجاب نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ ان کو بھی مکان دے گی اور کچی آبادی کے مکینوں کو ان کے مالکانہ حقوق دے گی۔

جناب والا! ایک بات میں یہ بھی کہتا جاؤں کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اور پنشن میں جو پندرہ فیصد اضافہ ہوا ہے یہ ہماری قومی حکومت یعنی مرکزی حکومت کی مہربانی ہے کہ اس نے یہ سہولت ہمارے ملازمین کو دی ہے اور پنجاب حکومت نے بھی اس کو approve کیا ہے۔ اس کے لئے بھی میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکر گزار ہوں۔

جناب والا! پسرور ایک پسماندہ تحصیل ہے۔ وزیر خزانہ صاحب توجہ فرمائیں گے' میں پبلک کے حوالے سے عرض کر رہا ہوں کہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی ایک پسماندہ تحصیل ہے۔ برسات کا پانی جب وہاں پر آتا ہے تو وہاں پر ایسا کوئی نالہ نہیں کہ جس کے ذریعے وہاں سے پانی نکل سکے۔ پانی وہاں کے لوگوں کے گھروں کو تباہ و برباد کرتا ہے۔ شہر سے پانی کے نکاس کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ مقامی حکومت کے پاس اتنا پیسا نہیں کہ مقامی حکومت اس کے لئے وہاں پر کوئی سیوریج سسٹم لگا سکے کہ جس سے وہاں سے پانی نکل جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ' مہربانی۔

جناب جوزف حاکم دین: جناب والا! ایک منٹ کے لئے میں نالہ ڈیک کی بات کرتا ہوں۔ نالہ ڈیک پسرور کے علاقہ کو خراب کرتا ہے۔ میں اس روڈ کی بات کرتا ہوں جو پسرور سے نارووال جاتی ہے اور نالہ ڈیک اس روڈ پر بہہ رہا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ نالہ ڈیک کے لئے بند باندھ دیا جائے۔ پسرور سے نارووال روڈ کی بات کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں' پسرور سے سیالکوٹ - کی بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس کو بنایا جائے اور اس کے لئے صوبائی بجٹ میں رقم مختص کی جائے۔ میں آخر میں پاکستان مسلم لیگ (قائداعظم) کو دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں کہ اس پارٹی نے اتنا اچھا بجٹ دیا۔ وزیر خزانہ کی کاوشوں کی وجہ سے' ان کی انتھک محنت کی وجہ سے ہمیں اتنا اچھا بجٹ ملا کہ آج ہم اس پر فخر کر سکتے ہیں۔ یہ بجٹ ان کی کوششوں کی وجہ سے لوگوں کے دلوں کی دھڑکن ہے۔ آخر میں' میں صرف اتنا کہوں گا کہ پاکستان مسلم لیگ زندہ باد' پاکستان پائندہ باد۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، جناب حسن اختر موکل صاحب۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سردار حسن اختر موکل : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! شکریہ۔ میری بہن ابھی فرما رہی تھیں کہ یہ بجٹ تقریر ہے اور یہ سارے بجٹ کا نچوڑ ہے۔ یہیں سے بات کرنی ہے اس سے پہلے کہ میں بجٹ کے سلسلے میں کچھ عرض کروں۔ میں اپنے ان دوستوں کو جو یہاں بیٹھے تو نہیں لیکن یقیناً وہ میری آواز سن رہے ہوں گے ان کی خدمت میں یہ عرض کرکے اپنی بات شروع کروں گا کہ۔

خوشیوں کی آرزو میں مقدر بھی سو گئے
آندھی چلی کچھ ایسی کہ اپنے بھی کھو گئے
کیا خوب ہے تمہارا انداز دوستو!
ہمدرد بن کر آئے تھے کانٹے چبھو گئے

یہ اس لئے ضروری ہے کہ ووٹ لے کر نمائندگی کرنے تشریف لائے لیکن جب بجٹ پیش ہوا تو اس پر بحث کرنے کی بجائے وہ باہر تشریف لے گئے۔ جناب والا! روایتی بات ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ یہ بجٹ ایک نوجوان نے کس انداز میں پیش کیا' میں اس نوجوان کو مبارک باد ضرور دوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

رہی بجٹ کی بات' کم ازکم 1985 سے یہ دیکھتے آ رہے ہیں کہ بجٹ میں کچھ خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں بھی ہوتی ہیں۔ میرے اس طرف بیٹھنے والے دوست اگر موجود ہوتے تو تعمیری تنقید جو ہے وہ ہمیشہ خامیوں کو دور کرنے میں بہت بڑی معاون ثابت ہوتی ہے۔ جہاں پر تعمیری تنقید نہ ہو' تجاویز نہ ہوں' تاریخ گواہ ہے کہ وہ اچھائیاں بھی برائیوں میں بدل جاتی ہیں۔

جناب والا! بجٹ کی بات چونکہ میرے بہت سے نوجوان دوست بیٹھے ہیں میں بات لمبی نہیں کروں گا۔ یہ جو پیسا مختص کیا گیا اور کہا گیا کہ تعلیم کے لئے' ہم نے ترقیاتی سکیموں کے لئے 5 ارب 95 کروڑ روپے مختص کئے اور رواں مالی سال کے مقابلے میں 341 فیصد تعلیم کی مد میں زیادہ ہے۔ بالکل بجا ہے لیکن جب ہم بجٹ میں اضافہ کرتے ہیں تو ایک چیز کو سامنے رکھ کر کرنا چاہئے کہ سال میں جتنا اضافہ ہوتا ہے' آبادی میں اس کی نسبت سے کتنا اضافہ ہوتا ہے ۔ یہ ایک اچھا قدم ہے' اچھی بات ہے لیکن میں آپ کی وساطت سے محکمہ تعلیم کے جو ارباب اختیار ہیں ان کی خدمت میں عرض کرتا چلوں کہ بجٹ میں پیسا رکھ دیا' بہت اچھی بات ہے۔ سب سے بڑی بات ہوتی ہے اس کی implementation کہ وہ کس حد تک ہوتی ہے؟ اب یہ بجٹ کے حق میں اور بجٹ کے خلاف تقریریں ہوں گی لیکن اس کا کوئی اچھا رزلٹ نہیں نکلتا۔ میں یہاں پر یہ کہتا چلوں کہ آج بھی بے شمار گاؤں میں ایسی بلڈنگیں بنی ہوئی ہیں جو کہ محکمہ تعلیم اور گورنمنٹ کے فنڈ سے بنی ہیں لیکن ان کو پانچ پانچ' سات سات سال ہو گئے ہیں وہ آج تک محکمہ تعلیم کے ریکارڈ پر ہی نہیں ہیں۔ یہ ان پیسوں کا کیا فائدہ؟ یہ تو سرمایہ کا ضیاع ہے۔ سب سے پہلے وہ بنیادیں مضبوط ہونی چاہئیں جو ملک کی

تعمیر و ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ اگر کوئی دوست یہ پوچھنا چاہیں تو جیسے بار بار بات ہوتی ہے' بات limited ہو جاتی ہے لیکن چونکہ انسان زیادہ aware اپنے حلقے سے ہوتا ہے۔ میرے حلقے میں بے شمار ایسی بلڈنگیں بنی ہوئی ہیں کہ جو بار بار یقین دہانی کے باوجود آج تک محکمہ تعلیم نے وہ بلڈنگیں اپنے قبضہ میں ہی نہیں لیں۔ ان کا اجراء ہی نہیں ہوا' کروڑوں روپیہ وہاں پر ضائع ہو گیا ہے' ان کی طرف کسی کی توجہ نہیں۔ جو گورنمنٹ آتی ہے' آنے والی' جانے والی کو برا کہتی ہے' جانے والی' آنے والی کے نقائص نکالتی ہے لیکن عوام کی تعمیر و ترقی کی طرف سوائے جمع تفریق کے کسی کی توجہ نہیں ہوتی۔ تعلیم کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے خصوصی مہم کہاں پر ہے؟ ہمیں تو کہیں نظر نہیں آتی۔ اس ایوان سے باہر جائیں تو ہمیں کہیں پر نظر نہیں آتی۔ اس کے لئے فنڈز مخصوص کئے گئے' وہ کہاں پر خرچ ہو رہے ہیں؟ ہمیں کچھ پتا نہیں۔ تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے کیا مہم چلائی گئی ہے؟ ہمیں کچھ پتا نہیں' نہ پہلے پتا تھا نہ آج کے بعد یہ نظر آئے گی لیکن اگر یہ چل جائے تو اس سے اچھی خوبصورت بات کوئی نہیں۔ آٹھ منتخب اضلاع میں بچی سے آٹھویں جماعت کی طالبات کے لئے امدادی وظائف' باقی کے اضلاع کیا پنجاب سے باہر ہیں؟ اگر یہ سکیم چلانی ہے تو پھر تمام جگہوں پر چلنی چاہئے۔ اگر کسی ایک ضلع میں یہ پیسا جانے کا تو امتیازی سلوک ہو گا اور پیسا ضائع ہو جائے گا' اس کے بعد سال بعد پتا چلے گا کہ یہ سکیم کامیاب نہیں رہی ہے۔ اس کو واپس لیا جائے۔ اگر کوئی سکیم چلانی ہے تو اس کو تمام صوبے میں چلایا جائے اور اس پر نگرانی کی جائے۔ کہتے ہیں کہ کمیونٹی سکولوں کا قیام ایک خوب صورت قدم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس پر بھی نگرانی کی جائے تو اس پیسے کا استعمال بہت ہی اچھی جگہ پر ہو گا لیکن یہ مجھے سمجھ نہیں آ سکا کہ آٹھ اضلاع میں پرائمری سکولوں کی طالبات کے لئے خوردنی تیل کی فراہمی' کتابیں فراہم کرنا تو سمجھ آتی ہے' فیسیں معاف کرنا سمجھ آتی ہے' خوردنی تیل کس بنیاد پر مہیا کیا جا رہا ہے؟ کیا وہاں پر کوئی sale لگتی ہے یا وہاں پر کوئی سٹور ہیں کہ طالبات کو خوردنی تیل مہیا کرنا' میری سمجھ سے باہر ہے۔ اگر ان کو کتابیں مہیا کی جائیں' ان کی

فیسیں معاف کر دی جائیں' اگر ان کو لباس' یونیفارم بھی مہیا کیا جائے تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن اس خوردنی تیل کی مجھے تو سمجھ نہیں آئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک سرمایہ کو ضائع کرنے کی بات ہے۔ یونیورسٹیوں کا قیام خوبصورت بات ہے۔ کمپیوٹر کی تعلیم بہت خوبصورت بات ہے۔ یہاں پر کہا گیا ہے کہ معذور بچوں کی تعلیم و تربیت اور بحالی کو ہم اپنا اولین فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ حکومت نے ایسے بچوں کی تعلیم و تربیت اور بحالی کے مختلف منصوبے شروع کرنے کا فیصلہ کیا لیکن اس سے یہ نہیں پتا چل سکا کہ وہ کون سے منصوبے ہیں جو شروع کئے جائیں گے۔ اگر ان کی بھی ساتھ تھوڑی سی تفصیل دے دی جاتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔ تعلیم کے سلسلے میں جو اقدامات یہاں پر بتائے گئے ہیں' موٹی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہت خوبصورت ہیں' بہت خوش آئند ہیں۔

جناب سپیکر! اب بات یہاں پر صحت کی چلتی ہے۔ یہاں پر مجھے کہنے دیجئے کہ پھر ایک بہت بڑی بد قسمتی ہمارے صوبے کے ساتھ سامنے آئی کہ اپوزیشن کا رویہ جو تھا' وہ تو تھا جو تھا' ہم نے لیجسلیشن تو کر لی لیکن اگر میں آپ کی وساطت سے ہاؤس میں بیٹھے ہوئے اپنے تمام دوستوں سے یہ سوال کروں تو میرا خیال ہے کسی کو کچھ شاید علم نہ ہو کہ یہ کیا تھا' اس پر کیا اچھی تجاویز آنی چاہئیں تھیں' اس پر کیا تعمیری تنقید ہونی چاہئے تھی؛ ایک بل آیا' نہ اس پر کوئی تجویز دے سکا' نہ اس پر کوئی تنقید ہو سکی تو جو ایسا بل پاس ہوا تو اسے میں نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کیا ہے؛ ہاں! میں ایک بات ضرور کہنا چاہوں کہ اگر وہ بات ہوتی تو اس وقت بھی کہتا اور میں آج بھی کہتا ہوں کہ میں نے ایک بڑی عجیب بات محسوس کی کہ اسی محکمہ صحت میں ایک بہت ہی تاریخ ساز شخصیت ڈاکٹر محمود علی ملک ہیں جنہیں 20 ویں صدی کا سٹوڈنٹ ڈکلیئر کیا گیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب والا! میں اپنے دوستوں سے گزارش کروں گا کہ یہ ایک بڑی سننے والی بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

سردار حسن اختر موکل، ایک ایسے شخص کو جسے 20 ویں صدی کا سٹوڈنٹ ڈکلیئر کیا گیا۔۔۔

جناب سعید اکبر خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان، جناب سپیکر! منسٹر ایجوکیشن سے کہیں کہ اپنی سیٹ پر جائیں۔ انہوں نے یہاں آ کر پورے ہاؤس کو disturb کیا ہوا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، جی' موکل صاحب!

محترمہ نسیم لودھی، جناب سپیکر! انہوں نے تو مساوات قائم کی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔

سردار حسن اختر موکل، جناب والا! اس شخص کو اس بات کی سزا دی گئی کہ اس نے بڑی خوبصورت تجاویز دیں اور اُسے دو لفظوں میں یہ کہہ دیا گیا کہ کل سے اپنے آفس میں مت آنا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس شخص کو جسے انسائیکلوپیڈیا آف میڈیسن کہا جاتا ہے اور مجھے یہاں پر quote کرتے ہوئے بڑا فخر محسوس ہوتا ہے کہ 1991 میں' میں ایک check up کے سلسلے میں ایک ڈاکٹر کے پاس لندن گیا تو مجھے اس نے یہ بات کہی کہ I am astonished about the Pakistanis, when Mr. Malik is there why you rush to London and Europe. اس شخص کو صرف ایک بات کہنے کی سزا دی گئی اور پھر مزے کی بات یہ ہے کہ ریٹائرڈ جسٹس صاحب کی نگرانی میں ایک کمیشن مقرر کیا گیا تو انہوں نے ان کی اسی تقریر کو جس کی پاداش میں انہیں سزا دی گئی' اسی تقریر کے پورے پورے پیراگراف اس میں quote کئے اور وہی باتیں سامنے آ گئیں۔ میں یہاں پر یہ ضرور کہوں گا کہ اس قوم اور اس صوبے کو اس شخص کے علم اور اس کی خدمات کو سراہتے ہوئے' اس کی جو تذلیل کی گئی' اس پر کم از کم معذرت تو کرنی چاہئے کہ جو تم نے کہا تھا اس کی سزا تمہیں غلط طور پر دی گئی لیکن بعد میں ہم نے تسلیم کر لیا کہ جو تم کہتے ہو وہی ٹھیک ہے۔

جناب والا! جہاں تک ہسپتالوں کا تعلق ہے۔ بورڈ آف مینجمنٹ' بورڈ آف گورنرز سب آپ کے سامنے ہیں۔ ایک بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جن ہسپتالوں میں کبھی غریبوں کا علاج ممکن تھا آج غریب تو بڑی دور کی بات ہے وہاں تو امیر بھی نہیں جا سکتے۔ وہاں پر غریبوں سے اپنا علاج کروانے کا حق چھین لیا گیا اور ہم یہاں پر بیٹھے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک بہت بڑی لیجسلیشن کر دی ہے' ایک بہت بڑا قانون بنا دیا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ کبھی آپ بھی' اور مجھے پتا ہے آپ کا محکمہ صحت میں بہت تعلق ہے' آپ کبھی بغیر پروٹوکول کے جا کر دیکھیے کہ وہاں غریبوں کا حال کیا ہوتا ہے' وہ تو ایک پرچی کی فیس دینے سے بھی قاصر ہیں۔ اس ریاست کا concept کیا ہے جہاں غریب سے اس کے علاج کا حق چھین لیا جائے۔ ہسپتالوں کی ناگفتہ بہ حالت آپ کے سامنے ہے' میں سمجھتا ہوں اسے درست کرنا بہت ضروری ہے۔ آپ نے وہاں پر fund raise کئے ہیں۔ یہ فنڈ کوئی نہیں raise کرتا۔ کاروباری لوگ تو وہاں کی بات کرتے ہیں جہاں سے انہیں کچھ آتا نظر آئے۔ دیکھ لیجیے کہ کتنے لوگ ہیں جو ہسپتالوں میں فنڈ دیتے ہیں اور ان سے غریبوں کو علاج میسر ہے۔ عوام کو پہلے جو طبی سہولتیں تھیں میں سمجھتا ہوں وہ آج ان سے محروم ہو گئے ہیں۔ اس کے لئے آپ کو کچھ کرنا پڑے گا۔

جناب والا! زراعت کی بات ہوئی۔ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ ہمارے اس ملک کی معیشت کا زراعت پر کتنا انحصار ہے۔ پہلی بار کاشتکاروں کے لئے بڑے خوبصورت اقدامات اٹھائے گئے کہ پنجاب بنک کا مارک اپ 9% کر دیا گیا جو انہیں موقع پر قرضے ملتے ہیں' جو انہیں بجلی کے لئے سبسڈی دی گئی۔ کیا خوبصورت بات ہوتی اگر ساتھ والے پڑوسی ملک کی طرح کاشتکار کو مفت بجلی دے دی جاتی۔ آپ دیکھیں کہ وہاں انڈسٹری اور شہروں میں اگر لوڈشیڈنگ ہوتی ہے تو 9/9 گھنٹے کی لیکن دیہاتوں میں ایک منٹ کی لوڈ شیڈنگ نہیں ہوتی کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جہاں سے ہم نے پیٹ بھرنا ہے اس کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔ جب پیٹ ہی خالی ہوگا تو وہاں پر کیا بات ہوگی۔ میری گزارش ہے کہ جہاں اتنے

خوبصورت اقدامات مثلاً آبیانے کا کلیٹ ریٹ کرنا' ٹیوب ویلوں کے لئے 30% سبسڈی دینا اور 5-ایکڑ سے بڑھا کر ساڑھے بارہ ایکڑ تک کے لئے ٹیکس معاف کرنا تو اس کے ساتھ ساتھ اگر مزید اس سلسلے میں اچھی باتیں ہو جائیں تو زیادہ بہتر ہے البتہ ایک بات قابل ستائش بھی ہے کہ زرعی تحقیق پر کوئی فنڈز رکھے گئے ہیں۔ اب یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ کتنے رکھے گئے ہیں۔ تاریخ میں پہلی بار اس سے پچھلی گورنمنٹ میں فنڈز رکھے گئے تو میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ جناب! یہ نسوار مت دیں۔ تحقیق کے لئے ہمیں کچھ چاہئے۔ ہمارے تو شرم سے سر جھک جاتے ہیں جب ہم کہتے ہیں کہ یہ انڈین کا گنا ہے' یہ انڈین بیج ہے۔ 1947 میں انڈیا میں صرف ایک زرعی یونیورسٹی تھی۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے ہاں نہیں تھی۔ آج 56 سال کے بعد ہمارے پاس زرعی یونیورسٹیاں کتنی ہیں' آپ بھی دیکھ لیجیے اور انڈیا میں اس کے مقابلے میں اس وقت تک 32 زرعی یونیورسٹیاں بن چکی ہیں۔ جب تحقیق ہی نہیں ہو گی تو وہاں پر نیا انقلاب کیسے آئے گا؟ لہذا میری یہ گزارش ہے کہ زراعت کی تحقیق کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز رکھے جائیں۔

جناب والا! کل بھی چیف منسٹر صاحب نے بڑا خوبصورت اعلان کیا کہ انہوں نے غریب اور متوسط طبقہ کی سواری پر ٹیکس فیس / ٹوکن فیس کو واپس لے لیا۔ اس کے لئے چیف منسٹر صاحب اور ان کی کیبنٹ بہت ہی مبارک باد کی مستحق ہے۔

جناب والا! جہاں تک افزائش حیوانات کا تعلق ہے مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیا بات ہے کہ یہاں پر جنگلات اور جنگلی حیات پر تو بہت کچھ کیا گیا۔ دیکھنا یہ ہے کہ ڈیری پروڈکٹس کے لئے کیا کیا گیا ہے۔ ڈیری پروڈکٹس سب سے اہم ہے۔ نیوزی لینڈ جیسے ملک کی زیادہ تر آمدنی ہی ڈیری پروڈکٹس پر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈیری پروڈکٹس کے لئے بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ یہ رورل سپورٹس پروگرام کے لئے چار ارب' کم آمدنی والے افراد کے لئے رہائشی سکیمیں' یہ بڑے خوبصورت اقدام ہیں لیکن مجھے کہنے دیجیے کہ 1985 سے ہم آ رہے ہیں زیادہ تر لفظوں کا ہیر پھیر ہے۔ قومیں اپنی تقدیر خود بناتی ہیں۔ انہیں incentive initiative

ملنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ آج ایک سکیم شروع کی وہ ابھی درمیان میں ہے کہ ختم ہو گئی۔ اس پر کسی نے کہا ہے،

سات رنگوں سے کھیلنے والا اک نیا رنگ ابھار سکتا ہے
زلف ہو یا غریب کی قسمت دوسرا کب سنوار سکتا ہے

جناب والا! یہ چیزیں تو ہمیں کرنا پڑیں گی۔ ان میں لفظوں کا ہیر پھیر اور جمع تفریق نہیں کی جائے گی۔ میری یہ گزارش ہے اور میں شاید کوئی زیادہ وقت لے گیا لیکن میں یہی عرض کروں گا کہ کھیت سے منڈی تک سڑکوں کی ایک نئی سکیم آئی ہے۔ اس پر بھی آپ کو تھوڑا سا انداز بدلنا ہو گا۔ بعض سڑکیں ایسی ہیں جو بیس' بیس کلومیٹر ہیں۔ جب وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اس پر اضافہ فنڈ نہیں مل سکتا کیونکہ یہ تین' ساڑھے تین کروڑ کی ایک سڑک ہے اور جب یہاں آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ چونکہ منڈی سے کھیت کی سڑک ہے' یہ بن نہیں سکتی۔ وہ علاقے جو ہمیشہ ترقیاتی کاموں سے دوسروں کی نسبت محروم آ رہے ہیں آج بھی اسی بنیاد پر ایک نئی چیز سے وہ محروم ہو رہے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ جہاں سڑکیں 20 کلو میٹر یا 30 کلو میٹر تک منڈی سے connect ہوتی ہیں ان کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے حوالے نہ کیا جائے بلکہ یہ خود معائنہ کرکے' دیکھ کر حکومت پنجاب ان کو provincialize کر کے آگے لے جائے تا کہ تعمیر و ترقی میں یہ زیادہ خوبصورت بات ہو سکے۔

جناب والا! بڑے شہروں کے لئے بہت سہولتیں ہوتی ہیں۔ دیہاتوں کے لئے اب تک سنتے آئے ہیں کہ agro-based انڈسٹریز ہوں گی' وہاں پر ہم کچھ اور ایسی چیزیں دیں گے کہ لوگوں کا جو انخلاء دیہاتوں سے شہروں کی طرف ہے وہ پھر شہروں میں ایک نیا مسئلہ پیدا کرتا ہے۔ آج تک اس کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ دیہاتوں سے لوگوں کا شہروں میں آنا اور شہروں میں پھر یہ مسائل پیدا کرنا' اس کے لئے دیہاتوں کو زیادہ سے زیادہ agro-based انڈسٹریز بنایا جائے یا سہولتیں مہیا کی جائیں۔

جناب والا! یہاں پر میں ایک اور اشارہ کرتا چلوں کہ پچھلی حکومتوں میں ایک منصوبہ ہوتا تھا کہ ایم پی ایز اور ایم این ایز کو گاؤں الاٹ ہو جاتے تھے کہ اتنے گاؤں کو بجلی مہیا کرنے کے لئے تجاویز دے دیں۔ وہ گورنمنٹ خود بخود کرتی تھی۔ اب وہ سسٹم نہیں ہے' وہ کہتے ہیں کہ پہلے پیسے جمع کروائیں۔ پیسے پہلے جمع ہوتے ہیں' وہ آپ بھی جانتے ہیں' میں بھی جانتا ہوں کہ جو فنڈز allocate ہوتے ہیں ان میں کتنے گاؤں بجلی سے آراستہ ہو سکتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ دیہاتوں کی حالت زار کو بہتر بنانے کے لئے اس پر مزید غور کیجئے۔ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیراعلیٰ صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر انقلاب لانا ہے تو وہ دیہاتوں سے شروع ہو گا' وہ شہروں سے کبھی شروع نہیں ہو گا۔

جناب والا! اسی طرح میں عرض کروں گا کہ ساڑھے بارہ ایکڑ زمین کا سلسلہ ہے' یہ خوبصورت بات ہے لیکن یہ clear نہیں ہو سکی کہ ساڑھے بارہ ایکڑ رکھا گیا ہے۔ اگر کسی کی 13-ایکڑ ہے تو اس کو کیا ہو گا۔ کیا 13-ایکڑ پر ہی ٹیکس لگے گا یا ساڑھے بارہ ایکڑ نکال کر آدھے ایکڑ پر لگے گا۔

آوازیں، آدھے ایکڑ پر لگے گا۔

سردار حسن اختر موکل: جناب والا! میرا یہ خیال تھا کہ اس کو مزید modify کیا جاتے اور 12 یا 13 ایکٹر کر دیا جائے تا کہ اس میں آسانی پیدا ہو سکے۔

جناب والا! میں ایک بار پھر اپنی ان چند تجاویز کے ساتھ مجموعی طور پر چیف منسٹر صاحب اور فنانس منسٹر کو اور ان کے ساتھیوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ مجموعی طور پر انہوں نے خوبصورت بجٹ دیا۔ جس میں بہت زیادہ لفظوں کی ہیر پھیر نہیں ہے بلکہ اس میں عملی اقدامات کئے گئے ہیں۔ میں آخر میں پھر سارے ہاؤس کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہوئے اجازت لوں گا کہ۔

اسیر دامن حریفاں ہیں آپ بھی ہم بھی
حقیقتوں سے گریزاں ہیں آپ بھی ہم بھی
مزاج غنچہ و گل کو اگر سمجھ جائیں
تو پھر خدائے گلستاں ہیں آپ بھی ہم بھی
چلو کہ سنے سانچے میں زندگی ڈھالیں
عداوتوں سے پریشاں ہیں آپ بھی ہم بھی
شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال، زرعی ٹیکس کے سلسلے میں میرے بھائی حسن اختر موکل صاحب نے جو وضاحت کی ہے' اس میں' میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ زرعی ٹیکس جو لگایا گیا ہے اس میں رقبہ کی ایک نل چاہی قسم ہوتی ہے۔ نل چاہی میں وہ رقبہ ہوتا ہے جو ٹیوب ویل سے' پیٹر سے یا ڈیزل انجن سے سیراب ہوتا ہے۔ اس کو نہ نہری پانی لگتا ہے اور نہ کوئی اور source ہوتا ہے۔ جو نل چاہی پر ٹیکس لگا ہوا ہے اس کی شرح بھی وہی ہے جو نہری پانی کی ہے۔ یہ ایک زمیندار اور کاشتکار کے لئے سراسر زیادتی ہے۔ میں اس ضمن میں جناب وزیر خزانہ صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ اس تجویز کو اگر یہ نوٹ فرمالیں کہ جو نل چاہی رقبہ ہے اس پر ٹیکس کی شرح کم کی جائے کیونکہ زمیندار ڈیزل کا بل دیتا ہے یا بجلی کا بل دیتا ہے۔ اس کے آدھے اخراجات تو بل میں چلے جاتے ہیں۔ اس پر ٹیکس وہی لگتا ہے جو نہری پانی والے کو لگتا ہے۔ اس کی شرح ٹیکس میں چھوٹ دی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ محمد وارث کلو صاحب!

جناب محمد وارث کلو. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجوزہ بجٹ پر بحث کے لئے مجھے invite کیا اور اجازت مرحمت فرمائی۔ بجٹ بنانے سے پہلے اور بجٹ پر بحث سے پہلے ہمیں اپنے ملک کے معاشی حالات اور available resources کو سامنے رکھنا ہوگا۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہ ہے کہ ماضی کی ہماری حکومتوں نے اپنی نااہلیت اندیشی اور سیاسی ناپختگی کی وجہ سے ملک کو معاشی بدحالی کے دہانے پر لا کھڑا کیا۔ حالت یہ ہوگئی کہ ہمارے غیر ملکی قرضہ جات 40-ارب ڈالر سے تجاوز کر گئے اور ہم قرضہ جات کے شیطانی چنگل میں پھنس گئے' کاروبار مملکت چلانے کے لئے ہمارے پاس زرمبادلہ نہ رہا اور ہمیں نادہندہ ملک قرار دینے کی کوششیں تیز تر کر دی گئیں۔ ملک میں 40 فیصد تک لوگ below poverty چلے گئے۔ خودسوزیاں' خودکشیاں معمول بن گئیں۔ امن و امان کی حالت یہ ہوگئی کہ extra judicial killings بھی امن و امان کو بہتر نہ کرسکیں۔ آپ کو' مجھے اور سب کو پتا ہے کہ 12-اکتوبر کو ایک حادثہ ہوا اور اس حادثے کو میں ایک خوشنما حادثہ کہوں گا کہ سابقہ حکومت تبدیل ہوئی اور جنرل پرویز مشرف صاحب نے take over کیا۔ میرا full contention ہے بغیر کسی لگی لپٹی کے کہ This was under constraint لیکن میں یہ کہوں گا کہ اس وقت حکومت پاکستان چلانا کوئی پھولوں کی سیج نہیں تھا۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنرل پرویز مشرف صاحب کو کہ جنہوں نے شبانہ روز محنت سے پاکستان کی معیشت کو collapse ہونے سے بچایا اور معیشت کو نئے خطوط پر استوار کرنے کی جدوجہد شروع کی۔ ہمارے وزیر خزانہ بھی اس میں قابل ستائش ہیں' میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کروں گا۔ اب 3 سال بعد جب ہم دیکھتے ہیں تو معاشی indicators آپ کو ہر طرف یہ بتاتے ہیں کہ جو بین الاقوامی قرضہ جات ہیں وہ نیچے آگئے ہیں' 35-ارب تک آگئے ہیں اور شوکت عزیز صاحب نے یہ مژدہ سنایا ہے کہ ایک سال کے اندر وہ اس کو 25-ارب تک لے آئیں گے۔ ہم اور آپ سب دیکھ رہے تھے کہ جو عالمی قرضہ جات تھے یہ swell کر رہے تھے۔ یہ

بہت خوش آئند بات ہے۔ اس سلسلے میں' میں ایک اور بات معاشی indicators کے حوالے سے کہوں گا کہ ہمارے ذخائر جو اس وقت ختم ہو گئے تھے اب swell کر کے 12 ارب ڈالر سے بھی تجاوز کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری macro economics بہتر ہوئی ہے لیکن ان تین سالوں میں ہمیں micro معیشت کو بھی دیکھنا ہو گا' micro معیشت میں ہمارے لوگوں کو مہنگائی اور hardships کا مقابلہ کرنا پڑا۔ جس میں ہمارے وزیر خزانہ نے یہ مژدہ سنایا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب لوگوں کی حالت بہتر ہو گی micro economics بھی بہتر ہو گی اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہمارے ملک کو معاشی طور پر full build up کرے گی۔

جناب سپیکر! ان الفاظ کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے وزیراعظم' جناب ظفر اللہ خان جمالی نے بھی پہلی حکومت کے خطوط پر چلتے ہوئے معاشی اور سماجی ترقی کے لئے ایک جامع منصوبہ بنایا ہے اور وہی جامع منصوبہ اپنے اپنے صوبوں میں بھی دیا ہے۔ وزیراعلیٰ' چودھری پرویز الٰہی صاحب جنہوں نے مجوزہ بجٹ 2003-04 کے لئے ہمارے نوجوان وزیر خزانہ' جناب حسنین بہادر دریشک' سیکرٹری خزانہ اور ان کی ٹیم کو جو راہنما اصول بتلائے ہیں' انہوں نے شبانہ روز محنت کر کے بڑی خوبصورتی سے ایک متوازن بجٹ تیار کیا ہے اور اس کو پیش کیا ہے' اس کے لئے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے جو معاشی ترجیحات مقرر کی ہیں وہ بلاشبہ بہت متوازن ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر بعد میں کوشش کروں گا کہ وہ ترجیحات جو میری سمجھ میں آئی ہیں وہ کس طرح ہیں۔ اس سلسلے میں' میں ایک چھوٹا سا اجمالی تجزیہ پیش کروں گا۔

جناب سپیکر! میرے حساب سے زراعت کو سب سے زیادہ ترجیح دی گئی ہے اور زراعت کے سلسلے میں ساڑھے بارہ ایکڑ تک جو ٹیکس کی چھوٹ دی گئی ہے اس کے بارے میں ابھی ایک دوست نے بھی بتایا ہے کہ یہ چھوٹ ساڑھے بارہ ایکڑ نہری اور 25۔ایکڑ بارانی تک دی گئی ہے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ confusion دور کر دی جاتی کہ یہ ساڑھے بارہ ایکڑ

اور 25-ایکڑ کی جو terminology ہے یہ گزارہ یونٹ ہے۔ گزارہ یونٹ produce index unit کے حساب سے دیئے جاتے ہیں۔ میں بارانی علاقے سے تعلق رکھتا ہوں اور وہاں جو نہر ہے اس کے بھی یونٹ بہت کم ہیں کیونکہ وہ فیصل آباد' سرگودھا کے برابر نہیں ہے۔ میں ابھی وزیر خزانہ صاحب سے عرض کروں گا کہ وہ یہ چھوٹ produce index unit کے حساب سے کریں کیونکہ ایک عام آدمی کی زندگی کے لئے جو گزارہ یونٹ declared ہے وہ ٹیکس میں سے exonerate ہونے چاہئیں نہ کہ ساڑھے بارہ ایکڑ یا پچیس ایکڑ کرتے رہیں یہ آپ کی confusion دور نہیں کر سکتے کیونکہ ایک نہری رقبہ نور پور تھل کا اور ایک نہری رقبہ فیصل آباد کا وہ کسی طور پر بھی برابری نہیں کرتا۔ یہ ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ نور پور تھل پر بھی وہی ٹیکس لگے اور ادھر بھی وہی لگے کیونکہ وہاں سے اتنی انکم نہیں آتی۔

جناب سپیکر! میں زرعی ترقی کے حوالے سے عرض کرنا چاہوں گا کہ بجٹ میں یہ بتایا گیا ہے اور پہلے بھی ہم سن چکے تھے کہ وزیراعلیٰ صاحب نے بڑی شفقت اور مہربانی سے زرعی ترقی اور زرعی انقلاب لانے کے لئے mark up کی شرح 13 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد کر دی ہے۔ اس سلسلے میں tractor loan پر بھی میری استدعا ہے کہ وہی 9 فیصد ریٹ کر دیا جائے جو کہ اخبارات میں آ رہا ہے اور ہم بتا رہے ہیں کیونکہ tractor loan پر پنجاب بنک اور کوآپریٹو بنک mark up زیادہ لگا رہا ہے۔ اس میں میری وزیر خزانہ سے استدعا ہے کہ tractor loan پر بھی 13 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد mark up کر دیا جائے یہ زرعی انقلاب لانے میں ایک اور قدم ثابت ہو گا۔

جناب سپیکر! میں تعلیم کے سلسلے میں عرض کرتا چلوں کہ بجٹ پڑھ کر جو میں نے اخذ کیا ہے وہ تعلیم کے سلسلے میں کافی رقم مختص کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں میری صرف یہ استدعا ہے کہ جتنی بھی رقم رکھی گئی ہے وہ کافی ہے لیکن جس طرح ابھی میرے دوست بتا رہے تھے کہ تعلیم کے سلسلے میں خصوصی طور پر یہاں گھوسٹ سکولوں کا بھی ذکر ہوا اور ابھی بھی میرے حلقہ میں سکولوں کی کافی تعداد ہے جن کی بلڈنگ بنی ہوئی ہیں اور آج تک ان

سکولوں کا اجرا نہیں ہو سکا۔ ہمیں ان وسائل کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ یہ جو رقم رکھی گئی ہے اس کو صحیح طریقے سے manage کرنا ہمارے لئے بہت ضروری ہے تاکہ قوم کا یہ قیمتی سرمایہ ضائع نہ ہو۔ زرعی ترقی پر جتنی توجہ چودھری پرویز الٰہی صاحب دے رہے ہیں بجٹ میں بھی اس کے indicators ملتے ہیں۔ پوری دنیا کو بھی پتا ہے کہ کسی بھی ملک کی معیشت کو build up کرنے کے لئے سب سے بڑھ کر مد و معاون زرعی ترقی ہی ثابت ہوتی ہے۔ اس کے بعد صنعتی ترقی کا نمبر آتا ہے۔ میں بالکل ان کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں لیکن بات پھر عمل در آمد پر آجاتی ہے۔ اس پر بھی پورے خلوص نیت سے عمل در آمد کروایا جائے اور پبلک کی money کو drain out نہ ہونے دیا جائے۔ تعلیم کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا اور بالکل انہوں نے صحیح point out کیا ہے اور اس کو نمبر 2 پر لے آئے ہیں تو میں اس کے لئے بھی appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے صحیح طور پر تعلیم پر توجہ دینے کا عندیہ دیا ہے۔

جناب سپیکر! صحت کے معاملے میں تھوڑی سی مجھے confusion لگ رہی ہے۔ بجٹ میں لکھا ہے کہ بنیادی صحت کے معاملات یا تو ضلعی حکومتوں کو دے دیئے گئے ہیں یا پھر مخیر حضرات کے حوالے کر دیئے گئے ہیں جو ایک ویلفیئر سٹیٹ کا concept ہے۔ ویلفیئر سٹیٹ کے حوالے سے یہ سٹیٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملک اور اپنے صوبے کو امن و امان دیں، معیشت بہتر کریں، تعلیم و تربیت دیں اور صحت کی سہولیات دیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو سٹیٹ کی ذمہ داری میں آتی ہیں۔ اس بجٹ میں اگر میری اس تنقید کو صحت مندانہ تنقید سمجھا جائے تو میں یہ عرض کروں گا کہ صحت کو بالکل ignore کر دیا گیا ہے اور صحت کا جو set up build up کیا ہے یہ practicable نہیں ہے۔ جس طرح میرے دوست موکل صاحب نے کہا ہے کہ ہسپتالوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوتی جا رہی ہے۔ I practically endorse his words. اس میں میری استدعا یہ ہے کہ معیشت، تعلیم اور سب کچھ ہے لیکن صحت کا موضوع اول نمبر پر ہے کیونکہ جان ہے تو جہان ہے۔ جب جان ہی نہیں ہو گی تو پھر کیا ہو گا؟ میری

درخواست ہے کہ اس پر اپنے آپ کو revise کریں اور صحت کے معاملے کو نہ ضلعی حکومتوں پر چھوڑیں اور نہ ہی محیر حضرات پر چھوڑیں بلکہ صحت کے معاملے میں بھی اسی طرح منصوبہ بندی کریں جس طرح تعلیم اور زراعت کے شعبے میں ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: پیز ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

جناب محمد وارث کلو: اب میں تھوڑا سا اپنے علاقے کے مسائل کے حوالے سے عرض کروں گا۔ میری تحصیل نور پور تھل وہ بدنصیب تحصیل ہے جس میں آج بھی کاؤں کے کاؤں بجلی سے محروم ہیں۔ وہاں پر سڑکیں نہیں ہیں۔ ہم صحرا میں رہ رہے ہیں اور آج تک وہاں پر کسی کی نظر نہیں پڑی اور اس بجٹ میں بھی میں دیکھ رہا ہوں کہ اب بھی تحصیل نور پور تھل بلکہ پورا خوشاب کسی بھی priority میں نظر نہیں آتا تو میں گزارش کروں گا' وزیراعلیٰ صاحب اور وزیر خزانہ کی توجہ کا طالب ہوں کہ اگر ہمیں دوسرے علاقوں کے برابر کچھ ملتا رہا تو اس سے ہمارا کچھ نہیں بنے گا کیونکہ ہمارے لوگوں کے ساتھ جو پہلے ہی بہت زیادتی ہو چکی ہے وہ سیجل لنک ہے' جو وہاں سے 1960 میں سندھ طاس معاہدہ کے تحت گزاری گئی وہاں سے سیجل لنک گزرنے سے سات آٹھ دیہات زیر آب آ گئے۔ وہاں پر میں عامر سلطان چیمہ صاحب کو بھی لے کر گیا تھا۔ وہاں پر چھ سات دیہات پانی رسنے کی وجہ سے زیر آب آ چکے تھے۔ وہاں پر نہ تو لوگوں کو معاوضہ دیا گیا ہے اور نہ ہی ان لوگوں کو کوئی متبادل رقبہ دیا گیا ہے۔ وہ لوگ جن کے سرسبز و شاداب اور لہلہاتے کھیت ہوا کرتے تھے آج وہ نان نفقہ کے لئے ترس رہے ہیں۔ میں نے چیمہ صاحب کو بھی عرض کیا تھا اور اب میں آپ کے توسط سے جناب وزیراعلیٰ صاحب سے بھی عرض کروں گا کہ جناب ہمارے ان لوگوں کو بچائیں اور ان کے لئے خصوصی طور پر کچھ کریں۔ اس کے بعد اب یہ ہو رہا ہے کہ وہاں سے گریٹر تھل نکل رہی ہے۔ پہلے 15 ہزار کیوسک پانی چلتا ہے' 15 ہزار کیوسک پانی سے پورے سات آٹھ دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔ وہاں پر لاہور' فیصل آباد' شیخوپورہ سے لوگ مرغابی کا شکار کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ اب جبکہ

وہاں سے گریٹر تھل نکلے گی تو 9 ہزار کیوسک پانی مزید اس میں شامل ہو جائے گا۔ 15 ہزار کیوسک اور 9 ہزار کیوسک مل کر 24 ہزار کیوسک پانی جب آئے گا تو وہاں زندگی کے آثار نظر نہیں آئیں گے اس طرح چھ سات دیہات مزید زیر آب آ جائیں گے۔ میں نے چیمہ صاحب سے بھی درخواست کی تھی کہ اس کا تدارک کیا جائے۔ انہوں نے مجھ سے اتفاق کیا اور یہ وہاں پر گئے۔ اس سلسلہ میں میری درخواست ہے کہ اس کا کوئی بندوبست کیا جائے۔ گریٹر تھل کے حوالے سے میں نے بات کی ہے۔ وہاں پر کام شروع ہو چکا ہے ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہمارے تھل کے پانچ چھ اضلاع اس سے سیراب ہوں گے۔ یہ بہت اچھا منصوبہ ہے۔ ہم مشکور ہیں کہ یہ چل رہا ہے اس کے لئے ہمارے رقبہ جات لے لئے گئے ہیں' فصلیں' درخت اور مکانات لے لئے گئے ہیں مگر اس کا معاوضہ واپڈا والوں نے اور ایل ایس سی صاحب نے کوڑیوں کے بھاؤ ریٹ مقرر کیا ہے اور مارکیٹ ریٹ سے چوتھائی ریٹ ہمیں دے رہے ہیں جبکہ سپریم کورٹ کی اتھارٹی ہے کہ حکومت جس سے بھی رقبہ take over کرے گی اسے مارکیٹ ریٹ دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں' میں نے ایک adjournment motion بھی دی تھی کیونکہ رقبہ پر تو بلڈوزر چل رہے ہیں' ٹریکٹر چل رہے ہیں۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ ہم تو مر جائیں گے۔ میں نے کہا کہ نہیں اس طرح نہیں ہو گا۔ یہ حکومت کا کام ہے۔ آپ ہٹ جائیں میں آپ کو حکومت سے معاوضہ لے کر دوں گا جناب! میں نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ اب میں وزیر خزانہ اور وزیر آبپاشی' عامر سلطان چیمہ صاحب کو اور سب سے بڑھ کر وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویز الٰہی صاحب سے استدعا کروں گا کہ ہمارے سادہ لوح لوگوں کو' کیونکہ ان کی تو وہی دس دس' بارہ بارہ ایکڑ زمین ہے' ان کو صحیح معاوضہ دیا جائے کیونکہ وہ کوئی اور کام تو کر نہیں سکتے اس لئے ان کو کسی دوسرے ضلع میں کوئی متبادل رقبہ دیا جائے تاکہ وہ بھی اپنی روزی کما سکیں۔

جناب والا! تھوڑی سی بات میں سرگودھا یونیورسٹی کے بارے میں کروں گا۔ یہ میرے دوست کہتے ہیں کہ سرگودھا یونیورسٹی سرگودھا والوں کی ہے۔ خوشاب اور بھکر والوں کا کیا ہے؟ اس سلسلہ میں میری تھوڑی سی استدعا ہے کہ جناب گورنر پنجاب' خالد مقبول صاحب

نے بڑی مہربانی اور شفقت سے ہمیں سرگودھا یونیورسٹی دی تھی' یہ بڑا دیرینہ مطالبہ تھا۔اب بجٹ میں بھی اس کی allocaton آ گئی ہے' میری استدعا ہے کہ سرگودھا یونیورسٹی کا دس مربع رقبہ علیحدہ پڑا ہے' اس کے لئے علیحدہ فنڈز دیئے جائیں۔ یہاں پر وزیر تعلیم بھی تشریف رکھتے ہیں اور وزیر خزانہ بھی تشریف رکھتے ہیں۔ ہمارے سرگودھا ڈویژن کا جو پرانا گورنمنٹ کالج سرگودھا ہے' چودھری پرویزالٰہی صاحب مہربانی فرما کر وہ بھی ہمیں واپس کر دیں تو اس کے لئے ہم بے حد مشکور ہیں۔ اسی کے ساتھ میں اجازت چاہوں گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ مہربانی۔جناب سعید اکبر خان صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ میں آج تقریر کروں گا۔ اگر آپ مجھے کل موقع عنایت فرما دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جناب مشتاق احمد کیانی صاحب!

گروپ کیپٹن(ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی: بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ جناب سپیکر! میں آپ کا نہایت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ بدقسمتی سے جہاں میں کھڑا ہوں اس کے مکین یہاں سے غائب ہو گئے ہیں۔وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی ان حرکتوں سے جمہوریت کو فائدہ پہنچے گا لیکن وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ وہ کتنا نقصان جمہوریت کو پہنچا رہے ہیں' اپنے آپ کو پہنچا رہے ہیں اور اس ہاؤس کا تقدس ایسے پامال کیا جاتا ہے جیسے یہ اسمبلی نہیں ہے۔ ایسا برتاؤ تو انسان سٹرکوں پر بھی نہیں کرتا' یہ لوگ یہاں تماش بینی کے لئے نکل آتے ہیں۔ جیسا کہ کل وزیراعلیٰ صاحب نے فرمایا تھا کہ حاضری لگائیں' حکومت کو پچاس لاکھ کا نقصان دیں اور باہر چلے جائیں۔ آج بھی امید تھی کہ شاید ان کو عقل آئے گی اور وہ واپس آ جائیں گے لیکن جیسے لگتا ہے کہ ہماری نظریں دروازوں پر لگی ہوئی ہیں لیکن ان کی کچھ اور ہی سکیم ہے۔ وہ کچھ اور ہی کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ وزیراعلیٰ صاحب نے فرمایا اور یہ حقیقت بھی ہے کہ اپوزیشن اور حکومت ایک گاڑی کے دو پہیے ہیں ان کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ حکومت نہیں چل سکتی،

ملک نہیں چل سکتا۔ کب تک یہ تماش بینی کرتے رہیں گے۔ اپنے عوام کو دھوکہ دیتے رہیں گے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں یہ ڈالے کہ جب فون آنے بند ہوں گے تو پھر یہ اپنی عقل سے سوچیں گے کہ یہ کیا حرکتیں کر رہے ہیں۔ ٹیلی فونوں سے تو یہ ملک نہیں چل سکتا۔ لوگوں نے باہر بیٹھ کر اس ملک کی بربادی کی ٹھانی ہوئی ہے لیکن انشاء اللہ تعالیٰ مجھے پکا یقین ہے کہ یہ اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوں گے اور ان کو ناکامی ہو گی اور وہ اسی ایوان میں آئیں گے اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر انشاء اللہ تعالیٰ یہ حکومت اور یہ اسمبلیاں پانچ سال پورے کریں گی۔ ان کی یہ غلط فہمی ہے کہ ان حرکتوں سے کچھ حاصل ہو گا تو میں یہ کہتا ہوں کہ ان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکے گا۔ ان کو یہ بائیکاٹ بند کرنا چاہئے اور امید ہے کہ یہ ہماری بات سنیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں چند باتیں اس بجٹ کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میرے بے شمار دوستوں نے بے شمار باتیں کر لی ہیں۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک نہایت ہی متوازن بجٹ پیش کیا جو پاکستان مسلم لیگ کے سیاسی پروگرام کے مطابق ہے۔ اس میں ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے بے شمار چیزیں suggest کی گئی ہیں۔ poverty alleviation' لوگوں کا معیار زندگی ان کی آمدنی کے مطابق ہو گا۔ اس میں چند ایک چیزیں جو بہت اچھی ہیں وہ یہ ہیں کہ اس بجٹ میں کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور خصوصاً پنشنروں کی پنشن میں جو 15 فیصد اضافہ کیا گیا ہے اس سے بے شمار لوگوں کی حالت بہتر ہو گی۔ کاش یہ 15 فیصد سے کچھ زیادہ ہوتا کیونکہ یہ 15 تو فیصد بہت کم ہے۔ پھر سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 47 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ MMAs کے چار ارب روپے جو بجلی وغیرہ کے دینے تھے وہ معاف کئے گئے جو کہ ایک اچھا قدم ہے' کم از کم وہ ایک نئے پلیٹ فارم سے کام شروع کریں گے۔ تعلیم کے معاملے میں ہمارے وزیر تعلیم اور وزیراعلیٰ صاحب نے بتایا کہ 18 اور 21 ارب روپے دیا جائے گا تو اس سے انشاء اللہ تعالیٰ بچوں کی تعلیم کی حالت بہت اچھی ہو جائے گی۔ کسانوں سے

پہلی دفعہ 300 روپے کے حساب سے گندم خریدی گئی ہے جو کہ خراج تحسین کام ہے۔ زرعی ٹیکس پر چھوٹ پانچ ایکڑ سے ساڑھے بارہ ایکڑ اس لئے کیا گیا کہ آدھا مربع زمین بنتی ہے۔ یہ 13 بھی ہو سکتا تھا تو اس میں کوئی confusion بالکل نہیں ہے۔ زرعی قرضوں میں 4 فیصد کی جو چھوٹ دی گئی ہے وہ بھی بہت اچھی ہے جس کی ہر بندے نے تعریف کی ہے۔ فلیٹ ریٹ جس کی شرح خریف کی فصل پر 85 روپے اور ربیع پر 50 روپے فی ایکڑ کیا جبکہ پہلے 90 روپے چاول پر تھا اور 80 روپے فی ایکڑ ربیع کی دوسری فصلوں پر تھا۔ اتنی کمی ماشاء اللہ بہت اچھی ہے اور اسی معاملے میں' میں عرض کروں گا کہ ذرائع ابلاغ کو adds دی جا رہی ہیں جن کی وجہ سے لوگوں پر اچھا اثر پڑ رہا ہے اور انہیں پتا لگ رہا ہے کہ حکومت کیا کر رہی ہے۔ ٹیوب ویل پر جو 33 فیصد سبسڈی دی گئی ہے وہ بھی تحسین کے قابل ہے۔ 2100 کھالوں کی پختگی ہو رہی ہے یہ سب لوگوں نے پہلے بھی کہا ہے۔ حصول انصاف کے لئے بھی تقریباً 2۔ارب 77۔ کروڑ روپے کی مالی امداد جو دی جا رہی ہے اس سے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال یقینی طور پر بہتر ہو گی لیکن ہمیں اپنی سوچ بدلنی پڑے گی۔ ہمیں ایس۔ایچ۔او کے چنگل سے نکلنا پڑے گا اور بہتر سوچ لانا پڑے گی۔ means of communication پر جو 59 فیصد رقم زیادہ دی گئی ہے یہ بھی خراج تحسین ہے۔ آئی۔بی ایجوکیشن کے لئے 23 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو پچھلے سال سے 15 فیصد زیادہ ہیں۔ موٹر ٹرانسپورٹ پراجیکٹ کے لئے 4 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اس سے گاڑیوں کی چوری اور بوگس رجسٹریشن کے خاتمے میں مدد ملے گی۔ وزیراعلیٰ صاحب نے چھوٹی گاڑیوں کے لئے ٹیکس اور موٹر سائیکل کی ٹرانسفر میں اضافے کی واپسی کا جو اعلان کیا ہے وہ بھی خراج تحسین ہے کیونکہ اپنی چیز کو change کرنا بڑا دل گردے کا کام ہے اس سے ان کی positive approach کی نشاندہی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں میری چند تجاویز ہیں ایک تو وزیر صحت سے متعلق ہے میری عرض ہے کہ سب government servants کو والدین کی free treatment کی سہولت حاصل ہے سوائے poor Assembly ممبران کے' تو میری یہ استدعا ہے اور جیسا کہ

پہلے بھی عرض کیا گیا تھا کہ اگر اس suggestion کو تسلیم کر لیا جائے کہ ہم لوگ بھی اس عمر میں اپنے ماں باپ کا علاج اسمبلی کی طرف سے کروا سکیں تو ہمیں بھی یہ سہولت حاصل ہو گی دوسرا اس عمر میں زیادہ تر لوگوں کے ماں باپ زندہ نہیں ہیں اور اس پر کوئی زیادہ خرچ بھی نہیں آئے گا' اس لئے اس کو ضرور include کیا جائے۔

جناب والا! آپ سے گزارش ہے کہ میں نے چھ سات ماہ پہلے بھی عرض کیا تھا کہ یہاں ایک مسجد بننی تھی جس کے لئے 40 یا 50 لاکھ روپے بھی ہیں۔ I volunteer to 'do this' اسے آپ جتنی جلدی ہو سکے شروع کرائیں۔ تیسری اور آخری بات ہمارے سب بھائیوں کے لئے ہے کہ ہمارے status کے مطابق دو کمروں کا فلیٹ اس اسمبلی کے area میں بنایا جائے۔ accommodation کی اتنی problem ہے کہ 60 یا 70 بندوں کو مل سکتی ہے اور ہمارے پاس پیسے بھی ہیں' جگہ بھی ہے تو میری suggestion ہے کہ flettis hotel حکومت کا ہے میرے خیال میں اگر اس کو ہماری accommodation میں convert کر دیا جائے تو اس سے ہمارا accommodation کا مسئلہ حل ہو جائے گا کیونکہ اس کی بھی 170 ایکڑ زمین ہے تو اگر ان تجاویز پر عمل ہو جائے تو میں نہایت مشکور ہوں گا۔

جناب سپیکر! آخر میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ کاش یہ لوگ یہاں موجود ہوتے تو تھوڑا سا ان کو بھی سمجھ آتی کہ ہماری کتنی positive سوچ ہے' شکریہ

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ مہر فضل حسین سمرا صاحب!

مہر فضل حسین سمرا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آج بجٹ پر بحث کا تیسرا روز ہے اور حکومتی بنچوں کی طرف سے جناب وزیراعلیٰ اور جناب وزیر خزانہ کی خدمت میں اظہار تہنیت کھل کر کیا گیا ہے اور بجٹ کے محاسن بھی کھل کر بیان ہوئے ہیں اور اپنے اپنے علاقوں کی ضروریات بھی بیان کی گئی ہیں لیکن بجٹ کی خامیوں کی نشاندہی سے

صرف نظر کیا گیا ہے یہ خیال میرا نہیں ہے بلکہ یہ خیال ہمارے ناقدین کا ہے۔ میں اپنے ناقدین کی اس رائے کو پورے اعتماد کے ساتھ چیلنج کرتا ہوں کہ ہم نے وزیراعلیٰ صاحب کو مبارکباد کا مستحق محض رسم کے طور پر نہیں ٹھہرایا بلکہ ہم یہ سمجھتے ہیں اور اس بات پر ہم سب clear ہیں کہ محترم وزیراعلیٰ صاحب نے نہایت دیانتداری سے اس صوبہ کے عوام کی مشکلات اور مسائل کو address کیا ہے اور ان کا حل تجویز کیا ہے۔ مثال کے طور پر ماضی کی حکومتوں کا نظر انداز شدہ شعبہ' زراعت میں ساڑھے بارہ ایکڑ تک زرعی ٹیکس کی چھوٹ' زرعی ٹیوب ویلوں کی بجلی کے لئے سبسڈی اور فلیٹ ریٹ کے ذریعے کاشتکاروں کو آبیانے کا ریلیف' یہ ایسے اقدامات ہیں جو بادی النظر میں تو یہ نظر آتے ہیں کہ یہ شاید کسی حکومت کے ٹیکسوں کا معمول کے معاملہ ہے لیکن یہ اتنی سادہ سی بات نہیں تھی۔ ان معاملات کا پس منظر جاننے والا ہر شخص جانتا ہے کہ گزشتہ 10 سال سے عالمی مالیاتی اداروں کا پاکستان کی حکومتوں پر دباؤ رہا ہے کہ سبسڈی کا سسٹم ختم کیا جائے اور زرعی ٹیکس نافذ کیا جائے۔ آپ کی اجازت سے میں آپ کو اپنا ایک مشاہدہ بیان کرتا ہوں کہ 1993 میں جب پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ تھی تو اس وقت زرعی ٹیکس کے نفاذ کا عندیہ پہلی دفعہ آیا۔ اس وقت کی وزیراعظم صاحبہ نے مرحوم وزیراعلیٰ' نکئی صاحب کو ہدایت فرمائی کہ پارلیمانی پارٹی کو اعتماد میں لے کر اس کا فیصلہ کیا جائے کہ ہم نے یہ ٹیکس نافذ کرنا ہے۔ میں یہ وضاحت کر دوں کہ اس وقت یہ ٹیکس پہلے ایکڑ سے شروع ہونا تھا چنانچہ نکئی مرحوم صاحب نے پارلیمانی پارٹی کا اجلاس بلایا۔ اس اجلاس میں انھوں نے دو معاملات رکھے۔ ایک PIDA یعنی Punjab Irrigation and Drainage Authority کا قیام اور دوسرا زرعی ٹیکس کا نفاذ۔ میں نے اس تجویز کی مخالفت کی اور اکثر ایم۔پی۔اے صاحبان نے میری تائید کی تھی۔ ایک ایم۔پی۔اے حاجی افضل چن' منڈی بہاؤالدین سے ان کا تعلق تھا' انھوں نے اٹھ کر یہاں تک کہہ دیا کہ اگر یہ ٹیکس لگایا گیا تو ہم استعفیٰ دے دیں گے۔ جب اس میٹنگ کی روداد وزیراعظم صاحبہ تک پہنچی تو انھوں نے مجھے لاہور گیسٹ ہاؤس میں طلب فرمایا۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو معاون خصوصی بنایا ہے' آپ نے

ہماری تجاویز اور اقدامات کی حمایت کرتی ہے۔ میں نے کہا بی بی! آپ ہماری بات بھی سنیں۔ اس پر انھوں نے جواب دیا کہ ہمارے اوپر عالمی مالیاتی اداروں کا دباؤ ہے۔ جب وزیراعظم اور صدر فیصلہ کر لیتے ہیں تو ایم۔پی۔ایز کی نہیں سنی جاتی۔ یہ واقعہ بیان کرنے کا میرا مقصد ہر گز یہ نہیں ہے کہ میں کسی لیڈر پر تنقید کر رہا ہوں بلکہ میں تو وہ دشوار گزار مرحلہ بتا رہا ہوں جس میں سے گزر کر ہمارے وزیراعلیٰ نے یہ فیصلے کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش سرائیکی بیلٹ کی محرومیوں کے حوالے سے ہے جسے محتاط لوگ جنوبی پنجاب کہتے ہیں۔ مجھے سرائیکی بیلٹ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے۔ جناب والا! جب وزیراعلیٰ صاحب منتخب ہوئے تو انھوں نے اپنی پہلی تقریر میں جنوبی پنجاب کی محرومیوں کا ذکر کیا اور اعلان کیا کہ ہم جنوبی پنجاب کو support دیں گے' ان کو دوسرے علاقوں کے برابر لائیں گے۔ ان کی اس بات سے ہمیں انتہائی اطمینان نصیب ہوا کہ ہم اپنے وزیر اعلیٰ کی سوچوں میں شامل ہیں۔ ہمیں اب بھی اطمینان ہے کہ وہ ہمارے لئے سوچتے ہیں' کرتے بھی ہیں اور کریں گے بھی۔ میں آپ کی وساطت سے عزیز' محترم وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ سرائیکی بیلٹ یا جنوبی پنجاب صرف راجن پور اور رحیم یار خان کا نام نہیں ہے اس میں یہ مظفر گڑھ' بھکر اور تونسہ بھی شامل ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات بطور خاص وزیر خزانہ کو نوٹ کروانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ یہ میں وزیراعلیٰ صاحب تشریف لائے تھے' انھوں نے جلسہ عام میں یہ کے لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ تونسہ' یہ boat bridge تعمیر کی جائے گی۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے وزیراعلیٰ کو ایک بڑا منصب عطا کیا ہے اور اس منصب پر بیٹھے ہوئے شخص کو عوام کبھی یہ سہولت نہیں دیتے کہ وہ اپنا وعدہ ٹالتے رہیں۔ اب یہ ان کا کام ہے کہ یہ اپنے کپتان کے کئے ہوئے وعدے کو پورا کریں اور block allocation میں سے اس boat bridge کے لئے فنڈز مہیا کریں۔

جناب عالی! میں وزیراعلیٰ اور وزیر خزانہ کو داد دیتا ہوں کہ بجٹ بناتے ہوئے انھوں نے ہر شعبہ زندگی کو دیکھا ہے اور شامل کیا ہے لیکن ایک پہلو رہ گیا ہے' ایک ذکر رہ گیا ہے جو نہ وفاقی بجٹ میں سنا گیا اور نہ صوبائی بجٹ میں اس کا ذکر آیا ہے۔ یہ پہلو صنعتی کارکنوں کے بارے میں ایک جامع پالیسی کے حوالے سے ہے۔ میں استدعا کروں گا کہ گزشتہ 20, 15 سالوں سے لیبر قوانین پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ ہمارے وزیر محنت مہربانی کریں' لیبر قوانین پر عمل درآمد کرانے کا اہتمام فرمائیں اور صنعتی کارکنوں کی مراعات کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر ! میں آخر میں بیت المال کے لئے رکھی گئی رقم میں اضافے کا مطالبہ کرتا ہوں کہ اسے کم از کم پانچ گنا بڑھایا جائے اور اس کی تقسیم کے لئے ارکان اسمبلی پر اعتبار کیا جائے۔ ارکان اسمبلی ایک معزز اور معتبر طبقہ ہے۔ اس رقم کو بیوروکریسی کی دست برد سے بچایا جائے اور اس کے لئے ارکان اسمبلی پر پورا پورا اعتماد کیا جائے۔ شکریہ' مہربانی۔

**جناب سپیکر** : شکریہ۔ جناب اعجاز حسین فرحت صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ انبساط صاحبہ!

**محترمہ انبساط خان**: جناب سپیکر ! میں آپ کی بہت مشکور ہوں اور یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ آپ کی صدارت میں شاید آج پہلی دفعہ مجھے ہاؤس میں بولنے کا موقع ملا ہے۔ سب سے پہلے میں وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویزالٰہی کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ انھوں نے tax free budget 2003-04 introduce کرایا۔ وزیر اعلیٰ صاحب ' ان کی ٹیم اور کابینہ کے ارکان کا vision اس بات کی کھل کر نمائندگی کر رہا ہے۔

جناب سپیکر ! میرا تعلق لاہور کے ایسے علاقے سے ہے جسے کبھی تو تاریخ نے اس قدر خوبصورت پایا کہ جہانگیر نے اپنی آخری آرام گاہ وہاں پر بنوائی۔ جہانگیر کا مقبرہ اور نور جہاں کا مقبرہ وہاں تاریخی حیثیت رکھتے ہوئے تیار کیا گیا۔ آج اس مقبرہ کی environment اور surroundings کی جو حالت ہے وہ کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ نواز شریف صاحب کا

موٹر وے بننے سے پہلے تک تو یہ تھا کہ بڑے لوگوں کو لاہور کے اندر جانے اور باہر آنے کے لئے اپنی بڑی بڑی گاڑیوں میں میری سڑک سے گزرنا پڑتا تھا لیکن موٹر وے بننے کے بعد جی ٹی روڈ پر جو تھوڑی بہت development ہو رہی تھی وہ بھی روک دی گئی۔ اب عوامی حکومت عوامی بجٹ لے کر آئی ہے۔ عوامی بجٹ میں عوام کے مسئلوں کا حل ہونا چاہئے۔ میرے علاقے میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں کہ جس کی development ہو رہی ہو۔

جناب سپیکر ! میں وزیراعلیٰ' چودھری پرویزالٰہی کو تعلیم کے شعبے میں قیمتی اقدامات اٹھانے پر مبارک باد پیش کرتی ہوں۔

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وہ دن دور نہیں جب پنجاب کا ہر بچہ' پنجاب کی ہر ماں اور پنجاب میں چودھری پرویزالٰہی کی ہر بہن کا سر فخر سے بلند ہو جائے گا۔ شاہدرہ کے لئے گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کا اعلان ایک بہت ضروری قدم ہو گا۔

جہاں تک ہسپتالوں اور health initiative کی بات ہے تو یہ بجا ہے کہ بجٹ کا کچھ حصہ ہیلتھ کو دیا گیا ہے۔ ماشاء اللہ وزیر صحت جو ایک learned doctor ہیں ان کی پالیسیوں کے معیار پر پنجاب میں صحت کا محکمہ ترقی کرے گا لیکن جس علاقے سے میرا تعلق ہے وہاں پر نہ تو کوئی ہسپتال ہے ' نہ ڈسپنسری ہے ' نہ کوئی ایمبولینس ہے اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی میٹرنٹی ہسپتال ہے۔ اس ناچیز نے Canadian پر Mother Child Health Care Centers Donor International Organization کے ساتھ تین سال کام کیا لیکن چونکہ کمیونٹی اور پولیٹیکل involvement نہیں تھی اس لئے پراجیکٹ viable نہ رہ سکے۔ میں التجا کروں گی کہ ہیلتھ میں سے بجٹ کا کچھ حصہ نکال کر بطور شاہدرہ ڈویلپمنٹ فنڈ خصوصی طور پر مہیا کیا جائے۔

جناب والا! واٹر سپلائی سے لے کر سیوریج ' سیوریج سے لے کر سڑکیں اور سڑکوں سے لے کر پینے کا پانی کوئی بھی ایسی مراعات نہیں جو مجھے وہاں پر دکھائی دیں۔ اس کی وجہ یہ

ہے کہ ہر دفعہ شاہدرہ سے وہی آدمی جنرل سیٹ پر الیکشن لڑتا ہے جو شاہدرہ میں پیدا نہیں ہوا ہوتا اور جو وہاں پیدا نہیں ہوا ہوتا وہ وہاں کی تکالیف کو کس طرح سمجھے گا۔ میں نے اپنی زندگی کے 12 سال سیاسی کارکن رہتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کو دیئے اور جب یہ جانا کہ میں وہاں کسی ماں، کسی بہن، کسی بیٹی کی مدد نہیں کر سکوں گی تو میں نے پارٹی سے کنارہ کشی اختیار کر کے ایک گروپ جس کا نام پیٹریاٹ ہے میں شمولیت اختیار کر لی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! جہاں تک بجٹ 2003-04 کی بات ہے تو میں ذاتی طور پر یہ سمجھتی ہوں کہ یہ بجٹ ایک گریجوایٹ اسمبلی نے پاس کیا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں وزیراعلیٰ پنجاب، چودھری پرویزالٰہی صاحب ایک گریجوایٹ اسمبلی کے لیڈر ہیں اور گریجوایٹ اسمبلی کا مطلب ہے کہ صوبائی اسمبلی کے ہر رکن نے کم از کم چودہ سے پندرہ سال ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز میں گزارے ہیں۔ اس لئے فرق ضرور پڑنا چاہئے اور انشاء اللہ پڑے گا۔

جناب والا! میں آج آپ کو بجٹ کے علاوہ بھی کچھ دلچسپ باتیں بتانا چاہوں گی۔ جب یہ خاکسار پاکستان پیپلز پارٹی کی ادنیٰ کارکن تھی تب پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کو خاکسار نے کہا، یہ مئی 2000 کی بات ہے کہ بی بی! لیگل فریم ورک آرڈر آ رہا ہے۔ اس لئے سیاسی پارٹیوں کو الیکشن سے بائیکاٹ کر دینا چاہئے لیکن دونوں سیاسی پارٹیوں کے لیڈرز الیکشن سے بائیکاٹ نہ کر سکے کیونکہ ان کی جماعتوں کے امیدوار ان کی سربراہی کے بغیر بھی الیکشن لڑنے کو تیار تھے۔ جب دونوں پارٹیوں کے لیڈران نے یہ دیکھا کہ ہم اکیلے رہ جائیں گے اور ہمارے امیدواران L.F.O کے تحت الیکشن لڑ لیں گے تو انھوں نے 2000 میں L.F.O سے agree کیا۔

جناب والا! بار بار مجھ پر hooting ہوتی ہے۔ اپوزیشن نے بھی کی اور گورنمنٹ بنچز نے بھی کی۔ میں آج گورنمنٹ اور اپوزیشن بنچز دونوں کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میں پاکستان پیپلز پارٹی پیٹریاٹ پارلیمنٹیرین کا حصہ ہوں اور پاکستان میں واحد عورت ہوں جس نے پاکستان

پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کا پلیٹ فارم چھوڑ کر پٹریاٹ کا پلیٹ فارم join کیا ہے۔ میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کو یہ پیغام دینا چاہتی ہوں کہ چودھری صاحب! اپنے تو آپ پر belief رکھتے ہیں ہم جیسے بھی اپنی پارٹیاں چھوڑ کر پنجاب حکومت میں serve کرنے کے لئے آپ کے پاس آ گئے ہیں۔

جناب والا! میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ کئی دفعہ اس floor پر اودھم اور ہنگامہ ہوا۔ میں نے کئی دفعہ سوچا کہ میں یہاں کیوں ہوں؟ میں اپنی ماؤں، بہنوں اور دوستوں کو کیا جواب دوں کہ سارے دن کی کارروائی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ لیکن اپوزیشن کے immature, unprogressive اور undemocrative behaviour کی وجہ سے پنجاب حکومت مزید مضبوط ہوئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جب لوٹا لوٹی کے نعرے لگتے ہیں تو میں اپوزیشن کے اراکین، محترمہ بے نظیر بھٹو اور میاں نواز شریف سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جب ہمیں اٹھارہ سال لڑا رہے تھے تو بھائی بہن نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جب ہم نے لڑ لیا، جیلیں دیکھ لیں، سیاسی جدوجہد ہو چکی اور پتا لگ گیا کہ اب پاکستان میں واپسی نہیں تو بہن بھائی بن گئے۔ محترمہ! بڑے لوگ بڑی آسانی سے بہن بھائی بن جاتے ہیں لیکن چھوٹے لوگ کشتیاں اور گھر جلا کر آتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں پاکستان پیپلز پارٹی میں اپوزیشن لیڈر سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ Where is your Bhuttoism today? آج آپ بھٹو ازم کی بات کرتے ہیں اور جماعت اسلامی کے ساتھ واک آؤٹ کرتے ہیں۔ Where is your Bhuttoism today? ایک عورت پر hooting کرتے ہیں Where is your Bhuttoism today? لیگل فریم ورک آرڈر پر تب بات کرتے ہیں جب حلف لے چکے ہوتے ہیں۔ میں یہ بات بھی کرنا چاہوں گی کہ اگر ایک سیاسی پارٹی میں اتنی زیادہ dictatorial policies اپنائی جائیں گی تو ایک ڈیمو کریٹک کارکن کس جگہ جا کر کام کرے گا؟ یہ ان individuals کی گورنمنٹ ہے جو independent democratic

identity رکھتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)
اگر میں نے محترمہ کو چھوڑا تو بہت سارے لوگوں نے نواز شریف کو چھوڑا۔ آج صدر جنرل پرویز مشرف کی وردی پر بات ہوتی ہے۔ کیا یہ وردی اکتوبر 2002 کے الیکشن میں انھیں نظر نہیں آ رہی تھی؟ کیا یہ نہیں جانتے تھے کہ الیکشن کے بعد یہی وردی والا جنرل 'صدر آئے گا؟ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ میں masses کی آواز ہوں اور masses فلور پر پہنچ چکے ہیں' روٹی کو چوری اور چوری کو گوری کہنے میں بہت فرق ہے۔

جناب والا! آج اپنے اپنے ذاتی مفاد کی وجہ سے پاکستان مسلم لیگ (ن)' ایم ایم اے اور پاکستان پیپلز پارٹی کا اتحاد ہو گیا ہے۔ جب ایسا الائنس ہو گیا تو خدا کا واسطہ پاکستان پیپلز پارٹی والو! اپنا ایجنڈا بھی بدلو' اپنی پالیسیاں بھی بدلو اور اپنا بھٹو ازم بھی تبدیل کرو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! میں ایک بہت ضروری وضاحت کرنا چاہوں گی کہ پاکستان پیپلز پارٹی جس کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو ہیں اس پارٹی نے جنرل الیکشن 2002 میں حصہ نہیں لیا۔ پاکستان پیپلزپارٹی پارلیمنٹیرین جو راتوں رات بنی اور خاکسار کی موجودگی میں بنی اور خاکسار کو اس کی سنٹرل کمیٹی کا جنرل سیکرٹری بنایا گیا۔ اس نے 2002 کے الیکشن میں حصہ لیا۔ اگر آج ڈکٹیشن لی جاتی ہے تو جا کر ہاؤ میں مخدوم امین فہیم سے لو کیونکہ اب تمہارا سربراہ وہ ہے۔ بے نظیر بھٹو نے الیکشن نہیں لڑا۔ بے نظیر بھٹو کی جماعت نے الیکشن نہیں لڑا۔ اگر میں نے پاکستان پیپلز پارٹی چھوڑی ہے تو پارلیمنٹیرین چھوڑی ہے اور خدا رسول کی قسم اگر پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے الیکشن میرے ساتھ لڑا ہوتا اور میں نے ان کے ساتھ ان کی پارٹی میں لڑا ہوتا تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس پارٹی سے علیحدہ نہیں کر سکتی تھی۔ میں آج اپنے حلقے کے غریب لوگوں سے وعدے کر کے یہاں کھڑی ہوں۔ میں نے restoration of women seats کے لئے 1990 سے کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ میرے پاس ہر چیز کا ثبوت موجود ہے۔ میں نے انٹرنیشنل میڈیا میں' میں نے انٹرنیشنل الیکٹرانک

میڈیا میں ' میں نے انٹرنیشنل پریس میں' میں نے انٹرنیشنل پرنٹ میڈیا میں restoration for women seats کے لئے 1990 سے کام کیا۔ آج 13 سال بعد اگر میں floor پر آؤں اور میں منہ پر ٹیپ لگا کر بیٹھ جاؤں تو یہ نہ تو میرے ساتھ انصاف ہے اور نہ ہی میرے ملک کی غریب بہنوں کے ساتھ۔ مجھ پر تنقید ہمیشہ سے رہی' میں ایک controversial figure پاکستان پیپلز پارٹی میں بھی تھی لیکن آج میں گورنمنٹ بنچوں کو اور ان سب صوبائی اسمبلی کے اراکین کو یہ کہوں گی کہ آپ بھی کشتیاں جلا کر آئے ہیں' میں بھی کشتیاں جلا کر آئی ہوں۔ آپ کی تعداد بہت زیادہ ہے' میری تعداد 7 لوگ ہیں۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب سے ایک گزارش اور کروں گی جن کا vision' جن کی سوچ' جن کی ہمت' جن کا جذبہ' جن کا حوصلہ ہر وقت ہمیں تسلی دیتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب وزیراعلیٰ! ہر ملک کا image ہی اس کی پہچان ہوتا ہے۔ ہر ملک کا image بنانے کے لئے اس ملک کا الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا ایک بہت viable کردار ادا کرتا ہے۔ آپ کسی بھی ملک کو دیکھ لیں' انڈیا میں اتنی غربت ہے لیکن ان کا میڈیا اس طرح portray کرتا ہے کہ جیسے انڈیا نے کبھی کوئی مصیبت نہیں دیکھی۔ میں عورتوں کی نمائندگی کر رہی ہوں اور ساتھ ساتھ اپنے حلقے کے بھائیوں کی نمائندگی بھی کر رہی ہوں۔ میں یہ چاہوں گی کہ پنجاب کا میڈیا ایسا ہو کہ باہر سے آئے ہوئے پریس رپورٹرز کو یا الیکٹرانک میڈیا کے لوگوں کو سکون مل سکے۔ ان کو پوری انفارمیشن دی جا سکے۔ میں چودھری پرویز الٰہی کے میڈیا سیل کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ وہ رات اور دن جستجو میں لگے ہوئے ہیں لیکن جب تک الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کو بجٹ میں سے کچھ حصہ نہ دیا جائے' کس طرح ایک جرنلسٹ آپ کے لئے دن و رات محنت کر سکے گا۔ اس بجٹ میں سے کچھ حصہ پریس کے لئے' کچھ حصہ پاکستان ٹیلی ویژن پنجاب کے لئے اور کچھ حصہ ان لوگوں کے لئے جن کو ہرصورت پریس کلب جانا پڑتا ہے مخصوص کیا جائے۔

In the end I would like to ask oppostion : (interruption)

**MR DEPUTY SPEAKER:-** Order please, Order please.

محترمہ انبساط خان، جمہوری پارٹی کے لوگو! جمہوریت کو فروغ دینے والو! جمہوریت کا جھنڈا اٹھانے والو! جب بی بی دبئی میں نہیں ہوتی اور تم دبئی جاتے ہو تو ورکروں کو کہتے ہو کہ بی بی سے ملنے گئے تھے اور جب بی بی لندن میں ہوتی ہے اور تم دبئی جاتے ہو تو پھر ورکروں کو کہتے ہو کہ بی بی سے ملنے گئے تھے اگر پاکستان پیپلز پارٹی کی کوئی میٹنگیں ہوتی بھی ہیں تو پیٹریاٹ کے ملنے کے بعد ہوتی ہیں۔ انبساط کے جانے پر بے نظیر بھٹو نے خود کہا ہے کہ We lost an asset in the party. (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! میں نے ہمیشہ غریب کی آواز اٹھائی ہے، غریبوں کے لئے کام کیا ہے اور اپنے آپ کو غریب کہنے پر کبھی کوئی کوتاہی محسوس نہیں کی لیکن میری اتنی گزارش ضرور ہے کہ جو وومن پارلیمنٹیرین آج floor پر آئی ہیں ان کو ضرور ہر policy making میں حصہ دیا جائے۔ ان کو پارلیمنٹری کمیٹیز میں بھی حصہ دیا جائے، ان کو ہر decision making میں حصہ دیا جائے چونکہ یہی وہ عورتیں ہیں جو پاکستان کی قوم کی بہتری کے لئے خدمت کر سکتی ہیں Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر ، شکریہ۔

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی ،پوائنٹ آف آرڈر۔

## اراکین اسمبلی کے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ

## اسمبلی چیمبرز میں بنانے کے بارے میں اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر ، اس سے پہلے کہ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات سنوں۔۔۔ میرے پاس ابھی Data Base کے بریگیڈئر منصور اور کرنل طٰہٰ آئے ہیں۔ میں نے پچھلی دفعہ ان سے ملاقات کی تھی۔ جن معزز اراکین اسمبلی نے ابھی تک نئے شناختی کارڈ نہیں بنوائے اور

بنوانے ہیں تو میں نے اُن کے لئے اِن کو یہاں invite کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ یہاں اسمبلی چیمبرز کے اندر اپنا آفس کھول دیں لہذا انھوں نے یہاں اپنا آفس کھول دیا ہے جن خواتین و حضرات نے نئے شناختی کارڈ بنوانے ہیں تو ان کے یہیں فوٹو بھی لئے جائیں گے اور یہیں قومی شناختی کارڈ تیار بھی کئے جائیں گے اور یہیں پر deliver کر دیئے جائیں گے تو یہ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ They are already here in the House for this purpose میرا خیال ہے کہ It will be good for all of us اس طرح آپ کو یہاں ایک سہولت مل جائے گی۔ تو All of you kindly just give list of your names تاکہ ہم ان کے حوالے کریں اور پھر ان کے شناختی کارڈ یہاں پر تیار ہو سکیں۔

## سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث

(---جاری)

محترمہ زاہدہ سرفراز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب والا! میری بہن نے ابھی یہ فرمایا تھا کہ جب میں کھڑی ہوتی ہوں تو اپوزیشن کی طرف سے بھی hooting ہوتی ہے اور حکومتی بنچوں کی طرف سے بھی ہوتی ہے۔ میں یہ وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے ان کے خلاف کبھی hooting نہیں ہوئی۔ ہم لیڈیز نے انہیں بہت احترام دیا ہے۔ یہ بھی اعتراف کریں گی کہ لیڈیز سب سے زیادہ ایک دوسرے کے خلاف ہوتی ہیں مگر ہم نے انہیں نہایت احترام سے اپنے درمیان میں بٹھایا۔ میرے سارے بھائی نہایت قابل احترام اور معتبر ہیں اور اپنی ہی کسی بہن کے خلاف hooting کرنے کی تو انہیں عادت ہی نہیں ہے۔ یہ تو اپوزیشن کا رویہ ہے۔ دوسری یہ بات جو انہوں نے کہی ہے کہ میں بھی کشتیاں جلا کر آئی ہوں اور آپ بھی کشتیاں

جلا کر آئی ہیں۔ جناب! آپ نے کشتیاں جلائی ہیں کیونکہ آپ نے پیپلز پارٹی کو چھوڑا اور پاکستان مسلم لیگ قائد اعظم میں شمولیت اختیار کی۔ انہوں نے کشتیاں نہیں جلائیں۔ انہوں نے پیچھے کوئی نہ کوئی اپنی کشتی قائم رکھی ہوئی ہے۔ اسی لئے یہ پیٹریاٹ کی ممبر ہیں۔ انہیں کہیں کہ یہ پاکستان مسلم لیگ قائداعظم میں شمولیت اختیار کریں۔ انہیں کہیں کہ یہ قائداعظم مسلم لیگ کو کھلے دل سے join کریں۔ یہ ایک دفعہ بے نظیر کے متعلق بولتی ہیں اور ایک دفعہ پارلیمنٹیرین کے خلاف بولتی ہیں اور پھر پیچھے سے یہ کہتی ہیں کہ اگر میں بے نظیر کے ساتھ الیکشن لڑتی تو پھر وہ دیکھتیں کہ میں کیسے ان کے ساتھ نہ ہوتی' پھر کہتی ہیں very good. well done میں چیئر پرسن سے پوچھتی ہوں' پھر کہتی ہیں کہ پارلیمنٹیرین مخدوم امین فہیم کی ہے جو میری موجودگی میں راتوں رات بنی تھی۔ پارلیمنٹیرین بھی بے نظیر کی وجہ سے بنی تھی۔ اس کے حکم سے بنی تھی۔ یہ سب طرف چلتی ہیں۔ یہ بیچ میں hanged ہیں۔ انہیں کہیں کہ پی۔ ایم۔ ایل (کیو) کھلے دل سے join کریں۔

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! جس بات کا میں نے اظہار کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس کی گواہی دلوا دی۔ سب سے بڑی بات یہ کہ جب میں یہ کہتی ہوں اور جب انہوں نے کہا کہ عزت سے بٹھاتے ہیں' عزت سے یہ نہیں بٹھاتے' عزت سے میں یہاں منتخب ہو کر آئی ہوں اور جن لوگوں نے مجھے منتخب کیا ہے وہ اس وقت اسمبلی میں موجود نہیں ہیں۔(قطع کلامیاں)۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ خاتون بات کر رہی ہیں۔ It is between two ladies You please sit down

محترمہ انبساط خان: Women are elected on reserve seats They are not selected on reserve seats جب میں کہتی ہوں کہ آپ نے بھی کشتیاں جلائیں اور میں نے بھی کشتیاں جلائیں۔ relink جب پچھلی حکومت میں آپ لوگ نواز شریف کی گورنمنٹ میں تھے'

آپ نے اس کو چھوڑ کر پاکستان مسلم لیگ ' قائداعظم بنائی اور بنا کر اس کے تحت مسلم لیگ کے ووٹ کے اوپر الیکشن لڑا۔ جب میں یہ کہتی ہوں کہ پارلیمنٹیرین میری موجودگی میں مخدوم امین فہیم کی سربراہی میں بنی تو میں سچ کہتی ہوں کیونکہ اس وقت میں پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کا حصہ تھی۔ شکریہ۔

گروپ کیپٹن (ر) مشتاق احمد کیانی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی ' کیانی صاحب!

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ کو floor دیتا ہوں کیونکہ کیانی صاحب نے پہلے کہا ہے۔

گروپ کیپٹن (ر) مشتاق احمد کیانی، جناب سپیکر! بہت مہربانی' بہت شکریہ۔ میں اپنی بہنوں سے یہ درخواست کروں گا کہ یہ ہماری اپنی باتیں ہیں۔ یہ Floor of the House کی بجائے ویسے حل کی جا سکتی ہیں۔

I would like to point out, as it is written in this red book

> "Exemption from Payment of Toll Tax: A member shall be exempted from the payment of toll tax levied by the Government or any local authority in the Province."

I would like to point out here that we travel so frequently on GT Road and I don't know who has made us to pay toll tax on motorway. There is no difference as per the privileges.

ہم اپنے معزز اراکین کی اگر خود عزت نہیں کروائیں گے تو کوئی عزت نہیں کرے گا۔ N.H.A کے چیئرمین جو کہ ایک میجر جنرل ہیں انہوں نے ایک لیٹر circulate کیا ہے۔

He wrote a letter to all the Assemblies and the Senate, and I spoke to

Deputy Chairman and of course I spoke to the Law Minister also. I would like to point it out here that we don't work under N H A Please instruct the Secretariat of the Assembly not to issue us the photocopies. rather we should issue the decision made on that. and I would request that we have been threatened in that letter that if you do not pay then there will be an untoward incident. Do they want to fight with M P.As? This is our respect? I would request you to kindly consider this, either this privilege is there or it is not there There is no exception to rules I would like the Finance Minister to add this in the Finance Bill so that this controversy of ten rupees, five rupees must be over I think that worth of an Assembly Member is much more than stopping that gentleman and asking him to give 5 rupees and threatening that otherwise I will kill you Please do something about it

**MR DEPUTY SPEAKER:** I will ask the Law Minister to kindly throw light on that

**وزیر قانون:** شکریہ جناب سپیکر! یہ معاملہ کافی دنوں سے چل رہا ہے اور معزز رکن نے آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ جس لیٹر کی طرف مبذول کروائی ہے وہ نیشنل بانی وے اتھارٹی نے آپ کے سیکرٹریٹ کو لکھا تھا اور آپ کے سیکرٹریٹ نے اس لیٹر کو معزز ممبران کی information کے لئے circulate کروایا تھا لیکن جب معزز رکن نے ہماری پارٹی کی پارلیمانی میٹنگ میں بھی یہ بات اٹھائی تو جناب وزیراعلیٰ صاحب نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں چیئرمین نیشنل بانی وے اتھارٹی کے ساتھ میٹنگ کروں اور میٹنگ کر کے اس معاملے کو حل کرنے کی

کوشش کروں۔ یہ معاملہ ہم نے already take up کیا ہوا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد اس کا حل نکال لیا جائے گا۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، شکریہ جناب سپیکر! میں اس موضوع پر تھوڑی سی بات کروں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری معزز رکن محترمہ انبساط صاحبہ نہ صرف نیشنل بلکہ انٹرنیشنل figure ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون، جناب سپیکر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لاء منسٹر!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میرے خیال میں آج بجٹ پر بحث ہو رہی ہے اور تمام اراکین خواہ ان کا تعلق اپوزیشن سے ہو یا treasury benches سے ان کو حق پہنچتا ہے کہ وہ جس موضوع پر چاہیں بات کر سکتے ہیں۔ محترمہ نے ایک بات کی ہے اور انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ہمیں اس سے اختلاف ہو سکتا ہے لیکن اب ہمیں اسے زیر بحث نہیں لانا چاہئے۔ We have all the regard for her انہوں نے ہماری پارٹی join کی ہے ' یہ ہماری الائیڈ پارٹی ہے ' ہم نے انہیں پارٹی میں welcome کیا ہے اور یہ ہمارے اس اتحاد کی رکن ہیں جس اتحاد کی آج پنجاب میں گورنمنٹ ہے۔ میں اپنے تمام بھائیوں سے عرض کروں گا کہ یہ کوئی ایسا controversial مسئلہ نہیں ہے۔ ہم نے دل و جان سے ان کے گروپ کو تسلیم کیا ہے اور یہ ہماری حکومت کا حصہ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے انہیں ساتھ لے کر چلنا ہے۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، جناب! ایک منٹ کے لئے وضاحت کرنی ہے۔ ہر بندے کا نقطہ نظر ضرور سننا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیے۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! محترمہ نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر پھول یہ بتائے کہ مجھ میں خوشبو ہے تو اس پھول کی کیا اہمیت ہے یعنی پھول کو سونگھے بغیر دور سے اس کی خوشبو نہ آئے تو وہ پھول نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! محترمہ کا انداز خطابت' ان کا way of speech سبھی مانتے ہیں لیکن یہ جوش خطابت میں کچھ ایسی باتیں کر جاتی ہیں کہ جو controversy کا باعث بن جاتی ہیں۔ جیسے پرسوں یہ جوش خطابت میں ہی نیشنل اسمبلی کو so called assembly کہہ گئیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ so called meetings "نام نہاد"۔

(موبائل فون پر گھنٹی کی آواز)

**MR DEPUTY SPEAKER:** Put down your mobile phones please.

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ یہ کوئی چھوٹا نقطہ نہیں ہے۔

(قطع کلامیاں)

محترمہ انبساط خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: سر! پلیز۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھیے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ نے وضاحت کر لی ہے۔ آپ بھی بیٹھیے۔ Let us not go to any controversy. Please! this is no point of order.

Mrs. Zilla Huma

محترمہ ظل ہما عثمان: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! بجٹ کے فوائد بتانے سے پہلے میں یہ کہوں گی کہ خدا کا شکر ہے کہ آپ نے ہمیں بولنے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویز الٰہی اور وزیر خزانہ' سردار حسین دریشک کو مبارک باد

پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنا جامع اور اتنا مکمل بجٹ پیش کیا ہے کہ جس کے نتیجے میں صوبہ بھر میں امن عامہ کا فروغ' انصاف کی جلد فراہمی' تعلیمی اور طبی سہولتوں کا حصول' غربت کا خاتمہ اور معاشی ترقی کا حصول ممکن ہو سکے گا۔

جناب سپیکر! بجٹ کوئی دستاویز نہیں ہے یا کتابوں کا کوئی سیٹ نہیں ہوتا بلکہ جمہوری حکومت میں اس کی سماجی' اقتصادی اور سیاسی تصویر کا آئینہ دار ہوتا ہے اور اخراجات کے اس دور میں ہماری حکومت کا ٹیکس فری بجٹ پیش کرنا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ حکومت عوام کی بہتری اور عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں پہنچانے کے لئے کوشاں ہے اور یہ کہ اس میں کسی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ تعلیم کو ہی لیجئے ہماری حکومت کی اولین ترجیح تعلیم کا فروغ ہے جس میں بے شمار سکول' کالجز اور یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا لیکن اس کے ساتھ محکمہ تعلیم سے میں یہ گزارش بھی ضرور کروں گی کہ پہلے سے موجود سکولوں میں enrolment کی جائے' سٹاف تعینات کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑا issue ہے--- (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' بی بی آپ جاری رکھیں۔

محترمہ ظل ہما عثمان، وزیر تعلیم سے میری گزارش ہے کہ یہ جو نئے سکول' کالج اور یونیورسٹیاں بنائی جا رہی ہیں اس سے پہلے اور ابھی یہاں پر حسن اختر موکل صاحب نے کہا اور ہم ان سے agree کرتے ہیں---

جناب مشتاق احمد ایڈووکیٹ، جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔ گنتی کروائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)--- کورم (97) پورا ہے۔ جی' محترمہ! (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ ظل ہما عثمان، جناب سپیکر! میں اپنی بات وہیں سے شروع کرتی ہوں۔ ہم ایجوکیشن پالیسیوں کو discuss کر رہے تھے۔ اس میں ٹھیک ہے کہ گورنمنٹ کی تعلیم کے

فروغ کے سلسلے میں بڑی زبردست پلاننگ ہے لیکن ہم اپنی بھی تجاویز دینی چاہتے ہیں کہ پنجاب بورڈ والوں کو کچھ مشکل ہے کہ نصابی کتب کی فراہمی ابھی تک نہیں ہو سکی۔ براہ مہربانی اس کو ضرور priority دیں کیونکہ کل کو اپوزیشن یہ point نہ اٹھائے کہ نصابی کتب کی فراہمی آپ نہیں کروا سکے حالانکہ آپ کی priority تعلیم پر ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ طالبعلموں کا کھیلوں کی بنیاد پر جو کوٹہ تھا اس کو بھی بحال کرنا چاہئے۔ ہم اس کو support کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! زراعت کے سلسلے میں ہماری حکومت کی پالیسیاں قابل تحسین ہیں۔ زراعت کے سلسلے میں کی گئی ہماری پالیسیوں کو یقینی طور پر اگر اپوزیشن کھلے دل سے سوچے تو وہ بھی اسے سراہے گی کہ ٹیکس سے چھوٹ' آبیانے کا شفاف نظام' پٹواری سسٹم کا خاتمہ اور اس کے علاوہ پیداواری لاگت میں کمی' قرضوں کی آسان فراہمی' مستحکم مارکیٹنگ سسٹم ہماری حکومت کے کریڈٹ میں جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میری درخواست ہے کہ زراعت کے جدید آلات کی خرید وفروخت پر کسانوں کو ٹیکس میں چھوٹ دی جائے۔ اس کے علاوہ زراعت کے خام مال پر ٹیکس نہیں ہونا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

صنعت کے سلسلے میں یہ تاریخی پیش رفت ہے کہ صوبہ میں سرمایہ کاری کے فروغ' نئی صنعتوں کے قیام' روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے درآمد و برآمد کے کاروبار میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ رجسٹریشن فیس بھی کم کر دی گئی ہے لیکن اس کے ساتھ ہماری یہ بھی تجویز ہے کہ جو صنعت اپنا 60 فیصد مال export کرے تو اسے export processing zone کی سہولتیں حاصل ہونی چاہئیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جن بستیوں میں انصاف ممکن نہیں' وہاں ترقی کا خواب دیکھنا بے معنی ہے۔ اس لئے انصاف کی جلد فراہمی یقینی بنانا چاہئے۔ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ آپ عدلیہ میں pending کیسوں کی فہرست دیکھیں۔ ابھی سروے کیا گیا ہے کہ عدلیہ کے کیسوں کو یہیں cause کر دیا جائے۔ اگر ہماری عدلیہ کوئی نیا کیس نہیں لیتی تو

pending کیسوں کو ہی solve کرنے کے لئے 17 سال کا عرصہ درکار ہے۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ انصاف کی جلد فراہمی کے لئے اس پر فوری توجہ دی جائے۔

پولیس کی ریفارمز اور جیل خانہ جات کے لئے بھی بجٹ میں ایک بہت بڑی رقم رکھی گئی ہے لیکن یہاں اس امر کی بہت ضرورت ہے کہ پولیس کی کارکردگی پر کڑی نظر ہونی چاہئے تاکہ عوام کی شکایات کا ازالہ کیا جا سکے۔ خواتین کے لئے بھی یہ ضروری ہے اور بجٹ میں بے شمار سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ ہماری یہاں موجودگی' میرا یہاں بولنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حکومت کی ترجیحات میں سے یہ اولین ترجیح ہے کہ خواتین کو آگے رکھا جائے اور ترقی کی دوڑ میں شریک کیا جائے۔ اس میں میری یہ درخواست ہے کہ دو کروڑ خواتین ہنرمند جو گھروں میں ہیں اور وہ ہر طرح کا گھریلو ہنر رکھتی ہیں ان کے لئے روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں تاکہ وہ ترقی کے اس دھارے کا حصہ بن سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں نے یہاں دیکھا ہے کہ ہاؤس میں بہت تقریریں ہوئیں لیکن شاید میں نے miss کیا ہے کہ ماحولیات کے حوالے سے یہاں کبھی کوئی پالیسی سامنے نہیں آئی۔ حالیہ سروے ہے کہ پاکستان polluted countries میں نمبر 1 ہے' یہاں اتنی pollution ہے کہ جس کی بہت بڑی وجہ انڈسٹری ہے۔ فیصل آباد' سیالکوٹ اور قصور میں ٹینریز ہیں اور یہ pollution میں بہت اضافہ کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک حالیہ سروے ہے کہ disposal of garbage پاکستان میں سرے سے ہے ہی نہیں۔ اس کا انتظام کیا جانا چاہئے کیونکہ پورے ملک میں 50 ہزار ٹن garbage ایک دن میں اکٹھا ہوتا ہے۔ خصوصاً پنجاب میں یہ ساڑھے آٹھ ہزار ٹن ہے جب کہ اس کا disposal محض بارہ سو ٹن ہے باقی اِدھر اُدھر بکھر کر گندگی اور بیماری کا موجب بنتا ہے۔ اس لئے میری یہ درخواست ہو گی کہ اس کے بارے میں بھی ضرور پالیسی وضع کی جائے۔

اس بجٹ کے حوالے سے اس floor پر میں اپنے علاقے کے لئے بھی ضرور وزیر

صحت کو یہ درخواست کروں گی کہ گوجرانوالہ شہر ایشیا کا سب سے گندا شہر تصور کیا جاتا ہے۔ یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے اور اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ وہاں گند کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس کا سیوریج سسٹم اور واٹر سپلائی leakage کی وجہ سے آپس میں مل چکا ہے۔ پینے کے لئے صاف پانی available نہیں ہے۔ اس floor کے حوالے سے میری درخواست ہے کہ وہاں پر سیوریج سسٹم پر فوری توجہ دی جائے کیونکہ گوجرانوالہ کے شہری کی یہ major problem ہے۔ دوسرا میں وزیر صحت سے یہ درخواست کروں گی کہ گوجرانوالہ کا جو سول ہسپتال' ڈویژنل ہسپتال ہے لیکن یہاں پر کوئی ٹراما سنٹر نہیں ہے۔ اس لئے میری ان سے یہ درخواست ہے کہ اس کے لئے کوئی واضح پالیسی اختیار کریں اور ہمارے شہر میں خاص طور پر گوجرانوالہ ڈویژن کے لئے ایک burn unit ضرور ہونا چاہئے۔ burn center ہم demand نہیں کرتے لیکن burn unit کا قیام ہمارا حق بھی بنتا ہے۔

اس کے بعد میں یہی کہوں گی کہ پنجاب کے اس سٹے بجٹ میں زندگی کے کسی شعبے کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ نیز یہ کہ ہر شعبہ زندگی میں تعمیر و ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے بھرپور اقدامات اور وسائل کی فراہمی کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ مرکز اور صوبوں کی بہترین پالیسی کا نتیجہ ہے کہ اس سال مجموعی پیداوار میں حقیقی اضافے کی شرح 4.5 فیصد کے مقرر کردہ ہدف سے بڑھ کر 5.1 فیصد ہے اور انشاء اللہ آئندہ سال اس میں مزید اضافہ ہوگا۔ میں اپنی تقریر کا اختتام ایک شعر سے کروں گی۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی عمران مسعود صاحب!

**وزیر تعلیم:** جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ساتھ ساتھ ایک دو points نصاب

اور ٹیکسٹ بک کے حوالے سے clarify کر دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیے۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں معزز ممبران کی information کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ ہم لوگ جو سلیبس بناتے ہیں یا اس کو تبدیل کرتے ہیں' جو نیا بنتا ہے یہ prerogative فیڈرل گورنمنٹ کا ہے۔ صوبے صرف advise کر سکتے ہیں یا اس کو design کر سکتے ہیں۔ اس کی منظوری فیڈرل گورنمنٹ دیتی ہے۔ ابھی پچھلے سال ہمارا نصاب جو 26 سال بعد تبدیل ہوا اور نئی کتب چھاپی گئیں۔ ابھی تھوڑا سا protest سامنے نظر آیا کہ کتابوں کی جو shortage رہی' جب یکم اپریل کو academic year شروع ہوا' اس کا particular ایک background ہے جو ہمارے ممبران کو پتا ہونا چاہئے۔ ان کی information کے لئے یہ ہے کہ جب یہ کتابیں چھاپی گئیں تو بیشتر کتابیں بلوچستان گورنمنٹ یہاں سے خرید کر لے گئی کیونکہ بلوچستان کے ٹیکسٹ بک بورڈ کی اتنی capacity نہیں ہے کہ وہ کتابیں چھاپ سکے۔ آج تک انہوں نے کبھی کتابیں نہیں چھاپیں۔ اس وقت تمام سکولوں میں جتنا بھی سلیبس لاگو ہے یا پڑھایا جا رہا ہے وہ چاروں صوبوں میں ایک ہی سلیبس پڑھایا جا رہا ہے۔ پنجاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ 26 سال بعد پنجاب نے یہ سلیبس بنایا اور چاروں صوبوں میں یہ سلیبس لاگو ہوا۔ یہی کتابیں فرنٹیئر اور سندھ والے بھی لے گئے۔ اب بلوچستان کے ٹیکسٹ بک بورڈ کو ہم نے اپنا pre printing material بھی دیا۔ بلوچستان کے بچوں کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کہ پنجاب کے بچوں کا حق ہے۔ یہ shortage اب پوری ہو گئی ہے اور آئندہ اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی publishing اور printing میں اتنا cushion رکھا جائے گا تاکہ آئندہ shortage نہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! کوکنگ آئل کے حوالے سے مؤکل صاحب نے ذکر کیا۔ ہم نے بجٹ میں ایک خاص ایسی سکیم رکھی ہے جس میں ہم female students کو stipends

دیں گے۔ ہمارے پاس دو options تھیں کہ یا ہم ان کو cash دے دیں یا انہیں کو کنگ آئل کا ایک ڈبہ دے دیں۔ فیڈرل گورنمنٹ نے ابھی ایک توانا سکیم شروع کر رکھی ہے جو ہمارے صوبہ پنجاب میں Ministry of Women Development کے تحت شروع ہوئی ہے ' اس میں وہ بچوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اس کے بارے میں حکومت پنجاب اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی reservations ہیں اور ہم نے اس بات کا مختلف meetings میں اظہار کیا کہ کھانے کی سکیم اتنی effective نظر نہیں آئی۔ یہ stipends' کو کنگ آئل اور کھانا اس لئے دیا جا رہا ہے کہ ہم اپنی enrolment کو بڑھائیں یا incentive دیا جائے۔ کچھ ایسے اضلاع ہیں مثلاً لودھراں' رحیم یار خان' مظفر گڑھ یہ ایسے ضلعے ہیں جہاں کا literacy rate اور female students کی participation بالکل ہی low پیمانے پر ہے۔ یعنی only ten percent ایسے علاقے جو ہمیں گراف کے ذریعے نظر آتے ہیں وہاں پر ہم incentives زیادہ دے رہے ہیں۔ ہم نے 13 اضلاع چنے ہیں جن کو ہم stipends دیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم انہیں کیش کی صورت میں دیں گے۔ ہم کو کنگ آئل کے بارے میں کافی سوچ رہے ہیں تاکہ pilferage نہ ہو سکے۔ ہم نے ایسے اضلاع کو target کیا ہوا ہے جہاں پر literacy rate کم ہے۔ اگر آپ صوبہ پنجاب میں اضلاع کی بات کریں تو اس وقت راولپنڈی literacy rate میں ڈسٹرکٹ نمبر 1 ہے۔ ان کی شرح خواندگی 75 فیصد سے بھی زیادہ ہے۔ دوسرے نمبر پر سیالکوٹ' تیسرے نمبر پر گجرات اور چوتھے نمبر پر لاہور ہے لیکن southern belt کے اضلاع بالکل ہی چونتیسویں نمبر اور آخر پر ہیں۔ لہٰذا ہمارا focus southern belt پر ہوگا اور ان اضلاع پر ہوگا کہ جہاں پر ہمارے performance indicators بڑے low ہیں۔ کہیں پر literacy rate کم ہے' کہیں پر female education کم ہے' کہیں پر enrolment کم ہے' کہیں پر drop out بہت زیادہ ہے تو اس کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ focus کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشریٰ گردیزی صاحبہ!

**SYEDA BUSHRA NAWAZ GARDEZI:** Mr Speaker! I would like to thank you for allowing me to participate in the debate on budget. Keeping in view the regional instability and the economic difficulties passed on by the former democratic government and the negative impact of wars in Afghanistan and Iraq if we analyse the budget estimate for the year 2003-04 we will have to admit that the surplus budget of Punjab demonstrates the profound devotion of Chief Minister, Chaudhry Pervez Elahi for the people of the Punjab For the first time in the history of the Punjab, numerous measures have been taken to reduce the number of taxes and to rationalize their rates in order to provide relief to the down-trodden and the vulnerable. The Chief Minister Punjab has formulated reduction or elimination of some of the taxes. For the restoration of confidence among business community the Punjab Government has not imposed any new tax

Mr Speaker! a comparison of Annual Development Programme 2003-04 with Annual Development Programme 2002-03 indicates a remarkable increase in size of 47% in terms of financial allocations which is the biggest ever. It is interesting to note that allocations for new development schemes have been increased by 205% For instance, a large amount has been earmarked for lining and improvement of 2100 water-courses It will certainly reduce water losses and ensure optimal use of scarce water. To ensure a quality of agricultural produce

seed-graders phase two projects have been launched A pilot project for training and best management of farmers of Rajanpur, Khanewal and Bahawalpur districts has been included in the A.D P at a cost of 30 million. The Punjab Government has increased the exemption limit of land holdings from payment of AIT from 5 acres to 12.5 acres which will ensure prosperity of poor farmers

Mr Speaker! poverty alleviation and social development can take place only through employment, generation and the spread of education and skill development. These two areas have not received any priority in matter of budgetary allocations in the past. However, the Chief Munister Punjab, Chaudhry Parvez Elahi has taken revolutionary steps including free education upto Matriculation, provision of the text books to all primary school pupils, training of teachers and provision of missing facilities in the schools To combat ignorance and illiteracy, allocation for education has been increased by 341% but Mr Speaker! mere increase in resources is not enough It is high-time that the whole education system should be revamped Our public sector education system suffers from low enrolments, high drop-out rates and poor student-teacher ratios Teacher absenteeism is rampant Whereas in the private sector high-quality education is being imparted and admissions are given on the merit of affordability In our country the education system is divided into several classes We have government schools

where education is free whereas in private schools fee is charged from Rs.4,000/- P M to Rs 10,000/- P.M Parents belonging to the lower class and the middle class are bearing this burden due to low quality education in the public sector There is a need for legislation in order to keep a check on the undue increase in the fee-structure, quality of education and the teaching of concepts in the private sector Establishment of 60 community model schools, recruitment of 15 thousand teachers and setting up of computer labs are the positive measures for the improvement in quality of education. High education has been given due consideration. I highly appreciate the due emphasis given on women education and therefore an allocation of Rs.73 million for Lahore College for Women University has been made. A large amount of Rs.70 million has been provided for setting up universities in Sargodha, Gujranwala, Gujrat and Faisalabad The Government of Chief Minister assigns high priority to the removal of regional disparities in the Province Bearing this in mind, I would like to request the honourable Chief Minister to consider the setting up of all the new universities in Central Punjab. I would suggest that instead of setting up a university in Gujranwala some amount should be allocated for the renovation of Islamia University Bahawalpur and the Degree College for Women in Bahawalpur be upgraded or as a second priority. I would support the setting up of a university in Rahim Yar Khan or Dera Ghazi Khan

Mr Speaker! I welcome the hefty allocation of funds by the Chief Minister, Punjab for the maintenance of law and order in the Province, the improvement in the condition of jails and detention centres, the establishment of check-posts on highways and the posting of Highway Traffic Police. The Government plans to construct 40 Police Stations and barracks and hostels for police personnels I would request the Chief Minister to kindly consider the construction of Police Stations in the districts which are situated on the borders with Sindh and Balochistan in order to curb the outlaws and the highwaymen. I would also request that free legal assistance be provided to women prisoners and arrangements be made for providing educational and recreational facilities for their children.

Mr Speaker! Forests are not only a source of environmental improvement but also a valuable asset. A sum of Rs 72 million has been earmarked for upland, rehabilitation and development projects for Murree and other tehsils of Rawalpindi Another large amount of Rs. 67 550 million has been allocated for the Wildlife Parks at Jallo, Changa Manga, Woodland Wildlife Park and D.G Khan Wildlife Park. It is requested that a reasonable amount may be allocated for the beautification and preservation of Lal Sohanra Park in Bahawalpur as well Mr Speaker! in the end, I would like to say that this budget is pro poor and people friendly and if a social and economic reform

programme is implemented effectively and monitored closely it can bring revolutionary improvements in the lives of people of Pakistan Thank you

**MR DEPUTY SPEAKER:** Now I give the floor to Col Sultan

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! بجٹ پر بڑی نپی تلی تقریریں ہو چکی ہیں اس لئے میں بہت ہی مختصر بات کروں گا۔ بجٹ کے بہت ہی مثبت پہلو ہیں اس لئے جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

It is realy pro-poor and friendly budget It is a surplus budget, tax-free budget and Government servants have been given 15 percent increase in their pay and pension It is a good thing

جناب والا! پیسے تو پہلے بھی ہوتے تھے لیکن شاید لوگوں کی جیبوں میں جا رہے تھے، ملک سے باہر بھیجے جا رہے تھے، لوٹ کھسوٹ جاری تھی، قرضے لے کر معاف کئے جا رہے تھے اور آپ کو یاد ہو گا کہ کرپشن میں ایک دو سال پہلے پوری دنیا میں ہم نمبر دو پر تھے، اب شاید ہم نمبر 12 پر ہیں۔ تو یہ بھی ہماری حکومت کی good governance کا نتیجہ ہے۔ اب مالیاتی ڈسپلن ہے، لوٹ کھسوٹ بند ہے۔ آپ stock exchange کا index دیکھیں کہ اس وقت 3500 کی لائن کو کراس کر گیا ہے۔ اس طرح ہمارے Foreign exchange reserver 10 بلین ڈالر سے زیادہ ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت ملک کو صحیح سمت میں چلا رہی ہے۔ کاشتکاروں کو جو سہولتیں دی گئی ہیں وہ سب قابل تعریف ہیں۔

جناب والا! میں اپوزیشن کے بارے میں ایک بات کروں گا۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ ہمارے ہاؤس کا وقت ضائع کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ وردی کی بات کرتے ہیں۔ پرویز مشرف پچھلے چالیس سال سے وردی میں ہیں اور میں نے بھی 25 سال وردی پہنی ہے۔

پاکستان کے لئے میں نے بھی دو لڑائیاں لڑی ہیں۔ پرویز مشرف کو پاکستان عزیز ہے۔ اس نے ہمیشہ ملکی مفاد میں کام کیا ہے اور اب بھی وردی اس وقت اتارے گا جب دیکھے گا کہ یہ بھی پاکستان کے مفاد میں ہے۔ ورنہ وہ وردی میں رہے گا اور اس بات کو کوئی مانے یا نہ مانے اس کا وردی میں رہنا ملکی مفاد میں ہے۔ اب میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جنرل ضیاء کی وردی تو انہیں پسند تھی، جنرل ضیاء الحق نے 12 سال وردی پہنی تھی، وہ تو انہیں پسند تھی لیکن پرویز مشرف کی وردی انہیں اچھی نہیں لگتی۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان: جناب والا! یہ دونوں وردیاں made in Pakistan تھیں اس لئے انہیں برداشت کرنا پڑے گا۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ ہاؤس کو چلنے دیں اور پنجاب کے عوام کے حقوق کی بات کریں۔

جناب والا! اب میں بجٹ کے بارے میں کچھ تجاویز پیش کروں گا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ہر سال بجٹ کا پیسا سال کے آخر میں release ہوتا ہے اور جلدی جلدی سکیمیں بنائی جاتی ہیں اور بل پاس کروا کر کام کو ختم کیا جاتا ہے جس سے کام کا معیار ٹھیک نہیں ہو پاتا۔ اس کے بعد اس بجٹ میں بارانی علاقوں پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ وہاں پر دو بڑے مسائل ہیں اگر ان پر توجہ دی جائے تو کافی حد تک وہاں کے غریبوں کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس علاقے کو tax-free zone قرار دیا جائے تا کہ لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم ہو سکیں اور وہ شہروں کی طرف آنا کم کر دیں۔ دوسرا وہاں پر جب بارش ہوتی ہے تو بارانی نالے میں کافی پانی ہوتا ہے لیکن وہ بہہ کر دریاؤں میں اور سمندر میں چلا جاتا ہے اور اس طرح وہ پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ یہاں پر بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ بارانی علاقوں پر توجہ دی جا رہی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس بجٹ میں پورے چکوال ڈسٹرکٹ میں ایک چھوٹا سا ڈیم، جس کا نام میال سمال ڈیم ہے، کے لئے رقم مختص کی گئی ہے۔ وہاں پر ہر سال سینکڑوں ڈیم بنانے

کی ضرورت ہے۔ اگر ہم نے ان علاقوں کو ترقی دینی ہے تو پھر پچاس سو کی بات کرنی ہو گی۔ ایک دو سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ اس کے بعد اگر آپ ڈسٹرکٹ وار allocation of budget دیکھیں تو اس میں disparity نظر آتی ہے۔ کچھ علاقوں کو زیادہ بجٹ دیا گیا ہے اور کچھ کو بالکل ہی کم بجٹ دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر چکوال کا نام پوری budget book میں چار جگہوں پر آیا ہے اور اس میں بھی دو سکیمیں ایسی ہیں جس میں عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہے مثلاً development of Kalar Kahar ' اس سے عام آدمی کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ تو tourism کے لئے ہے جو کہ امیروں کا شغل ہے۔ اس سے غریب یا علاقہ کے عام لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اسی طرح ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی ڈویلپمنٹ کا ہے تو ادارہ ریسرچ کرتا ہے جس کا فائدہ صرف ادارے کو ہوتا ہے لیکن ایک عام آدمی کا اس سے کوئی تعلق نہیں تو وزیر خزانہ سے میری درخواست ہے کہ ان علاقوں اور ان چیزوں پر نظر رکھیں اور budget allocation میں ہمارا خیال کیا جائے۔

جناب والا! آخر میں پاکستان کے مفاد کی بات کرتا ہوں۔ کالا باغ ڈیم کے بارے میں دنیا جانتی ہے اور ہم جتنے یہاں بیٹھے ہیں 100 فیصد اس چیز کو مانتے ہیں اور قوم 99 فیصد مانتی ہے کہ یہ ملکی مفاد میں ہے تو سمجھ نہیں آتی کہ ہم اپنے ذاتی مفاد کے لئے تو ساری حدیں عبور کر جاتے ہیں اور جب ملکی مفاد آتا ہے تو کوئی نہ کوئی مصلحت آڑے آ جاتی ہے۔ یہ ڈیم پنجاب میں میانوالی کے پاس بنتا ہے۔ میرا علاقہ وہاں سے نزدیک ہے تو میں حکومت پنجاب سے درخواست کروں گا کہ ہم اس پر stress کریں اور گورنمنٹ کو مجبور کریں اس لئے کہ یہ ہمارا ذاتی یا کسی کا نہیں' بلکہ پاکستان کا مفاد ہے۔ یہ قوم پر احسان ہو گا' اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو آنے والی نسلیں شاید ہماری حب الوطنی پر شک کرنا شروع کر دیں۔ جب ملکی مفاد کا وقت آیا تو لوگوں نے اس پر توجہ نہیں دی۔ ہمارے فرنٹیئر کے چند ایک دوست ہیں' کیا وہ ہمیں یرغمال بنا سکتے ہیں؟ کبھی کہتے ہیں کہ ہم سے الگ ہو جائیں گے' کبھی کہتے ہیں کہ پنجابی اپنی حد میں رہیں' ہم نے تو ان کے لئے ہمیشہ قربانیاں دیں۔ میں ان سے درخواست

کرتا ہوں کہ وہ پاکستان دشمنی چھوڑیں اور ملکی مفاد میں بات کریں۔ جس شخص کے لئے میں نے تمام حدیں توڑ دیں آج اس شخص نے مجھ سے کہا کہ اپنی حد میں رہو۔

جناب والا! امن عامہ کے بارے میں کہوں گا کہ مجھے ایک شعر یاد آتا ہے کہ۔

جس دور میں لٹ جائے غریبوں کی کمائی
اس دور کے سلطان سے کوئی بھول ہوئی ہے

شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**MR DEPUTY SPEAKER:** Thank you Colonel Sahib Now I give the floor to Sardar Fateh Muhammad Buzdar

سردار فتح محمد خان بزدار: جناب سپیکر! بجٹ میں چند قابل تعریف اقدامات کئے گئے ہیں جس کی ہم بھی تعریف کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جب ہم بجٹ کو دیکھتے ہیں تو اس میں ہمارے علاقہ ڈیرہ غازی خان تحصیل تونسہ اور قبائلی علاقہ کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ ہمارا علاقہ جس میں تحصیل تونسہ اور قبائلی علاقہ شامل ہے' پنجاب میں سب سے زیادہ backward area ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قبائلی علاقہ بہت وسیع و عریض علاقہ ہے۔ اس میں بجلی ہے نہ پانی اور نہ سڑکیں۔ مطلب یہ کہ کوئی infrastructure ہی نہیں کہ جس پر آپ کوئی تعمیر کریں' آئندہ ترقی کے لئے سوچیں چونکہ ترقی کرنے کے لئے بنیادی ضرورت سڑکوں کی ہے۔ ایک سڑک چوکی والا بارتھی کنگری ہے جو کہ بلوچستان کو پنجاب سے ملائے گی۔ یہ دفاعی لحاظ سے علاقے اور ہمارے ملک کے لئے بھی ضروری ہے۔ جب تک آپ سڑکیں نہیں بنائیں گے تو کوئی ترقی نہیں ہو گی۔ دوسری سڑک مگروٹھا پھگہ بوگرا بھی بلوچستان کے شمالی علاقے کو ملائے گی جس میں موسیٰ خیل وغیرہ شامل ہیں۔ جب تک ہمارے علاقے میں سڑکیں نہیں ہوں گی تب تک ترقی کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا۔ ہمارے قبائلی علاقے میں معدنیات بہت زیادہ ہیں جن میں یورینیم' فلورمٹی' چونے کا پتھر اور جپسم ہے۔ ان کو explore کرنے کے لئے

جب تک communication نہیں ہو گا تو لوگ غریب ہی رہیں گے اور حکومت کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! صحت کا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک رورل ہیلتھ سینٹر ہے جس میں ڈاکٹر نہیں ہوتا چونکہ انہیں آنے جانے کا مسئلہ ہے۔ ڈسپنسر ہے لیکن وہ بھی نہیں ملتے کیونکہ انہیں بھی آنے جانے کا مسئلہ ہے ' کوئی سہولت نہیں ہے۔ آبپاشی کا کوئی نظام نہیں ہے ۔ یہ بارانی علاقہ ہے جب بارشیں ہوتی ہیں تو لوگ تھوڑا بہت کاشت کر لیتے ہیں ورنہ یہ سوکھے رہ جاتے ہیں۔ اس علاقے میں کوئی ایک بھی ڈیم نہیں ہے جس کے ذریعے سے کھیتوں کو سیراب کیا جا سکے ۔ ہماری یہ demand ہے کہ یہاں چھوٹے بڑے ڈیم بنائے جائیں ۔ ایک Dam site ہے جو بہت ہی کارآمد ہے اور بہت بڑا ہے اس کو "سوزا ڈیم" کہتے ہیں ۔ اس میں اتنا پانی آ جاتا ہے کہ اس علاقے کے لوگوں کی irrigation اور پینے کے پانی کی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں ۔ میدانی علاقوں کے لوگ بجلی استعمال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! پرائمری سکول ہیں تو وہاں بھی کوئی جانے کو تیار نہیں ہوتا ۔ گرلز پرائمری سکولوں کی حالت یہ ہے کہ ہمارے مشورے کے عین برخلاف میدانی ایریا سے female teachers کو وہاں پڑھانے کے لئے بھیجتے ہیں لیکن وہاں جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔ ہم نے ایک تجویز دی تھی کہ گرلز پرائمری سکول کے لئے مقامی آدمیوں کو تعینات کیا جائے یہاں تک کہ اگر مڈل پاس female teachers ملے تو ان کو بھی لگایا جائے تا کہ پرائمری تک تو لوگوں کو پڑھایا جائے ۔

ڈاکٹر وہاں جانے کو تیار نہیں ہے ' کوئی آپریشن نہیں ہوتا ' کوئی دوائی نہیں ملتی ' female side پر حالت بہت زیادہ خراب ہے ۔ کوئی زچہ و بچہ سنٹر نہیں ہے ۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین (سعید اکبر خان) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

واٹر سپلائی کے لئے بھی by gravity ان کو پانی ملے گا ۔ زراعت کے سلسلے میں یہی عرض ہے کہ ڈیم کے بغیر کوئی زراعت کا تصور نہیں ہو سکتا ۔ اس کے بعد چکوال کا میدانی علاقہ ہے

جہاں پہاڑ ختم ہوتے ہیں اور نہر تک کے علاقے کو بیچادہ کہتے ہیں ۔ یہ رود کوہیوں کا پانی اس کو سیراب کرتا ہے چونکہ رود کوہیوں پر کوئی کنٹرول سسٹم نہیں ہے لہذا یہ پانی بے قابو ہو کر تیز رفتاری کے ساتھ دریا میں داخل ہوتا ہے اور لوگوں کو اس سے کوئی فائدہ نہیں لہذا یہ ہماری demand ہے کہ دو بہت بڑے رود کوہیے ہیں' ایک رود کوہی سنگھڑ ہے جس کا ڈسچارج 12 ہزار کیوسک ہے ۔ دوسرا وہوا ہے جس کا ڈسچارج تقریباً 10 ہزار کیوسک ہے ۔ کوزہ ہے ' دوسرے ایک دو اور ہیں تو جب تک اس کو آپ کنٹرول نہیں کریں گے یہ لاکھوں ایکڑ رقبے کا جو علاقہ ہے یہ غیر آباد ہی رہے گا ۔ لوگ بیچارے نقل مکانی کر کے جاتے ہیں حالانکہ بڑے زمینداروں کے پاس مال مویشی ہیں لیکن وہ یہاں سے نقل مکانی کر جاتے ہیں ۔ اس کا نظام ایسا ہونا چاہئے جس طرح کہ نہری نظام ہے ' اس کو ایسے ہی treat کیا جائے ۔ جب یہ علاقہ کنٹرول ہو جائے گا تو آپ دیکھیں گے کہ ملکی سطح پر کتنا فائدہ ہو گا ۔ علاقے کے لوگوں کو فائدہ ہوگا اور ہمارے ملک کو فائدہ ہوگا ۔ پھر اللہ کی مہربانی سے چشمہ رائٹ بینک کینال کا نہری علاقہ ہے جو ابھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس میں جو ڈرین بنائے گئے ہیں ان کا پانی پوری طرح سے دریا تک نہیں داخل کیا گیا ' راستے میں ان کو چھوڑ دیا گیا ہے ' ان کو مکمل کر دیا جائے تاکہ لوگوں کے کھیتوں اور آبادیوں کو نقصان نہ پہنچے ۔ اس کے بعد دریائی علاقہ ہے۔ گرمیوں میں یہاں سیلاب آتے ہیں' کٹاؤ ہوتا ہے' لوگوں کا غلہ ضائع ہو جاتا ہے اور گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ لہذا ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ ان پر بند بنائے جائیں' رابطہ پل بنائے جائیں تاکہ لوگ اپنی اجناس اور سامان وغیرہ لے کر منڈی تک پہنچ سکیں۔

جناب سپیکر : تعمیر پنجاب پروگرام کے سلسلے میں ہمیں بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ ہمیں فنڈز دیئے جاتے ہیں کہ آپ استعمال کریں۔ جب ہم قبائلی علاقے میں کسی کچی سڑک یا کسی دوسرے کام کے لئے فنڈز دیتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ criteria نہیں بنتا۔ criteria کیا ہوتا ہے؟ criteria تو علاقے کے حالات کے مطابق ہونا چاہئے۔ میدانی علاقے کا criteria پہاڑی علاقے سے مختلف ہونا چاہئے۔ لہذا اس سلسلے میں ہمیں درپیش مشکلات کو رفع

کیا جائے۔ احکامات جاری کئے جائیں کہ پہاڑی علاقے میں جہاں کچی سڑکیں بن سکتی ہیں وہاں کچی سڑکیں بنائی جائیں تاکہ لوگوں کو آنے جانے میں آسانی ہو۔ جہاں تالاب بنائے جا سکتے ہیں وہاں تالاب بنائے جائیں۔ اس مرتبہ drought پروگرام میں بہت سارے تالاب بنائے جانے کے لئے منصوبہ رکھا گیا ہے لیکن اس میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ 6 ہزار روپے مقامی لوگ فراہم کریں۔ مقامی لوگ اس قدر غریب ہیں کہ وہ 6 ہزار روپے بھی نہیں دے سکتے' اگر یہی شرط برقرار رکھی گئی تو یہ ساری رقم جو کہ تقریباً 70 ,60 لاکھ روپے بنتی ہے خرچ ہونے سے رہ جائے گی۔

جناب سپیکر! زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں سے متعلق غریب لوگوں کو بہت زیادہ شکایات ہیں' جو زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ان میں سے اکثر خود رقوم خورد بُرد کر لیتی ہیں۔ حقدار کو زکوٰۃ نہیں پہنچ پاتی لہذا مقامی کمیٹیوں کو توڑ کر دوبارہ بنائی جائیں اور جو کمیٹیاں ابھی تک نہیں بن سکیں انھیں بنایا جائے۔ ان کمیٹیوں کے چیئرمین اور ممبرز مقامی علاقے کی رائے کے مطابق بنائے جائیں۔

جناب سپیکر! چونکہ بجٹ میں ہمارے علاقے کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے لہذا ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ قبائلی علاقے کے لئے priority basis پر "چوکی والا بارتھی کنگری روڈ" کو مکمل کیا جائے' "گروٹھا فاضلہ پھکہ روڈ" کو مکمل کیا جائے اور پہاڑی areas کے لئے جو رود کوہیوں کا system ہے اسے کنٹرول کیا جائے۔ ہمارے لوگوں کی بجلی کی demand ہے' دوسری بہت ساری چیزیں ہیں لیکن ہم آپ سے کیا مانگیں' ہمیں آپ اس وقت کیا دے سکتے ہیں؟ چونکہ بجٹ میں ہمارے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ ہماری گزارش ہے کہ ان مطالبات پر فوری توجہ دی جائے۔ جب میں اپنے علاقے میں جاؤں گا تو انھیں کیا بتاؤں گا کہ ہمیں کیا ملا ہے؟ ہمیں کچھ نہیں ملا' ہم خالی ہاتھ واپس جا رہے ہیں۔ شکریہ۔ السلام و علیکم۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ محترمہ شازیہ چاند صاحبہ! ---- تشریف نہیں رکھتیں۔ جناب عامر عثمان عادل صاحب

جناب عامر عثمان عادل : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین ' آج جب پنجاب کے عوام کے حقوق کی بات ہو رہی ہے تو افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے بھائی اتنے اہم اور ضروری کام کو چھوڑ کر بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ پچھلے چھ ماہ کی حکومت کی کارکردگی کو دیکھ لیا جائے' حکومت نے اس صوبے کے عوام کی خاطر جو اقدامات کئے ہیں ان کو دیکھ لیا جائے' اپوزیشن کے رویے کو دیکھ لیا جائے تو بڑے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ ہم میں اور اُس حرف کے نیچوں میں فرق کس بات کا ہے؟ وہ فرق اس بات کا ہے کہ

اچھا شیوہ ہے کہ اندھیروں میں جلاتے ہیں چراغ
اور اُن کی ضد ہے کہ زمانے میں یونہی رات رہے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ' افسوس اس بات کا ہے کہ جب کسی محترم اپوزیشن رکن کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو ہاؤس کا پورا دن ان کے لئے مختص کر دیا جاتا ہے۔ جب ان کے استحقاق مجروح ہونے کی بات ہوتی ہے تو تب بھی پورے کا پورا دن اس کارروائی کے لئے مختص کر دیا جاتا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ جب میرے پنجاب کے عوام کے حقوق کی بات آتی ہے' آئندہ آنے والے سال میں ان کو ضروریات دینے کی بات آتی ہے تو اپوزیشن بائیکاٹ کر دیتی ہے۔ آج جب وہ بائیکاٹ کرتے ہیں تو وہ پنجاب کے عوام کے حقوق کو L.F.O کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ آج پوری دنیا نے ان کا چہرہ دیکھ لیا ہے کہ ان کا یہ Legal L.F.O Framework Order نہیں بلکہ Leaders Freedom Order بن چکا ہے۔ آج یہ ایوان اور پنجاب کے عوام اپوزیشن بنچوں کو برملا کہتے ہیں کہ،

جب راج تمہارا اپنا تھا' جب تیرے وارے نیارے تھے
اُس وقت تمہارے ہی ہاتھوں' مرتے بھوکے بے چارے تھے
لیڈر بننے کی خاطر' پرمٹ کے بہلتے دھارے تھے
کرتے ذخیرہ اندوزی تم' سمگلروں کے سہارے تھے
اب قوم سے اٹھ کر کہتے ہو' ہم تو صرف تمہارے تھے
چُپ ہی رہو سب دیکھ چکے ہیں' وہ تیر جو تم نے مارے تھے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا' آج پوری دنیا' ہمارے پریس اور پنجاب کے عوام نے ان کا اصل چہرہ دیکھ لیا ہے کہ جب پنجاب کے حقوق کی بات ہوئی تو یہ لوگ بائیکاٹ کر گئے۔

جناب والا! اب میں بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ جب بجٹ کی بات ہوتی ہے تو عموماً ایک لفظ استعمال کیا جاتا ہے کہ "بجٹ الفاظ کا گورکھ دھندہ ہے"۔ موجودہ حکومت نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس پر مبارک باد کی بات تو ہو چکی ہے' نعرہ ہائے تحسین تو لگ چکے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہماری حکومت کے لئے یہ ایک چیلنج تھا' وہ کیوں؟ اس لئے کہ وزیراعلیٰ' پرویزالٰہی نے جب منصب سنبھالا تو ان کے لئے لفظ استعمال کیا جاتا تھا کہ وہ عوامی وزیراعلیٰ ہیں۔ چونکہ ان کی جڑیں عوام میں ہیں' وہ نچلے عہدوں سے یہاں تک پہنچے ہیں۔ لہٰذا ان کے لئے یہ بجٹ ایک چیلنج تھا کہ آج وہ عوام کے حقوق کی کس طرح سے پاسبانی کرتے ہیں۔ میں انھیں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے جو بجٹ پیش کیا' بلاشبہ وہ عوامی بجٹ ہے۔ یہ بجٹ الفاظ کا گورکھ دھندہ نہیں بلکہ جب اس حکومت کے بجٹ کا لفظ ہمارے سامنے آتا ہے تو تصور میں مجھے پنجاب میں لہلہاتے ہوئے کھیتوں کی ہریالی' میرے کسانوں کے چہروں پر دمکتی ہوئی شادمانی' میرے مزدوروں اور تنخواہ دار طبقے کے چہروں سے ٹپکتی ہوئی آسودگی نظر آتی ہے۔ بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ پنجاب کی تاریخ کا پہلا عوامی اور عوام دوست بجٹ ہے۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! ہمیں خوشی ہوتی کہ آج اپوزیشن کے ارکان ہمیں یہ بتاتے کہ یہاں کمی رہ گئی ہے' یہاں خامی رہ گئی ہے' یہاں کوتاہی رہ گئی ہے لیکن افسوس کہ ان کی ترجیحات کچھ اور ہیں' ان کا کہنا کچھ اور ہے۔ آج ان کا رویہ زبانِ حال پکار کر یہ کہتا ہے کہ

انہی کی محفل سنوارتا ہوں' چراغ میرا ہے رات اُن کی
انہی کی کہہ رہا ہوں' زبان میری ہے بات اُن کی

پوری دنیا جان چکی ہے کہ یہ کس کے اشاروں پر چل کر آج پنجاب کے عوام کے حقوق کی بات ہمیں نہیں کرنے دیتے۔ بجٹ ہمارے سامنے ایک کھلی کتاب کی مانند ہے۔ ہمارے پنجاب کے وزیراعلیٰ' ان کی کابینہ اور وزیر خزانہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے یہ بجٹ بناتے ہوئے عوام کی ضروریات اور ان کے حقوق کو سامنے رکھا ہے۔ یہ ایک ایسا متوازن بجٹ ہے جس میں تعلیم' صحت اور زراعت کی بات کی گئی ہے۔ پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ تعلیم کے لئے سپیشل فنڈز دیئے گئے ہیں اور پنجاب ہی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ اراکین اسمبلی کو ڈویلپمنٹ فنڈز سے ہٹ کر صرف اور صرف تعلیم کے لئے' سکولوں کی ابتر حالت کو بہتر بنانے کے لئے پچاس پچاس لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی ہے۔ یہ بات اس چیز کی شاہد ہے کہ ہماری حکومت عوام دوست حکومت ہے اس کی ساری کی ساری پالیسیاں عوام کی فلاح و بہبود کی خاطر ہیں۔ آپ نے دیکھ لیا کہ اس بجٹ میں جس طرح تعلیم اور زراعت کو خصوصی توجہ دی گئی ہے وہ یہ بات ثابت کرے گی کہ آنے والا وقت پنجاب کو خوشحال بنانے کا وقت ہو گا۔ جب پنجاب خوشحال ہوتا ہے' پنجاب ترقی کرتا ہے تو اس کا مطلب پاکستان کی ترقی ہوتا ہے' پاکستان کی خوشحالی ہوتا ہے۔

جناب والا! میں بجٹ کے حوالے سے وزیر خزانہ کی خدمت میں چند تجاویز پیش کرنا چاہوں گا کہ آپ اپنی ترجیحات کا تعین کرتے ہوئے ان کو ذہن میں رکھئے۔ اپنی پالیسی مرتب کرتے ہوئے ان تجاویز کو سامنے رکھئے تو مجھے امید ہے کہ عوام کی بہتری کے لئے یہ آپ کی مدد و معاون ثابت ہوں گی۔ تعلیم کے حوالے سے میری تجویز ہے کہ بہت کچھ ہو چکا'

سکولوں کو فنڈز دینے کی بات بھی ہو چکی اور ابھی میرے ایک بھائی نے کوکنگ آئل دینے کی بات کی تھی۔ ہمارا ماضی گواہ ہے کہ جب کبھی بھی عوام کے حقوق کی بہتری کی بات ہوئی ہے تو اسے لوٹ کھسوٹ کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ہمارے بچپن کے دور میں ورلڈ بنک کے تعاون سے سکولوں کے اندر خشک دودھ دینے کی بات ہوئی تھی اور وہ سکیم بھی لوٹ کھسوٹ کی نذر ہو گئی۔ اس لئے عرض ہے کہ عوام کے خون پسینے کی کمائی عوام کے حقوق کی خاطر وقف ہونی چاہئے' یہ نہ ہو کہ آپ کو کنگ آئل کی سکیم کو بہتری کا ذریعہ تو بنانا چاہتے ہیں لیکن وہ ارباب اختیار جو کوکنگ آئل تقسیم کریں وہ اس کو ٹھیکوں کا' کمیشن کا اور لوٹ کھسوٹ کا ذریعہ بنا لیں۔ میں نے ایک مرتبہ پہلے بھی بات کی تھی کہ ہم دیہات کے لوگ بھوک اور پیاس برداشت کر لیں گے۔ آپ ہمیں سڑکیں نہ دیجیے ہمیں کوئی ترقیاتی فنڈز نہ دیجئے لیکن خدارا! ہماری آنے والی نسلوں کو اتنا حق ضرور دیجیے کہ آج وہ اکیسویں صدی میں درختوں کے نیچے بیٹھ کر ٹوٹی ہوئی قلموں سے تختیاں لکھنے پر مجبور نہ ہوں۔ میں آپ سے مطالبہ کروں گا کہ آپ اپنے بجٹ میں تعلیم میں رکھے گئے فنڈز میں ایسا انتظام کیجیے کہ آنے والے دور میں ترقی یافتہ ممالک کی طرح ہمارے سکولوں میں جب بچے ہائر سیکنڈری کی سطح پر جائیں تو ان کے لئے میلان طبع aptitude test کے ٹیسٹ کا اہتمام کر لیجئے۔ ماہرین نفسیات کا تعین کر لیجئے جہاں ہمارے ہونہار طالب علموں کے مستقبل کا اندازہ ہو سکے' کوئی منصوبہ بندی ہو سکے کہ اگلے برس اتنے طالب علم ہیں جو میڈیکل لائن میں جا سکتے ہیں' اتنے طالب علم ہیں جو انجینئرنگ کے شعبے میں جا سکتے ہیں' اتنے طالب علم ہیں جو بہتر وکیل بن سکتے ہیں۔ جب ہمارے سامنے ایک ایسی منصوبہ بندی آ جائے گی تو ہمارے لئے آسان ہو جائے گا کہ آج جو ہماری آنے والی نسل اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مارتی پھرتی ہے' ڈگریاں ہاتھوں میں لئے ہم سے روزگار کا سوال کرتی ہے۔ اگر ہم نے اس سٹیج پر یہ منصوبہ بندی کر لی کہ جونہی طالب علم فرسٹ ایئر میں پہنچا اس کے لئے شعبوں کا تعین ہو گیا اور جب اس نے اپنی پیشہ وارانہ تعلیم مکمل کر لی تو انجینئرنگ کالجوں سے فارغ ہونے والوں کو' میڈیکل کالجوں سے فارغ ہونے

والوں کو ہاتھ میں یہ پروانہ مل گیا کہ جاؤ ہم نے تمہارے لئے ایسی بہتر منصوبہ بندی کر لی ہے کہ اتنے ہسپتالوں میں تمہارے لئے روزگار کا اہتمام ہو گیا ہے۔ اتنے اداروں میں تمہارے لئے نوکری کا اہتمام ہو گیا ہے۔ اگر بجٹ میں تعلیم کے لئے رکھے گئے فنڈز میں سے آپ نے اس aptitude test اور ان کے رجحان کو جانچنے کے طرز عمل کو سکولوں میں رواج دے دیا تو سمجھ لیجیے کہ آپ نے اپنی آنے والی نسل کو اکیسویں صدی میں داخل کر دیا۔

جناب والا! میں صحت کے حوالے سے ہی کہنا چاہوں گا کہ آج بھی ہمارے دیہات کے عوام کی بے بسی' بے کسی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے کہ اگر رات کو کسی مریض کو کوئی ایمرجنسی پیش آتی ہے تو چالیس چالیس کلومیٹر پر قائم ضلعی ہیڈ کوارٹرز یا تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں لے جانے والے مریض راستے میں ہی دم توڑ جاتے ہیں۔ آج بھی غریب مریضوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ ان میں اتنی سکت نہیں کہ وہ ڈاکٹر کے پاس جا کر اپنے ٹیسٹ کروا سکیں' اپنا علاج کروا سکیں۔ تو آپ صحت میں رکھے گئے فنڈز میں یہ تجویز ضرور رکھیے کہ آپ وقتے وقتے سے free camping کا انعقاد کروا دیجیے۔ ڈاکٹر دیہاتی علاقوں میں جائیں اور کیمپ لگائیں جہاں سے غریب اور نادار مریضوں کو ریلیف مل سکے۔

جناب والا! یہاں پر بے گھر لوگوں کو گھر دینے کی بات ہوئی تو میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے ملک میں ایک ایسا طبقہ ہے جسے بری طرح سے نظر انداز کیا گیا۔ ملک میں بیر کالونیاں بنائی گئیں' امراء کے لئے رہائشی کالونیوں کی سکیمیں تو بنائی گئیں لیکن افسوس کہ وہ ہستی جس نے ہمیں فرش سے اٹھا کر عرش پر پہنچایا' وہ ہستی جسے دنیا استاد کا نام دیتی ہے' آج تلک میرے وطن میں استادوں کے بالخصوص سکولوں کے اساتذہ کے لئے کوئی رہائشی کالونی نہیں بنائی گئی۔ میری تجویز یہ ہے کہ سرکار کی کتنی زمین پڑی ہوئی ہے آپ اس پر رہائشی کالونیاں بنائیے جو صرف اساتذہ کے لئے مخصوص ہوں۔ جب ہم اپنے ملک میں تعلیم کی ابتر حالت کی بات کرتے ہیں تو اگر ہم معاشرے میں استاد کو قابل فخر مقام دے دیں گے تو پھر ہمیں یہ کہنا نہیں رہے گا کہ ہمارا تعلیم کا نظام ابتر ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! مجھ سے پہلے پریس کے حوالے سے بات کی گئی چونکہ میں خود ایک صحافی ہوں اس لئے میں یہ بات بھی ایوان کے روبرو کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے حوالے سے یہ بات ہوتی ہے کہ صحافی قلم کی حرمت کو بیچتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کے حوالے سے نہیں۔ آج کے اس دور میں ایسے صحافی موجود ہیں جو باوضو ہو کر حق اور سچ کی بات لکھا کرتے ہیں۔ صحافی کسی بھی جدید اور مہذب ریاست کا چوتھا ستون سمجھے جاتے ہیں تو میری تجویز یہ ہے کہ جہاں اساتذہ کے لئے رہائشی کالونیاں بنائی جائیں اسی طرح سے صحافیوں کے لئے مخصوص رہائشی کالونیاں بنانی چاہییں تاکہ وہی بھی سرخرو ہو کر اپنے قلم کی حرمت کی پاسبانی کر سکیں۔ وزیر اعلیٰ نے انقلابی قدم اٹھایا ہے اور انھوں نے ضلع گجرات میں صحافیوں کے لئے رہائشی کالونی کا اعلان کر دیا ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ پورے پنجاب میں جہاں جہاں اساتذہ کے لئے کالونیاں بنائی جائیں وہاں صحافیوں کے لئے بھی کالونیاں بنائی جائیں۔ ماضی میں لفافے بانٹنے کا عمل ہوتا رہا ہے آپ اس کو روک دیجیے اور مثبت کام کیجیے۔ ان کے جو جائز حقوق ہیں وہ انھیں دیجئے پھر ان سے مطالبہ کیجئے کہ اب تم قلم کے حقوق کی پاسبانی کیوں نہیں کرتے؟

جناب والا! آپ نے اس بجٹ میں انصاف اور قانون کی بالادستی کے لئے بہت رقم مختص کی ہے۔ میری تجویز ہے کہ خلق خدا کچہریوں میں رلتی پھرتی ہے ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔ ایک نقل جو ان کا جائز حق ہوتا ہے لیکن کسی مقدمے کی نقل حاصل کرنے کے لئے انھیں سارا دن کچہریوں کے دھکے کھانے پڑتے ہیں اور کچہریوں میں بیٹھا ہوا عملہ ان کی کھال تک اتار لیتا ہے۔ اس ضمن میں میری تجویز ہے کہ حکومت کی جانب سے ضلع کی سطح پر کم از کم فری لیگل ایڈ سنٹر قائم کر دیئے جائیں جہاں پر غریبوں اور ناداروں کا جن کا اس دنیا میں کوئی سہارا نہیں' ان کا کوئی پرسان حال نہیں وہ اس سنٹر پر جائیں جہاں انھیں فری قانونی امداد مل سکے۔ جہاں کم از کم انھیں جائز حق کے لئے جو کاغذ حاصل کرنا ہوتے ہیں ان کے لئے انھیں اپنی کھال نہ اتروانا پڑے لہذا جہاں آپ نے انصاف کے لئے رقم مختص کی ہے وہاں اس تجویز کو سامنے رکھیے گا۔

جناب والا! بڑی قابل تحسین بات ہے کہ ہماری حکومت نے معذوروں کے لئے اپنے بجٹ میں خاصا حصہ رکھا ہے۔ دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک میں معذوری کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ ان کے لئے سپیشل کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ حکومت پنجاب کی طرف سے ان تمام سپیشل افراد کے حقوق کے لئے خاص خیال رکھیے کہ اگر وہ بسوں میں سفر کریں تو ان کا کرایہ معاف ہو اور جتنے بھی public interest کے مقامات ہیں وہاں پر انھیں سپیشل کا درجہ دیا جائے۔

جناب والا! مجھ سے پہلے بھی بات ہو چکی ہے کہ ملک کے اندر نشے کی علت ہماری آنے والی نسلوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ یہ ہم سے ہمارا آنے والا مستقبل چھین رہی ہے۔ ماؤں سے ان کے بیٹے چھین رہی ہے۔ تو میری درخواست ہے کہ فنڈز میں ایسی تجویز رکھیے کہ نشہ کے عادی نوجوانوں کو نشے کی علت سے چھٹکارا حاصل کر لینے کے بعد ان کی بحالی کے لئے مراکز قائم کئے جائیں۔ ان کے لئے کوئی ٹریننگ سنٹرز قائم کئے جائیں جہاں انھیں معاشرے کا مفید رکن بنانے کے لئے تمام تر اقدامات کئے جائیں۔

جناب والا! میں دیہاتوں میں بچیوں کے حوالے سے یہ بات کہنا چاہوں گا کہ شہروں کے اندر تو انھیں ووکیشنل سنٹرز مل جاتے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ بجٹ میں خصوصی طور پر دیہات کی بچیوں کے لئے ووکیشنل سنٹرز اور دستکاری سکول قائم کئے جائیں تاکہ وہ ہائنر ہو کر اپنے گھر اور خاندان کی آسودگی کا باعث بن سکیں۔

جناب والا! اب میں اپنے حلقے کی طرف آتا ہوں۔ پچھلے دنوں میرے حلقہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں ایک بڑا دلخراش واقعہ پیش آیا جب ہمارے اس ہاؤس کے معزز رکن سابق صوبائی وزیر قانون چودھری فاروق کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں وزیر قانون صاحب بھی توجہ کریں وہاں بھی کا علاقہ اشتہاری ڈاکوؤں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں وہاں پر پولیس نے بہت ایکشن لیا ہے اور ان کی پشت پناہی کرنے والوں کی سرکوبی بھی کی ہے۔ وہاں کھاریاں میں ایک رکھ بھی سرکار کے نام سے بہت وسیع علاقہ

پڑا ہوا ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ اس رکھ بی سرکار کو حکومت پنجاب فری انڈسٹریل اسٹیٹ بنا دے۔ جہاں پر ٹیکس فری زون قائم ہو جائے تو آنے والی نسلوں کے لئے وہاں روزگار کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ ملک میں صنعت کو فروغ بھی ملے گا اور سب سے بڑی بات کہ ہمارے وہ نوجوان جو بے روزگاری کی وجہ سے ہاتھوں میں کلاشنکوف اٹھانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ہمارے پاس ان کے لئے اس مسئلے کا حل ہو جائے گا۔ ہم انہیں کہیں گے کہ آؤ رضاکارانہ طور پر تم کلاشنکوف کو چھوڑو ہم تمہیں روزگار دیتے ہیں۔ تو کھاریاں کے اندر میرا مطالبہ ہے کہ رکھ بی سرکار کے اندر فری انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کر دی جائے اور اب آخر میں کہ بجٹ بہت خوبصورت' بہت متوازن ہے۔ زراعت کی بات بھی ہوگئی' طب کی بات بھی ہوگئی' تعلیم کی بات بھی ہو گئی۔ بلاشبہ یہ سارے حکومت کے اقدامات قابل تحسین ہیں لیکن جناب ایک عرض ہے کہ غریب جو ہوتا ہے اس کی حالت ہم سے کچھ سوال کرتی ہے وہ سوال کیا ہے؟

جس کا دو جہاں نہ جواب دے سکے ساغر
کسی غریب کے دل کا سوال ہوتا ہے

غریب ہم سے کیا مانگتا ہے۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بنیادی نوعیت کے مسائل ہیں تو میں یہ چاہوں گا کہ پورے پنجاب میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں کا نظام موثر بنایا جائے اس کو مستحکم کیا جائے کہ آئے روز مارکیٹ کے اندر جو انسانوں کی بنیادی ضروریات ہیں چاول' چینی' گھی' آٹا ہے۔ اس کے rates آئے دن اپنی مرضی سے بڑھا دیتے ہیں۔ تو ان کے کنٹرول کا نظام قائم کیا جائے اور بجٹ میں ابھی جب آپ اس کو final touch دیں گے جب آپ اس کو revise کریں گے تو غریبوں کے لئے کچھ ایسا relief دیجیے کہ جو ان کی بنیادی ضروریات کی چیزیں ہیں' جو روز مرہ کے استعمال کی چیزیں ہیں جو تعیشات میں نہیں آتیں بلکہ بنیادی ضروریات زندگی میں آتی ہیں' ان کے حوالے سے اگر ان غریب لوگوں کو کوئی relief مل سکے۔ آخر میں آئیے ہم سب مل کر یہ دعا کریں کہ جتنا خوبصورت یہ بجٹ ہے اللہ کرے کہ اس پر implementation بھی اتنی خوبصورت ہو جائے تاکہ جو خواب ہمارے قائد نے دیکھا تھا جو

خواب علامہ اقبال نے دیکھا تھا اور آج اس خواب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمارے قائد' پرویز الٰہی نے اپنے vision سے اپنی بصیرت سے جو تین سالہ پروگرام مرتب کیا ہے۔ دعا کیجئے کہ ہم اس پروگرام کو سارے مل کر اس خوبصورت انداز میں implement کروا سکیں کہ آنے والا پنجاب خوشحال پنجاب بن سکے۔ آنے والا پنجاب ایک لہلہاتا ہوا پنجاب بن سکے جس کی سرسبز فصلیں' اس کے لہلہاتے ہوئے کھیت ہم پر ناز کر سکیں اور ہماری آنے والی نسلیں یہ کہہ سکیں کہ ہمارے بزرگوں نے جو امانت آپ کے حوالے کی تھی آپ نے اس کی مانگ سنوارنے کے لئے اپنا حصہ ادا کر دیا ہے۔ اللہ میرا اور میرے اس پنجاب کا اور پاکستان کا حامی و ناصر ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین ، اجلاس کل ازھائی بجے سہ پہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

# ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20 -جون 2003

## سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## (چودھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس)

جمعۃ المبارک' 20 ۔ جون 2003

(یوم الجمع' 19۔ ربیع الثانی 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

سورۃ آلِ عمران آیت 164

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ اُن میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اِن پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ وماعلینا الاالبلاغ ○

## اراکین اسمبلی کی رخصت کی درخواستیں

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

### جناب محمد وارث کلو

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد وارث کلو صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I am sorry to inform you that my father had been died Therefore, I was not able to attend the session starting on 21 March 2003 Kindly allow me leave during the session "

جناب سپیکر: سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

### مرزا فرقان علی مغل

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مرزا فرقان علی مغل صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"گزارش ہے کہ بندہ 25 فروری 2003 کو بوجہ بیماری اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا، مہربانی فرماتے ہوئے رخصت عنایت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

## ڈاکٹر فرزانہ نذیر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ' ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"Respectfully, it is stated that I have been selected as an International Family Planning Leadership Programme Fellow from Pakistan by Public Health Institute, USA I have to attend this course for DWKs in California I would not be able to attend the two coming sessions Kindly grant me leave from 26th May 2003 to 11th July 2003."

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

## جناب امانت علی ورک

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب امانت علی ورک صاحب' ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"کہ میں بوجہ بیماری سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہوں اس لئے مورخہ 26 تا 30 مئی 2003 اجلاس attend نہ کر سکا' رخصت عنایت کی جائے۔"

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

## جناب محمد یار ہراج

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد یار ہراج صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"It is requested that I have to be away for personal medical reasons. I cannot attend the current Assembly session. It is, therefore, requested that leave of absence from the current session of Assembly starting from 26th May 2003 may be granted."

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

## چودھری محمد اشرف کمبوہ

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد اشرف کمبوہ صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I intend to proceed abroad for 20 days w.e.f 4th June 2003. I shall be grateful if I am granted leave for the said period."

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ فریدہ رفیق سلہری

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فریدہ رفیق سلہری صاحبہ، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"Please informed that the doctor has advised me to take complete rest from 11th June to 14th June 2003, therefore, I am unable to attend the session from 12th June 2003 to 14th June 2003 Please grant me leave for these days"

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ میمونہ نبیل

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ میمونہ نبیل صاحبہ، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I am not feeling well and cannot attend this session. My absence for the whole session may therefore, be treated as leave and oblige"

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

## جناب امانت علی ورک

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب امانت علی ورک صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"میں بوجہ علالت آج مورخہ 12-جون 2003 کا اجلاس attend کرنے سے قاصر ہوں۔ براہ کرم میری رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

## جناب امانت علی ورک

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب امانت علی ورک صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"خرابی صحت کی وجہ سے میں آج مورخہ 14 جون 2003 کے اجلاس میں شامل نہیں ہو سکتا لہذا میرے حق میں آج کی رخصت منظور فرمائیں۔"

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

## جناب عامر حیات خان نیازی

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب عامر حیات خان نیازی صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"گزارش ہے کہ مجھے کئی روز سے شدید بخار ہے جس کی وجہ سے میں اسمبلی کا اجلاس attend نہیں کر سکتا براہ مہربانی 14-جون 2003 کی رخصت عنایت فرمائیں۔"

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## جناب وحید اصغر ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب وحید اصغر ڈوگر صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"گزارش ہے کہ میں ذاتی کام کے سلسلے میں برطانیہ گیا ہوا تھا اس لئے اجلاس مورخہ 26 تا 30-مئی 2003 میں حاضر نہ ہو سکا۔ مہربانی فرما کر اجلاس کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## میاں عطاء محمد خان مانیکا

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست میاں عطاء محمد خان مانیکا صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"کہ میں عمرے کی ادائیگی کے لئے جا رہا ہوں۔ براہ کرم میری رخصت 18 جون تا اختتام اجلاس منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

## جناب محمد یار ہراج

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد یار ہراج صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"It is submitted that I am suffering from high fever from the last few days, therefore, unable to attend the current budget session of the Assembly. It is requested that I may very kindly be exempted from the current budget session and leave be granted."

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

## جناب عبدالرشید بھٹی

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب عبدالرشید بھٹی صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"میں مورخہ 14 جون 2003 کو ذاتی وجوہ کی بنیاد پر اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا۔ آپ سے التماس ہے کہ 14 جون 2003 کی چھٹی منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

## رائے اعجاز احمد

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست رائے اعجاز احمد صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"میں مورخہ 19 جون کو ضروری میٹنگ میں مصروف تھا۔ اسمبلی میں حاضر نہ ہو سکا۔ مورخہ 19 جون کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر، سوال یہ ہے،

"کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

## جناب محمد وارث کلو رکن اسمبلی کے والد اور سابق رکن اسمبلی چودھری محمد سرور بھوچھ کی وفات پر دعائے مغفرت

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! وارث کلو صاحب کے والد صاحب وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی' دعائے مغفرت کریں۔

(اس مرحلے پر جناب محمد وارث کلو رکن اسمبلی کے والد کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

وزیر خوراک: جناب سپیکر! چودھری محمد سرور بھوچھ اس ایوان کے ممبر رہے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی' چودھری سرور بھوچھ کے لئے بھی دعائے مغفرت کر لیں۔

(اس مرحلے پر جناب محمد سرور بھوچھ سابق رکن اسمبلی کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

ڈاکٹر نادیہ عزیز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں بی بی!

ڈاکٹر نادیہ عزیز: شکریہ جناب سپیکر! آج میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلوانا چاہتی ہوں کہ میرا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے اور میں پاکستان پیپلز پارٹی کی واحد خاتون رکن اسمبلی ہوں جو مسلم لیگ (ق) اور دوسری جماعتوں کے امیدواروں کو ہرا کر یہاں تک پہنچی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

کل یہاں پر راجہ بشارت صاحب ایوان میں ایک طرف تو اپوزیشن سے افہام و تفہیم کی بات کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ ہم اپوزیشن کو مساوی حقوق دیں گے اور ساتھ انہیں فنڈز دیں گے اور مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ مسلم لیگ (ق) کے امیدوار

مجھ سے شکست کھا کر چوہے کی طرح بلوں میں گھس گئے تھے' اب پھر باہر نکل آئے ہیں تو اسی وقت ہمارے اس ایوان کے قائد' جناب پرویز الٰہی صاحب سرگودھا میں جا کر یہ اعلان کر رہے تھے کہ آپ کو 50 لاکھ روپے کی سکیمیں دی جائیں گی اور ان کی منظوری کر کے آئے ہیں۔ مجھے تو نہایت افسوس ہے کہ ایوان میں آپ کچھ کہتے ہیں اور باہر جا کر کچھ کرتے ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم شیم۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب والا! فنڈز مجھے نہیں مل رہے' وہ میرے حلقے کے عوام کا حق ہے۔ میرا حق یہ ہے کہ میں اپنے حلقے کی سکیموں کی identification کروں کیونکہ مجھے زیادہ معلوم ہے کہ میرے حلقے میں کہاں پر سوئی گیس چاہئے' کہاں پر پانی چاہئے۔ یہ حق اس بارے ہوئے بندے کا ہرگز نہیں ہے جسے کل ان سکیموں کی منظوری دی گئی ہے۔

بیگم زینت خان: پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! بیٹھیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ وہ بھی پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ میں نے انہیں floor دیا ہوا ہے۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب والا! میں اس ایوان میں سرگودھا سے واحد اپوزیشن کی ممبر ہوں کیونکہ میرے علاوہ سرگودھا کے جتنے ممبرز ہیں وہ (ق) لیگ کے ہیں۔ اگر تھوڑی سی سکیمیں میری مرضی کی میرے حلقے سے منظور کر دی جاتیں تو میرا خیال ہے کہ اس سے (ق) لیگ کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لیکن یہ اپنی عادت سے مجبور ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ بی بی۔ مہربانی۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب والا! میں آپ کی دوغلی اور اس ڈبلومیسی والی پالیسی پر واک آؤٹ کر رہی ہوں۔ میرے پاس یہ ثبوت ہے کہ "جنگ" اخبار اور "عوامی رائے" میں یہ خبر چھپی ہے۔ آپ بے شک اسے پڑھ لیں۔ میں واک آؤٹ کر رہی ہوں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبر ڈاکٹر نادیہ عزیز ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر، لاء منسٹر!

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! میں نے لاء منسٹر کو Floor دیا ہے۔ میں آپ کو بھی ٹائم دوں گا۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! اب محترمہ باہر چلی گئی ہیں تو میرا موقف تو سن نہیں سکیں گی۔ میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ اگر کوئی معزز رکن اپوزیشن اپنی بات کرتا ہے تو کم از کم حکومت کا موقف سننے کے بعد اسے واک آؤٹ کرنا چاہئے۔ وہ میرا موقف سن لیں اگر ان کی تسلی نہ ہو تو پھر وہ ضرور واک آؤٹ کریں۔ یہ ان کا حق بنتا ہے لیکن کم از کم میری بات تو سن لیں۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ آپ بات تو سن لیں۔ ان کے پوائنٹ آف آرڈر پر جواب تو دینا ہے ناں۔ آپ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! وہ تو باہر چلی گئی ہیں۔ اب لاء منسٹر کس کو سنانے کے لئے بات کر رہے ہیں؟ آپ ایوان کی ایک کمیٹی بنا دیں وہ انہیں واپس ایوان میں لے آئے۔

جناب سپیکر، آپ جائیں۔ آپ انہیں واپس لے آئیں، پلیز۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر راجہ ریاض احمد ڈاکٹر نادیہ عزیز کو ایوان میں واپس لانے کے لئے باہر لابی میں تشریف لے گئے اور انہیں ایوان میں واپس لے آئے)

جناب سپیکر، شکریہ، راجہ صاحب! بہت مہربانی۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس بات کو deny نہیں کرتا کہ چیف منسٹر صاحب نے کل وہاں پر فنڈز کا اعلان کیا ہے یا نہیں کیا لیکن میں اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر جہاں جائیں وہ اپنے صوابدیدی فنڈز سے جتنی رقم کی سکیمیں announce کریں یہ ان کا حق ہے۔

جناب سپیکر! آج آٹھ دن کا عرصہ گزر چکا ہے۔ انھوں نے مجھے کوئی سکیم دی ہی نہیں ہے۔ میں تو بار بار ہر روز یہاں کہتا ہوں کہ حلقوں کی بات کریں، عوام کی بات کریں، ان کے مسائل کے حل کی بات کریں۔ یہ واک آؤٹ کر کے باہر چلی جاتی ہیں۔ میں تو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ سکیمیں دیں as per decision انشاء اللہ تعالیٰ ان کو 50 لاکھ روپیہ ان کے حلقے کے لئے دیا جائے گا لیکن جہاں تک چیف منسٹر صاحب کا سکیمیں announce کرنے کا تعلق ہے، وہ محترمہ کو خوشی ہونی چاہئے کہ ان کے حلقے میں لاکھوں روپے اگر اور دیئے جا رہے ہیں تو اس سے ان کے حلقے کے مسائل حل ہوں گے، ان کے عوام کو فائدہ ہوگا، ان کے مسائل میں کمی ہوگی، اس بات پر انھیں خوشی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ مہربانی۔ جی، چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا تھا کہ کل جو لاء منسٹر کی طرف سے بڑے درد دل سے اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دی گئی۔ اپوزیشن انتہائی سنجیدگی کے ساتھ اور اچھائی کی آخری حد تک مذاکرات میں آگے گئی ہے۔ اس وقت تک مذاکرات بہت اچھے ماحول میں جاری ہیں اور امید ہے کہ کل تک ان کا کوئی مثبت رزلٹ انشاء اللہ نکل آئے گا۔ بہت مہربانی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، بہت مہربانی۔ جی، قاسم ضیاء صاحب!

## سندھ اسمبلی میں تھل کینال کے بارے میں پاس کی گئی قرارداد پر قائد حزب اختلاف کا پوائنٹ آف آرڈر اور وزیر آبپاشی کی وضاحت

قائد حزب اختلاف: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پورے ہاؤس کی توجہ ایک بڑے اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہوں گا۔ ہم نے آج کے اخبارات میں دیکھا کہ سندھ اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد پاس کی' حکومت کی طرف سے قرارداد آئی' وہاں بھی حکومت آپ ہی کی جماعت(ق) لیگ کی ہے' وزیراعلیٰ بھی آپ کا ہے لیکن وہ قرارداد جو تھل کینال پر تھی کہ اس کو روکا جائے۔ میں یہاں پر یہ تو نہیں کہتا اور اس کی technicality میں نہیں جاتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہے۔ ہماری رائے میں بھی تھل کینال بننی چاہئے لیکن میرا جو اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ ایک متفقہ قرارداد ایک ہاؤس پاس کرتا ہے اور اس پر میں افسوس سے کہوں گا کہ ہمارے سب سے بڑے صوبے جس کو بڑے بھائی کا درجہ حاصل ہے اس کے سب سے ذمہ دار شخص جو آبپاشی کے وزیر ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ جو قرارداد ہے کہ تھل کینال کے خلاف عوام میں جو اضطراب پایا جاتا ہے وہ اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں' اس کے پیچھے کوئی ہندو لابی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ ایسی باتیں کرنے سے اجتناب کریں کیونکہ اس طرح صوبائی خود مختاری پر ہمیں کوئی حق حاصل نہیں کہ اس صوبے کے عوام جس کو mandate دیں' جو اسمبلی متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کرے' یہ ان کے عوام کے مسائل ہیں۔ elected House ہے' جیسا بھی elected ہے' ہم نے تو پہلے کہا تھا کہ جمہوریت جیسی بھی آ گئی ہے' اس کو چلنے دیں۔ اگر ایک دوسرے صوبے میں سب سے بڑا صوبہ مداخلت کرے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اس ملک کی سلامتی کو خطرہ ہے۔ آپ خود اپنے لیڈر آف دی ہاؤس کو ہندوؤں کا ٹاؤٹ کہتے ہیں۔ مجھے اس بات پر اعتراض ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ سندھ اسمبلی میں بیٹھے ہیں' وہ سب کے سب محب وطن ہیں اور اپنے صوبے کے حقوق کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہم اسی لئے کہتے ہیں کہ صوبائی خود

مختاری کے لئے ہمیں آزاد کیا جائے۔ میں یہاں پر یہ بات کہنا چاہوں گا اور اس صوبے کے عوام کے ساتھ اپوزیشن کی طرف سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے میں یہ کہوں گا اور on the Floor of the House میں چاہوں گا چونکہ پنجاب بڑا صوبہ ہے' وزیر صاحب نے جو بات کی ہے' وہ اس بات کو آئندہ نہ دھرائیں اور اس میں بھی اپنی وضاحت دیں تا کہ وہ صوبہ یہ محسوس نہ کرے کہ بڑا صوبہ ہونے کے ناتے ہم ان کے حقوق پر ڈاکا ڈالنا چاہتے ہیں۔ خدانخواستہ میرے منہ میں خاک کہ ایسی صورت حال ہم پیدا کریں کہ جس سے کوئی پچھلی تاریخ دہرائی جائے۔ یہاں پر آپ ہمیں تو کہتے ہیں کہ مرکز کا معاملہ ہے آپ بات نہیں کر سکتے تو انھیں بھی سمجھائیے کہ جو دوسرے صوبے کا معاملہ ہے اس کو یہاں پر discuss نہ کریں۔ ہاں ہماری اپنی جو رائے ہے' وہ ہم محفوظ رکھتے ہیں۔ اس پر ہم بات کریں گے۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** شکریہ۔ جی' وزیر آبپاشی!

**وزیر آبپاشی:** جناب سپیکر! ابھی قائد حزب اختلاف نے ایک بات کی ہے۔ میں ان کو واضح کر دوں کہ یہ نہ تو دوسرے صوبے کا معاملہ ہے' یہ پنجاب کا معاملہ تھا اور Greater Thal Canal 1991 کے accord کے مطابق بنائی جا رہی ہے جس میں سندھ کی نمائندگی بھی شامل تھی اور ارسا نے اس کی منظوری دی تھی اور سندھ کے ارسا میں دو نمائندے ہیں۔ وہاں پر ان کے دستخط سے اور فیڈرل گورنمنٹ کی منظوری سے اور ارسا کی منظوری سے Greater Thal Canal صدر صاحب کی منظوری کے بعد شروع ہوئی ہے۔ یہ 1991 کے accord میں شامل تھی۔

جہاں تک میری کل کی پریس کانفرنس کا تعلق ہے تو پریس کانفرنس میں نے اس حوالے سے کی تھی کہ وہاں پر کچھ غلط لوگ اور لابی ہے اور غلط طریقے سے معاملے کو غلط رنگ دیا جا رہا ہے جبکہ سارے صوبے ایک فیڈریشن ہیں' ہم پاکستانی ہیں' یہاں یکجہتی ہے' اس حوالے سے میری پریس کانفرنس تھی۔ اگر یہ غور سے پریس کانفرنس کے الفاظ پڑھ لیتے'

ہیڈ لائن کے نیچے تک جاتے اور پوری تفصیل پڑھتے اور سب اخبارات کو دیکھتے تو ان کو حقیقت کا پتا چلتا کیونکہ کچھ اخبارات نے علیحدہ بیان لگایا ہے اور کچھ نے علیحدہ لگایا ہے۔ میں ان کو ٹیپ سنا سکتا ہوں۔ اس میں' میں نے clear cut کہا تھا کہ ہمیں ان لوگوں سے بچنا چاہئے کہ جو لوگ اس کو غلط رنگ دے رہے ہیں اور جن لوگوں کی وجہ سے کالا باغ ڈیم بھی آج تک نہیں بن سکا اور سیاست کی نذر ہو چکا ہے اور آج Greater Thal Canal پر بھی ڈاکا ڈالا جا رہا ہے۔

میں نے قرارداد کے حوالے سے بات نہیں کی جو سندھ اسمبلی میں پیش ہوئی ہے۔ میں نے بات کی ہے کہ وہ لوگ جو سڑکوں پر احتجاج کر رہے ہیں ان کی پارٹی کے لوگ سڑکوں پر احتجاج کر رہے ہیں' ان کی پارٹی کے سندھ کے صدر احتجاج کر رہے ہیں اور یہ لوگ نہیں چاہتے کہ پاکستان میں unity رہے' پاکستان کے عوام خوش حال رہیں۔ یہ جو Greater Thal Canal کا مسئلہ ہے اس میں تمام صوبوں کی بہتری ہے۔ اگر یہ بنے گی تو اس سے سندھ کے بھائیوں کو بھی فائدہ ہے اور پنجاب کے بھائیوں کو بھی فائدہ ہے۔ اسی طرح اگر کالا باغ ڈیم بھی بن جاتا تو اس کا بھی تمام ملک کو فائدہ تھا۔ اس کو سیاسی رنگ نہیں دیا گیا اور نہ سیاسی رنگ دینا چاہئے۔ میں نے ان لوگوں کی بات کی ہے جو متحد پرست لوگ ہیں اور جن لوگوں نے اس ملک کو ہمیشہ داؤ پر لگانے کی کوشش کی ہے اور ہمیشہ اس ملک کے خلاف جدوجہد کی ہے۔

جناب والا! اس بات کو جناب اپوزیشن لیڈر غلط رنگ دے رہے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ یہ پاکستان کی یکجہتی کی بات کریں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یکجہتی میں تمام صوبوں کے ساتھ شامل ہیں اور پنجاب نے ہمیشہ بڑے پن کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہمیشہ قربانی دی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب قربانی دیتا رہے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وزیر آبپاشی نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ قرارداد کے پیچھے جو آپ نے بندوبلی کے الفاظ کہے تھے اس کی انھوں نے وضاحت اور تردید

کر دی ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** انھوں نے on the floor of the House کہا ہے کہ ہماری پارٹی کے صدر ایسا کر رہے ہیں۔ میں ان پر واضح کر دوں کہ ہم ملکی سالمیت پر کسی صوبے کو برتری نہیں دیں گے۔ ہم ملک کی سالمیت چاہتے ہیں۔ ہم نے کبھی کالا باغ ڈیم کی مخالفت نہیں کی لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ کالا باغ ڈیم چاروں صوبوں کے consensus سے بنے اور یہی Hal Canal کی بات ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

بڑا صوبہ ہونے کے ناتے یہی وہ دھونس اور دھاندلی ہے' جیسے باؤس بلڈوز کرنا چاہتے ہیں' ایسے ہی یہ چاہتے ہیں کہ ہم پورے پاکستان کو بلڈوز کر دیں۔ ایسے کام نہیں چلتا۔ میں ان سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جس معاہدے کی بات کر رہے ہیں' جس agreement کی بات کر رہے ہیں وہ غیر جمہوری حکومت کا agreement تھا' [**********]

**جناب سپیکر:** میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

**قائد حزب اختلاف:** آج الیکشن کے ذریعے ایک باؤس وجود میں آیا ہے۔ ان کی حکومت وہاں بیٹھی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ان کے ساتھ مذاکرات کیوں نہیں کرتے۔ اپنی حکومت کو کیوں نہیں مناتے' جو اسمبلی کے اندر احتجاج کر رہے ہیں؟ یہ احتجاج کے مترادف ہے کہ یہ بات قرارداد کے ذریعے آئی ہے کہ سندھ حکومت اور اپوزیشن وہ متفقہ طور پر اپنے عوام کا تحفظ کرنے کے لئے یہ resolution show کر رہی ہے۔ ہاں میں on the floor of the House مانتا ہوں اور یہی تو ہم کہتے ہیں کہ پیپلز پارٹی چاروں صوبوں میں ہے۔ ہم چاروں صوبوں کو اکٹھا رکھنا چاہتے ہیں اور ہم چاروں صوبوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ اس ملک

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کا بٹوارا ہو' جس طرح آپ چاہتے ہیں کیونکہ آپ چاہتے ہیں کہ چھوٹے صوبوں کے حق سلب کئے جائیں اور اس ملک کو نقصان پہنچے۔ خدارا! ایسی بات مت کیجئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب سعید اکبر خان صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ ایک نہایت ہی حساس معاملے پر آپ نے مجھے اجازت بخشی۔ پہلے تو میری یہ گزارش ہے کہ میرے بھائی قاسم ضیاء صاحب نے کہا کہ وہاں کے وزیراعلیٰ نے یہ قرارداد پیش کی اور متفقہ طور پر ہاؤس میں وہ پاس ہوئی۔ میں آج یہ ضرور گزارش کروں گا کہ اس معاہدے کو اور اس Greater Thal کو سمجھنے کی بات ہے۔ اگر اس کو سمجھ لیا جائے تو اس میں کسی صوبے کے پانی کا ایک قطرہ بھی دوسرے کو نہیں ملے گا۔ چشمہ کینال لنک سے یہ گریٹر تھل نکل رہی ہے جس سے ضلع خوشاب' ضلع بھکر' ضلع لیہ اور کچھ ضلع مظفرگڑھ کا حصہ جو ریگستان اور مکمل بارانی علاقہ ہے' وہ سیراب ہوگا۔ 1991 کی میں بات کرتا ہوں کہ اس وقت میاں نواز شریف کی حکومت تھی اور elected حکومت تھی' non-elected حکومت نہیں تھی' اس میں یہ معاہدہ ہوا تھا اور اس معاہدہ میں سندھ اور پنجاب کی پوری نمائندگی تھی اور انہوں نے اس کو appreciate کیا۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ فلڈ کے دنوں میں تین مہینے کے لئے یہ Greater Thal چلے گی۔ جب پانی فالتو ہوتا ہے اور سمندر میں جاتا ہے تو ان دنوں اس کینال کو پانچ ہزار کیوسک پانی ملے گا اور وہ صرف تین مہینے کے لئے چلے گا۔ جس صوبے کے پانی کا جو حصہ ہے اس میں سے ایک کیوسک بھی نہیں لیا جائے گا۔ فلڈ کے دنوں میں یہ کینال چلے گی' اس کو صحیح سمجھانے کی ضرورت ہے۔ یہ صرف ایک صوبے کو تاثر دے کر اور لوگوں کو اُکسا کر اس بہترین منصوبے کو خراب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہمیں اس ہاؤس میں بیٹھ کر بجائے اس کے کہ کسی پارٹی کی یا کسی کی نمائندگی کرنی چاہئے' ہمیں حقائق کی نمائندگی کرنی چاہئے۔ وہ حقائق یہ ہیں کہ گریٹر تھل سے بہت بڑا بارانی ایریا سیراب ہوگا اور

کسی کے حصے سے ایک کیوسک بھی پانی نہیں لیا جائے گا۔ اسی بات کو سمجھنے اور سوچنے کی بات ہے۔ اس میں کوئی صوبائی تناظر کی بات نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں آج on the floor of the House کہتا ہوں اور مجھے تھوڑا افسوس بھی ہے کہ بجائے ہم اس کو کوئی اور رنگ دیں ہمیں عوام کو اور صوبہ سندھ کے اپنے بھائیوں کو صرف سمجھانے کی ضرورت ہے کہ ہم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ آپ کے حصے میں سے ایک کیوسک پانی بھی لیں اور آپ کو نقصان پہنچائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمیں اپنے صوبے سے صوبہ سندھ کے عوام کے حقوق کا زیادہ احساس ہے۔ ہم ہمیشہ پہلے بھی قربانی دیتے آئے ہیں اور آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔ ہم ان کی تکلیف میں شامل ہیں' ہم ان کے نقصان میں کبھی شامل نہیں ہیں۔ میں آج اس پورے ہاؤس سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آج یہ ہاؤس متفقہ طور پر ان الفاظ کے ساتھ کہ ہم صوبہ سندھ کے حقوق کو کبھی پامال نہیں ہونے دیں گے اور اپنے حصے کا پانی ریگستان اور بارانی علاقے کے استعمال کرنے کے لئے یہ پورا ہاؤس متفق ہے اور متفق ہو کر اپنے علاقے کے غریب لوگوں کی حمایت کرتا ہے۔ شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب سپیکر:** شکریہ۔ رانا ثناء اللہ صاحب!

**رانا ثناء اللہ خان:** جناب سپیکر! قاسم ضیاء صاحب نے جو point raise کیا تھا وہ بالکل ایک مختلف بات تھی جس کا جواب محترم وزیر آبپاشی نے کچھ اور ہی دے دیا۔ کون کہتا ہے کہ Greater Thal Canal کا منصوبہ اس ملک کے مفاد میں نہیں ہے؟ کون کہتا ہے کہ وہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچنا چاہئے؟ کون یہ کہتا ہے کہ وہ منصوبہ پاکستان کے صوبہ سندھ یا صوبہ پنجاب کے مفادات کے خلاف ہے؟ بات تو یہ ہو رہی تھی کہ انہوں نے یہ فرمایا کہ میں نے ان لوگوں کو کہا کہ وہ ہندو کے ایجنٹ ہیں۔ بات یہ ہے کہ سندھ اسمبلی سے Greater Thal Canal کے متعلق ایک متفقہ قرارداد پاس ہوئی۔ اب اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ لوگ ہندو کے

ایجنٹ ہیں تو جس طرح سے انہوں نے اس سے پہلے ایک نا سمجھی کا عمل کیا اور ان کی پوری حکومت کو embarrassment ہوئی۔ وہاں پر کسی آفیسر کو انہوں نے تھپڑ مارا۔ آج انہوں نے پوری سندھ اسمبلی کو تھپڑ مار دیا ہے۔ کل پریس کانفرنس کر دی۔

معزز ممبران حزب اختلاف، شیم شیم۔

**رانا ثنا اللہ خان:** [**********]

**جناب سپیکر:** یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور پریس والوں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اخبار میں نہیں آنے چاہئیں۔

**رانا ثناء اللہ خان:** جناب سپیکر! جب آپ الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیتے ہیں تو اس کے بعد آپ پریس کو براہ راست درخواست کیوں کرتے ہیں کہ ان کو شائع نہ کیا جائے؛ بات یہ ہے کہ آپ ماشاء اللہ اس منصب پر بیٹھے ہیں' آپ کا جو کہنا ہے وہ پریس والوں کو بھی پتا ہے اور وہ رولز اینڈ ریگولیشن بھی سمجھتے ہیں۔ جب آپ یہ فرما دیتے ہیں کہ یہ الفاظ کارروائی سے حذف ہو گئے تو سمجھیے کہ وہ شائع نہیں ہوں گے۔ یعنی آپ علیحدہ سے request نہ کیا کریں۔

جناب سپیکر! وزیر آبپاشی سے یہ الفاظ ان لوگوں کے خلاف استعمال کرنا، جنہوں نے Greater Thal Canal سے متعلق ایک قرارداد جو اسمبلی سے پاس کروائی ہے' میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ عمل اشتعالی غلط ہے۔ کیا یہ سندھ کے لوگوں کو یا سندھ اسمبلی کو ہندو کا ایجنٹ قرار دے کر گریٹر تھل کے منصوبے کی خدمت کر رہے ہیں؟ یہ اس منصوبے کی خدمت نہیں کر رہے بلکہ اس قسم کے الفاظ استعمال کر کے اسے روکنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں ایک بار پھر ایک موقع دیں اور یہ اپنے ان الفاظ کو

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

دوبارہ سوچیں۔ نہ قاسم ضیاء صاحب نے یہ بات کی ہے اور نہ کسی اور مقرر نے یہ بات کی ہے کہ Greater Thal Canal کا منصوبہ technically غلط ہے یا متنازعہ میں نہیں ہے۔ ہم سب یہ متفقہ طور پر کہتے ہیں کہ وہ منصوبہ بننا چاہئے۔ وہ اس صوبے کے مفادات میں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر سندھ اسمبلی کے اراکین کو سندھ اسمبلی کو ---- اور وہاں پر ہندو لابی کہاں سے آگئی؟ اگر وہاں کے کچھ لوگوں کو اس کے متعلق کوئی reservation ہے تو یہ صاحب وہاں پر جائیں' ان کے ساتھ میٹنگز کریں اور ان کو بریفنگ دیں اور consensus build کر کے اس منصوبے پر عمل کیا جائے۔ انہوں نے یہ الفاظ جو آج on the Floor of the House استعمال کئے ہیں کہ وہ ہندو کے ایجنٹ ہیں' کل انہوں نے پریس کانفرنس میں استعمال کئے تھے' انہیں چاہئے کہ یہ اس ہاؤس میں معذرت کریں' یہ اس صوبے کے مفادات کے خلاف ہے جن الفاظ کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ یہ کل کو صوبے کے لئے مشکلات پیدا کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں وقت دیں اور یہ اپنے الفاظ کی تردید کریں یا اس پر معذرت کریں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ نے غور نہیں کیا۔ انہوں نے وضاحت کر دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے سندھ اسمبلی کے بارے میں یا اس قرارداد کے بارے میں کوئی الفاظ نہیں کہے۔ ویسے Greater Thal Canal کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ان سے یہ الفاظ منسوب ہو کر پریس میں شائع ہوئے ہیں کہ Greater Thal Canal کی جو لوگ مخالفت کر رہے ہیں وہ ہندو کے ایجنٹ ہیں۔ وہ قرارداد آپ پڑھ لیں وہ مخالفت میں ہی پاس ہوئی ہے تو اس کے کیا معنی نکلتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مشکلات پیدا کرنے والی بات ہے۔

وزیر آبپاشی: آپ تمام اخبارات کو دیکھیں ہر اخبار میں اس پریس کانفرنس کا علیحدہ علیحدہ مفہوم نکالا گیا ہے۔ آپ خبریں' نوائے وقت' جنگ دیکھ لیں۔ ہر اخبار میں آپ کو علیحدہ

مفہوم نظر آئے گا۔ میں نے وہاں یہ بھی واضح کیا ہے کہ وہاں پر وہ لوگ جو اس کو اُکسا رہے ہیں' ان کو غلط رنگ دیا جا رہا ہے اور ہمیں unity دکھانی ہے۔ اسمبلی کے بارے میں کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! انہوں نے تردید کر دی ہے کہ سندھ اسمبلی یا قرار داد کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ ویسے انہوں نے کہا ہے کہ جو بھی لوگ مخالفت کرتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بڑا حساس مسئلہ ہے اور اس کے اوپر انہوں نے جو تردید کی ہے' میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس صوبے کے لئے بھی اور اس ملک کے لئے بھی بہتر ہے۔ اس سے پہلے ایم۔ ایم۔اے کے پارلیمانی لیڈر چودھری اصغر علی جر صاحب نے جو کل مذاکرات شروع ہوئے تھے محترم راجہ بشارت صاحب کی اس offer پر کہ وہ فرما رہے تھے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ایوان کی کارروائی میں اپوزیشن حصہ لے تو اس کے جواب میں ہم نے کہا تھا کہ آپ جو مرکز میں آئینی بحران چل رہا ہے اس پر ایک قرار داد لے آئیں۔ اس پر کل بھی بات ہوئی تھی اور آج دوبارہ آپ کے چیمبر میں بات ہوئی ہے اور پھر طے یہ ہوا کہ کل ساڑھے نو بجے اپوزیشن چیمبر میں لاء منسٹر صاحب' چودھری اقبال صاحب اس سلسلے میں کل چودھری شبیر الدین صاحب بھی شامل تھے' آج محترم وزیر خزانہ بھی آج اس عمل میں شامل تھے۔ طے یہ ہوا کہ کل ساڑھے نو بجے آپ کے چیمبر میں ہی ہم دوبارہ ملیں گے۔ اس صورتحال میں جبکہ دونوں فریقین کا موقف اپنی اپنی جگہ پر ہے تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ ان مذاکرات کا کوئی حتمی نتیجہ نکلنے تک ایوان کی کارروائی کو ملتوی کر دیں۔

آوازیں، نہیں' نہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، تاکہ اس کے بعد یا تو اختتام و تفہیم کے ساتھ معاملات آگے چلیں یا پھر ہم اس پر اپنا protest کریں اور اس protest کے ساتھ ہم on the floor of the House یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ ہم صرف اس بات کے خلاف ہیں کہ یہ آمریت اور جمہوریت کو اکٹھا نہ

کریں' خیر اور شر کو اکٹھا نہ کریں۔ یہ حسین زندہ باد اور یزید پائندہ باد نہ کہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ایوان کی کارروائی کو کل تک کے لئے ملتوی کر دیں۔

گروپ کیپٹن(ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' مشتاق احمد کیانی صاحب!

گروپ کیپٹن(ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اپنے دوست سے گزارش کروں گا کہ ایک آدھ بات ہماری بھی سن لیں۔ میری عرض یہ ہے کہ ایک تو انہوں نے دو وزارتیں بنا دی ہیں ایک Arigation اور ایک Irrigation تو میں ان کا مذاق نہیں اڑانا چاہتا' صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس سے بہتر ہے کہ یہ انگریزی میں بات نہ کریں۔ دوسری بات جو انہوں نے آپ سے متعلق کہی ہے۔ I take exception to that اگر آپ نے کوئی بات کہہ دی ہے تو آپ پر torch کرنا میرے خیال میں بہت بڑی زیادتی ہے اس لئے ان کو معذرت کرنی چاہئے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر!---

جناب سپیکر، رانا صاحب! بہت بات ہو گئی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ کیانی صاحب کو صرف ایک خاتون ممبر کی ہی انگریزی اچھی لگتی ہے باقی کسی کی اچھی نہیں لگتی۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں موضوع تبدیل کرنا چاہتا ہوں۔ ایک بات میرے نوٹس میں آئی ہے وہ میں گزارش کرتا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہمارے ملک کے وزیراعظم کل صوبہ پنجاب کے ضلع لیہ میں تشریف لے جا رہے ہیں اور ضلع لیہ کے ایک گاؤں کوٹلہ حاجی شاہ میں جا رہے ہیں۔ کوٹلہ حاجی شاہ لیہ میں سہراب گوٹھ کے نام سے مشہور ہے۔ جیسا کہ کراچی میں سہراب گوٹھ ہے اسی طرح کوٹلہ حاجی شاہ بھی لیہ کا سہراب گوٹھ ہے۔ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں پر محترم وزیراعظم صاحب جا کر نلکا چلا کر کئی گھڑے

پانی کے بھریں گے اور گھٹنوں کے بل چلیں گے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارا صوبہ ہے اور وہ وہاں پر ہمارے مہمان ہوں گے۔ میری عرض یہ ہے کہ عاجزی کا طریقہ درست نہیں ہے کہ ہمارے ملک کے وزیراعظم جائیں اور جا کر گھٹنوں کے بل چلیں۔ عاجزی کے بہت سے طریقے ہیں جو بھی وہ اپنائیں' اگر وہ گھٹنوں کے بل چلیں گے تو یہ کوئی طریقہ درست نہیں ہے' جہاں تک وہ گھڑے بھریں گے یہ درست ہے۔

وزیر قانون، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں دو باتوں کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ پہلی بات جو کہ اصغر علی گجر صاحب نے فرمائی ہے کہ وزیر اعظم صاحب سہراب گوٹھ تشریف لے گئے ہیں۔ شاید وزیر اعظم صاحب کو اس بات کا علم نہ ہو کیونکہ اصغر علی گجر صاحب بہتر سمجھ سکتے ہیں کیونکہ ان کے اپنے ضلع کا وہ شہر ہے کہ وہ سہراب گوٹھ ہے یا نہیں؟ بہرحال یہ اپنی اپنی عقیدت کی بات ہے لیکن تھوڑی سی exaggeration سے احتراز کرنا چاہئے۔ اب آپ سوچ سکتے ہیں کہ گھٹنوں کے بل سر پر کوئی گھڑا رکھ کر چل سکتا ہے؟ اس لئے لفاظی کی خاطر اگر ہم کوئی بات کر دیتے ہیں تو ہمیں اس سے احتراز کرنا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ رانا ثناء اللہ خان صاحب نے مذاکرات کے حوالے سے بات کی ہے تو میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہماری آپس میں بات چیت ہوئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم پرامید ہیں کہ اس بات کا کوئی نہ کوئی مثبت حل ضرور نکلے گا لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی جائے تو میری عرض یہ کہ کل بھی ہم نے یہ کہا تھا اور کل بھی اپوزیشن اور حکومتی بنچز ایک بات پر متفق تھے کہ ہم ایجنڈے پر بات کر رہے ہیں کہ وہ کون سے متنازعہ امور ہیں کہ جن پر بات ہونی چاہئے۔ آج بھی اسی پر پیش رفت ہوئی ہے۔ اصغر علی گجر صاحب نے بھی یہ فرمایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس سے اتفاق کریں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہی امور ہیں

اور اس پر پیش رفت ہو گی۔ جہاں تک ایوان کی کارروائی کو ملتوی کرنے کا تعلق ہے تو یہ ایجنڈا آئٹم نہیں تھی لیکن میں استدعا کرتا ہوں کہ آج بھی تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا ہے اور کتنے خوبصورت ماحول میں یہ ایوان چل رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب وہ بھی پُرامید ہیں اور ہم بھی پُرامید ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کوئی بہتر حل نکلے گا۔ یقین کریں کہ میں قاسم ضیاء صاحب کی بات نہیں کرتا' رانا صاحب کی بات نہیں کرتا' اصغر گجر صاحب کی بات نہیں کرتا' اپنی بات نہیں کرتا کیونکہ یہی چار پارٹیاں ہیں جن کے اراکین اس وقت ایوان میں موجود ہیں۔ ہم آپس میں مذاکرات کرتے رہیں' ہمارے اختلافات چلتے رہیں' ہم کسی نکتے پر متفق ہوں یا نہ ہوں لیکن یقین کریں کہ اس طرف بیٹھے ہوئے اور اس طرف بیٹھے ہوئے تمام ممبران یہ چاہتے ہیں کہ کم از کم حکومت کی طرف سے مجھے اور اپوزیشن کی طرف سے قاسم ضیاء صاحب کو' اصغر علی گجر صاحب کو' رانا ثناء اللہ خان صاحب کو ان تمام ممبران کو' میں کوئی تفریق کی بات نہیں کرتا' تمام ممبران کی رائے کا احترام کرتے ہوئے اس ایوان کو چلنے دینا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مذاکرات کا حل بھی مثبت نکلے گا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے بڑی خوبصورت بات کی ہے۔ میں اس لئے چاہتا ہوں کہ آج کا ہاؤس ملتوی کر دیا جائے۔ میں آپ کی وساطت سے راجہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ حدیث نبوی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے پوچھا کہ برائیوں میں سب سے بڑی برائی کون سی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔

رانا ثناء اللہ خان: اللہ کے نبی سے ایک صحابی نے پوچھا کہ برائیوں میں سب سے بڑی برائی کون سی ہے؟

آوازیں: رانا ثناء اللہ۔

**جناب سپیکر:** آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

**رانا ثناء اللہ خان:** جناب سپیکر! جو یہ معزز ممبران فرما رہے ہیں یہ میرے لئے کریڈٹ ہے تو حدیث نبوی ہے --- (قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر:** آرڈر پلیز ' آرڈر پلیز۔

**رانا مشہود احمد خان:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی' فرمائیں۔

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! یہ ہاؤس کو چلانا نہیں چاہتے اور نہ ہی یہ ایوان کو چلانے کا طریقہ ہے۔ جس طرح یہ لوگ کر رہے ہیں اس طرح ہاؤس نہیں چل سکتا۔ (شیم شیم)

**رانا ثنا اللہ خان:** جناب سپیکر! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری حدیث سننے سے انکاری ہو اس پر لعنت (اس مرحلہ پر ہاؤس میں لعنت لعنت کی آوازیں بلند ہوئیں)

یعنی اللہ کے نبی کا فرمان ہے کہ جو میری حدیث نہیں سنتا اس پر لعنت ہو ۔ اب میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے---

**جناب سپیکر:** جی' رانا صاحب! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

**قائد حزب اختلاف:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** میں نے Floor رانا صاحب کو دیا ہوا ہے ۔ جی' قاسم ضیاء صاحب!

**قائد حزب اختلاف:** حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کے رویے کو دیکھ کر حقیقت مانیے مجھے شرم آ رہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بات ہو رہی ہے اور ہم اس کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ میرے بھائیو! میں آپ سے request کروں گا کہ ہم سب مسلمان ہیں' ہمارے سیاسی اختلافات ہو سکتے ہیں لیکن نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہمارا کوئی اختلاف نہیں

ہے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں کیجئے ہم سب سننا چاہتے ہیں اور سارا دن بیٹھ کر سنیں گے۔ بات یہ ہے کہ ہم سب معزز ارکان ہیں تو میں آپ سے' سپیکر صاحب اور راجہ صاحب کی وساطت سے مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ ہمیں اپنے مذہب اور اس ہاؤس کا decorum رکھ کر بات کرنی چاہئے۔

**جناب سپیکر:** جی' شکریہ۔ رانا صاحب! please بات مختصر کریں اور ایک منٹ میں مکمل کریں۔

**رانا ثناء اللہ خان:** جناب سپیکر! اتنی لمبی نہیں بلکہ بات مختصر ہی ہے تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ "جتنی بھی برائیاں ہیں ان میں سب سے بڑی برائی کون سی ہے" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جھوٹ"۔ صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ "سب سے بڑا' سب سے گھٹیا اور سب سے گھناؤنا جھوٹ کیا ہے؟ تو اللہ کے نبی نے فرمایا کہ "خوشامد"۔ جناب سپیکر! اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ ہاؤس adjourn ہو جائے کیونکہ ہمارے جانے کے بعد یہ سارا دن خوشامد کرتے ہیں اور اس جھوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں جو کہ سب برائیوں میں سے بڑی برائی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آج کا دن کم از کم یہ اس برائی سے بچے رہیں اور آپ ہاؤس adjourn فرما دیں اور کل جب مذاکرات کا نتیجہ نکلے گا تو اس کے مطابق ہاؤس چلے گا۔

**جناب سپیکر:** جی' شکریہ۔ جی' لاء منسٹر صاحب!

**وزیر قانون:** جناب سپیکر! مجھے معلوم ہے کہ ابھی چند ہی لمحوں کے بعد رانا صاحب نے چلے جانا ہے۔ انہوں نے واک آؤٹ کرنا ہے لیکن ان کے جانے سے پہلے جن خیالات کا اظہار قاسم ضیاء صاحب نے کیا اور رانا ثناء اللہ صاحب نے حدیث بیان کی۔ میں نے پہلے بھی کہا کہ ہاؤس بڑے اچھے ماحول میں چل رہا ہے اور آج تو ہم دین کی طرف چل پڑے ہیں۔ اس سے افضل بات اور کیا ہو سکتی ہے اور قاسم ضیاء صاحب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی ذات کے متعلق نعوذ باللہ میں سمجھتا ہوں کہ کس کو اختلاف ہو سکتا ہے؟ ہم سب مسلمان ہیں اور نہ ہی اس حوالے سے کوئی بات کی گئی تھی۔ وہ وقتی طور پر از راہ تفنن انہوں نے ایک بات کی تو سارے بھائیوں نے reaction بتایا تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ اسلام میں سب سے افضل کام مشاورت کا ہے تو مشاورت کے حوالے سے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اکثریت اور اقلیت مل کر فیصلے کریں اور اس لئے اکثریتی بھائی مشاورت کے ساتھ آگے چلنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان، میرا مشورہ یہ ہے کہ کم از کم آج کا ایک دن یہ گناہ کبیرہ سے بچ جائیں۔

## تحاریک استحقاق

## ڈائریکٹر بہبود آبادی فیصل آباد کا رکن اسمبلی

## کے ساتھ نامناسب رویّہ

جناب سپیکر، جی شکریہ مہربانی۔ اب ہم Privilege Motion take up کرتے ہیں اور Privilege Motion نمبر 81 ہے چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ)۔

چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں "مورخہ 24 مارچ 2003 کو مفاد عامہ کے حوالے سے ضروری کام کے سلسلے میں ڈائریکٹر بہبود آبادی فیصل آباد محترمہ عفت نذیر کے دفتر میں ملنے کے لئے گیا۔ میں نے محترمہ کے پی اے کو اپنا تعارف کروایا اور مذکورہ آفیسر سے ملنے کے لئے کہا تو پی اے نے مجھے دفتر جانے دیا۔ جب میں نے محترمہ کو اپنا تعارف کروانا چاہا تو" وہ آگ بگولہ ہو کر کہنے لگیں کہ یوں منہ اٹھائے چلے آتے

ہیں۔ یہ بھی پتا نہیں ہوتا کہ دفتری اوقات کیا ہیں اور دفتری وقت ختم ہو چکا ہے۔" میں نے محترمہ سے کہا کہ ابھی تو ازھائی بجے ہیں جبکہ دفتری وقت تین بجے تک ہے' آپ نے تو میرے آنے کی وجہ بھی دریافت نہیں کی' پہلے ہی خوامخواہ مجھ سے الجھ رہی ہیں۔ بس میرا اتنا کہنا تھا کہ محترمہ نے مجھ سمیت تمام اراکین اسمبلی کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور انا مجھے دفتر سے نکل جانے کو کہا۔ میں نے محترمہ سے کہا کہ مجھے سیکرٹری پاپولیشن نے یہ لیٹر دے کر بھیجا ہے اس کو پڑھ لیں۔ محترمہ نے "خط پڑھنے کی بجائے میری طرف پھینکتے ہوئے کہا کہ جاؤ اسے سیکرٹری کے پاس لے جاؤ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں"۔ اس واقعہ کے اگلے دن یعنی 25 مارچ کو محترمہ عشت نذیر صاحبہ نے پورے ڈویژن کے ملازمین کو اکٹھا کر کے میرے خلاف فیصل آباد میں جلوس نکالا جس میں مجھ سمیت تمام اراکین اسمبلی کو گالیاں دی گئیں۔ میں قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب ایکٹ 1972 کی دفعہ 15 کے تحت بطور رکن اسمبلی VIP ہوں اور میرا استحقاق ہے کہ میں مفاد عامہ کے لئے کسی بھی ادارہ کے سربراہ یا دیگر افسران سے مل سکتا ہوں مگر متذکرہ آفیسر کا ایک رکن اسمبلی سے اس طرح پیش آنا' اراکین اسمبلی کو گالیاں دینا' میرے اصرار کے باوجود نہ ملنا' انا سیکرٹری پاپولیشن کے لیٹر کو میری طرف پھینکنا' میرے خلاف جلوس نکالنا' اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ

**MR SPEAKER:** Minister for Law!

وزیر قانون: جناب سپیکر! ابھی تو مجھے اس کی کاپی ہی نہیں ملی۔ میں سیکرٹری صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ مجھے کاپی دے دیں۔ اس کو کل تک کے لئے pend فرمایا جائے تاکہ میں جواب دے سکوں۔

جناب سپیکر: جی، کل تک کے لئے pend کر دی جائے؟

چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ): ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: وہ کل کر لینا۔

چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ): شکریہ

## سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث

جناب سپیکر: جی، motion کل تک کے لئے pend کی جاتی ہے۔ اب ہم سالانہ بجٹ 2003-04 پر بحث شروع کرتے ہیں اور میں دعوت خطاب دیتا ہوں مسز حمیرا اویس صاحبہ! محترمہ حمیرا اویس شاہد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا تعلق نیشنل الائنس سے ہے۔ میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کی permission دی۔ آج امید تو بہت تھی کہ شاید اپوزیشن واک آؤٹ نہ کرتی اور بجٹ کی debate میں کوئی جان پڑتی اور جہاں پر difference of opinion نہ ہو وہاں بجٹ صحیح طور پر نکھر کر سامنے نہیں آتا جس طرح کہ آنا چاہئے کیونکہ ہم new comers ہیں تو ہمیں بڑی امید تھی کہ راجہ بشارت صاحب کی جو efforts ہیں وہ رنگ لائیں گی اور شاید کوئی compromise ہو سکے گا۔ جہاں تک بجٹ کا تعلق ہے پہلے بھی یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ بجٹ ٹیکس فری ہے اور ساڑھے بارہ ایکڑ پر جو زرعی ٹیکس ختم کیا گیا ہے یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ ایجوکیشن اور صحت پر جن issues کو اتنی priorities دی گئی ہیں اور یہ بہت ضروری ہوگا کہ ہم ان Development Project پر implementation اور ان کی مانیٹرنگ کر سکیں۔ It is visible in current account deficit کہ وہ decrease ہوا ہے اور یہ ہماری liability بنتی ہے کہ ہم اس کو maintain کریں۔ ہمارے جو budgetary expenditures

ہیں اس کی cost over-run نہ ہو' اسی طرح جو ہمارے development expenditures ہیں وہ allocated amount سے exceed نہ کریں۔ اگر اس کی maintenance and development expenditure and implementation effective نہ ہو سکی جس طرح کہ projects میں دکھائی گئی ہے تو we will reach exactly where we started from میں امید کرتی ہوں کہ جو volume of and fall back into a vicious circle. development expenditure دکھایا گیا ہے اسی effectiveness کے ساتھ اس کی implementation بھی ہو گی۔ علاوہ ازیں اس کی supervision and maintenance اس طرح کی جائے گی کہ cost over-run نہ ہونے پائے تاکہ جو ہمارا fiscal amount deficit ہے وہ وہیں پر رہے۔ یہ decrease ہو' increase نہیں ہونا چاہئے۔

میں دوسری بات یہ کرنا چاہوں گی کہ ہم سب کو بطور ایم پی اے اپنے اپنے حلقوں کے لئے پچاس لاکھ روپے کے ترقیاتی فنڈز ملے ہیں۔ I think it would have been wiser on our part کہ اگر ہم ان پچاس لاکھ روپے فنڈز کی بجائے اس چیز پر غور کرتے کہ تمام ایم۔پی۔اے اور ایم۔این۔اے صاحبان کی ایسی کمیٹیاں بنائی جاتیں جو کہ devolution plan کی policy making میں ذمہ دار ہوتیں اور ان کی plan of action develop کرنے میں' ان کی feasibility develop کرنے میں مدد کرتیں تو آج یہ جو پچاس لاکھ روپے کے فنڈز ہماری constituencies میں جا کر invisible ہو جاتے ہیں and that they become peanuts' یہ نہ ہوتا۔ اگر ہم اس policy making کمیٹی میں بیٹھے ہوتے تو وہاں ہم identify کرتے کہ ہماری constituencies کے اصل مسائل کیا ہیں۔ ہم وہاں بیٹھ کر بہتر contribute کرتے' devolution plan کی جو feasibility تھی' جو plan of action تھا اسے بہتر develop کر سکتے۔

اس کے علاوہ میں یہ کہوں گی کہ شعبہ تعلیم جو کہ ہمیشہ سے ایک neglected شعبہ رہا ہے اور اس شعبے کو بہت کم priorities دی گئی ہیں۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ موجودہ

حکومت نے اس شعبے کو priority دی ہے اور اس جانب خصوصی توجہ دی ہے۔ یہ بہت اچھا incentive ہے کہ آٹھ اضلاع میں پرائمری سکولوں کی طالبات کو خوردنی تیل فراہم کیا جائے گا لیکن میرے خیال میں زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم اس چیز کا analysis کریں کہ drop out level کیوں زیادہ ہے؟ چونکہ اکثر سکولوں میں بنیادی سہولتیں ہی میسر نہ ہیں۔ ان میں toilet facilities نہیں ہیں' چار دیواری نہیں ہے' کہیں پر چھت نہیں ہے' کہیں پر فرنیچر نہیں ہے۔ اگر یہ ساری missing facilities available ہو جائیں تو ان سکولوں میں پڑھنے والی بچیوں کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے اور اس طرح ہم ایک educational culture generate کر سکیں گے۔ ہمیں پرائمری تعلیم خصوصاً female education کو priority دینا ہو گی۔ اسی طرح higher education کے حوالے سے میں کہوں گی کہ کچھ کالجوں میں مثلاً گورنمنٹ کالج' کنیئرڈ کالج یا اس طرح کے دوسرے کالجوں میں education and fee structure کو اتنا زیادہ مہنگا کر دیا گیا ہے کہ وہ صرف ایک elite's group کو cater کرتا ہے۔ غریب بچے' genuine بچے اور merit پر آنے والے بچے اتنی زیادہ فیس نہ دینے کی وجہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم تعلیم کو تجارت نہ بنائیں۔ یہ پرائیویٹ سیکٹر کا کام ہے ان کو کرنے دیں۔ حکومت کو چاہئے کہ ان کالجوں میں' ان اداروں میں merit introduce کریں' نہ کہ fee structure بڑھائیں۔

جناب والا! سوشل ویلفیئر کی جو development grants ہیں وہ میری نظر میں بہت کم ہیں کیونکہ social welfare ایک ایسا issue ہے جو کہ ہمارے social evils کو address کرتا ہے۔ اگر ہم اس پر توجہ نہیں دیں گے تو بہت زیادہ خرابیاں پیدا ہوں گی۔ ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں وہاں پر دن بدن crime against women and children is increasing' multiplying اس سے عورتوں اور بچوں کی بہت زیادہ social vulnerability ہے۔ at the end it comes back to the State اور یہ state کی responsibility بن جاتی ہے کہ ان کو تحفظ دے' ان کی care کرے۔ میری گزارش ہے کہ اس محکمے کی grants بڑھائی

جائیں۔ نگہبان' دارالفلاح' دارالامان جیسے اداروں کے لئے زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں اور ان جیسے مزید ادارے قائم کرنے کی منصوبہ بندی کی جانی چاہئے تاکہ بہت ساری عورتیں جو domestic violences کی ستائی ہوئی ہوتی ہیں' یہاں آ کر رہ سکیں۔ اس کے علاوہ ان اداروں میں چھوٹے چھوٹے ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز بھی ہونے چاہئیں۔ جہاں پر ان عورتیں کو جو سال یا چھ مہینے وہاں پر رہتی ہیں train کیا جا سکے۔

Later on when they go back and rejoin the society, they will be able to function and to develop a potential to survive in that society.

ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز بہت ضروری ہیں۔ ووکیشنل ٹریننگ سے میری مراد دستکاری کے سکول یا handicrafts نہیں۔ جس طرح چین تب تک ترقی نہیں کر سکا جب تک اس نے اپنی عورتوں کو ایک productive industrial workers نہیں بنایا۔ اسی طرح جب تک ہم اپنی عورت کو industrial worker نہیں بنائیں گے اس وقت تک ہم اس کو empower نہیں کر سکتے۔ handicraft سے ایک عورت کی آمدن ڈیڑھ سے دو ہزار تک ہو سکتی ہے لیکن جس عورت کو ہم jockey کی مشین پر train کریں گے وہ چھ سے سات ہزار روپے تک ماہانہ آمدن generate کر سکتی ہے۔ چنانچہ حکومت کو چاہئے کہ اس طرح کے ووکیشنل سنٹرز بنائے' ان میں عورتوں کو industrial skills سکھائی جائیں اور later on ان کو recruit کرانے کی ذمہ داری بھی حکومت کی ہونی چاہئے۔ یہ سنٹرز انہی جگہوں پر قائم ہونے چاہئیں جہاں پر ہمارے industrial cities واقع ہیں۔ فیصل آباد' ملتان' لاہور اور اس طرح کے دوسرے صنعتی علاقوں میں یہ سنٹرز قائم ہونے چاہئیں۔

اس کے علاوہ میں کہنا چاہوں گی کہ interior Punjab کا ایک بہت بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پر بہت ساری عورتوں کو جلا دیا جاتا ہے۔ acid crime ایک heinous crime ہے جو کہ southern Punjab کے کلچر میں embeded ہے۔ وہاں پر تیزاب پھینکنا اور عورت کو جلانا عام ہے' ان کے کلچر اور norms کے خلاف بھی نہیں ہے۔ اس پر مزید ظلم یہ ہوتا ہے

majority of those patients when they are brought to Lahore they don't کہ
survive لہذا حکومت کو چاہئے کہ بہاولپور و کوئریہ ہسپتال کے ساتھ ایک burn unit بنایا جائے جس میں ایسے مریضوں کو وہیں پر ہی فوری طبی سہولت میسر ہو سکے اور ان کی جان بچائی جا سکے۔

جناب والا! میں آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہمارا جو بجٹ ہے It should be more than just conceptulize ideas ان ideas and feasibilities کو implement کرنا ہمارے لئے بہت بڑا challenge ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی efforts اس میں لگائیں کہ ہم نے جو وعدے کئے ہیں انھیں پورا بھی کر سکیں۔ and may God gave us the power and strength, and determination to deliver good things Thank you

جناب سپیکر شکریہ۔ حاجی سرفراز احمد خان صاحب!

حاجی رانا سرفراز احمد خان۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں جناب چودھری پرویز الٰہی، وزیراعلیٰ پنجاب اور سردار حسنین بہادر دریشک، وزیر خزانہ کو ایک اچھا اور ٹیکس فری بجٹ پیش کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ چودھری اقبال، وزیر خوراک صاحب جنھوں نے پنجاب میں کسانوں سے گندم کی خریداری کے سلسلے میں نہایت خوش اسلوبی اور محنت سے کام کیا ہے۔ میں انھیں بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ہماری حکومت کی طرف سے ساڑھے بارہ ایکڑ نہری اور 25 ایکڑ بارانی زمین پر زرعی ٹیکس معاف کرنے کا اعلان بھی ایک بہت اچھا قدم ہے۔ زرعی ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی کے بلوں پر 33 فیصد subsidy دینا بھی ایک بڑا انقلابی اور احسن فیصلہ ہے لیکن میں گزارش کروں گا کہ حکومت نے جو رعایت دی ہے میرے خیال میں یہ کم ہے اسے بڑھا کر 50 فیصد کیا جائے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ کسانوں کے زرعی ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی بالکل مفت ہونی چاہئے تاکہ صحیح سبز انقلاب آ سکے، جیسا کہ ہمارا ہمسایہ ملک کسانوں سے بجلی کے پیسے نہیں لیتا، زرعی ٹیوب ویلوں کو مفت

بجلی دیتا ہے۔ ہمارے ملک میں جیسے مثال کے طور پر ایک باپ کے دو بیٹے ہیں جب تقسیم کا وقت آئے تو ایک بیٹے کو 1/4 دے اور ایک کو زیادہ دے دے۔ جیسے ہماری موٹر وے پولیس ہے۔ وہ 8 گھنٹے ڈیوٹی دیتے ہیں ایئر کنڈیشنڈ گاڑیوں میں رہتے ہیں اور دوسری پولیس سے چار گنا زیادہ پیسے لیتے ہیں۔ ابھی تک ان میں ایسا کوئی فرد نہیں جو رشوت لیتا ہو۔ میرے خیال میں وہ واحد محکمہ ہے جو رشوت نہیں لے رہا۔ ہماری دوسری پولیس کی بھی آٹھ گھنٹے ڈیوٹی ہونی چاہئے اور انھیں بھی موٹر وے پولیس کے برابر تنخواہیں اور دوسری مراعات دی جائیں تا کہ وہ بھی باعزت زندگی گزار سکیں اور رشوت کا خاتمہ ہو سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! طالبات کے لئے جو آٹھ اضلاع میں خوردنی تیل دیا گیا ہے میرے خیال میں یہ تو سوتیلی ماں جیسا سلوک ہے یا تو سارے پنجاب میں دیا جائے یا اسے ختم کیا جائے۔ یکساں مجیٹ ریٹ حکومت کا بڑا اچھا قدم ہے ہم اسے سراہتے ہیں۔ حکومت نے قرضوں پر mark up جو 13 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد کیا ہے یہ بھی بہت اچھا قدم ہے بلکہ قرآن پاک میں تو اللہ تعالیٰ کا یہ واضح حکم ہے کہ جو بندہ سود لینا یا دینا ہے وہ میرے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہے۔ میں حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ mark up بالکل ختم کیا جائے اور زمینداروں کو بلاسود قرضے دیئے جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! پنجاب بلکہ پاکستان اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک ہم کالا باغ ڈیم نہیں بنائیں گے۔ ہم اندھیروں اور تاریکیوں کی طرف جا رہے ہیں۔ جیسے اپوزیشن والے تنقید برائے تنقید کرتے ہیں حالانکہ انھوں نے تو بجٹ ہی نہیں سنا' صرف شور مچاتے رہے۔ میری گزارش ہے کہ وہ پہلے سن لیں اس کے بعد بتائیں کہ یہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ میری درخواست ہے کہ کالا باغ ڈیم بننا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! صوبہ بھر میں راجباہوں اور کھالوں کو ہنگامی بنیادوں پر پکا کیا جائے تا کہ پانی کا ضیاع رُک سکے۔ کھاد کی قیمتوں میں کمی کے لئے وفاقی حکومت سے رابطہ کیا جائے اور اس پر عائد کردہ ٹیکس ختم کروائے جائیں۔ جہاں میٹھا پانی ہے حکومت وہاں پر ٹیوب ویل

لگا کر مقامی کسانوں کے حوالے کرے تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب والا! میں پھر چودھری پرویز الٰہی وزیراعلیٰ پنجاب' پنجاب کی کابینہ اور تمام اراکین اسمبلی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ یہ بڑا اچھا بجٹ ہے۔ یہ ٹیکس فری بجٹ ہے۔ ہم اسے سراہتے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ آئندہ بھی ایسے بجٹ پیش ہوتے رہیں گے اور ہم پانچ سال پورے کریں گے۔ اللہ حافظ۔

جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ مہربانی۔ جناب اعجاز احمد سیہول صاحب!

جناب اعجاز احمد سیہول، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں بات کر سکوں۔ پنجاب بلکہ ایشیا کی پہلی گریجوایٹ اسمبلی میں بجٹ تقریر کا آغاز اپوزیشن کی طرف سے ہونا چاہئے تھا لیکن اپوزیشن نے اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کرتے ہوئے پنجاب کے عوام اور خاص طور پر اپنے حلقوں کے عوام کے ساتھ زیادتی کی ہے لیکن آج چونکہ حالات کچھ اچھی نہج پر جا رہے ہیں۔ مذاکرات جاری ہیں اس لئے میں اس حوالے سے اس بات پر زیادہ زور نہیں دینا چاہتا۔ باقی تو بہت تھیں جو اپوزیشن کے حوالے سے کرنے کو جی چاہتا تھا لیکن حالات کی نزاکت کی وجہ سے میں اس issue کو زیادہ highlight نہیں کرنا چاہتا۔

جناب والا! ڈریشک صاحب سے میری گزارش ہے کہ بجٹ پیش کرنے سے پہلے کم از کم فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کچھ ایسے سیمینار منعقد کروانے چاہئیں تھے جن میں پنجاب اسمبلی کے ممبران کو شامل کیا جاتا۔ انھیں brief کیا جانا چاہئے تھا تا کہ وہ بھی اس حوالے سے کچھ اپنی آراء محکمے کو دے سکتے تا کہ اس حوالے سے سارے ممبران کی شمولیت ہو جاتی اور انھیں کچھ سیکھنے کا موقع بھی مل جاتا۔

آغا علی حیدر، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں حاجی صاحب کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی' اعجاز احمد صاحب!

جناب اعجاز احمد سیہول: جناب والا! میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ جناب دریشک صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انھوں نے پنجاب کے عوام کو ایک ٹیکس فری اور surplus budget دیا ہے۔ بنیادی طور پر اس بجٹ میں پانچ محکموں کو priorities دی گئی ہیں۔ ان میں ایجوکیشن' ایگریکلچر' اریگیشن' ہیلتھ اور اس دفعہ جو نیا محکمہ جسے focus کیا گیا ہے وہ ہاؤسنگ کا ہے۔ جب کسی بھی ملک نے ترقی کرنی ہوتی ہے' جب اس نے کسی نہج پر چلنا ہوتا ہے تو ہاؤسنگ ہمیشہ بہت بڑا role play کرتا ہے۔ چونکہ جب ہاؤسنگ انڈسٹری ترقی کرتی ہے ایک تو اس سے لوگوں کو shelter ملتا ہے دوسرا اس کے ساتھ کم از کم ساٹھ انڈسٹریز move کرتی ہیں۔ ان میں کام ہوتا ہے۔ ان میں لیبر کام کرتی ہے۔ ان کی پیداوار ہوتی ہے اور اس سے معاشرے میں' سوسائٹی میں ایک money flow چلتا ہے جس سے سب لوگوں میں خوشحالی آتی ہے۔ حکومت پنجاب نے mortgage rate کم کر کے بنکوں کو ہدایات دی ہیں کہ وہ ہاؤسنگ کے لئے آسان قسطوں اور کم ریٹ پر loaning کریں۔ یہ ایک بہت اچھا کام ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اگلے تین چار سالوں میں پورے معاشرے میں اس کے فوائد سامنے آئیں گے۔

جناب والا! سب سے زیادہ ایجوکیشن پر stress کیا گیا ہے اور پچھلے سال سے کم از کم 3.47 فیصد زیادہ بجٹ ایجوکیشن میں missing facilities پر رکھا گیا ہے۔ اس کا سوسائٹی پر بہت اچھا impact پڑے گا کیونکہ آج بھی 80 فیصد سے زیادہ آبادی ایسے سکولوں میں پڑھ رہی ہے جہاں پر بجلی ہے نہ پانی ہے اور نہ ہی ان کی عمارتوں کا کوئی اچھا نظام ہے۔

جناب والا! اس کے علاوہ حکومت نے بڑے شہروں کے لئے صحت کی مد میں 200 ملین رکھے ہیں۔ یہ بڑا اچھا قدم ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو ہزاروں B.H.Us اور R.H.Cs ہیں اگر ان کو بھی cater کیا جاتا تو اس سے 70 فیصد آبادی کو زیادہ فائدہ ملتا۔ میری تجویز ہے کہ اب بھی health point of view سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز پر اچھے cardiac

centre کی ابتداء ہر ضلع سے کر دی جائے کیونکہ یہ بیماری عام پھیل رہی ہے اور ہر ایک لاہور کی طرف بھاگ رہا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر صحت سے گزارش کروں گا کہ وہ اسے consider کریں۔

جناب والا! جہاں تک آبپاشی کا مسئلہ ہے اس میں حکومت نے 3.7 بلین رکھے ہیں جو پچھلے سال سے 134 فیصد زیادہ ہیں۔ اس میں کھال اور مائنرز پکا کرنے سے پانی کی بہت زیادہ saving ہو گی۔ میں اس سلسلے میں اپنے علاقے کی ایک چھوٹی سی گزارش جناب وزیر آبپاشی سے کرنا چاہتا ہوں کہ بی آر بی ڈی اور ایم آر لنک دو بڑی canals ہیں جو ہمارے علاقے سے گزر کر لاہور، قصور اور اس کے علاوہ اگلے ایریاز کو یعنی رحیم یار خان، بہاولپور کو پانی پہنچاتی ہیں۔ جناب وزیر آبپاشی سے گزارش ہے کہ آپ مہربانی فرما کر میری بات دو منٹ کے لئے غور سے سن لیں، میں آپ سے نہایت اہم بات کرنے لگا ہوں۔ یو۔سی۔سی کینال سسٹم non perennial ششماہی canals میں واٹر الاؤنس 3.7 فیصد ہے جبکہ یہ نہریں پانی ہمارے علاقہ سے لے کر اگلے اضلاع کو دیتی ہیں اور وہاں پر non perennial water allowance 5.5 cusec per thousand ہے جو بہت بڑا difference ہے۔ بنیادی طور پر ہمارے علاقوں میں پانی چوری کا رجحان کم ہو سکتا ہے اگر ہمارا واٹر الاؤنس بڑھا دیا جائے۔ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر آبپاشی سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کرکے اس points کو consider کریں اور یہ U.C.C میں آتا ہے۔ partially Narowal, partially Gujranwala, partially Sheikhupura اور لاہور کے کچھ ایریاز ہیں۔ یہ مہربانی فرمائیں بہت بڑا ایریا ہے۔ ہزاروں ایکڑ زمین ہے، ہزاروں زمینداروں کا اس سے مفاد وابستہ ہے۔ یہ میری ان سے مؤدبانہ گزارش ہے۔ باقی میں پنجاب حکومت کا، جناب دریشک صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا بجٹ پنجاب کے عوام کو دیا۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ چودھری جاوید احمد!

چودھری جاوید احمد، محترم جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہوں جس کی رحمت سے میں بھی اور میرے ساتھی منتخب ہو کر اس معزز ایوان میں پہنچے ہیں۔ میں ان ہزاروں لاکھوں بھائیوں کا بھی شکر گزار ہوں جن کی دعاؤں سے اور جن کے ووٹوں کی محبت سے ہم لوگ یہاں پر پہنچے ہیں۔ یہاں پر پہنچنے کا ہمارا مقصد اپنے اپنے علاقوں کی ترقی' اپنے غریب عوام کی فلاح و بہبود کے منصوبے پیش کرنا ہے۔ میرا تعلق بھی وسطی پنجاب کے ایک ضلع پاک پتن سے ہے جس کا حلقہ شہر پاک پتن پی پی 228 ہے۔ ہماری یعنی اس ضلع کی دو ہی پہچانیں ہیں۔ ایک حضرت بابا فرید گنج شکر (رحمۃ اللہ علیہ) اور دوسری پسماندگی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو آج موقع عنایت فرمایا ہے ذاتی طور پر یہ میری پہلی بجٹ تقریر ہے جو کہ یاد گار رہے گی اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوتی رہیں گی۔ ساتھ ہی ساتھ شاید یہ ضلع پاک پتن کے لئے بھی تاریخی طور پر درست ہو کہ یہ پہلی آواز یہاں سے بلند ہو رہی ہے۔ اس معزز ایوان میں میرے بہت سے سینئر معزز ساتھی اس ہاؤس میں موجود ہیں' پارلیمنٹیرین موجود ہیں جن کے سامنے میں اپنے آپ کو طفل مکتب سمجھتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سب کو شکر گزار ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ کی ذات کا کہ جس کی رحمت سے یہ ملک ایک دفعہ پھر جمہوریت کی راہ پر گامزن ہو گیا ہے۔ یہ جمہوریت ہی ہے جس کی وجہ سے یہ بجٹ آج اسمبلی میں پیش ہوا ہے اس کے لئے میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اپنے وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی صاحب کو کہ جن کی کاوشوں سے' دن رات کی محنت سے جمہوریت کا سفر اپنی پٹری پر چل پڑا ہے۔ اسی حوالے سے میں یہ عرض کرتا چلوں کہ آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا تھا کہ مشاورت کرو' آپس میں مشاورت سے چلو۔ یہ وہی حکم ہے جو اپنے آفاقی پہلو لیتا ہوا معاشروں میں جمہوریت کی شکل میں آج کل مروج ہے جس کا نام آج جمہوریت ہے۔ میرے خط نظر سے یہ معاشرہ کی آج کل کے جدید دور میں جمہوریت معاشرے کی دلہن ہے اور دلہن کی زینت اس کا زیور ہوتا ہے۔ زیور میں سب سے اہم چیز جھومر ہوتی ہے۔ اسی طرح اپوزیشن کا کردار بھی

جمہور کا ہوتا ہے۔ اپوزیشن کے بغیر ایوان مکمل نہیں ہوتے۔ قانون و آئین کی بالا دستی کے لئے جہاں پر ایک طرف حکومت کا کام ہے وہاں پر دوسری طرف اپوزیشن کی ذمہ داری بھی ہے کہ اپوزیشن اپنی ذمہ داریاں پوری کرے جو کہ بد قسمتی سے کچھ دنوں سے یہاں پر پوری نہیں ہو رہیں۔ ہمیں اپنے اپنے پسماندہ علاقوں کی ترقی' غریبوں کی خوشحالی اور ملکی استحکام کے لئے مل جل کر چلنا چاہئے۔ اس پہلو پر دونوں کا فرض ہے کہ مل جل کر چلیں اور اپنے ملک کو خوشحال و مضبوط بنائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم اپنے صوبے کی ترقی کے لئے بھی مل کر کام کریں جس سے ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو ایک بہتر اور مضبوط پاکستان مل سکے۔ اس سلسلے میں وسعت قلبی چاہئے' بالغ النظری چاہئے جو کہ مجھے امید ہے ---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔

چودھری جاوید احمد، جناب والا! موجودہ جمہوری حکومت کا یہ پہلا بجٹ ہے جو عوامی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے غریبوں' کسانوں' مزدوروں اور طلباء کے لئے بنایا گیا ہے۔ فاضل بجٹ کو بھی ترقیاتی بجٹ کا حصہ بنایا گیا۔ ترقیاتی بجٹ میں 47 فیصد اضافہ کیا گیا جو کہ ایک تاریخی اضافہ ہے جس کے لئے وزیراعلیٰ صاحب اور ہمارے وزیر خزانہ صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں مگر ابھی بھی یہ بہت کم ہے۔ ہمارے علاقوں کی ترقی کے لئے' ہمارے صوبے کی ترقی کے لئے اور ہمارے پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے بہت زیادہ بجٹ درکار ہے۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ کی بہتر منصوبہ بندی سے مزید فنڈز available ہوں گے۔ دیکھنے میں تو میرا ضلع پاک پتن وسطی پنجاب میں ہے لیکن یہ قرون اولیٰ کا منظر پیش کرتا ہے۔ جب عملی طور پر وہاں پر ہم دیکھتے ہیں تو وہاں پر نہ تو صنعت ہے اور نہ ہی کوئی ٹیکنیکل ادارہ ہے۔ وہاں پر بے روزگاری انتہا کی ہے۔ زراعت پر ہی انحصار تھا' کپاس کی فصل نہ ہونے سے کسان پس کر رہ گئے ہیں۔ رہی سہی کسر بجلی نے پوری کردی تھی۔ اس حوالے سے میں حکومت کے انقلابی

فیصلوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے وزیر اعلیٰ بنتے ہی ایک تو زرعی قرضوں پر شرح سود کو کم کیا۔ اب ساڑھے بارہ ایکڑ پر انہوں نے جو زرعی ٹیکس معاف فرمایا ہے اور ساتھ ہی ساتھ انہوں نے بجلی کو بھی سستا کرنے کی کوشش کی ہے۔ کاش کہ یہ مفت ہی ہو جاتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اپنے ملک کے صوبہ سندھ میں جتنا وافر پانی فصلات کے لئے مہیا کیا جاتا ہے کاش کہ اس سے آدھا ہی پنجاب کو مل جاتا۔ وہاں پر تقریباً چار گنا زیادہ پانی دیا جا رہا ہے۔

جناب والا! یہاں پر میں کمیونٹی واٹر سپلائی اینڈ سینیٹیشن کے متعلق بھی عرض کرتا چلوں کہ وزیر خزانہ صاحب نے فرمایا ہے کہ 26 اضلاع کی 54 تحصیلوں میں یہ کام شروع ہو گا۔ میری یہ گزارش ہے کہ ہمارے ضلع کو اس سکیم میں سے نکال دیا گیا ہے۔ میں آپ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ ہمارے ضلع میں بھی زیر زمین پانی پینے کے قابل نہیں ہے۔ نکاسی آب کے وہاں پر بھی بہت زیادہ مسائل ہیں۔ ہمارے دیہات samtation کی سہولت سے محروم ہیں بلکہ ہمارا تو شہر بھی ایک دیہات کا منظر پیش کر رہا ہے جہاں پر نہ تو سیوریج کام کرتا ہے اور نہ ہی مقامی آبادی کو پینے کا پانی میسر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع پاک پتن کو بھی اس میں شامل فرمایا جائے۔

جناب والا! اب میں صنعت کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ جب تک صنعت کو ترقی نہ دی جائے کوئی بھی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ ہم کہنے کو تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے ہمارا صوبہ زراعت پر انحصار کرتا ہے لیکن ساتھ ساتھ اگر صنعت کو ترقی نہیں ملے گی ہماری زراعت بھی ترقی نہیں کر سکے گی۔ یہ دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ انہی ملکوں نے زراعت میں بھی ترقی کی جنہوں نے صنعت میں ترقی کی اور میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ agro-based industry کو ملک میں عام کرنے کے لئے زراعت کی ترقی کے لئے جو کہ معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اس کو ٹیکس فری کیا جائے۔ بالخصوص ہمارے پسماندہ علاقوں میں ٹیکس فری زون بنا کر وہاں پر agro-based industry کو لگانے کی اجازت دی جائے اور وہاں پر

ٹیکس فری زون بنائیں تاکہ سرمایہ کار ہمارے علاقوں میں جا سکیں۔ یہ میرے ضلع پاک پتن کے لئے بھی ایک خصوصی عنایت ہو گی۔ بے روزگاری ختم کرنے کے لئے اور وہاں پر ترقی اور خوشحالی کا سفر کرنے کے لئے کہ وہاں پر بھی ایک ٹیکس فری زون بنا کر انڈسٹریل زون کا قیام عمل میں لایا جائے۔

جناب والا! اب میں تعلیم کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ تعلیم کے بجٹ میں 34.1% اضافہ نہ صرف تاریخی بلکہ ایک انقلابی قدم ہے۔ پانچویں جماعت تک نصابی کتب مفت دی جائیں گی اور طالبات کے لئے 60 کمیونٹی ماڈل سکولوں کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان 60 سکولوں میں ہمارا ضلع پاکپتن بھی شامل ہو گا بالخصوص حلقہ پی پی 228۔

جناب والا! علم یا تعلیم ہی وہ چیز ہے' وہ امر ہے جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو دوسری مخلوقات پہ اشرف المخلوقات بنایا۔ یہ علم ہی ہے جس میں پیچھے رہ کر مسلمان ایک بھٹکی ہوئی قوم بن چکے ہیں۔ ہمیں اپنی منزل کا تعین بھی کرنا چاہئے۔ ہمیں یہ منصوبہ بندی کرنی چاہئے کہ ہمیں سالانہ کتنے ڈاکٹرز چاہئیں' کتنے انجینئرز چاہئیں' کتنے اکاؤنٹنٹ چاہئیں' کتنے دیگر ماہرین چاہئیں' نہ کہ ہم عام ذریعہ تعلیم اپنائیں جو ماضی سے مروج چلا آ رہا ہے بلکہ جسے ماضی میں privatize کرتے ہوئے ایک طبقاتی نظام تعلیم بنا دیا گیا ہے کہ آج ہمارا ملک اور ہمارا صوبہ 5 روپے والے سکول سے لے کر 20 ہزار روپے فیس والے سکولوں والا معاشرہ بن چکا ہے۔ یہ وہ طبقاتی تقسیم ہے جو ہمارے معاشرے کو گھن کی طرح چاٹ رہی ہے اور جس کے نتائج ابھی سے نکلنا شروع ہو گئے ہیں۔ آئندہ خدانخواستہ اس کے بھیانک نتائج نہ نکلیں لہذا میں چاہوں گا کہ اس سلسلے میں حکومت فوری طور پر اقدامات اٹھائے۔ تعلیم کے سلسلے میں بالخصوص توجہ دے جس طرح تعلیمی سہولتوں کے سلسلے میں جناب وزیراعلیٰ صاحب نے بہت سی کاوشیں کی ہیں اسی طرح سے ہمیں quality education پر جانا چاہئے۔ جب تک ہم quality education پر نہیں جائیں گے اور اپنے صوبے کے عوام' خصوصاً غریبوں کو یہ حق نہیں دیں گے کیونکہ ان کا بھی برابر کا حق ہے' تب تک ہمارا صوبہ

اور ہمارا ملک ترقی نہیں کر سکے گا۔ ہمیں کلرک پیدا کرنے کی بجائے ماہرین پیدا کرنے چاہئیں۔۔۔

جناب سپیکر، پلیز! ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

چودھری جاوید احمد، جناب والا! میں آپ کی خصوصی شفقت سے تھوڑا سا مزید فائم آپ سے چاہوں گا۔

جناب والا! وزیر تعلیم صاحب سے میری یہ گزارش ہے اور وزیر خزانہ صاحب بھی تشریف فرما ہیں کہ ہمارے ضلع میں ٹیکنیکل کالج، پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کے قیام کے سلسلے میں فوری طور پر کوئی قدم اٹھائیں۔ ہمارے ضلع میں جتنے سکولوں کی آٹھ آٹھ، دس دس سال سے بلڈنگیں بن چکی ہیں لیکن وہاں پر اجراء نہیں ہو رہا، وہاں پر اسامیاں دیتے ہوئے ان کا اجراء کرایا جائے۔

جناب والا! میری یہ بھی ڈیمانڈ ہے کہ ہمارے اضلاع وہاڑی، پاکپتن، اوکاڑہ اور ساہیوال کے لئے ساہیوال میں ایک میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے اور ساتھ ہی ساتھ ہماری بچیوں کے لئے پاکپتن میں ایک ہوم اکنامک کالج کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔ صحت کے لئے devolution کے تحت تو یہ ضلعی حکومتوں کا کام ہے لیکن اس پر ہمارے صوبے کا 7 ارب 86 کروڑ روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ بجٹ کی تفصیلات میں تدریسی ہسپتالوں کے لئے تو 2 ارب روپے سے زیادہ فنڈز ان کے آپریشن تھیٹرز کے لئے رکھے گئے ہیں لیکن میں آپ کے توسط سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ پورے بجٹ میں مجھے اپنے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال پاکپتن کے لئے کوئی ایک پیسا نظر نہیں آیا۔ ہمارے ضلع کو بنے ہوئے 14/13 سال ہو گئے ہیں جبکہ ہمارا ضلع ابھی تک بنیادی سہولت سے محروم ہے کہ اسے ڈی ایچ کیو کا درجہ نہیں دیا گیا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہمارے ڈی ایچ کیو کو upgrade کرتے ہوئے اسے شہر سے باہر منتقل کرنے کا بھی سوچا جائے تاکہ مستقبل کی ضروریات

کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں پر سہولیات میسر آ سکیں۔ وہاں پر اب یہ حالت ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی کی انگلی پر کٹ آ جائے تو اسے فوری طور پر refer کر دیا جاتا ہے۔ وہاں پر آئی۔سی یونٹ اور امراض گردہ کے لئے کوئی سہولت نہ ہے۔ میری گزارش ہوگی کہ کارڈیالوجی وارڈ اور امراض گردہ کے ماہرین کی اسامیاں پیدا کرتے ہوئے وہاں پر وارڈز بنائے جائیں اور ان جیسی سہولتیں دی جائیں۔

جناب والا! محکمہ جنگلات کے سلسلے میں گزارش ہے کہ محکمہ جنگلات کا صوبائی محکمہ بھی چل رہا ہے اور ضلعی حکومتوں کا بھی چل رہا ہے۔ یہ devolution میں کچھ خامیاں باقی ہیں جس کی وجہ سے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اب ڈیموں یا سڑکات کے ساتھ جو درخت ہیں وہ تو صوبائی محکمہ کی ملکیت ہیں اور وہاں پر جو جنگلات ہیں وہ ضلعی محکمہ کی ملکیت ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یا تو ضلعی محکمہ ختم کر دیا جائے یا پھر سڑکات اور نہروں کے ساتھ ساتھ جو درخت ہیں وہ بھی ضلعی محکمہ کو دے دیئے جائیں تاکہ ان کی دیکھ بھال اچھی اور مناسب ہو سکے۔

جناب والا! میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ضلعی نظام کے لئے 65 ارب روپے رکھا گیا ہے۔ کتنا ہی بہتر ہوتا کہ یہ سارا پیسا ہمارے پارلیمینٹیرینز کے ذریعے استعمال ہوتا۔ اگر یہ سارا نہیں تو کم از کم اس میں سے 10 ارب روپیہ صوبائی اسمبلی کے اراکین کی مرضی سے ترقیاتی سکیمیں لے کر استعمال کیا جاتا۔ میری یہ تجویز ہے کہ پچھلی دفعہ بھی ہمیں جو 50/50 لاکھ روپیہ دیا گیا تھا وہ ہمارے پسماندہ علاقوں کے لئے اتنا کم ہے کہ وہ علاقے میں ترقی کی بجائے لڑائیوں کا باعث بن رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہمارے لئے خصوصی طور پر ترقیاتی سکیموں کی منظوری دی جائے اور یہاں سے اس کے لئے خصوصی فنڈز دیئے جائیں۔ یہاں ایم پی ایز کی سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے سے بھی میں گزارش کرتا ہوں کہ ان سے منظوری لیتے ہوئے اسے آگے چلایا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے علاقے میں ایک ائیر پورٹ بننا شروع ہوا تھا لیکن پچھلے دور میں

وہ بند کر دیا گیا۔ میری گزارش ہے کہ اس ائیر پورٹ کی تعمیر دوبارہ شروع کرائی جائے۔

جناب سپیکر! اب آبپاشی کے نظام کے سلسلے میں چھوٹی سی گزارش کروں گا کہ آبپاشی کا نظام وہ نظام ہے جو انگریزوں سے ہمیں ورثہ میں ملا اور شاید ہمیں دو ہی اچھے نظام ملے تھے جن میں سے ایک نہری نظام تھا اور دوسرا ریلوے کا نظام۔

جناب سپیکر: پلیز ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

چودھری جاوید احمد: جناب! میں تھوڑا سا ٹائم اور لوں گا۔

جناب والا! ہمارے ہاں درخت نہروں سے غائب ہو چکے ہیں جس سے نہ صرف خوبصورتی متاثر ہوئی ہے بلکہ ماحولیات پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ درختوں کے نہ ہونے سے ہمارے علاقے میں بارشیں کم ہو گئی ہیں' زمینیں خراب ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ نہروں کے ساتھ ساتھ شیشم و کیکر کے درخت لگانے کے ساتھ ساتھ پھل دار درخت بھی لگائے جائیں تاکہ ہم پھل ایکسپورٹ بھی کر سکیں۔

جناب سپیکر! یہاں میں ہائیڈل پاور کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس جو وسائل دستیاب ہیں ان کا استعمال بہترین انداز میں ہونا چاہئے۔ چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کا ذکر تو ہوا۔ کاش! کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا بھی ذکر ہوتا اور اس سلسلے میں ضروری اقدامات اٹھائے جاتے۔ یہ منصوبہ وہ منصوبہ ہے جو پاکستان کی خوشحالی کا ضامن ہے۔ اس سلسلے میں' میں نے پرسوں 18 جون کو ایک discussion سنی جس میں الٰہی بخش سومرو اور قمر الزمان شاہ صاحب انڈس ٹیلی ویژن پر فرما رہے تھے۔ اس میں پنجاب کے حوالے سے بہت سی ایسی ناگوار باتیں بھی تھیں کہ شاید پنجاب استحصال کر رہا ہے۔ جب میں نے یہاں سے فون پر انہیں کاؤنٹر کیا' ان کے live programme میں شرکت کی تو پھر وہ defensive پر آ گئے۔ سندھ کے عوام کو یا ملکی عوام کو حقائق سے پوری طرح آگاہ نہیں کیا جا رہا۔ اس حوالے سے میں حکومت سے ایک تو یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس کے لئے مؤثر طور پر کوئی

پالیسی بنائیں تاکہ ہم پاکستان کی عوام اور بالخصوص صوبہ سندھ کی عوام کو قائل کر سکیں کہ کالا باغ ڈیم پاکستان کی خوشحالی کا ضامن ہے۔ یہ خوشحالی کا منصوبہ ہے اس سے کسی کا استحصال نہیں ہے۔ اس حوالے سے ہمیں اگر اس کا نام بھی بدلنا پڑتا ہے تو اس کا نام پاکستان ڈیم یا سرحد ڈیم یا سندھ ڈیم رکھ دیں۔ میری تجویز ہے کہ ہمیں پنجاب اسمبلی سے پارلیمانی وفد دوسرے صوبوں میں بھیجنا چاہیئں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ چودھری صاحب! کافی ٹائم آپ نے لے لیا ہے۔

چودھری جاوید احمد، جناب! صرف ایک منٹ، زیادہ نہیں لوں گا۔ میرے ضلع میں سے باقی کسی ممبر نے نہیں بولنا، kindly اگر ان کا ٹائم بھی مجھے دے دیں اور چودھری صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں میں ان سے اجازت لے کر ان کا ٹائم لے لیتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، پلیز۔ ذرا جلدی کر لیں۔ آپ ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

چودھری جاوید احمد، جناب والا! میں اس حوالے سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب کو انڈس چینل کی طرح پنجاب چینل بھی بنانا چاہئے جہاں بیٹھ کر ہم پنجاب کے حقوق کا تحفظ کر سکیں اور باقی صوبوں کی عوام کو بتا سکیں کہ استحصالی طبقہ کہیں بھی ہو، اگر وہ سندھ میں ہے تو پنجاب میں بھی ہے لیکن یہ زیادہ نہیں ہوتا۔ ہمیں انہیں باور کرانا ہے کہ پنجاب کسی کا استحصال نہیں کر رہا بلکہ پنجاب اپنے حصے کی قربانی دے رہا ہے۔ سندھ کا قابل کاشت رقبہ ایک کروڑ 10 لاکھ ایکڑ ہے، پنجاب کا اڑھائی کروڑ ایکڑ ہے لیکن پنجاب سندھ سے برابر حصہ لے رہا ہے جبکہ سندھ پنجاب سے تین چار گنا زیادہ پانی لے رہا ہے۔ اس حوالے سے ہمیں باقی صوبوں کی عوام کو یہ بتانے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں آبپاشی کے حوالے سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے شہر پاکپتن کے دونوں اطراف میں دو نہریں پاکپتن نہر اور کھادر نہر ہے۔ اس کے 3/3 پل ہیں جہاں سے شہر کو entry ہے۔ ان تینوں پر محکمہ نہر نے لکھ کر لگا دیا ہے کہ یہ پل قابل

آمد و رفت نہیں ہیں' یہ مخدوش ہیں لیکن کسی نے ان پلوں کو بنانے کا منصوبہ ابھی تک نہیں بنایا۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ ضلعی حکومتیں بنائیں اور کبھی کہا جاتا ہے کہ محکمہ نہر والے یا پانی دینے والے بنائیں۔ حکومت سے میری یہ گزارش ہے کہ ہمارے ان پلوں کو کوئی نیا منصوبہ دیتے ہوئے فوری طور پر اقدامات اٹھائے جائیں خدانخواستہ کوئی حادثہ یا کوئی انسانی المیہ نہ پیش آجائے۔

امن و امان کے حوالے سے میں اتنی گزارش کرتا ہوں کہ پولیس کے لئے 31 فیصد بجٹ بڑھایا گیا۔ ہمارے ضلع میں بھی پولیس کے ضلع کو بنے 13 سال ہوئے ہیں لیکن وہاں پر ابھی تک پولیس لائن نہیں بنی۔ اس دفعہ صرف اور صرف 10 لاکھ روپیہ رکھا جا رہا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس رقم کو بڑھایا جائے اور ایک دو سال میں اس پولیس لائن کو مکمل کرایا جائے۔ اس حوالے سے پولیس لائن کو بناتے ہوئے تو ہمیں دس سال اور لگیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ چودھری صاحب!

جناب غلام محی الدین چشتی: جناب والا! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب غلام محی الدین چشتی: جناب والا! چودھری جاوید صاحب نے ائیر پورٹ کا بتایا ہے۔ میرا ضلع وہاڑی ہے میں وزیر خزانہ صاحب سے عرض کروں گا کہ وہ یہ نوٹ کریں کہ وہاں پر پیپلز پارٹی کے دور میں ضلع پاک پتن شریف میں ائیر پورٹ منظور ہوا۔ اس سے ضلع وہاڑی' ضلع ساہیوال' ضلع اوکاڑہ اور ضلع پاک پتن یہ سارے مستفید ہوتے ہیں۔ اگر وہاں ائیر پورٹ بنے تو یہ عوام کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ ہمارے قریب کوئی ائیر پورٹ نہیں ہے۔ اگر وہ ائیر پورٹ بن جائے تو وہ سب کے لئے بہتر ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ مہربانی۔

**چودھری جاوید احمد:** جناب والا! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اتنا ٹائم دیا۔ میں آخر میں صرف اتنی عرض کرتا ہوں کہ ہماری طرف ایک ششماہی نہر چلتی ہے' اس کو سالانہ بنیادوں پر چلانے کے لئے اسے سالانہ پانی وافر مقدار میں مہیا کیا جائے کیونکہ ہمارے ہاں underground water table بہت نیچے چلا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ میں آخر میں اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے پر وزیراعلیٰ صاحب اور ان کی ٹیم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں' خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ موجودہ حالات میں شاید اس سے بہتر نہیں ہو سکتا تھا اور امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بہتر منصوبہ بندی کرتے ہوئے اپنے وسائل کو بہترین انداز میں استعمال کرتے ہوئے اپنے علاقے و صوبے کے لئے ہم مل کر اس کو ترقی و خوشحالی کی طرف چلانے کے لئے کام کریں گے۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** شکریہ۔ چودھری محمد عظیم گھمن!

**چودھری محمد عظیم گھمن:** جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کا موقع فراہم کیا۔ بجٹ 2003-04 کے حوالے سے وزیر خزانہ صاحب کی توجہ اپنی صرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ گورنمنٹ پنجاب نے اور بالخصوص وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب نے زرعی ٹیوب ویلوں کے اوپر سبسڈی 33 فیصد دینے کا جو اعلان فرمایا ہے اس میں ایک technical وجہ سے جو پچھلے بلوں کے اندر زمینداروں کو جس چیز کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نے تو 33 فیصد تک چھوٹ دی ہے لیکن بیوروکریسی کی وہی ہیرا پھیریاں کہ وہ اس میں سے کتنے سیل ٹیکس لگاتے ہیں اور سیل ٹیکس لگانے سے وہ سبسڈی 33 فیصد نہیں رہ جاتی' وہ 22 فیصد رہ جاتی ہے۔ اس بات کو خاص طور پر نوٹ کریں اور اس کا ازالہ فرمائیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب وزیراعلیٰ کے دوسرے اقدامات جو زراعت کے حوالے سے ہیں وہ قابل صد تحسین ہیں۔ میں نے پچھلے پانچ سات سال کے اندر دیکھا ہے کہ گورنمنٹ جو بھی اعلان کرتی

تھی اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا تھا۔ تاریخ میں پہلی بار وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا تھا کہ زمیندار سے گندم کا دانہ دانہ خریدیں گے اور پوری قیمت پر خریدیں گے اور وہ وعدہ وزیراعلیٰ صاحب نے پورا کر کے دکھایا۔ وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہاں پر پہلے اپوزیشن کے ممبران فرما رہے تھے کہ آپ تعریفیں کرتے کرتے تھکتے نہیں۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو حقیقت ہوتی ہے اس کو بیان کرنے میں کوئی عیب نہیں' حقیقت جو حقیقت ہوتی ہے بیان ہو کر رہتی ہے۔ وہ کسی نہ کسی صورت میں' کسی نہ کسی رنگ میں بیان ہو کر رہتی ہے اور سامنے آتی رہتی ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ آپ نے پچھلے 10 سال کے اندر ترقیاتی بجٹ میں صرف 110 ارب روپے کا اضافہ کیا اور جبکہ ہمارے وزیراعلیٰ چودھری پرویزالٰہی صاحب نے صرف 6 مہینوں کے اندر 10 ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ میں اضافہ کیا۔ یہ ایک خوش آئند بات ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں سمجھتا ہوں کہ زراعت کے حوالے سے یہاں پر کافی دوستوں اور ہماری بہنوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا' وہی باتیں بار بار سامنے آتی ہیں۔

میں تعلیم کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ تعلیم کے لئے وزیراعلیٰ صاحب نے اور ہماری حکومت نے بہت زیادہ فنڈز رکھے ہیں لیکن میں آج اس فورم پر کھڑے ہو کر یہ کہتا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب نے اپنی ذمہ داری تو پوری کر دی کہ ہماری حکومت نے ' وزیر خزانہ صاحب نے متوازن بجٹ پیش کر دیا لیکن اس پر عملدرآمد کے لئے' کوئی بھی قوم اور ملک اس وقت تک ترقی نہیں کرسکتا' آپ کی وساطت سے' اس ہاؤس کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جب تک آپ امانت اور دیانت کو اپنا شعار نہیں بنائیں گے اس وقت تک آپ کے یہ تمام منصوبے ادھورے رہیں گے۔ آپ کو سب سے پہلے ان باتوں پر ترجیح دینی ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تعلیم کے حوالے سے اتنا فنڈ رکھا گیا ہے کہ تاریخ میں پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ آپ اس پر عملدرآمد کروائیں گے اور جب آپ کے اس فنڈ سے سکول اور کالج بنیں گے'

تعلیمی ادارے معرض وجود میں آئیں گے' کمرہ جات بنیں گے اور چار دیواریاں بنیں گی اسی لئے تو یہ لوگ آپ سے خائف ہیں کہ ان کے پاس اتنے فنڈز آگئے ہیں اور آنے والے دو سالوں میں یہ چاہتے ہیں کہ یہ اسمبلیاں نہ چل سکیں۔ اسی لئے یہ رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں اور یہ ان کی سوچ ہے۔ آپ مہربانی فرما کر جلد از جلد اس پر عمل درآمد کروائیں۔ آبپاشی کے حوالے سے میں عامر سلطان چیمہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ پچھلے 6 مہینوں کے اندر ان کی کارکردگی اپنے شعبے کے حوالے سے بہتر رہی ہے اور انہوں نے اپنے شعبے کی ترقی کے لئے دن رات کاوش کی ہے۔ اسی طرح ہمارے دوسرے وزراء صاحبان بھی اپنی اپنی جگہ پر سرگرم عمل ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں آخر میں ایک بات کرنا چاہوں گا اور وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کرنی چاہوں گا' بات تو بہت تلخ ہے' شور بھی پڑنے کا اندیشہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم تو گھر گھر جا کر بھیک مانگنے کی طرح لوگوں سے ووٹ مانگتے رہے ہیں۔ یہ ہماری بہنیں آج اللہ کے فضل و کرم سے' اللہ کی مہربانی سے اور اللہ کی کرم نوازی سے اور ہماری مہربانی سے اس اسمبلی میں بیٹھی ہیں' ان کے فنڈز ختم کرکے تمام ایم پی ایز کو دیئے جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر مظفر علی شیخ صاحب!

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آخر تین دن کے انتظار کے بعد آپ نے کرم نوازی فرما دی۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں نے آپ کا پرسوں بھی نام پکارا تھا۔ آپ تشریف نہیں رکھتے تھے۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: آپ کا بہت بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو مجھے آج جس بجٹ پر اظہار خیال کرنا ہے۔ میں کیوں نہ اس کو ایک انقلابی بجٹ کہوں اور کیوں نہ اس پیش کرنے والے نوجوان کو اور بلند حوصلہ آدمی کو خراج تحسین پیش کروں۔ میری مراد جناب حسنین بہادر دریشک صاحب سے ہے اور ہمارے جواں ہمت' عزم والے وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی

صاحب کی مشاورت کے ساتھ' ان کی قیادت میں جو آج بجٹ پیش کیا گیا ہے کاش کہ میرے اپوزیشن والے ساتھی یہاں بیٹھے ہوتے تو میں ان کو بتاتا کہ آج وہ جو issues لئے پھرتے ہیں ان کے نزدیک وردی اور ایل۔ایف۔او کا مسئلہ بہت بڑا مسئلہ ہے تو میں ان کو بتاتا کہ ہمارے معاشرے میں جہاں پر کروڑوں کی تعداد میں غریب لوگ بستے ہیں ان کو کسی وردی اور کسی ایل۔ایف۔او سے کوئی غرض نہیں ہے۔ ان کے سامنے تو بڑے بڑے عفریت بیٹھے ہوئے ہیں کہ جو اپنی خُون آشام زبانیں کھولے' جبڑے وا کئے ہوئے' جن کا نام جہالت اور غربت ہے' ان کو نگلنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ یہ ان کے سب سے بڑے مسائل ہیں۔ آج اس بجٹ میں ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے ہماری قوم کو رعائتیں دی ہیں اور ان پر احسانات کئے ہیں۔ کسی بھی معاشرے کی ترقی میں اس ملک کی معیشت' مروجہ زراعت' تعلیم اور صحت کا سب سے زیادہ عمل دخل ہوتا ہے۔ کوئی بھی ویلفیئر سٹیٹ جہاں پر حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے عوام کو تعلیم اور صحت کی بہتر سہولیات دے سکیں اس میں آج میری حکومت100 فیصد کامیاب رہی ہے۔ ہمارا ملک چونکہ بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے تو زراعت کے حوالے سے میرے سارے ساتھیوں نے انتہائی خوبصورت اعداد و شمار پیش کئے ہیں اور زرعی حوالے سے ہماری گورنمنٹ نے جو کچھ کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔

جناب والا! بجٹ پر میرے ساتھیوں نے بہت کچھ کہا ہے تو میں اپنے آپ کو صرف ایک دو dunensions پر ہی concentrate کروں گا۔ چونکہ میرا فیلڈ میڈیسن ہے۔ میڈیسن کے حوالہ سے میں زیادہ توجہ مرکوز رکھوں گا اور اس کے لئے میں ڈاکٹر طاہر جاوید صاحب کا دلی طور پر مشکور ہوں اور ان کی ہمت کی داد دیتا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ پچھلے دنوں انہوں نے کس طرح بیوروکریسی کے بڑے بڑے پہاڑوں کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا مؤقف منوایا ہے اور میرے اس معاشرے کی غریب اور سہولتوں سے محروم کمیونٹی کے لئے اور equally ڈاکٹروں کے حقوق کے لئے جس طرح آواز اٹھائی ہے اس پر میں ان کو سلام پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج میرے اس پنجاب کو جو سب سے بڑا مسئلہ صحت کی سہولتوں کے لحاظ سے درپیش ہے وہ ایک عفریت کی طرح پھیلی ہوئی Hepatitis کی وبا ہے۔ میں بڑے وثوق کے ساتھ بات کر رہا ہوں اور اپنے تمام معزز اراکین اسمبلی کے سامنے یہ بات کرنے سے جھجک محسوس نہیں کروں گا کہ ہمارے اس 371 اراکین کے معزز ایوان میں اس وقت بھی اعداد و شمار کے مطابق' چاہے ان اراکین کو علم ہے یا نہیں' ہمارے درمیان میں تقریباً 25 سے لے کر 26 اراکین اسمبلی اس وقت ہیپاٹائیٹس کے مریض ہیں۔ اگر میری بات پر اعتبار نہیں ہے تو کسی بھی سطح پر Hepatitis-B & C کے ٹیسٹ کروانے کا یہاں پر بندوبست کر دیا جائے اور اگر 26 اراکین اسمبلی سے کم Hepatitis کے مریض ثابت نہ ہوں تو مجھے کسی بھی کٹہرے پر لا کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ یہ جناب سپیکر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ٹیسٹ کروائیں۔
(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آپ اپنا بیان جاری رکھیں۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! یہ ملک کے نامور ترین ہیپاٹالوجسٹ' گیسٹرو انٹالوجسٹ اور ایپی ڈمیالوجسٹ صاحبان کی رائے ہے کہ ہمارے پاکستان میں Hepatitis B & C کے کم از کم سات سے لے کر آٹھ فیصد تک یہ general prevalence ہے اور یہ ایک بہت بڑی فکر ہے۔ آج میں بجٹ میں دیکھتا ہوں تو ایڈز کے کنٹرول کے لئے آٹھ کروڑ سے اوپر کی رقم مختص کی گئی ہے----

ملک احمد سعید خان (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ملک احمد سعید خان (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے ابھی کہا ہے کہ ہمارے پنجاب اسمبلی کے اندر کم از کم 26 افراد ایسے ہوں گے جو Hepatitis کے مریض ہوں گے۔ میں ڈاکٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ جیسے رحمت اور زحمت کے دو فرشتے

ہوتے ہیں اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے زحمت کا کردار ادا کیا ہے اور ہمارے منسٹر ڈاکٹر جاوید صاحب رحمت کے فرشتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور kindly اپنے الفاظ کو واپس ہیں تاکہ اسمبلی کے اندر کسی قسم کی بدمزگی نہ پیدا ہو۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب والا میں نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں اس سے میرا کسی کو frighten کرنے کا مقصد نہیں ہے بلکہ میں ایک ایسے عفریت کی بات کر رہا ہوں کہ جو ہمارے گھروں کے گھر تباہ کر رہا ہے' ہمارے محلوں کے محلوں کو لپیٹ رہا ہے لیکن میں اس کے مقابلے میں جو اصل تقابل کرنا چاہ رہا تھا وہ ایڈز کے ساتھ کرنا چاہ رہا تھا کہ جتنی بھی غیر ملکی ایجنسیاں ہیں وہ ہمارے ملک میں ایڈز کے لئے بہت زیادہ پروگرام دے رہی ہیں' بہت زیادہ امداد دے رہی ہیں۔ ہمارے اس ملک میں بھی ایڈز کے لئے آٹھ کروڑ سے اوپر کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جبکہ ایڈز کی prevalence ہمارے ملک میں جس کے صحیح اعداد و شمار نہیں ہیں وہ 0.03 فیصد سے زیادہ نہیں ہے' tuberculosis کی prevalence ہمارے ملک میں ایک سے لے کر دو فیصد سے زیادہ نہیں ہے اور ایسی بیماری Hepatitis کی شکل میں کہ جس کا نہ کوئی مؤثر علاج ہے' اگر علاج بھی ہے تو بہت مہنگا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اس کے لئے ہمارے اس بجٹ میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میرا اس بیماری کے متعلق زیادہ stress دینے کا یہی مطلب ہے کہ ایسی بیماری کہ جو ہمارے گھروں کو' سربراہوں کو اور ہمارے بچوں کو متاثر کر رہی ہے' ہمارے معاشرے میں غربت پھیلا رہی ہے' ہمارا بہت سارا قیمتی زرمبادلہ ضائع کروا رہی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ Hepatitis کے متعلق جیسا کہ لاہور میں پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی بنا ہوا ہے اور بیماریوں کے متعلق tuberculosis کی ریسرچ اور اس کے علاج

کے متعلق ادارے بنے ہوئے ہیں ایسی بیماری جو بڑی تیزی کے ساتھ معاشرے میں پھیل رہی ہے اس کے لئے ریسرچ سنٹرز بنائے جائیں اور اس کے متعلق مریضوں کو جتنا ہو سکتا ہے سہولیات فراہم کی جائیں۔

جناب سپیکر! تعلیم کے لئے میں یہ عرض کروں گا کہ جو وزیر خزانہ صاحب نے تعلیم میں 341 فیصد بجٹ کا اضافہ کیا ہے وہ اتنا زیادہ قابل تحسین ہے کہ میں جتنی بھی تعریف کروں کم ہے۔ تعلیم پر چھ ارب روپے مختص کرنا ایک بہت بڑا قدم ہے۔ آج دنیا کی سپر پاورز جو آج پوری دنیا میں دادا گیری کر رہی ہیں' چھوٹی اقوام کو نگلنے کی کوشش کر رہی ہیں تو کیا ان کے سینے زیادہ چوڑے ہیں؟ کیا ان کے بازو زیادہ لمبے ہیں؟ کیا ان کی آبادیاں زیادہ ہیں؟ نہیں۔ وہ سپر پاور اس وجہ سے ہیں کہ ان میں تعلیم کی ratio زیادہ ہے' ان میں ٹیکنیکل تعلیم زیادہ ہے' ان میں سائنس کا فروغ زیادہ ہے جس کی بناء پر وہ آج میزائل بنا رہے ہیں' جس کی بناء پر laser-guided ہتھیار بنا رہے ہیں اور غریب عوام کے اوپر اپنی بالا دستی کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ تعلیم کے فروغ کے لئے آج وزیر خزانہ صاحب نے فنڈز مختص کئے ہیں' ہمارا illiteracy rate یہاں پر بہت زیادہ ہے اس کو کم کرنے کے لئے وہ کام آئیں گے۔ اس کے لئے میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

(اس موقع پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! میرا ضلع حافظ آباد ہے جہاں سے میں منتخب ہو کر آیا ہوں۔ ایک انتہائی پسماندہ ضلع اور شہر ہے۔ میرے ضلع میں کوئی قابل ذکر انڈسٹری نہ ہے۔ زراعت کی حالت بھی دگرگوں ہے۔ میرا ضلع حافظ آباد چاول کو پیدا کرنے میں پورے پاکستان نہیں بلکہ پوری دنیا میں ایک مقام رکھتا ہے جس کی بناء پر وہ ملک کو انتہائی خطیر زرمبادلہ لا کر دیتا ہے لیکن وہاں کے عوام کی یہ حالت ہے کہ نہ ان کو مناسب طور پر تعلیم کی سہولتیں میسر ہیں' نہ ان کو صحت کی سہولتیں میسر ہیں اور نہ ان کی معاشی حالت بہتر ہے۔ پورے ضلع حافظ آباد کی (لاکھ کی آبادی میں ایک لڑکیوں کا کالج ہے اور ایک لڑکوں کا کالج ہے وہ بھی صرف بی اے تک

محدود ہے۔ میں جناب کی وساطت سے وزیر خزانہ صاحب سے یہ التماس کروں گا کہ میرے ضلع حافظ آباد میں لڑکیوں کے کالج کے لئے ایم اے اور ایم ایس سی کی کلاسز کا اجراء فرمایا جائے تاکہ میری وہ بچیاں اور میری وہ بہنیں جن کو حافظ آباد شہر سے لاہور آ کر پڑھنا پڑتا ہے ان کو حافظ آباد میں ہی تعلیم کی سہولتیں میسر آ سکیں۔ میرے ضلع حافظ آباد کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال انتہائی کسمپرسی کی حالت میں ہے۔ ایک مریض نے مجھے ٹیلی فون پر شکایت کی کہ میری بیوی کو بلڈ پریشر کی بیماری ہے اور کوئی ڈاکٹر چیک نہیں کرتا۔ آپ یقین کریں کہ جب میں اس مریض کی شکایت پر ہسپتال گیا تو وہاں پر دیکھا کہ مریض کے بلڈ پریشر کا چارٹ میں کوئی اندراج نہیں تھا۔ میں نے سٹاف نرس کو بلا کر پوچھا کہ آپ نے اس کا بلڈ پریشر چیک کیوں نہیں کیا جبکہ یہ بلڈ پریشر کی مریضہ ہے؟ تو انہوں نے کہا ہمارے پورے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ایک بھی بی پی آپریٹس نہیں ہے۔ یہ بات ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ جب میں نے آکسیجن سلنڈرز کا پتا کیا تو وہ بھی نہیں تھے۔ وہ کہنے کو تو ایک THQ ہسپتال ہے لیکن وہاں پر سہولتیں بالکل نہیں ہیں۔ میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے ضلع حافظ آباد کو خصوصی طور پر گرانٹس دی جائیں۔

ہمارے گوجرانوالہ سے پنڈی بھٹیاں 80 کلومیٹر سڑک کا ایک ٹوٹا ہے۔ وہ ایک بہت لمبی سڑک ہے گوجرانوالہ سے سرگودھا جانے کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے جو کہ حافظ آباد سے گزر کر جاتا ہے۔ آپ یقین کریں اور میں آپ کو دعوت دیتا ہوں وزیر تعمیرات و مواصلات کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ تشریف لائیں اور گوجرانوالہ سے پنڈی بھٹیاں تک ایک دفعہ سفر کر کے دیکھ لیں تو میں ان کی ہمت پر دیگیں چڑھا دوں گا۔

جناب محمد اعجاز شفیع، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے یہ جو "ٹوئے" کا لفظ بولا ہے یہ لفظ غیر پارلیمانی ہے اسے کارروائی سے حذف کروا دیں۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا مقصد یہ نہیں تھا جو آپ سمجھ رہے ہیں۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں اپنے معزز دوست کی تعریف کرتا ہوں کہ وہ کس لفظ کو کہاں پر لے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اصل میں لفظ کی بات نہیں ہے' اپنی اپنی سمجھ کی بات ہوتی ہے۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر مواصلات و تعمیرات سے گزارش کروں گا کہ اس ADP میں انہوں نے گوجرانوالہ سے حافظ آباد کے اس سڑک کے ٹوئے کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی ہے۔ (قہقہے)

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ ٹوئے کا لفظ دوبارہ بولا گیا ہے اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی آواز نہیں آ رہی' آپ زور سے بولیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ ٹوئے کا لفظ دوبارہ بولا گیا ہے اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا مقصد ہے کہ چھوٹی سی سڑک۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! اردو ادب میں یہ ایک باقاعدہ لفظ ہے جیسا کہ "آسمان کا ٹوٹا"۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: آسمان کا ٹوٹا نہیں ہے یہ لفظ آسمان سے ٹوٹا ہے۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں آپ کو فیروز سنز کی اردو لغت سے یہ لفظ دکھا سکتا ہوں۔ "آسمان کا ٹوٹا"

جناب ڈپٹی سپیکر، آسمان سے ٹوٹا ہے نہ کہ آسمان کا ٹوٹا ہے۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! وہ "آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا" ہوتا ہے۔ یہ آسمان کا ٹوٹا اور ہے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! اگر میرے اس دوست کو ٹوٹے کا لفظ اچھا نہیں لگتا تو میں اس ٹوٹے کے لفظ سے دستبردار ہوتا ہوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! چونکہ یہ جھگڑا ایک سڑک کے حصہ کے بارے میں ہے اور یہ طول پکڑ رہا ہے۔ میرے خیال میں اس کو ٹیکنیکل لحاظ سے سڑک کا ایک ٹوٹا ہوا حصہ کہہ لیا جائے تو یہ ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! اگر اس "ٹوٹے" کے لفظ سے میرے محترم بھائی۔۔۔(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔ آپ اس point کو چھوڑیں اور مزید وضاحت کریں۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں اس ٹوٹے کے لفظ کو چھوڑتا ہوں۔۔۔(قہقہے)

وزیر مال ریلیف و اشتمال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں۔

وزیر مال ریلیف و اشتمال: جناب سپیکر! سب سے پہلے وزیر مواصلات و تعمیرات ان کو بتائیں کہ وہ ان کے ساتھ اس ٹوٹے پر سفر کریں گے یا نہیں؟ (قہقہے)

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اصل میں معزز رکن یہ فرما چکے ہیں کہ ان کا علاقہ چاول کی کاشت کے لئے مشہور ہے اور چاول مات بھی ہوتے ہیں اور

چاول میں ٹوٹا بھی ہوتا ہے میرے خیال میں یہ اس reference سے بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! اب یہ بات ثابت ہو گئی کہ ہمارے اتنے معزز وزیر صاحب نے بھی ٹوٹے کا لفظ استعمال کر لیا ہے تو اس کے باوجود کیونکہ میرے معزز رکن کی اس لفظ سے دل آزاری ہوتی ہے' میں یہ لفظ "ٹوٹا" استعمال کرنے پر معذرت چاہتا ہوں۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** You mean you withdraw your words

وزیر مال ریلیف و اشتمال: جناب سپیکر! اب ان کو یقین دہانی کرانی چاہئے کہ وہ ٹوٹا ضرور بنے گا۔(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اتنی رعایت تو ہونی چاہئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کے حلقہ نیابت میں سے ایک سڑک جو کہ حافظ آباد سے شیخوپورہ کو جاتی ہے وہ مکمل طور پر winding اور improvement کے لئے جناب وزیراعلیٰ پرویزالٰہی کے حکم پر رکھ دی گئی ہے جس سے حافظ آباد کا براستہ شیخوپورہ لاہور کا فاصلہ تقریباً 70 کلومیٹر کم ہو جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وہ سڑک انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال پایۂ تکمیل کو پہنچے گی میں ایک اور گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ گوجرانوالہ سے پنڈی بھٹیاں موٹر وے کی طرف اور گوجرانوالہ سے سیالکوٹ براستہ وزیر آباد تک یہ سڑکیں دفاعی اہمیت بھی رکھتی ہیں جن کے لئے ہمارے وزیراعلیٰ صاحب کی طرف سے خصوصی احکامات ہیں۔ ان کو بہت ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جا رہا ہے اور یہ اسی سال پایۂ تکمیل تک پہنچ جائیں گی۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر مواصلات و تعمیرات کا انتہائی مشکور ہوں۔ دراصل میرا اس لفظ پر بار بار زور دینے کا مطلب بھی یہی تھا کہ یقین کریں کہ دفاعی لحاظ سے اور ویسے بھی transportation کے لحاظ سے گوجرانوالہ سے سرگودھا جاتے ہوئے

یہ سڑک اتنی اہمیت کی حامل ہے اور اس کو اتنی بری طرح سے پچھلے دور میں ignore کیا گیا تھا کہ اس کو ترجیحی بنیادوں پر ضرور بننا چاہئے۔ اس کے لئے میں وزیر مواصلات و تعمیرات چودھری ظہیر الدین خان صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ جو انہوں نے آج وعدہ فرمایا ہے کہ اس کو ترجیحی بنیادوں پر بنایا جائے گا تو میں رو کھڑی صاحب کا بھی انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے اس معاملہ میں نہ صرف میری راہنمائی فرمائی بلکہ کمال شفقت فرماتے ہوئے میری وکالت بھی کی' اس کا میں شکر گزار ہوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی' فرمائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! چونکہ یہاں پر roads کے بارے میں نشاندہی کی گئی ہے your excellency چونکہ روڈز کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے تو کچھ روڈز ایسی ہیں کہ وہ ضلعی حکومت کے preview میں آتی ہیں۔ میں گزارش کرتا چلوں کہ ضلعی نظام حکومت آنے کے بعد C&W roads repair میں سے 32 ہزار کلو میٹر devolve ہو چکی ہیں اور ان کے لئے نہایت ہی مناسب حصہ ٹیکنیکل آفیسر کا اور repairs کا اور maintenance کا ہمیشہ گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے انہیں دیا جاتا ہے اور اس کے لئے ایک 5th انجینئر جبکہ پہلے چار چیف انجینئر ہوتے تھے اب اس نئے پانچویں چیف انجینئر کو متعین کر دیا گیا ہے جنہیں چیف انجینئر مانیٹرنگ اینڈ سپورٹ سیل کہا جاتا ہے۔ اب بہتر مانیٹرنگ ہو گی اور بہتر معیار ہو گا اور ڈسٹرکٹ روڈز بھی جو اب تک خراب حالت میں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ بہتر اور ٹھیک ہو جائیں گی جبکہ provincial roads پر تو پہلے ہی کام ہو رہا ہے۔ شکریہ

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! آخری بات جو میں عرض کرنا چاہوں گا کہ میرے ضلع کی 9 لاکھ آبادی ہے اور اس ضلع میں پیدا ہونے والے چاول کو ایکسپورٹ کرنے کا

بہت اچھا بندوبست ہے اور اس چاول کو پوری دنیا میں سراہا جاتا ہے تو وہاں کے غریب لوگوں کی حالت کو بہتر کرنے کے لئے کوئی انڈسٹری نہیں ہے۔ کبھی یہاں پاور لومز کے چھوٹے چھوٹے یونٹ تھے لیکن بجلی کے بہت زیادہ rates ہونے اور خاصہ کی انڈسٹری میں بحران آنے کی وجہ سے وہ چھوٹے چھوٹے یونٹ نہ صرف بند ہو چکے ہیں بلکہ بہت زیادہ دگرگوں حالت میں ہیں۔ میں جناب کے توسط سے وزیراعلیٰ صاحب، وزیر خزانہ صاحب اور وزیر انڈسٹری صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ ہمارے ضلع حافظ آباد کو ڈیوٹی فری زون قرار دیا جائے تاکہ بڑے بڑے industrialist وہاں آ کر اپنی صنعتیں لگا سکیں جس کے ذریعے میرے علاقے کے عوام کی معاشی حالت بہتر ہو سکے۔

سب سے آخر میں یہ عرض کروں گا کہ وزیراعلیٰ صاحب اور ان کی ٹیم نے ایک ایسا انقلابی، خوبصورت اور انتہائی اچھا بجٹ بنا کر عوام کے سامنے پیش کیا ہے جس میں اربوں روپے مختص کئے ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ ان روپوں کو صحیح طریقے سے لگانے اور implementation کے لئے اور صحیح خرچ کے لئے آپ اس محاورے پر عمل کریں کہ " اولاد کو نوالہ دو سونے کا نظر رکھو شیر کی۔" آپ نے عوام کے لئے سونے کا نوالہ تو دے دیا ہے اور اس کے بعد اب یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ اپنے آفیسرز پر شیر کی نظر رکھئے تاکہ آپ کے عوام کے منہ میں سونے کا یہ نوالہ صحیح طرح سے جا سکے۔ بہت بہت شکریہ۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** Thank you. Now I give the floor to Ch Mumtaz Ali

چودھری ممتاز علی: شکریہ۔ جناب سپیکر! ہمارے ملک میں جمہوریت بحال ہو چکی ہے جس کے لئے ہم جنرل پرویز مشرف کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنا کام پورا کیا اور آج اس جمہوریت کے ذمہ دار ہم لوگ ہیں۔ عوام نے ہمیں اپنے اور اپنے علاقے کے مسائل کے لئے یہاں بھیجا اور دو تین سال بعد آج یہ بجٹ اس اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ میں اپنے ہر دلعزیز وزیراعلیٰ اور وزیر خزانہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے پنجاب کے حالات

اور عوام کی خواہشات کے مطابق ٹیکس فری بجٹ پیش کیا ۔ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں کسی حکومت نے عوام کو اتنا زیادہ ریلیف نہیں دیا۔

تعلیم کے شعبے میں پانچویں جماعت تک مفت تعلیم' نصابی کتب کی مفت فراہمی۔ ڈسکہ کے بارے میں یہ عرض کروں گا شاید وزیر تعلیم یہاں موجود نہیں ہیں کہ ہمارے شہر ڈسکہ کی آبادی اس وقت تقریباً دو لاکھ ہے جبکہ یہاں صرف دو گرلز اور دو بوائز ہائی سکول ہیں ۔ تعلیم مفت ہونے کی وجہ سے لوگ سرکاری سکول میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن وہاں جگہ نہیں ہوتی ۔ میری گزارش ہے کہ وہاں ایک اور ہائی سکول منظور کیا جائے ۔

ہیلتھ کے سلسلے میں ہماری حکومت نے سات ارب 86 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا ہے ۔ تحصیل ڈسکہ کی آبادی 15 لاکھ افراد پر مشتمل ہے جبکہ تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ڈسکہ کی حالت کھنڈر کی سی ہے ۔ چار پانچ سو مریض روزانہ وہاں آتے ہیں جن میں سے اکثریت کو وہاں دوائی میسر نہیں ہے۔

پہلی دفعہ حکومت نے چھوٹے زمینداروں اور غریب کسانوں کو ریلیف دیا۔ زرعی ٹیکس کا نفاذ پانچ ایکڑ سے بڑھا کر ساڑھے بارہ ایکڑ پر' زرعی قرضوں میں مارک اپ کی شرح 13 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد' زرعی ٹیوب ویلوں کو سستی بجلی فراہم کرنے کے لئے 33 فیصد سبسڈی' یہ ایسے اقدامات ہیں کہ جن پر ہمارے کسان اور عوام وزیراعلیٰ کے لئے دعا گو ہیں۔

ڈسٹرکٹ سیالکوٹ اور خاص طور پر تحصیل ڈسکہ پنجاب میں سب سے زیادہ ٹیکس ادا کرتا ہے ۔ یہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے سلسلے میں ہماری تحصیل کو نظر انداز کیا گیا جبکہ ڈسٹرکٹ سیالکوٹ کے لئے کوئی خاص فنڈز جاری نہیں کئے گئے۔ میری وزیر خزانہ سے التجاء ہے کہ اس ضلع کے لئے اور میری تحصیل کے لئے بھی کچھ خاص توجہ دیں ۔

ایوزیشن ارکان سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ عوام نے ہمیں اپنے اور علاقے کے مسائل کے حل کے لئے یہاں بھیجا۔ وہ یہاں پر موجود تو نہیں لیکن عوام کو اور ووٹروں کو

تو ایل۔ایف۔او کا کوئی علم نہیں اور آج تک کسی نے بھی ہم سے اس بارے میں کوئی سوال نہیں پوچھا۔ سوائے اپنے مسائل کے جو ان کے چھوٹے موٹے مسائل' ڈویلپمنٹ اور ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں ہوتے ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کیونکہ ہم اس اسمبلی میں ان کے ووٹوں ہی سے پہنچے ہیں۔ یہ مسئلہ جو وہ اوپر کر رہے ہیں یہ پنجاب اسمبلی کی حد تک نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارے صحافی بھائی بھی یہاں بیٹھے ہیں جنہوں نے ہماری حکومت کا موازنہ کرنا ہے کہ چھ ماہ میں اپوزیشن نے کیا کیا اور حکومت نے کیا کیا۔ حکومت نے عوام کو ریلیف دیا' کسانوں کے لئے ریلیف دیا' صحت کے سلسلے میں سب کچھ کیا اور تعلیم مفت کی۔ آخر میں دعا گو ہوں اپنے وزیراعلیٰ کے لئے کہ خدا انہیں ہمت' صحت اور عزت دے۔

Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ ماہا راجہ ترین صاحبہ!

محترمہ ماہا راجہ ترین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکر ہے کہ آخر کار میری باری بھی بجٹ پر بحث کے لئے آئی۔ سب سے پہلے تو میں ایک عوامی بجٹ پیش کرنے پر عوامی وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پنجاب کے عوام کے لئے ریلیف کا جو پیکج دیا ہے۔ This was very badly needed اس کے بعد میں شکر گزار ہوں جناب حسنین بہادر دریشک صاحب کی کہ ان پر چودھری پرویز الٰہی صاحب نے جو trust repose کیا تھا وہ اس پر پورے اترے ہیں۔ ایک عمدہ اور ٹیکس فری بجٹ اور ایک ایسا شارٹ ٹرم impact والا بجٹ لے کر آئے ہیں جس میں کوئی بڑے بڑے نعرے نہیں لگائے گئے کہ ہم دس سال میں یہ کر دیں گے اور بیس سال میں وہ کر دیں گے بلکہ ایک short term development کا بجٹ ہے جس میں development related اور growth سے impact related infrastructure پر بات کی گئی ہے۔ اس بجٹ میں human development index میں improvement لانے کے لئے' اہمیت کے حامل شعبہ جات زندگی مثلاً تعلیم'

صحت' امن عامہ پر خصوصی طور پر توجہ دی گئی ہے۔ اس بات کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ تعلیم کے شعبہ میں مجموعی طور پر 341 فیصد کی increase دیکھی گئی ہے۔ خاص طور پر پنجاب کے کچھ اضلاع میں وظائف کا جو پروگرام شروع کیا گیا ہے' جس میں طالبات کو وظائف دیئے جائیں گے۔ This is very good and positive step. اس کے علاوہ فنی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے TEVTA کے نام سے ایک organization بنائی گئی ہے۔ اس میں پنجاب کے لوگوں کو دو کیشنل ٹریننگ مہیا کی جائے گی۔ This is also highly commendable

جناب والا! اسی طرح human development index کے حوالے سے دوسرا اہم شعبہ صحت کا ہے۔ صحت کے شعبے میں 7- ارب سے زیادہ کی رقم رکھی گئی ہے جس میں پچھلے رواں مالی سال کی نسبت 14 فیصد کا increase دیکھا گیا ہے۔ آپریشن تھیٹرز میں استعمال ہونے والے equipments مہیا کرنے اور B.H.Us میں بنیادی سہولتیں مہیا کرنے کا ایک بہت قابل ستائش اقدام ہے۔ یہاں بیٹھے ہوئے پنجاب کے تمام نمائندوں کو علم ہے کہ پنجاب میں ہمارا بنیادی مسئلہ غربت کا ہے۔ غربت اور صحت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ پنجاب میں بسنے والے 65 فیصد غریب لوگ جب بیمار ہوتے ہیں تو تین تین ماہ تک بیمار پڑے رہتے ہیں۔ اپنی غربت کی وجہ سے علاج نہیں کروا سکتے۔ چنانچہ غربت اور افلاس کو مٹانے کے لئے زکوٰۃ اور بیت المال میں جو فنڈز رکھے گئے ہیں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ And I hope that this will go a long way in alleviating the poverty of this Province

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک اور اہم topic جس کی جانب وزیراعلیٰ پنجاب نے خصوصی طور پر focus کیا ہے' وہ امن و عامہ کا شعبہ ہے۔ اس کے لئے 31 فیصد فنڈز increase ہوئے ہیں یعنی 15 ارب' 77 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے' یہ بہت اہم ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وزیراعلیٰ دل سے یہ چاہتے ہیں کہ صوبہ پنجاب امن کا گہوارہ بن جائے۔

اسی لئے انھوں نے امنِ عامہ کو اہمیت دی ہے۔

جناب سپیکر! I will be failing in my duties اگر میں آج اپنے علاقے سے تعلق رکھنے والی عوام' لوگوں کی پسماندگی کا اظہار اس معزز ہاؤس میں نہ کروں۔ میرا تعلق ضلع چکوال سے ہے۔ جیسا کہ آپ سب کو علم ہے کہ پاکستان community of nations میں most under developed ملک ہے لیکن ضلع چکوال پورے پنجاب میں واحد ضلع ہے کہ جس میں صرف ایک ہی شہر ہے وہ بھی most under developed' قصبے کی طرح کی local look ہے تو اس کے لئے میری یہ درخواست ہو گی کہ وزیراعلیٰ پنجاب' جناب پرویز الٰہی ایک کمیشن appoint کریں جو جا کر اس قصبے کی حالت دیکھے کہ آیا وہ ضلع کا ہیڈکوارٹر کہلوانے کے لائق بھی ہے یا نہیں؟ میرے چکوال کی ایسی حالت کیوں ہے؟ میں اس کی history and background میں جانا چاہوں گی۔ 1985 میں جب یہ ضلع معرضِ وجود میں آیا تو ایک غیر منصفانہ تقسیم کے ذریعے' ایک سوچی سمجھی سازش کے ذریعے اتنے resourceful ضلعے سے سارا کچھ لے لیا گیا اور صرف mine mouth دوسری طرف ہونے کی وجہ سے سارا revenue ایک دوسرے ضلعے کو دے دیا گیا۔ پنجاب کا ایک اہم ضلع جس کی عوام نے فوج میں بہت زیادہ نمائندے بھیجے' یہ غازی اور شہیدوں کا ضلع ہے۔ یہاں پر رہنے والے لوگوں نے اپنے خون کی ندیاں بہائیں لیکن وہاں پر پانی کی ایک نہر بھی نہیں ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا نمک کا reserve' جسے ہم salt mine کہتے ہیں' اس کا 60 کلومیٹر کا حصہ ضلع چکوال میں fall کرتا ہے۔ محض mine mouth کی وجہ سے' ایک غیر منصفانہ تقسیم کے ذریعے سارا revenue ساتھ والے ضلعے کو دے دیا گیا۔ اس طرح پنجاب کا یہ اہم ضلع چکوال اپنا revenue کھو دیتا ہے اور اتنا rich ضلع ہونے کے باوجود بھی پسماندگی کا ایک نمونہ نظر آتا ہے۔ چکوال کی غربت میں دوسرا اہم sector یہ ہے کہ کوئلہ' جپسم' lime stone کے جتنے بھی reserves ہیں' دنیا کے one of the best reserves میرے ضلع چکوال میں ہیں اور آج تک اس ہاؤس میں کسی نمائندے نے یہ بات نہیں کہی کہ چکوال کی غیر منصفانہ

تقسیم ہوئی تھی اور معدنیات کے سارے resources چکوال میں ہونے کے باوجود ان کا revenue کسی دوسرے ضلع کو کیوں دیا جاتا ہے؟ جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کے توسط سے' آپ کی وساطت سے وزیراعلیٰ پنجاب سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ یہ غیر منصفانہ تقسیم جو کہ ماضی کی حکومتوں کی طرف سے ہمیں ورثہ میں ایک تحفہ ملا ہے اس کو ختم کیا جائے۔ مجھے افسوس ہے کہ آج اپوزیشن کے ممبران ہاؤس میں تشریف نہیں رکھتے' میں ان سے کہتی کہ ان کے لگے نعرے مار مار کر سوکھ جاتے ہیں۔ ان دو بھائیوں کی ٹیم جو جدہ میں جا کر منہ چھپا کر بیٹھ گئے ہیں' ان کے پاؤں چکوال کی عوام کے گلوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ ان کی وجہ سے آج بھی چکوال کے عوام سسک رہے ہیں۔ اگر رانا صاحب اِدھر موجود ہوتے تو میں بتاتی کہ یہ غیر منصفانہ تقسیم ان دو بھائیوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چکوال کی ریل کی پٹری بھی غائب ہو چکی ہے۔ قیام پاکستان سے پہلے وہاں ایک بھوپی بھنکی ٹرین آیا کرتی تھی' قیام پاکستان کے بعد ہمیں ان دو بھائیوں کی ٹیم کی طرف سے یہ تحفہ ملا کہ وہاں سے ریل کی پٹری بھی غائب ہو گئی اور اتفاق فاؤنڈری کا ایندھن بن گئی۔

معزز ممبران حزب اقتدار، شیم شیم۔

محترمہ مایا راجہ ترین، جناب والا! وہ اس قوم کے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کھا گئے ہیں۔ آج حالت یہ ہے کہ نہ تو وہاں ریل ہے اور نہ ہی ریل کی پٹری جبکہ یہاں پر کوئی بھی نمائندہ اس جانب توجہ نہیں دے رہا تو میں اس ہاؤس کے توسط سے' وزیر اعلیٰ اور وزیر قانون صاحب سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ اس غیر منصفانہ تقسیم کو review کیا جائے اور چکوال کا جو حصہ چکوال سے لے لیا گیا ہے وہ علاقہ حصہ واپس کیا جائے۔ شکریہ۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** Thank you Now I give the floor to Mrs Safia Javed Chaudhri

محترمہ صفیہ جاوید چودھری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بولنے کا موقع فراہم کیا۔ سب سے پہلے میں وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویزالٰہی اور وزیر خزانہ پنجاب' سردار حسنین بہادر دریشک کو ایک متوازن اور شاندار بجٹ پیش کرنے پر مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ بلاشبہ یہ ایک مثالی بجٹ ہے جس میں ہر شعبہ ہائے زندگی کے افراد کی جائز ضروریات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس پر نہایت سلیقے اور منصوبہ بندی کے تحت عمل کیا جائے۔ اگر عمل کی رفتار شفاف اور تیز ہو گی تو لوگ بہت جلد اس عوامی اور فلاحی بجٹ کے فوائد سے مستفید ہو سکیں گے۔

جناب سپیکر! اقوام کی ترقی کا انحصار تعلیم اور صحت پر منحصر ہے' جو قوم کی ترقی اور خوشحالی کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اپنی نئی نسل کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا اور انھیں صحت کی سہولیات مہیا کرنا ہمارے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اسی لئے موجودہ حکومت نے اس ضمن میں بہت سے ایسے اقدامات کئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم ترقی کی شاہراہوں پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ حکومت نے میٹرک تک مفت تعلیم اور پرائمری تک مفت نصابی کتب مہیا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ طالبات کے لئے ماڈل ہائی سکولوں کی تعمیر کے منصوبے بنا کر عوام کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔

جناب والا! ذہنی اور جسمانی طور پر معذور بچوں کو آج تک نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ ہماری حکومت نے انھیں تنہا نہیں چھوڑا۔ آئندہ مالی سال میں ان کی تعلیم و تربیت اور حوصلہ افزائی کے لئے sports facilities مہیا کی جائیں گی۔ اس عظیم مقصد کے لئے 40 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں تاکہ وہ احساس کمتری کا شکار نہ ہوں اور دوسرے normal بچوں کی طرح اپنی زندگی اچھے طریقے سے گزار سکیں اور ملکی ترقی میں حصہ لے سکیں۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق خواتین کو ہر شعبہ زندگی میں نمایاں اہمیت دی ہے جس کا منہ بولتا ثبوت آج اس ایوان میں اتنی تعداد میں خواتین کی موجودگی ہے۔ خواتین کی تعلیم کے ساتھ ساتھ انھیں کھیل اور ورزش کے مواقع

فراہم کرنے کے لئے sports stadium قائم کئے جا رہے ہیں۔چھوٹے شہروں میں بھی خواتین کے لئے الگ یونیورسٹیاں تعمیر کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! صوبائی معیشت میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویزالٰہی نے کسان بھائیوں کو بہت زیادہ ریلیف دیا ہے۔ گندم کے کاشتکاروں کو مقررہ قیمت 300 روپے فی 40 کلوگرام موصول ہوئی ہے۔ زرعی ٹیکس پر چھوٹ ساڑھے پانچ ایکڑ سے بڑھا کر ساڑھے بارہ ایکڑ کر دی گئی ہے۔ زرعی قرضوں پر مارک اپ کی شرح 13 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد کر دی گئی ہے۔ یکساں شرح آبیانہ فلیٹ ریٹ کا نفاذ اور زرعی ٹیوب ویلوں کو سستی بجلی فراہم کرنے کے لئے 33 فیصد سبسڈی دینے کے فیصلے انتہائی مؤثر ثابت ہوں گے۔

جناب سپیکر! غریب اور نادار افراد کی بحالی کے لئے زکوٰۃ فنڈ میں دو ارب روپے اور بیت المال کی مد میں ساڑھے پانچ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اس سے غربت کے خاتمے میں کافی مدد ملے گی لیکن میں اس سلسلے میں ایک تجویز پیش کرنا چاہوں گی کہ لوکل زکوٰۃ کمیٹی میں مستحقین کی تعداد دس کی پابندی ختم کرتے ہوئے مستحقین کی تعداد کے مطابق Area wise فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ بیوگان' نادار اور معذور افراد کی امداد ہو سکے۔ میری گزارش ہے کہ ماہوار گزارہ الاؤنس پانچ سو روپے سے بڑھا کر ایک ہزار روپیہ کیا جائے اور مستقل بحالی پیکیج کا دائرہ وسیع ہونا چاہئے تاکہ مزید زیادہ لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں حزب اختلاف سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ نعرہ بازی اور واک آؤٹ کرنے کی بجائے تعمیری تنقید کریں' اصلاحی تجاویز پیش کریں اور حکومت کے تعمیری کاموں میں اس کا ساتھ دیں جس کے لئے قوم نے انہیں منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا ہے۔ ہمیں ترقی کے گراف کو بلند کرنے کے لئے مثبت انداز فکر اور معیاری سوچ اپنانا ہو گی۔ اب میں اس شعر کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کرتی ہوں۔

یہ ہم تھے جو کل آئے تھے ظلمت کے مقابل
ہم کل بھی اندھیروں کو فنا کر کے رہیں گے
(نعرہ ہائے تحسین)

**MR DEPUTY SPEAKER:** Thank you. Now I give the floor to Sardar Meer Badshah Khan Qaisrani.

سردار میر بادشاہ خان قیصرانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ مجھے آج خواجہ غلام فرید سائیں کا ایک شعر یاد آ رہا ہے:

دردان دی ماری دکھڑی علیل اے
نندا نہیں کوئی دکھاں دی اپیل اے
(نعرہ ہائے تحسین)

آوازیں: مکرر۔ مکرر۔

سردار میر بادشاہ خان قیصرانی:

دردان دی ماری دکھڑی علیل اے
نندا نہیں کوئی دکھاں دی اپیل اے

جناب سپیکر! بجٹ پر چار دن سے بحث ہو رہی ہے۔ تعریفیں ہو رہی ہیں اور ہونی بھی چاہئیں۔ بہت اچھا بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ ٹیکس فری بجٹ ہے۔ اس میں بہت انقلابی steps اٹھائے گئے ہیں لیکن اس بجٹ کی تقسیم غیر منصفانہ کی گئی ہے۔ کسی بھی حکومت کے اقتدار اعلیٰ کے فرائض میں سے اس کا سب سے پہلا فرض یہ ہوتا ہے کہ وسائل کی منصفانہ تقسیم کی جائے لیکن مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ میں تین دن سے دیکھ رہا ہوں۔ میں نے بہت کوشش کی کہ بجٹ میں کہیں ڈی جی خان اور تونسہ کا لفظ نظر آ جائے لیکن افسوس کہ مجھے کہیں نظر نہیں آیا۔ میں وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے

بہت اچھی کتابیں چھپوائی ہیں۔ ان کی بائنڈنگ بھی بہت اچھی ہے' پیپر بھی بہت اچھا ہے اور پرنٹنگ بھی اچھی ہے لیکن اس میں ہمارے لئے کچھ بھی موجود نہیں ہے۔

جناب والا! وزیراعلیٰ صاحب کے سابقہ بیانات اور ان کی پالیسی سٹیٹمنٹ کے مطابق ہم مکمل طور پر پُرامید تھے کہ ہمارے جنوبی پنجاب کو ---

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! سردار صاحب کی اس بات پر مجھے اعتراض ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ہم نے تمام کتابوں میں کہیں بھی ڈی۔جی۔خان اور راجن پور کا نام نہیں پڑھا حالانکہ جو بجٹ تقریر تھی اس کے اوپر والے کاغذ پر حسنین بہادر دریشک کا نام تھا جو راجن پور کے ہیں۔ یعنی پورا بجٹ ہی راجن پور اور ڈی جی خان سے ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

تو یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس میں کچھ نہیں ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے پورا بجٹ اور فنانس منسٹر' ڈی۔جی۔خان اور راجن پور کو دے دیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان کا اعتراض relevant نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں وزیر خزانہ صاحب کی یہ فراخدلی ہے کہ باوجود راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے ہونے کے انھوں نے تمام بجٹ سارے پنجاب کو دے دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سردار میر بادشاہ خان قیصرانی: شکریہ' جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان کا ذکر آیا ہے کہ ڈیرہ غازی خان جیل کی دو بیرکیں بن رہی ہیں جن میں سات آدمیوں کی گنجائش ہے۔ یہ بھی منسٹر صاحب کی مہربانی کہ اس میں فلش وغیرہ کا انتظام ہو رہا ہے' نئے مانٹ بنائے جا رہے ہیں۔ شاید وہ بھی ہمارے لئے انتظامات ہو رہے ہیں۔ آخر ہم نے بھی ادھر ہی جانا ہے' سب نے ہی ادھر جانا ہے لیکن سنٹرل جیل کے علاوہ ہمارے علاقے کے لئے کوئی پیکیج نہیں رکھا گیا۔ ہم

تو مکمل پُرامید تھے کہ ہمیں کچھ حصہ دیا جائے گا لیکن جب یہاں آئے اور بجٹ اناؤنس ہوا تو پتا چلا کہ کچھ بھی نہیں' ورنہ میں 60 کی اسمبلی کا ریکارڈ ساتھ لے کر آتا کہ سردار منظور احمد خان قیصرانی 60 میں اسی اسمبلی میں شور مچاتے رہے اور اپنے علاقے کے لئے بھیک مانگتے رہے لیکن افسوس کہ انھیں بھی کچھ نہ ملا اور وہ اس دنیا سے گزر گئے۔ میرے والد سردار ظہور قیصرانی بھی دو مرتبہ اسی اسمبلی کے ممبر رہے لیکن انھیں بھی کچھ نہ ملا۔ اب میں تیسری نسل میں یہاں موجود کھڑا ہوں اور انہی مسائل پر بات کر رہا ہوں جن مسائل پر آج سے 35 سال پہلے میرے دادا نے بات کی تھی۔ انھوں نے اسمبلی میں پانی کی بوتلیں پیش کی تھیں جو پانی ہم استعمال کرتے ہیں اس میں ناروے کے کیڑے ہوتے ہیں۔ پانی کی وہ بوتلیں اسی ایوان میں پیش کی گئی تھیں۔ اگر مجھے پتا ہوتا کہ اب بھی ہمارے ساتھ پھر وہی کچھ ہونے والا ہے تو میں بھی پانی کے کچھ sample یہاں لے کر آتا۔

جناب والا! ہمارا علاقہ tribal area' صحرائی اور دریائی علاقے پر مشتمل ہے۔ پورا tribal area معدنیات سے مالا مال ہے۔ اب جس چیز یعنی ایٹم پر پورا پاکستان فخر کر رہا ہے وہ یورینیم' وہ ایٹم ہم دے رہے ہیں۔ وہ پورا یورینیم ڈیرہ غازی خان کا tribal area دے رہا ہے جس پر پورا ملک فخر کر رہا ہے اور ہمیں بھی فخر ہے لیکن اس کے بدلے ہمیں کیا دیا گیا ہے؟ ہمارے علاقے سے تیل اور گیس سے کروڑوں روپے کمائے جا رہے ہیں لیکن مجھے بتایا جائے کہ آج تک اس کی رائلٹی کی مد میں کبھی ہمارے ضلع کو ایک روپیہ' ایک آنہ بھی دیا گیا؟ آخر ہمارے ساتھ ایسی ناانصافیاں کیوں ہو رہی ہیں اور یہ سلسلے کب تک چلیں گے؟ 1971 میں ہم اپنی مرضی سے پنجاب میں شامل ہوئے تھے' کسی کی کوئی زبردستی نہیں تھی۔ کیا اب 35 سال کے بعد ہمیں یہ احساس دلایا جا رہا ہے کہ ہمارے بزرگوں نے پنجاب میں شمولیت اختیار کر کے غلط فیصلہ کیا تھا؟ ہمارے ساتھ اتنی زیادتیاں کیوں ہو رہی ہیں؟ ہمارے ساتھ یہ ناروا سلوک کیوں رکھا جا رہا ہے؟ آخر اس کے کوئی عوامل تو ہوں گے؟ اس کی کوئی وجوہات تو ہوں گی؟ مہربانی کریں خدارا! بجٹ کے اوپر نظرثانی کریں۔ میں صرف ڈیرہ غازی

خان کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں تمام ان علاقوں کی بات کر رہا ہوں۔ درحقیقت میں خاموش آواز کا نمائندہ ہوں۔ وہ آواز جو آج تک کسی نے سنی نہیں' وہ آواز جو ان ایوانوں تک پہنچتی نہیں ہے' مجھے آپ اس خاموش آواز کا نمائندہ سمجھیں۔ مہربانی کریں ہمارے علاقے کو ترجیحی بنیادوں پر وسائل مہیا کئے جائیں۔ اگر آپ کے پاس وسائل نہیں ہیں تو ہمیں آپ آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن کی آمدنی میں سے رائلٹی دیں جو کہ بلوچستان میں دیجا رہی ہے' دوسرے صوبوں میں دی جا رہی ہے۔ پورے بلوچستان کو جہاں جہاں گیس' تیل اور معدنیات نکالی جا رہی ہیں 12 فیصد رائلٹی مقامی لوگوں کو' مقامی سرداروں کو مل رہی ہے۔ ان کی compensation ہو رہی ہے لیکن ہمارے پورے علاقے کو ایک فیصد رائلٹی بھی نہیں دی جا رہی۔

جناب والا! پینے کے پانی کے علاوہ کاشتکاروں کا' آبپاشی بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ وزیر آبپاشی پچھلے مہینے وہاں پر گئے تھے اور تونسہ شریف کا دورہ بھی کر آئے تھے اور یہ بھی اناؤنس کیا تھا کہ واٹر چینلز کے لئے 65 کروڑ روپے اس بجٹ میں مختص کر رہے ہیں لیکن ہوا یہ ہے کہ ایک روپیہ بھی اس پراجیکٹ کے لئے نہیں رکھا گیا۔ میرا مقصد خواہ مخواہ کوئی تنقید کرنا نہیں ہے میں اعداد و شمار کے چکر میں بھی نہیں پڑنا چاہتا اور نہ ہی میں تفصیل میں جانا چاہتا ہوں۔ میری صرف استدعا ہے اور میری اس مقدس ایوان سے استدعا ہے۔ میری اپنے ساتھیوں سے استدعا ہے کہ مہربانی کریں ہمارا ساتھ دیں بلکہ میں اپنے ڈسٹرکٹ کی پورے ایوان کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں اور آپ علاقے کا دورہ کریں' آپ کو پتہ چلے گا کہ کیا ہم بھی اس ملک کا حصہ ہیں' اس صوبے کا حصہ ہیں اور ہم کس حال میں زندگی گزار رہے ہیں۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ سنٹرل پنجاب میں سے تمام دوست کہہ رہے ہیں کہ میرا شہر بہت پسماندہ ہے' میرے شہر کے یہ مسائل ہیں' میرے شہر میں یہ نہیں ہے' میرے شہر میں وہ نہیں ہے۔ مجھے تو بڑی حیرت ہوئی ہے۔ یہاں پر مجھے ایک مثال یاد آ رہی ہے کہ ایک پیر صاحب اپنے مرید کے پاس گئے اور اس کے پاس

ٹھہرے' مہمان ہوئے۔ مریہ کہہ رہے ہیں پیر صاحب میں نے آپ کے نوکر کے لئے تو دال پکائی ہے' آپ کیا کھائیں گے؟ انہوں نے کہا میری گردن دبا دو۔ اگر سنٹرل پنجاب یہ کہہ رہا ہے کہ یہ پسماندہ ہیں اور انہیں کچھ نہیں ملا تو پھر ہماری گردن دبا دیں۔ ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نہ اس ملک کا کوئی حصہ ہیں' نہ پنجاب کا ہمیں حصہ سمجھتے ہو۔ مہربانی کریں آپ یہ تفریق پیدا نہ ہونے دیں۔ یہ علاقائی تفریق' یہ علاقائی نفرتیں خدارا پیدا نہ ہونے دیں کیونکہ اس کے آئندہ آگے چل کر انتہائی بھیانک نتائج نکلتے ہیں۔ جب بھی غیر منصفانہ تقسیم کی جاتی ہے' جب بھی علاقوں میں علاقائی بنیاد پر یا لسانی بنیاد پر تفریق پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو پھر اس کے نتائج انتہائی بھیانک ہوتے ہیں۔مہربانی کریں خدارا اس کے اوپر مزید سوچیں اور جو neglected areas ہیں ان کو برابری کی بنیاد پر فنڈز مہیا کئے جائیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

**MR DEPUTY SPEAKER:** Now I give the floor to Laila Muqaddus

محترمہ لیلیٰ مقدس : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ' جناب سپیکر!

First of all, I want to congratulate the Finance Minister and the Chief Minister In few respects, the priority has been given especially to the Agriculture, the Education and Poverty Alleviation Programme and 20 arab surplus budget which has been allocated for the development programme This is a very much encouraging factor

کہ ہماری گورنمنٹ نے اب ترقیاتی کاموں کے لئے 20 فیصد فاضل بجٹ دیا ہے تاکہ اس صوبے میں جو غربت اور پسماندگی ہے اس کو دور کیا جا سکے۔ یہ ہمارے لئے کافی خوش آئند بات ہے اور ہمارا صوبہ جس کی معیشت بنیادی طور پر زراعت پر انحصار کرتی ہے۔ اس کے علاوہ زراعت جو آبپاشی پر base کرتی ہے ان دونوں سیکٹرز کو کافی اچھی طرح دیکھا گیا ہے لیکن میں یہ کہنا چاہوں گی کہ کسان جو ہے وہ جتنا بھی خوش حال ہو جائے اس کی پوزیشن

کبھی بھی hand to mouth سے بہتر نہیں ہوئی ۔ ہماری جو زراعت کی صنعت ہے اس کو آج کل جو basic problem face کرنا پڑ رہا ہے وہ water shortage کا ہے۔ دن بدن پیداواری لاگت بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ سے جو land holding ہے وہ دن بدن کسانوں کے پاس کم ہوتی جا رہی ہے۔ پہلے جس کے پاس 50 ایکڑ اراضی ہوتی تھی وہ اپنی ایک پوری family accommodate کرتا تھا۔ اگلی نسل میں وہ 12 سے 13 ایکڑ پر آ گیا اور موجودہ generation میں اس کی یہ situation ہے کہ next generation کو تین سے چار ایکڑ پر ایک فیملی afford کرنا پڑے گی تو ہمیں اس صورت حال کو دیکھنا ہے کہ کس طرح ہماری economy اور ہمارے لوگوں کی حالت بہتر ہو گی۔ اگر ہم اپنی economy کو مکمل طور پر زراعت پر base کریں گے تو اس سلسلے میں ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ ہم اپنی economy کو انڈسٹریز کی طرف لے کر جائیں۔ ملک میں انڈسٹری کے فروغ کے لئے کام کیا جائے۔ اگرچہ چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ آئندہ چند دنوں میں پالیسی اناؤنس کی جائے گی تو میں یہ توقع رکھتی ہوں کہ اس سلسلے میں وہ اس بات کو مدنظر رکھیں گے اور دیکھیں گے کہ ایسے علاقے جہاں پر agro-based industry قائم کی جا سکتی ہے وہاں پر ان انڈسٹریز کو فروغ دیا جائے۔ اس سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے بھی ہمارے علاقے کے متعلق point out کیا ہے کہ حافظ آباد جو کہ بڑا زرخیز علاقہ ہے وہاں پر نہ صرف چاول بلکہ گندم بھی کثیر مقدار میں پیدا ہوتی ہے لیکن اس کا سارا ریونیو خدا جانے کہاں جاتا ہے کہ وہاں کے لوگوں کو نہ تو تعلیم کی بنیادی سہولتیں میسر ہیں اور ان کا روزگار جو ہے وہ after six months agriculture پر base کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی آمدنی کا source نہیں ہے---

چودھری تسنیم ناصر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں۔

چودھری تسنیم ناصر: جناب والا! میری تمام وزراء صاحبان سے گزارش ہے کہ جب بجٹ اجلاس میں تقریریں ہو رہی ہوں تو براہ مہربانی ہاؤس میں تشریف رکھیں۔ ادھر ادھر بھاگنے کی کوشش نہ کریں۔ بہت' بہت مہربانی۔

محترمہ لیلیٰ مقدس: جناب والا! تعلیم پر ڈاکٹر صاحب نے بھی یہاں پر پہلے بات کی ہے۔ ہمارے ضلع میں ایک ڈگری کالج برائے خواتین اور ایک لڑکوں کے لئے کالج موجود ہے لیکن وہاں پر نہ صرف ایم اے' ایم ایس سی' بلکہ حال تو یہ ہے کہ وہاں پر گرلز کالج میں بی ایس سی کی کلاسز بھی نہیں ہیں۔ پہلے وہاں پر یہ سہولت میسر تھی کہ بوائز کالج کے ساتھ گرلز کالج کا admission جاتا تھا اب اس سال سے وہ سہولت بھی ختم کر دی گئی ہے۔ یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے اور وہاں پر ہمارے ڈسٹرکٹ میں اس طرح کی صورت حال ہونا بہت ہی افسوس ناک بات ہے۔ اس صورت حال میں ہم اکیسویں صدی میں ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ کس طرح چل سکیں گے اور کس طرح ان کا مقابلہ کر سکیں گے؟ جب ہم سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کو اس قدر background میں رکھیں گے تو میرا نہیں خیال کہ کسی طرح سے بھی ہم آگے جا سکیں گے۔ میری یہی گزارش ہے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور سائنس کے معاملات کے فروغ کے لئے ایسے اقدامات کئے جائیں جس سے ہمارے ضلع کے بچوں کو بہتر تعلیمی سہولیات میسر ہو سکیں۔ وہاں ہمارے کالجوں میں نہ تو لیبارٹریاں میسر ہیں اور نہ ہی ایجوکیشن کی سہولت ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ان کلاسوں کا اجراء کیا جائے اور تعلیم کے حوالے سے جو پالیسی ہے وہ اگرچہ بہت اچھی ہے کہ on ment اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے لیکن جہاں تک female is concerned تو میری یہ submission ہو گی کہ ان کو اگلے سال جو بھرتی کریں تو اس کے لئے وہ دیکھیں کہ جو مقامی females ہیں ان کو ترجیح دی جائے۔ اگر اس سلسلے میں میرٹ میں کچھ نرمی بھی کرنی پڑ جائے تو کوئی بات نہیں کیونکہ اتنی دور سے کوئی نہیں آتا۔ ہمارے ڈسٹرکٹ میں پچھلے سال کچھ

تقرریاں ہوئیں لیکن کسی ایک نے بھی دور ہونے کی وجہ سے joining نہیں دی۔ ایسی تقرریاں جو بے شک appointment ہوں لیکن وہاں پر کوئی پڑھانے کے لئے تیار ہی نہ ہو تو اس کا فائدہ کیا ہے؟ اس لئے میں یہ گزارش کروں گی کہ جہاں تک نیڈیز کا معاملہ ہے وہاں پر اگر میرٹ میں بھی نرمی کرنی پڑے تو کر دی جائے اور مقامی لوگوں کو بھرتی میں ترجیح دی جائے۔ میرٹ کی اندھا دھند پیروی نہ کی جائے کیونکہ بنیادی طور پر تو ہم نے لوگوں کو تعلیم کی سہولت بہم پہنچانی ہے۔ جو چیز rules and policy میں inconvenience پیدا کرتی ہے اس کو ختم کر دینا چاہئے۔

دوسرے نمبر پر میں یہ کہنا چاہوں گی اور ڈاکٹر صاحب نے بھی یہ بات کی اور ہماری ڈویژنل میٹنگ میں چیف منسٹر صاحب سے بھی یہ بات ہوئی تھی' میرا خیال ہے وہ اس چیز کو ذہن میں رکھیں گے اور اپنے منسٹر صاحب سے بھی کہیں گے کہ Pindi Bhattian

Motorway, that is very well suitable place to initiate a new industrial zone

agriculture base اگر وہاں پر ایک ٹیکس فری زون develop کیا جائے اور industry کو وہاں پر promote کیا جائے تو یہ بہت اچھا ہو گا۔ حافظ آباد کو main stream میں لانے کے لئے ہماری تجویز ہے کہ اسے کوٹ سرور یا خانقاہ ڈوگراں پر inter change قائم کر کے موٹر وے سے link کیا جائے کیونکہ ہمارے ایک طرف 50 کلومیٹر اور دوسری طرف 60 کلومیٹر شیخوپورہ اور پنڈی بھٹیاں ہے تو اتنا دور جا کر ہمیں main stream سے link نہ ہونا پڑے بلکہ نزدیک ترین جگہ سے link ہو جائیں تاکہ ہم اپنی products ملک کے دوسرے حصوں میں پہنچا سکیں۔ یہی ہمارے بنیادی مسائل ہیں تو امید ہے کہ آئندہ آنے والی industrial policies میں ہمارے ضلع کو neglect نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے اس کا due حصہ دیا جائے گا۔ شکریہ۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** Now Dr Tasneem Rasheed!

ڈاکٹر تسنیم رشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آج یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتی کہ حکومت پنجاب نے عوامی بجٹ پیش کر کے عوام دوستی کا جو ثبوت پیش کیا ہے اس نے عوام کی نظروں میں حکومت کی عزت و وقار کو بلند کر دیا ہے۔ میں خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کو ان کی پالیسی سٹیٹمنٹ پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد دینا چاہوں گی۔ انہوں نے اپنے بجٹ کی پالیسی سٹیٹمنٹ میں جس تدبر' سوچ اور لگن کا اظہار کیا ہے وہ قابل داد ہے۔ انہوں نے جس طریقے سے political visions and devolution plan کے ساتھ جس وابستگی اور ہم آہنگی کا اظہار کیا ہے وہ بھی ان کی سوچ کی صحیح سمت کی عکاسی کرتا ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔

ڈاکٹر تسنیم رشید: اگر اس وقت میں وزیر خزانہ سردار حسین بہادر دریشک کو مبارک باد پیش نہ کروں تو شاید میری بات میں کمی رہ جائے گی کیونکہ انہوں نے ہمارے قابل قدر وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کی پالیسیوں کو اعداد و شمار میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہے اور بڑی خوبصورتی اور قابل تعریف طریقے سے اسے پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری ناقص رائے میں اس بجٹ کے اندر کچھ موقع موجود ہے کہ جس طریقے سے صدر پاکستان جناب پرویز مشرف نے مختلف ایوانوں میں عورتوں کی نمائندگی کا بندوبست کیا تھا مجھے بہت زیادہ امید تھی کہ وزیر خزانہ پنجاب اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عورتوں کو فلاح و بہبود کے لئے مناسب رقم دیں گے جس کی بجٹ میں کسی قسم کی کمی نہیں لیکن اس چیز کی deficiency سے لگتا ہے کہ عورتوں کو ignore کیا گیا ہے۔ اگر خواتین کو بجٹ دے دیا جاتا اور ساتھ ہی ان کی نگرانی میں کچھ مخصوص سکیمیں تیار کی جاتیں تو خواتین اپنے پاؤں پر کھڑی ہو کر اس معیشت کو اور بھی مضبوط کر دیتیں تو ان کا معاشرے میں وقار اور بلند ہو جاتا۔

جناب سپیکر! آپ سے میری دوسری گزارش ہیلتھ سیکٹر میں دیئے گئے فنڈز سے متعلق ہو گی۔ جس میں زیادہ تر فنڈز وزیر خزانہ نے بڑے ہسپتالوں کو دیئے ہیں اور چھوٹے ہسپتال آر ایچ سی' بی ایچ یو اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز کو نظر انداز کیا ہے۔ میرے خیال میں ہماری ترجیحات چھوٹے ہسپتالوں کے لئے ہونی چاہئیں تھیں جہاں 70 سے 80 فیصد عوام مستفید ہوتی ہے۔ انہوں نے بڑے ہسپتالوں کو ترجیح دی ہے لیکن میں یہ بھی بتا دوں کہ انہوں نے بڑے ہسپتالوں میں بھی فرق روا رکھا ہے۔ انہوں نے پنجاب کے دوسرے بڑے ضلع فیصل آباد کے الائیڈ ہسپتال کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اس میں کوئی کارڈیک سرجری یونٹ نہیں ہے' کوئی برن یونٹ نہیں ہے اور ایمرجنسی کا کوئی علیحدہ بڑا بلاک نہیں ہے۔ میں اپنے وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گی کہ وہ اس کے لئے کم از کم ایک ارب روپے مختص کر کے ہمیں سرخرو کریں۔

جناب والا! وزیراعلیٰ نے اپنی پالیسی سٹیٹمنٹ میں عوام کے لئے پینے کے میٹھے پانی کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتی ہوں کہ میری تحصیل جڑانوالہ ہے جسے نظر انداز کر دیا گیا ہے اس کے باوجود کہ وہاں سے (ق) گروپ نے 100 فیصد نشستیں حاصل کی ہیں اور وہاں سے دو منسٹر اور سپیکر صاحب بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے میٹھے پانی کے لئے کوئی بندوبست نہیں کیا اور کوئی بجٹ نہیں دیا۔ یہ تحصیل ساڑھے بارہ لاکھ آبادی پر مشتمل ہے اور 10 اضلاع سے زیادہ بڑی ہے۔ یہ تحصیل 300 گاؤں پر مشتمل ہے جن میں سے صرف 26 گاؤں میں پانی کی حصولی موجود ہے۔ جڑانوالہ کی عوام نے پاکستان مسلم لیگ (ق) گروپ کا بہت ساتھ دیا ہے اس لئے میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گی کہ وہ اپنے بجٹ سے کم از کم 10 کروڑ کی رقم وہاں پانی کے لئے مختص کر کے مجھے شکریہ کا موقع دیں۔

جناب والا! بجٹ میں لوکل گورنمنٹ کے لئے رکھی گئی خطیر رقم سے پنجاب حکومت کا اس سسٹم کے ساتھ ہم آہنگی کا ثبوت ملتا ہے۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی رو سے جو رقم

ڈویلپمنٹ کے لئے مختص کی گئی ہے اس کا 25 فی صد حصہ سٹیزن کمیونٹی بورڈ کے ذریعے خرچ ہوتا ہے۔ پچھلے سال بھی اس سٹیزن کمیونٹی بورڈ سے کوئی پیسا خرچ نہیں کیا گیا اور امید ہے کہ اس دفعہ بھی نہیں خرچ ہو گا۔ اس طرح اس پیسے کے ضیاع سے ڈویلپمنٹ سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ وزیر خزانہ اور لاء منسٹر سے میری التجاء ہے کہ اس فنڈ کو 25 فیصد سے کم کر کے صرف 5 فیصد کر دیا جائے جس کا فائدہ ہی کوئی نہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں' میں آپ کو بھی مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ آپ نے جس حوصلے اور تدبر سے بجٹ سیشن کو چلایا ہے اور یہ واقعی قابل تحسین ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ہمت اور حوصلہ دے۔ آمین۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** I give the floor to Mr Mushtaq Kiani

وزیر تحفظ ماحولیات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' مخدوم صاحب! آپ فرمائیں۔

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! جب سے بجٹ پیش ہوا ہے مختلف سپیکرز نے پانی کے متعلق بات کی ہے۔ پانی کی کمی اور پانی کی contamination کی بات کی ہے۔ میں بطور وزیر ماحولیات آپ کو بتاتا چلوں کہ پینے کے صاف پانی کی فراہمی ہمارا ماحول کے حوالے سے سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ دنیا بھر میں صرف تین فیصد پانی ہے جو پینے کے قابل ہے۔ یہی صورت حال پاکستان کے اندر بھی ہے کہ پینے کا پانی بہت کم ہے۔ اس وقت جو devolution plan بنایا گیا ہے یہ اختیارات ڈسٹرکٹ کونسل کو اور تحصیل کونسل کو منتقل ہو گئے ہیں۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ ان کی disposal پر جتنے بھی فنڈز ہیں وہ عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا کریں۔ جب یہ لاکھوں کروڑوں گیلن پانی مہیا ہو گا تو اس کا disposal بھی ہو گا۔ اس کے disposal کے لئے بھی مناسب اقدامات کریں کہ یہ پانی جو زیر زمین میٹھا پانی ہے اس سے نہ مل جائے۔ آج ہیپاٹائٹس بی' سی اور ٹائیفائیڈ کی بات ہو رہی تھی۔ یہ بیماریاں پانی کی وجہ

سے ہوتی ہیں۔ میں ان دوستوں کو جو پانی کی شکایات کر رہے ہیں' سب سے پہلے یہ مشورہ دوں گا کہ اپنی اپنی تحصیل کی سطح پر' ضلع کی سطح پر رابطہ کریں' ہم بھی ان سے پوچھ رہے ہیں' یہ بھی ان سے معلومات ہیں کہ انھوں نے عوام کو پینے کا پانی دینے کے لئے کیا سکیمیں بنائی ہیں۔

میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جب سے وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب نے حکومت سنبھالی ہے' ابھی چھ مہینے گزرے ہیں۔ ہم کوئی زیادہ پلاننگ نہیں کر سکے لیکن میں ساؤتھ پنجاب کے لوگوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ان کی ساؤتھ پنجاب پر خاص نگاہ ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ انڈسٹری بھی ساؤتھ پنجاب کی طرف جائے کیونکہ وہاں انڈسٹری بہت کم ہے' سڑکیں بہت کم ہیں' پینے کا پانی بہت کم ہے' روزگار کے مواقع کم ہیں۔ انشاء اللہ آپ ہمیں تھوڑا موقع دیں' پوری صحیح پلاننگ ہو گی اور انشاء اللہ ان تین سالوں کے اندر اندر ہم جنوبی پنجاب کی شکایت کو دور کریں گے۔

## مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹیں

(جو ایوان میں پیش کی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مشتاق کیانی صاحب! رپورٹ پیش کریں۔

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے مجلس خصوصی نمبر 2 کے کنوینر کی حیثیت سے تین عدد رپورٹیں اس اسمبلی کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

"میں مسودہ قانون صوبائی اسمبلی پنجاب (اراکین کی تنخواہ اور دیگر بھتہ جات) (ترمیم) مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2003) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، رپورٹ پیش ہوئی۔

گروپ کیپٹن(ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی،

"میں مسودہ قانون دی انسٹیٹیوٹ آف ساؤتھ ایشیا، لاہور مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2003) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، رپورٹ پیش ہوئی۔

گروپ کیپٹن(ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، میں تحریک استحقاق نمبر 38 پیش کردہ سید محمد قائم علی شاہ ایم پی اے کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رپورٹ پیش ہوئی۔

## سالانہ بجٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث

(----جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب میں مسز شازیہ چاند کو دعوت دیتا ہوں۔

**MRS SHAZIA CHAND:** Thank you so much, Sir, for giving me an opportunity to speak in this Hon'ble House. First of all I would like to congratulate the Hon'ble Chief Minister, Ch. Parvez Elahi and Finance Minister, Hasnain Bahadur Dreshak for presenting such a balanced, complete and well organized budget.

اس سے پہلے کہ میں بجٹ پر اپنا اظہار خیال کروں۔ میں یہ کہنا مناسب سمجھوں گی کہ کاش یہاں اپوزیشن کے لوگ بیٹھے ہوتے اور ہمارے اپنے ممبرز بھی سارے بیٹھے ہوتے کہ 1999 میں جب ملک اقتصادی طور پر دیوالیہ ہو چکا تھا' جب اس ملک کی کشتی بھنور میں پھنس چکی تھی تو ایک با کردار اور باہمت شخص نے وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اس ناؤ کو کنارے پر لگانے کے لئے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ اس باہمت شخص نے اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے تمام سختیوں اور مشکلات کو گلے لگایا اور یوں آج یہ کشتی نہ صرف کنارے پر لگ چکی ہے بلکہ اس کے تمام مسافر اپنی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ میری مراد پاکستان' اس کے غیور عوام اور اس ملک کے صدر پرویز مشرف صاحب ہیں۔ آج ہمارا ملک 11 ارب ڈالر کی ایکسپورٹ کر رہا ہے اور اس کے خزانے میں 10 ارب ڈالر کی رقم موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ۔

We the women, the Members of this Assembly are very thankful to him because he has given a lifeful place to women in the politics For the first time in the history of Pakistan, women are given 33% representation in City District Governments Now the women are more confident, more active and they are working more efficiently in every field of life than their male counterparts.

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب جو اس ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی باہمت اور پُرعزم قیادت سے نوازا ہے اور جن کی قیادت میں ہم سب اس صوبے کی ترقی اور خوشحالی کے لئے اپنے قدم بڑھا رہے ہیں۔ یہ وہی قیادت ہے جس نے اپنے vision اور قابلیت سے اس صوبے کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی منزلوں کی جانب رواں دواں کر دیا ہے۔

Mr Speaker! Every one sitting here knows it very well that since the inception of this Government, our Hon'ble Chief Minister is striving hard for the welfare of the people. In the shortest time of only 6 months period, the programmes and incentives introduced in Agriculture and Education sectors are really a landmark in the history of the Punjab. Moreover, the stands in front of unemployment and many other reforms in other departments will certainly pave the ways for the social and economic welfare of the people of the Punjab.

جناب سپیکر! وزیراعلیٰ کا عوام کی فلاح و بہبود کا جو تین سال کا منصوبہ ہے وہ ہمارے لئے ایک چیلنج اور عوام کے لئے امید کی ایک کرن بھی ہے۔ اس سال کا 22 ارب روپے کا جو surplus بجٹ ہے وہ اس لیڈر شپ کے vision کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس قیادت کی وجہ سے ہمیں نصیب ہوا ہے۔ یوں تو بجٹ میں کوئی بھی ایسا پہلو نہیں ہے کہ جس پر تنقید کی جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ تعلیم کے معاملے میں جو پرائمری تعلیم کے لئے مفت کتابیں دی گئی ہیں وہ ایک revolutionary step ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میری گزارش ہے کہ اساتذہ کی ٹریننگ اور سکولوں کا عملی طور پر کام کرنا ہے' یعنی جو کاغذی سکول ہیں ان کی مکمل طور پر بندش کی جائے۔ اس سلسلے میں اس اسمبلی کے تمام ممبران کو پابند کر دیا جائے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں پرائمری تعلیم کے فروغ کے لئے حکومت سے بھرپور تعاون کریں۔ اس سلسلے میں' میں ایک اور گزارش کرنا چاہوں گی کہ پرائمری تعلیم کے لئے جو سٹاف appoint کیا جائے اس میں خواتین کو ترجیح دی جائے۔

Because of their motherly nature they can better understand the nature of the kids and they can better teach our future generation

اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں جو چار مختلف شہروں میں یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں یہ بہت اہم قدم ہے لیکن میری معلومات کے مطابق وفاقی حکومت اٹک، گجرات اور ڈی۔جی۔خان میں COMSATS یونیورسٹی کے قیام کا اعلان کر چکی ہے اور آئندہ سال انشاء اللہ ان کیمپس کا آغاز ہو جائے گا۔ اس لئے میری صوبائی حکومت سے درخواست ہے کہ وہ سرگودھا اور گوجرانوالہ میں یونیورسٹی کا فوری آغاز کریں۔ اس سلسلے میں میری ایک گزارش یہ بھی ہے کہ ہم چار یونیورسٹیوں کے پراجیکٹ کو اکٹھا شروع کرنے کی بجائے ہر سال ایک یونیورسٹی کو شروع کریں اور اس کے complete operation تک اس کو فنڈ مہیا کریں کیونکہ ہم نے عملی طور پر لوگوں کو دکھانا ہے اور تین سالوں میں چار پراجیکٹ اکٹھے شروع کر کے انھیں مکمل کرنا کہیں مشکل نہ ہو جائے اس لئے ہر سال ایک یونیورسٹی کو establish کیا جائے۔ COMSATS لاہور جس کو صوبائی حکومت نے یونیورسٹی کا درجہ دیا ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کے تحت کام کر رہا ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کی معاونت سے انفارمیشن ٹیکنالوجی صوبہ پنجاب میں کام کر رہی ہے۔ میری حکومت سے درخواست ہے کہ اس کو فیڈرل گورنمنٹ کے تحت ہی کام کرنے دیا جائے۔ یہ انٹرنیشنل ادارہ ہے اور اس کو اگر فیڈرل گورنمنٹ کے تحت کام کرنے دیا جائے گا تو صوبائی حکومت میں جو انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لئے رقم رکھی گئی ہے اس سے پنجاب کے دور دراز علاقوں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم شروع کی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں زراعت کے بارے میں کچھ کہنا چاہوں گی کہ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے۔ ہمیں ہر حال میں زراعت اور آبپاشی پر اپنی توجہ مرکوز رکھنی چاہئے اور اس کے لئے انھوں نے جو ڈیم بنانے ہیں یا جو واٹر سپلائی ہے اس کی ہر حال میں کوشش کرنی چاہئے کہ اس کی کمی کو پورا کیا جائے اور میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ موجودہ لیڈر شپ کی قیادت میں کالا باغ ڈیم پر کوئی متفقہ لائحہ عمل تیار کرنے میں ہم کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! اب میں خواتین کے حوالے سے کچھ بات کرنا چاہوں گی جو ان کو ریلیف دیا گیا ہے۔ ورکنگ خواتین کے لئے قرضہ جات کی فراہمی کو آسان سے آسان بنایا جائے۔ LEVIA کی طرز کا خواتین کے لئے انسٹی ٹیوشن بنایا جائے اور وہاں خاص علاقے کی بنیاد کو سامنے رکھتے ہوئے دیہی اور شہری خواتین کو اس کی تربیت دی جائے۔ ہر علاقے میں خواتین کے جو handicrafts اور items بنائے جاتے ہیں ان کی مارکیٹنگ بھی کی جائے۔ صوبائی گورنمنٹ نے سٹی گورنمنٹ کو جو 65 فیصد کا بجٹ دیا ہے یہ بھی ایک نہایت اہم قدم ہے اس سے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے سسٹم کو زیادہ پھلنے پھولنے کا موقع ملے گا۔ یہاں میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ I am not a part of this system. I was a convener of Social Welfare Committee in Iqbal Town, Lahore اور اس کمیٹی کے تحت میرے پاس خواتین کے لئے بجٹ تھا اور یہ سسٹم نہایت اہم طریقے سے کام کر رہا ہے اور اسی سسٹم کے تحت پہلی دفعہ خواتین کو اسمبلیوں میں یا سیاست میں آنے کا موقع ملا ہے۔ میری صوبائی حکومت سے درخواست ہے کہ وہ ضلعی گورنمنٹ کو پابند کرے کہ لیڈی کونسلرز کو اعزازیہ دیا جائے کیونکہ خواتین کا بغیر اعزازیے کے کام کرنا بہت مشکل ہے اور جتنی بھی خواتین کونسلرز ہیں وہ بڑی محنت سے کام کر رہی ہیں تو ان کے لئے اعزازیے کا پروگرام صوبائی حکومت کو دینا چاہئے۔ اگر لیڈی کونسلرز کو ان کا اعزازیہ دیا جائے گا تو یہ صوبائی حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گی کہ میں لاہور کے Rural Areas سے تعلق رکھتی ہوں' وہاں پر گرلز ڈگری کالج کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صحت کے حوالے سے بھی وہاں خواتین کے لئے کوئی خاص سہولت نہیں ہے۔ 29 کروڑ روپے کا جو بجٹ رکھا گیا ہے اور پہلے سال میں جو آٹھ اضلاع منتخب کئے گئے ہیں تو یہاں میں آپ سے یہ درخواست کروں گی کہ ان تین سالوں میں صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کو cover کر لیا جائے۔

جناب سپیکر! آخر پر میں اتنا کہنا چاہوں گی کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ کیا گیا ہے تو اس مہنگائی کے دور میں یہ اچھا ہو گا کہ 15 فیصد ان کے ہاؤس رینٹ میں اضافہ کر دیا جائے۔ یہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ مجھے بہت سے سرکاری ملازمین نے کہا ہے کہ آپ ہاؤس میں آواز اٹھائیں کہ ان کے ہاؤس رینٹ میں 15 فیصد اضافہ کر دیا جائے۔ آخر پر میں تمام ممبران کو مبارک باد پیش کروں گی جنہوں نے بجٹ کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ خاص طور پر خواتین کو جنہوں نے اپنی بہت اچھی آراء سے نوازا۔ شکریہ۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** Thank you Now I give the floor to Mr Muzammal Abbasi

**صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا تعلق اس صوبے کے جنوب سے جسے جنوبی پنجاب کہا جاتا ہے' بہاولپور کی تحصیل احمد پور شرقیہ سے ہے۔ اسمبلیوں کے حلف اٹھانے سے پہلے اور بعد میں ہمارے وزیراعلیٰ چودھری پرویزالٰہی صاحب نے جنوب کی ترقی کے لئے بہت سارے وعدے فرمائے تھے اور جب بجٹ آیا تو جنوب ہی مکمل طور پر رہ گیا۔ حکومت پنجاب نے ایک ارب پچاس کروڑ روپے کی handsome amount جنوب کے پسماندہ علاقوں کے لئے رکھی ہے۔ جہاں تک بہاولپور ڈویژن کا تعلق ہے اس میں صرف ضلع رحیم یار خان ہی نظر آیا۔ بہاولپور اور بہاولنگر ignore ہو گئے جو کہ سراسر زیادتی ہے۔ میری تحصیل احمد پور شرقیہ رقبے کے لحاظ سے بہاولپور ڈویژن کی سب سے بڑی تحصیل ہے اس کے ساتھ ترقیاتی فنڈز اور ترقیاتی سکیموں میں خاص طور پر سالانہ بجٹ میں سراسر زیادتی کی گئی لیکن میں اپنی حکومت پنجاب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے چولستان کے خشک علاقے جو کئی سالوں سے خشک سالی کی زد میں ہیں' ان کے لئے پندرہ کروڑ روپے مختص کئے۔

جناب والا! میں چودھری پرویز الٰہی اور خاص طور پر وزیر انڈسٹری کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا کہ آنے والے دنوں میں جب وہ اپنی انڈسٹریل پالیسی کو اس ہاؤس میں لائیں گے اور اپنی پالیسی کو اس پنجاب میں implement کریں گے تو میں یہ چاہوں گا کہ بجٹ

میں حصہ نہ دے کر تو ہم چپ رہ جائیں گے لیکن میں یہ insist کروں گا کہ ہمارے علاقے میں ٹیکسٹائل کو فروغ دیا جائے۔ بنیادی طور پر ہم ایگریکلچر کی ایک ایسی product کو یہاں produce کرتے ہیں جو اس ملک کو سب سے زیادہ foreign exchange مہیا کرتی ہے اور وہ کاٹن ہے۔ ٹیکسٹائل' ہیوی انڈسٹری' کیمیکل انڈسٹری نہیں تو کم از کم ایگریکلچرل انڈسٹری ہی زون میں لگا دی جائے تاکہ کچھ حد تک ہم بے روزگاری' جو اس علاقے کی ایک مقدر بن چکی ہے اس پر قابو پا سکیں۔ اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو کم از کم اس علاقے احمد پور شرقیہ کو ٹیکس فری زون ہی قرار دیا جائے تو ان کی بہت بڑی مہربانی ہو گی۔ کوئی Industeralist اس طرف attract تو ضرور ہو گا۔

جناب والا! جس طرح سے ہماری حکومت نے ایگریکلچر کو boost کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے اس مد میں انہوں نے ساڑھے بارہ ایکڑ پر ٹیکس معاف کیا۔ بجلی کی مد میں 33 فیصد سبسڈی دی' آبیانہ میں فلیٹ ریٹ مقرر کیا۔ تمام چیزیں قابل تعریف ہیں لیکن میں اس بات کی نشاندہی ضرور کروں گا کہ جب تک ہم اپنی ایگریکلچر inputs کی قیمتیں کم نہیں کریں گے ہم اپنی ایگریکلچر پالیسی کو boost نہیں کر سکیں گے۔ جس طرح سے ایوان میں آ کر وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب نے موٹر سائیکلوں اور چھوٹی گاڑیوں پر ٹیکس واپس لیا اسی طرح میں ان سے یہ توقع رکھوں گا کہ جب وزیر خزانہ بجٹ کی تقریر کو wind up کریں تو وہ یہاں آ کر ضرور اعلان کریں کہ ہم نے کم از کم بہاولپور کی تحصیل احمد پور شرقیہ کو ٹیکس فری زون declare کیا ہے۔ میں ان کا ممنون رہوں گا۔

جناب والا! ہمارے معزز وزیر خزانہ نے وائلڈ لائف کی مد میں چودہ کروڑ روپے مختص کئے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان چودہ کروڑ میں سے نیشنل پارک بہاولپور لال سوہانرا کا کتنا فنڈ رکھا گیا ہے اور اس کی ڈویلپمنٹ کے لئے ان کے پاس کیا ترجیحات ہیں؟ کیا انہوں نے اس علاقے کے کسی نمائندے سے ان ترجیحات پر معلومات لی ہیں یا نہیں؟ وائلڈ لائف کی production کے لئے ہمارے پاس ایک جامع وائلڈ لائف کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اس وائلڈ لائف

ڈیپارٹمنٹ کی حالت یہ ہے کہ اس علاقے میں جانے کے لئے نہ تو ان کے پاس کوئی مناسب conveyance ہے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی proper عملہ ہے۔ چولستان میں داخل ہونے کے لئے وہاں پر ایک گائیڈ چاہئے ہوتا ہے اور proper ایک four wheel گاڑی چاہئے ہوتی ہے جو کہ ہمارے بہاولپور وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں ہے۔ اگر ہم اپنے وائلڈ لائف کو بچانے کے لئے اتنے مخلص ہیں تو وائلڈ لائف کو بچانے کے لئے ہم نے جو آئریری گیم وراڈن بنائے ہیں جس میں میری اپنی فیملی بھی involve ہے تمام کے تمام شکاری ہیں۔ جب ہم نے شکاریوں کو ہی گیم وارڈن appoint کرنا تھا تو پھر ہم اپنی وائلڈ لائف کیسے بچائیں گے؟ میں اپنی اس بات کو on the floor of the House اور جناب کی اجازت سے وزارت جنگلات سے درخواست کروں گا کہ انہوں نے وائلڈ لائف کے جتنے بھی گیم وارڈن بنائے ہیں' چاہے وہ کوئی بھی ہے' چاہے گیم وارڈن پاکستان ہے' چاہے گیم وارڈن چولستان ہے' چاہے گیم وارڈن بہاولپور ڈویژن ہے یا کسی بھی علاقے سے ہے میری تجویز یہ ہے کہ یا تو ان پر سختی کی جائے یا پھر ان کی وہ پوسٹیں منسوخ کی جائیں اور ایسے گیم وارڈن appoint کئے جائیں جو صحیح معنوں میں وائلڈ لائف کو protect کر سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کے معزز وزیر اگر یہاں پر موجود ہیں تو یہ نوٹ فرمائیں کہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کی پالیسی بناتے وقت بہاولپور ڈویژن' میں بہاولپور ڈویژن ہی کی بات کروں گا کیونکہ پورا ڈویژن ہی میرا اپنا ہے' میں سمجھتا ہوں کہ میں پورے ڈویژن کی نمائندگی کرتا ہوں گو کہ میرے اور بھی ساتھی وہاں سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ہم سب کی یہی ایک آواز ہے کہ بہاولپور ڈویژن کو پنجاب کے دوسرے ترقی یافتہ ڈویژنوں کے برابر لایا جائے اور وہاں پر چھوٹے سکیل کے جتنے بھی ملازمین ہیں' جب اس ایوان میں ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ پر بحث ہو رہی تھی تو اس وقت معزز وزیر صاحب نے لاہور کے لئے بہت سی سکیموں کا اعلان کیا تھا اور مستقبل میں آنے والی سکیمیں بھی انہوں

نے propose کی تھیں۔ میں یہ چاہوں گا کہ جب وہ مستقبل کی پالیسیاں بنائیں تو اس میں بہاولپور ڈویژن کو ignore نہ کیا جائے۔ وہاں بھی چھوٹے ملازمین ہیں ' وہاں بھی چھوٹی ہاؤسنگ سکیمیں چاہئیں۔ آج تک وہاں پر کوئی ہاؤسنگ سکیم نہیں بنی۔

جناب والا! وزیر تعلیم نے کل اس point پر بات کی تھی کہ ہم آٹھ اضلاع میں کوکنگ آئل تجرباتی طور پر دے رہے ہیں۔ اس پر ہمارے سینئر ساتھی جناب حسن اختر موکل صاحب نے اعتراض بھی کیا تھا اور ان کا اعتراض بجا ہے اور میں بھی ان کی تائید کرتا ہوں یا تو یہ 34 اضلاع میں پھیلایا جائے یا پھر اس سسٹم کو ختم کیا جائے۔(تھرو بانے تحسین) کوکنگ آئل کی سمجھ نہیں آتی۔ کتنی بچیاں ہیں جو اس ہوسٹل میں رہیں گی جن کو یہ کوکنگ آئل فراہم کریں گے۔ ہمارے وزیر تعلیم کس قسم کا تاثر دینا چاہتے ہیں؟ براہ مہربانی اس کو consider کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، عباسی صاحب! ذرا مختصر کریں کیونکہ وقت تھوڑا ہے اور دوسروں نے بھی بات کرنی ہے۔

صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی، جناب والا! جب سندھ طاس کا معاہدہ ہوا تو اس وقت بدقسمتی سے ہم نے دریائے راوی اور دریائے ستلج کا پانی ہندوستان کے حوالے کر دیا۔ معاہدہ کرتے وقت ہمارے اس وقت کے وزیر آبپاشی یا جو بھی لوگ اسمبلیوں میں موجود تھے یا جن لوگوں نے بھی یہ معاہدہ کیا ان کو اس وقت یہ عقل نہیں آئی تھی کہ جو اب سسٹم چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جہلم لنک کینال ' جہلم سے پانی لایا جا رہا ہے اور اس سے وہ اس سسٹم کو provide کریں گے تو ان کو اس وقت عقل آنی چاہئے تھی کہ ہم اپنے tail کے دو دریا بند کر رہے ہیں اور انڈیا کے حوالے کر رہے ہیں تو ان دریاؤں سے سیراب ہونے والے علاقے کا کیا بنے گا؟ تو جب یہ دریا بند ہوئے تو ہمارا sub soil water چالیس سے پچاس فٹ decrense ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ٹیوب ویل تقریباً تقریباً ناکام ہوتے

جا رہے ہیں ۔ ٹرانسفر کے لئے لوگ encourage ہو رہے ہیں۔ میں اس حد میں چاہوں گا کہ جہاں زراعت میں ہماری حکومت بہت ساری چیزوں میں favour کر رہی ہے وہاں میں یہ چاہوں گا کہ خاص طور پر جب ایک زمیندار ٹیوب ویل کے لئے apply کرتا ہے تو یا تو اس کو subsidy دی جائے یا کم از کم اس کو آسان اقساط بنا دی جائیں تاکہ وہ آسانی سے اپنے ٹیوب ویلوں کو چلا سکے۔

جناب والا! آخر میں میں جناب سینئر وزیر سے ایک شعر عرض کروں گا۔ جناب والا! ذرا توجہ فرمایئے۔

گنتی میں بے شمار تھے ہم
ساعت کے قبیلوں میں ضم کر دیئے گئے ہم

شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شکریہ۔ سعید اکبر خان صاحب!

**جناب سعید اکبر خان:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ آپ نے آج نہایت ہی اہم بحث میں مجھے موقع بخشا کہ میں اپنی گزارشات پیش کر سکوں۔ جس وقت میں اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا اور جب آپ نے میرا تقریر کے لئے نام پکارا تو یقین کریں مجھے دلی دکھ ہوا کہ آج اس ایوان کی وہ خوبصورتی اور اس نظام کی جو چاشنی ہے وہ آج مجھے نظر نہیں آ رہی کیونکہ جمہوری نظام کی خوبصورتی اپوزیشن کے ساتھ ہوتی ہے' جمہوری نظام میں اپوزیشن اور گورنمنٹ لازم و ملزوم ہیں اور کبھی بھی کوئی بھی گورنمنٹ اپوزیشن کے بغیر خوبصورتی سے چل نہیں سکتی۔ میں اس بحث میں نہیں پڑتا کہ اس میں کس کی زیادتی ہے' کس کا قصور ہے لیکن مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ اس اسمبلی میں سال میں جتنی بھی بحثیں ہوتی ہیں اس میں ایک ہی بحث ہے جس میں کوئی بھی ممبر جو بات کرنا چاہے' جو اس کے دل میں ہو' جو کہنا چاہے وہ بجٹ کی speech ہے کہ اس میں

اجازت ہے کہ وہ ہر قسم کی بات کر سکتا ہے۔ اپنے علاقے کی بات کر سکتا ہے ' نظام کی بات کر سکتا ہے' اختلافات کی بات کر سکتا ہے' ایل۔ایف۔او کی بات کر سکتا ہے۔ اگر یہاں آج میرے اپوزیشن والے حضرات موجود ہوتے تو انہیں کھلی چھٹی تھی کہ وہ اس بجٹ کی بحث پر اپنے جو بھی خدشات رکھتے تھے اس نظام میں وہ بھرپور انداز سے بیان کرتے اور اس سے یہ ایوان مستفید ہوتا اور حکومت ان کو consider کرتی اور اس پر کوئی نہ کوئی step لیتی۔ اس کے بعد وزیراعلیٰ اور وزیر خزانہ کو یہ ایک tradition ہے کہ مبارکباد دی جاتی ہے۔ میں وہ traditional مبارکباد نہیں دینا چاہتا۔ میں اس بات کی مبارکباد انہیں دینا چاہتا ہوں کہ تقریباً تین چار سال کے بعد اس دفعہ پہلی بار elected لوگوں اور elected House نے بجٹ پیش کیا ہے اس کے لئے یہ مبارک باد کے مستحق ہیں اور یہ ہماری بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ جس طرح کی مشکلات سے نکل کر آج ہم تمام دوست منتخب ہو کر آئے ہیں اور elected Finance Minister نے اس ہاؤس میں بجٹ پیش کیا یہ ہمارے لئے قابل خوشی ہے اور جس انداز سے بھی ہو سکے ہمیں اس نظام کو support کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں ملکی حالات پر بھی تھوڑی سی بات کروں گا کہ اس ملک میں جمہوری نظام بہت مشکل سے آگے بڑھتا ہے۔ پھر اس کے اوپر کوئی نہ کوئی قدغن لگ جاتی ہے۔ میں اس دفعہ اپنے دوستوں کو دعوت فکر دوں گا کہ آج ہم تمام دوستوں کو یہ فکر اور سوچ کرنی چاہئے کہ ہم نے اس نظام کو آگے لے کر جانا ہے۔ اگر ہم نے اس نظام کو چلانا اور قائم رکھنا ہے تو اس کے لئے بڑا حوصلہ' برداشت اور کچھ نہ کچھ سہنا پڑے گا۔ اس کے بعد ہی ہم آگے چل سکیں گے۔ اگر میں اس مثال سے تعبیر کروں کہ جب بھی کہیں کوئی آفت آئے ' کسی ملک میں ' کسی گھر یا کسی خاندان پر آئے تو اس کے لئے کوئی نہ کوئی صدقہ دینا بڑا ضروری ہوتا ہے۔ جب بھی ہمارے ملک میں اس طرح کے حالات آتے ہیں تو اس میں صدقہ ضرور دینا پڑتا ہے وہ چاہے ایل۔ایف۔او کی طرح ہو یا کسی اور کی طرح کا ہو۔ اس جمہوری نظام کو آگے بڑھانے اور جمہوری نظام کو آگے لے کر

جانے کے لئے ہمیں کچھ نہ کچھ قربانیاں دینی پڑیں گی اور ان کو برداشت بھی کرنا پڑے گا اور ہمیں sensible طریقے سے آگے بڑھنا ہوگا۔ ہر آدمی کی خواہش اور طریقے سے تو ہم شاید آگے نہ بڑھ سکیں لیکن جو کچھ بھی جس طریقے سے بھی' اس وقت ہمیں ملا ہم نے اس کو protect کرنا ہے۔ اس میں بہتری لانی ہے اور اسے مزید بہتر انداز میں چلانا ہے تاکہ جو بھی forces اس نظام کو چلنے نہیں دیتیں ہم نے ان پر ثابت کرنا ہے کہ ہم لوگ اس نظام کو چلا سکتے ہیں اور ہم نے اس کو چلانا ہے اور اس نظام کو ہم نے قائم رکھنا ہے۔ میں 1985 سے اس ہاؤس کو دیکھ رہا ہوں کہ ہر آنے والی حکومت جو بھی ہو' اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اس صوبے اور عوام کے لئے بہتر سے بہتر بجٹ پیش کرے اور آج ہماری حکومت نے بھی بہت کوشش کر کے اس صوبے کی بہتری کے لئے بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! میں بجٹ کی کتابیں دیکھ رہا تھا اور بجٹ تقریر پڑھ رہا تھا تو مجھے قطعی یہ خدشہ نہیں تھا کہ ہماری حکومت نے جو بجٹ پیش کیا یا بنایا ہے تو اس میں ان کی کوئی بدنیتی ہوگی بلکہ ان کی تو یہ دلی خواہش ہے کہ جو ہم نے بجٹ پیش کیا ہے اسے ہم صوبے اور غریب عوام کی بہتری کے لئے اس پر implement کریں لیکن میں نے دیکھا اور میرا یہ مشاہدہ ہے کہ آج تک جتنا بھی بجٹ پیش ہوا اور جب بھی پیش ہوا ہم اپنی توقعات کے مطابق اس کے نتائج حاصل نہیں کر سکے۔ میں اس بجٹ کو اس طرح بھی لے سکتا تھا کہ ایجوکیشن پر کتنا پیسا رکھا گیا ہے' ہیلتھ پر کتنا پیسا رکھا گیا ہے اور دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی مد میں کتنے پیسے رکھے گئے ہیں۔ میں نے اپنے آپ کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ اس پر بحث کروں لیکن میرا ذہن اور ضمیر اس بات پر نہیں گیا۔ میرا ذہن اور ضمیر اس بات پر گیا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ جو بجٹ ہم پیش کرتے ہیں اس کا دیانتداری سے تجزیہ کریں کہ سال بعد جو ہماری خواہشات ہوتی ہیں اس کا غریب عوام کو اور صوبے کی عوام کو فائدہ ہو اور صوبے میں بہتری آئے اور اس بات کا بھی دیانتداری سے

تجزیہ کریں کہ وہ result لے سکتے ہیں۔ میں دیانتداری سے یہ بات کروں کہ 1985 سے لے کر آج تک' آگے بات جو آئی ہے یا اس بجٹ پر جب implement ہونا ہے تو پھر اللہ نے موقع دیا اور زندگی رہی تو اگلے سال کے بجٹ پر بحث اور بات کریں گے لیکن میرا یہ مشاہدہ ہے کہ جتنے اس ہاؤس میں بجٹ پیش ہوئے ان کی افادیت ہم پیش کرتے ہوئے توقع کرتے تھے' سال کے بعد وہ ہمیں result نہیں ملا۔ میرا کوئی بھی دوست یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمارا ایجوکیشن معیار پہلے سے آج بہتر ہے؛ آج پرائیویٹ سکولوں کی بہتات ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان میں غریب آدمی کا بچہ نہیں پڑھ سکتا کیونکہ وہ ان سکولوں کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتا اس لئے کہاں کے پاس پیسے نہیں اور میں یہ بھی دیانتداری سے کہتا ہوں کہ گورنمنٹ سکولوں کا جو معیار ہے اسے آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں تو اس معیار میں غریب کا جو بچہ پڑھتا ہے وہ آج کی اس دنیا کی ترقی کی دوڑ میں بہت پیچھے رہ جاتا ہے ۔ پھر وہ وہیں رہتا ہے جہاں سے وہ چلا تھا ۔

جناب سپیکر! اسی طرح آپ ہیلتھ کو لے لیں۔ پورا ہاؤس دیانتداری سے یہ سمجھتا ہے کہ گورنمنٹ کے ہسپتالوں کا جو معیار ہے یا ان میں ادویات کا معیار یا مریضوں کی treatment کا جو معیار ہے کیا وہ قابل تحسین ہے؛ اس میں صرف مجبور آدمی جاتا ہے جو afford نہیں کر سکتا' پرائیویٹ علاج کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتا۔ آج میں پورے اس ہاؤس کو دعوت دیتا ہوں کہ اس بجٹ کی تعریف کرنے کی بجائے ہم تمام دوست مل کر اس بجٹ پر دیانتداری سے implement کر سکیں اور جو اخراجات ہیں ان کو صحیح طریقے سے استعمال کرائیں تب تو یہ بجٹ بہت ہی شاندار اور خوبصورت ہے اور اس سے وابستہ ہماری جو توقعات ہیں وہ بھی پوری ہو سکتی ہیں جس کے لئے مجھے آج بھی خدشہ ہے کہ جس طرح پچھلے ایام اور ادوار میں وہ results نہیں مل سکے۔ تو اس کے لئے ہمیں سٹڈی گروپ بنانے پڑیں گے' ہمیں think tanks بنانے پڑیں گے تاکہ ان پر سوچ و بچار کی جائے اور سوچ و بچار کے بعد ہم اس پر عمل درآمد کریں کہ ان میں جو نقائص ہیں ان کو دور کر کے اس صوبے کے

عوام کی بہتری کے لئے استعمال کر سکیں۔ اسی میں ہماری کامیابی ہے۔ اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو پھر اسی طریقے سے اگلے سال کے بجٹ کی بھی تعریف کریں گے کہ یہ بجٹ بھی ٹیکس فری ہے' اس میں بہت سی افادیت ہے۔ یہی میری گزارشات تھیں کہ اگر ہم اس بجٹ کو صحیح implement کر سکے' اس کی افادیت کو سمجھ سکے اور اس سے مطلوبہ فوائد حاصل کر سکے تو پھر یہ بہترین بجٹ آخر تک بہترین رہے گا۔

جناب سپیکر ' آج صبح پوائنٹ آف آرڈر پر ایک نہایت ہی اہم بحث "Greater Thal Canal" کے حوالے سے ہوتی رہی ہے۔ میں یہ on the floor of the House گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبہ پنجاب کا کوئی بھی آدمی خواہ وہ منتخب نمائندہ ہو یا عوام' کسی بھی صوبے کا نہ حق مارنا چاہتے ہیں' نہ ان کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی ان کے حصے کی کوئی چیز اس صوبے میں لینا چاہتے ہیں۔ پنجاب نے ہمیشہ قربانی دی ہے' پنجاب نے اپنے حصے میں سے ہمیشہ دوسرے صوبوں کو دیا ہے کیونکہ پنجاب کو بڑے بھائی کی حیثیت حاصل ہے تو ہم اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے' اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیشہ قربانی کا جذبہ رکھتے ہیں۔ ہماری حکومت یہ سوچ بھی نہیں سکتی کہ ہم سندھ کو نقصان پہنچا کر پنجاب کو فائدہ پہنچائیں۔ میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی ہے کہ "Greater Thal Canal" کا یہ منصوبہ ان چند اضلاع کے لئے ہے جہاں کا پورا علاقہ بارانی ہے اور اس علاقے میں کاشتکاری کا انحصار صرف اور صرف بارش پر ہے۔ 1991 کے Water Accord میں یہ منصوبہ پیش ہوا۔ وہاں پر پورے consensus کے ساتھ ایک معاہدہ طے پایا۔ چشمہ لنک کینال سے اس کے لئے پانی لینے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ یہ ایک seasonal کینال ہے۔ جب گرمیوں میں سیلاب آتا ہے تو ان ایام کے لئے' صرف تین مہینوں کے لئے یہ نہر بننی ہے اور تین مہینے کے لئے اس نے چلنا ہے۔ اس کے لئے پانچ ہزار کیوسک پانی منظور ہوا ہے۔ یعنی جب پانی فالتو ہوتا ہے' پانی کو سمندر میں پھینکا جاتا ہے تو اس وقت چشمہ لنک کینال سے اس علاقے کو پانی دیا جائے گا۔ میں یہ غلط فہمی دور کرنا چاہتا ہوں کہ جو پانی صوبہ سندھ کے حصہ کا

ہے اس میں سے اس کینال کے لئے پانی نہیں لیا جا رہا۔ ہم اس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ ہمیں سندھ کے عوام کا احترام ہے' سندھ کی مٹی کا احترام ہے' وہ ہمارے بھائی ہیں' ہم ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کے نقصان کو اپنا نقصان سمجھتے ہیں۔ اسی لئے میں اس بات کو وضاحت سے کرنا چاہتا تھا اور یہ خدشات دور کرنا چاہتا تھا کہ ہمارے اس منتخب معزز ایوان میں سے کوئی بھی دوست ان کے لئے بری خواہش نہیں رکھتا اور نہ ہی برے خیالات رکھتا ہے' وہ اس بات پوری طرح مطمئن رہیں۔

جناب سپیکر! بجٹ میں اس دفعہ زراعت کے بارے میں بہت بہتر steps لئے گئے ہیں۔ زرعی ٹیکس پر چھوٹ دی گئی ہے' زرعی قرضوں پر بنک کا سود 13 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد کر دیا گیا ہے' کسانوں کے ٹیوب ویلوں پر بجلی کے بلوں میں پنجاب حکومت 33 فیصد subsidy دے گی جس سے عام کسان کو رعایت ملے گی لیکن میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں کہ ایک ٹیوب ویل لگانے پر کسان کا تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے سے زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ میں پنجاب حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ آج بجلی کا ٹیوب ویل لگانا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ غریب کسان اتنا مہنگا ٹیوب ویل نہیں لگا سکتا۔ پنجاب حکومت اس پر ضرور غور کرے کیونکہ پہلے ٹیوب ویل لگایا جائے گا' بعد میں بجلی کا بل آئے گا۔ جب ایک کسان ٹیوب ویل لگا ہی نہیں سکتا تو اسے اس subsidy سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس حوالے سے بھی کسان کو subsidy دی جائے تاکہ عام کسان کو بھی ٹیوب ویل لگانے میں سہولت ہو۔

جناب سپیکر! میں آخری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح آج صبح میرے دوستوں نے کہا' وزیر قانون راجہ بشارت صاحب نے کہا اور اپوزیشن کے دوستوں نے بھی تائید کی کہ مذاکرات بہتر انداز میں چل رہے ہیں تو میں اپوزیشن سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس بجٹ بحث میں ضرور حصہ لیں۔ آپ کے حصہ لینے سے اس نظام میں بہتری آئے گی' ہم اس نظام کو مزید بہتر انداز میں چلا سکیں گے۔ میں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ

اپوزیشن کے بغیر ہمارا یہ ہاؤس خوبصورت نہیں لگتا' ہم اس ہاؤس کو خوبصورت دیکھنا چاہتے ہیں اور اس نظام میں ان کی participation چاہتے ہیں۔ اسی لئے میری ان سے استدعا ہے کہ سیاست میں کوئی بات انا کی نہیں ہوتی۔ سیاست میں بہتری لانے کے لئے اپنی انا کو بھی ایک طرف رکھنا پڑتا ہے۔ لہذا میں ان سے پُر زور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ضرور تشریف لائیں' باقی ایام میں بحث میں حصہ لیں اور اس بجٹ کو مزید خوبصورت بنانے میں ہماری مدد کریں۔ آخر میں' میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے گزارشات کا موقع دیا اور میں ہاؤس کے سامنے اپنی گزارشات پیش کر سکا۔ السلام علیکم۔

جناب ڈپٹی سپیکر : محمد رضوان صاحب!

مرزا فرقان علی مغل : جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی' فرمائیں!

مرزا فرقان علی مغل : جناب سپیکر! مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ نماز کے لئے ہاؤس کچھ دیر کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بہتر ہے۔ اب ہاؤس نمازِ مغرب کے لئے 15 منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کے لئے 15 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 7 بج کر 50 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر : جناب محمد رضوان!

جناب محمد رضوان : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے بجٹ پر مجھے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا۔ بجٹ کے بارے میں' میں یہی کہنا چاہوں گا کہ میرے خیال سے اتنا مفصل اور جامع بجٹ پیش کیا گیا ہے کہ اپوزیشن کے بنچوں پر بیٹھنے

والے ہمارے ساتھیوں کے پاس' گو کہ وہ یہاں موجود نہیں ہیں' کوئی بھی ایک ایسا point نہیں کہ جس پر وہ بحث کر سکیں۔ انھوں نے اپنے اس عمل سے کہ وہ اس بجٹ کی بحث میں حصہ نہیں لینا چاہتے' ثابت کر دیا ہے کہ بجٹ واقعی بہت زیادہ مفصل اور جامع ہے جس میں کسی بھی شق کو چھوڑا نہیں گیا کہ جس پر ریفیف نہ دیا گیا ہو۔ میں بجٹ کے بارے میں صرف دو points پر اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

جناب سپیکر! ایک تو وہ ہے جس کے بارے میں پہلے بہت بحث ہو چکی ہے۔ اس بارے میں بہت سے خیالات ہمارے دوست بتا چکے ہیں۔ تعلیم کا ایک شعبہ ہے جس میں اس دفعہ ایک ریکارڈ بجٹ دیا گیا ہے اور ریکارڈ پیسے رکھے گئے ہیں۔ کسی بھی معاشرے کی بہتری کے لئے بہت ضروری ہوتا ہے کہ وہاں کے لوگوں میں awareness ہو اور وہ سوائے تعلیم کے کسی اور چیز کے ساتھ انسان میں نہیں آ سکتی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک بہت ہی چھوٹا سا point لیکن جس کے نتائج بہت ہی مفید اور دوررس ہیں۔ اس کے بارے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ شعبہ TEVTA ہے جس کی effectiveness کے لئے چودھری پرویز الٰہی صاحب اور جناب حسنین دریشک صاحب نے 18 کروڑ 19 لاکھ روپیہ رکھا ہے۔ اس بارے میں' میں یہ کہنا چاہوں گا کہ۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** ایوان کی کارروائی کے لئے وقت 8 30 بجے تک بڑھایا جاتا ہے۔

**جناب محمد رضوان:** TEVTA کی effectiveness سے بہت دوررس نتائج اس لحاظ سے ہمیں مل سکتے ہیں کہ بہت سے تعلیم یافتہ لوگ جو کہ فنی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے نوکریوں سے محروم رہتے تھے۔ اب ان کو فنی تعلیم ملے گی اور وہ بہتر طریقے سے ہماری صنعتیں بھی چلائیں گے اور بے روزگاری بھی کم ہو گی۔

جناب سپیکر! معاشرے میں جرائم کا اضافہ' جس پر پچھلے دنوں بہت زیادہ بحث بھی ہوئی' اس کی ایک بہت بڑی وجہ بے روزگاری بھی ہے۔ میرے خیال میں TEVTA

کی effectiveness سے اگر بے روزگاری ختم نہ ہو سکی تو کم ضرور ہو جائے گی۔ نوکریوں کے علاوہ جو لوگ فنی تعلیم حاصل کریں گے وہ سمال فنانس کی loan سکیم سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ اپنی انڈسٹری لگا سکتے ہیں' جہاں پر وہ بہت سے لوگوں کو ملازمتیں دے سکتے ہیں۔ ایک انسان جو فنی تعلیم حاصل کرے گا وہ بہت سے لوگوں کے روزگار کا سبب بن سکتا ہے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ نوانی صاحب نے کہا ہے کہ اپوزیشن کا یہاں پر ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ حکومت اور اپوزیشن دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس معاملے میں' میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیں تو اپوزیشن سے اتنی محبت ہے کہ کبھی کبھی ہم اپنے ممبرز کو ان کی سیٹوں پر بٹھا دیتے ہیں تاکہ ان کی کمی ہمیں محسوس نہ ہو۔ ہم نے تو انھیں کسی بھی طریقے سے نہیں روکا بلکہ ہم تو دلی طور پر چاہتے تھے کہ وہ یہاں پر آئیں اور ہم سے بجٹ پر بحث کریں لیکن افسوس کہ انھیں ایک نکتہ بھی ایسا نہیں مل سکا کہ جس پر وہ تنقید کر سکیں۔ جب سے اجلاس ہو رہے ہیں' یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ صرف مخالفت برائے مخالفت کی پالیسی پر ہی عملدرآمد کر رہے ہیں۔

یہاں پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کی دوراندیشی اور ان کی شب و روز محنت سے انھوں نے ایسے اقدامات کئے ہیں کہ جس سے ان کو اعتماد کا ووٹ دینے والے ہر بندے کا سر فخر سے بلند ہو چکا ہے۔ ہم امید اور دعا کرتے ہیں کہ جس طرح وہ شب و روز محنت کر رہے ہیں' انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب اتنی ترقی کرے گا کہ اس کی مثال دی جائے گی۔

آخر میں' میں وزیراعلیٰ صاحب' ان کی ساری ٹیم خصوصاً حسنین دریشک صاحب کو بہت زیادہ مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے ایک بہت اچھا بجٹ پیش کیا۔ اب ہماری یہ ذمہ داری ہے' جیسے گھوسٹ سکولوں کا ذکر کیا گیا اور دوسری سکیموں کا ذکر کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ان پر effectively implement کروائیں۔

سب سے آخر میں میں اپوزیشن کی خدمت میں ایک شعر عرض کرنا چاہوں گا کہ:

ہم تو دریا ہیں ہمیں تو اپنا ہنر معلوم ہے
جس طرف بھی چل پڑیں گے راستہ ہو جائے گا

بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، سردار محسن لغاری صاحب!

سردار محمد محسن خان لغاری، شکریہ۔ جناب سپیکر! کافی دیر سے حسنین بہادر دریشک صاحب کو لوگ مبارک بادیں دے رہے ہیں۔ میں بھی اپنا نام انھی مبارک باد دینے والے لوگوں میں لکھواؤں گا اور ساتھ ہی تھوڑے سے گلے بھی کروں گا۔

ہمیں بہت خوشی تھی کہ سردار حسنین بہادر دریشک صاحب جو میرے ساتھ کے حلقے راجن پور سے ممبر ہیں۔ ہم دریا پار کے لوگ بہت پسماندہ، بہت غریب اور ہمیں بہت زیادہ احساس ہے کہ ہمارے ساتھ اپر پنجاب اور سنٹرل پنجاب کے مقابلے میں بہت زیادہ فرق رکھا جاتا ہے۔ جس وقت میں نے سردار صاحب کی تقریر سنی تو سن کر بڑا اچھا لگا، میں اس میں سے quote کروں گا کہ صوبے کا ترقیاتی پروگرام علاقائی تفریق کے خاتمے اور وزیراعظم کے اعلان کردہ سماجی پروگرام سے مطابقت رکھے گا۔ یہ سن کر مجھے دل میں خیال آیا کہ جو ہماری پچھلے اتنے سالوں کی محرومیاں ہیں ان کے ازالے کے لئے کوئی انقلابی قسم کے اقدامات سامنے آئیں گے۔

وائٹ پیپر جو بجٹ کے ساتھ دیا گیا ہے میں جب اس کو پڑھ رہا تھا تو اس میں سے بھی میں quote کروں گا کہ ہمارے راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے لئے وائٹ پیپر میں یہ لکھا گیا ہے کہ:

These districts have the highest incidents of poverty within the Province as well as the country.

پھر میں نے اسی شوق اور اسی encouragement کے ساتھ بڑے غور سے ADP کی موٹی ساری کتاب کے ایک ایک لفظ کو دیکھنا شروع کیا اور یہ دیکھ کر کہ 30 ارب روپے کے اس صوبے کے لئے ترقیاتی پروگرام رکھے گئے ہیں۔ اس میں سے میں دیکھوں گا کہ ہمارے پسماندہ علاقوں کے لئے کیا رکھا گیا ہے؟ شاید جیسے ایک چھوٹے سے بچے کے اندر اشتیاق ہوتا ہے کہ جب اسے باپ کہے کہ تمہارے لئے خاص چیز ہے تو وہ سوچتا ہے کہ کیا خاص چیز ہو گی؟ پتا نہیں کیا مٹھائی لائی گئی ہے؟ کیا تحفہ ہے؟ کیا کھلونا ہے؟ مگر جب میں تفصیلات دیکھنے بیٹھا تو میری hopes ground پر crash کر گئیں۔ میں ایک آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ زراعت کے لئے 4063.618 ملین کی allocation میں سے Chashma Allied Bank Canal کا پراجیکٹ ہے جو کہ ایک Foreign Funded project ہے، جس کے لئے ہم نے matching grants دینی ہیں، اس کے لئے 3.02 ملین رکھا گیا ہے جو کہ کل کا 0.65 فیصد ہے۔

ہمارے لئے Forestary, Wildlife, Fishries and Tourism 1.688 million 140 ملین میں سے رکھا گیا ہے جو کہ 1.2 فیصد ہے۔ Livestock "zero", Industries "zero" ہمارے ضلعے میں "zero"۔ آبپاشی ڈیپارٹمنٹ میں ایک پراجیکٹ ہمارے لئے رکھا گیا ہے، وہ on-going project ہے، وہ پرانا Mithawan Hill Project ہے، جس کے لئے 10 ملین کی allocation ہوئی ہے اور جس کے لئے پہلے ہی جاپانی گورنمنٹ کے 230 ملین روپے ریلیز ہو چکے ہیں۔ لہذا آبپاشی کے 3750 ملین میں سے ہمیں 10 ملین دیا گیا ہے جو کہ 0.26 فیصد ہے۔ Low Income Housing Projects "zero", Water Supplies "zero", Environment "zero" Information Technology "zero". کہیں پر بھی اس سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام میں مجھے اپنے ضلع کا تو کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ اگر کہیں نظر آیا ہے تو جیسے میر بادشاہ خان نے پوائنٹ آؤٹ کیا کہ جیلوں کی بیرکوں کے اندر فلش سسٹم لگ جائے گا۔ ان تمام چیزوں

سے جو چیز سب سے زیادہ واضح ہو کر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ یا تو دریا پار کے علاقے کو پنجاب نہیں سمجھا جا رہا یا پھر ہمارے ساتھ کوئی خاص مہربانی ہے کہ ہمیں اپنا سمجھتے ہوئے بھی ignore کیا جا رہا ہے۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ بجٹ کی allocation تو ہو چکی ہے' کوئی جادو کی چھڑی تو ہے نہیں کہ وہ گھومے گی اور سب کچھ ہو جائے گا۔ کسی بھی طریقے سے ہمارے پسماندہ علاقوں کے لئے بھی کچھ نہ کچھ ضرور رکھا جائے۔ ہماری ڈیمانڈز تو بہت زیادہ ہیں کیونکہ ہم پچھلے پچاس' پچپن سالوں سے پیچھے رہے ہیں تو ہمیں پیچھے ہی نہ رکھا جائے۔ جب میں بجٹ کو اٹھا کر دیکھتا ہوں تو مجھے ایک خوشی بھی ہوتی ہے کہ چلو ہم نئی یونیورسٹیاں قائم کر رہے ہیں۔ چار یونیورسٹیاں گجرات' گوجرانوالہ' فیصل آباد اور سرگودھا یعنی ایک دوسرے سے آدھے گھنٹے کے فاصلے پر ہیں۔ ہم چار نئی یونیورسٹیاں بنا رہے ہیں جو سب سنٹرل پنجاب کے ایک بہت ہی قریب قریب علاقے میں ہیں۔ جنوبی پنجاب کی کوئی فکر ہی نہیں ہے' ہمارا کوئی خیال ہی نہیں' ہم تو بالکل ہی پیچھے ڈال دیئے گئے ہیں۔ آج ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اگلے پانچ دس سال میں ہم دنیا میں کہاں ہوں گے' ہمیں planning کی ضرورت ہے۔ وہ کونسی skills ہیں جن کے اوپر ہم زور دیں تاکہ کل کو ہمارے لوگوں کی کوئی market value ہو۔ ہم چار نئی یونیورسٹیاں تو بنا رہے ہیں ان میں سے کیا ہم وہی گریجوایٹ پیدا کریں گے جو ہاتھ میں سوشل سائنسز کی ڈگریاں لے کر پھر رہے ہوں گے اور unemployed ranks میں پھر رہے ہوں گے؟ بجائے اس کے کہ ہم چار نئی یونیورسٹیاں بنائیں جو کہ کوئی ایسی skills نہ impart کریں جو کہ marketable ہوں۔ اگر ہم LUMS کی طرح' IBA کی طرح' NUST کی طرح کا کوئی centre of excellence بنائیں اور وہ ایسا ہو کہ جو ایسے لوگوں کو produce کرے جن کی دنیا میں کوئی value ہو اور جو ہمارے ملک کی economy کے اندر contribute کر سکیں اور resources کا بہتر استعمال ہو۔ IT کے اندر ہم نے اس سال اچھی خاصی رقم رکھی ہے۔ جس کے اندر گاڑیوں کی رجسٹریشن کو کمپیوٹرائزڈ کر دیں گے۔ میرے خیال میں لینڈ ریکارڈز کی کمپیوٹرائزیشن کے

سے چار کروڑ کی budgetary allocation ہے۔ یہ ساری بڑی اچھی چیزیں ہیں' یہ چیزیں ہمیں دنیا کے ساتھ لائیں گی لیکن کیا ہم IT کی ایجوکیشن کو' ایک COMSAT یونیورسٹی کو establish کرنے سے دنیا کے ساتھ مقابلہ کر سکتے ہیں؟ میرا نہیں خیال کہ ہم کر سکیں گے۔ آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ ہر روڈ پر ہمیں چار پانچ کمپیوٹر کالج نظر آجاتے ہیں جو نام نہاد کالج ہیں' جو لوگوں سے ہزاروں روپے فیس لے رہے ہیں اور جو لوگ وہ produce کر رہے ہیں' جو سرٹیفکیٹ اور ڈگریاں دے رہے ہیں ان کی دنیا کے اندر کیا اہمیت ہے؟ یہ چیز واضح ہو کر سامنے آ رہی ہے کہ لوگ ہزاروں روپے کی فیس بھر کر ایک ایک کمرے والی' ایک ایک گھر والی یونیورسٹی اور کالجوں میں جا کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہم اسی مارکیٹ کو tab کرنے کے لئے کیوں نہ centres of excellence اس فیلڈ کے اندر بنائیں اور ہم ان چیزوں کے لئے بنائیں جن کی ڈیمانڈ ہے۔ آج ہم دیکھیں کہ دنیا میں genetics کے اندر ریسرچ ہو رہی ہے اور ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہماری پنجاب یونیورسٹی میں اس بارے میں کیا ہو رہا ہے؟ بائیوٹیکنالوجی کے اوپر ریسرچ ہو رہی ہے اور ہم اس پر کیا کر رہے ہیں؟ اگر ابھی ہم کچھ investment کریں گے' ابھی اپنے آپ کو تیار کریں گے تو اگلے پانچ دس سال میں ہم کہیں جا کر ترقی کریں گے۔ ایگریکلچر میں اچھے اقدامات کر رہے ہیں۔ سیڈز پر ریسرچ کر رہے ہیں کیونکہ ہمیں کاٹن کے اندر ایک natural advantage ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاں کا موسم اچھا رکھا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم سائنس اور ٹیکنالوجی کے اوپر اپنی budgetary allocation کو بڑھائیں۔ میری نظر میں اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہم مزید وہی گریجوایٹ پود پیدا کریں گے جو ہاتھ میں ڈگریاں لے کر در در پھرتے رہیں گے اور اس سے discontentment کا ایک element اور زیادہ بڑھے گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ budgetary allocation کے جو resources ہیں' اس وقت ہمارے پاس جو 30 ارب روپیہ ہے اس میں سے ہم سائنس' ٹیکنالوجی اور ریسرچ پر لگائیں اور ہمارے لئے بھی مہربانی کر کے خصوصی گرانٹس رکھی جائیں۔ ہمارے علاقے کے جو خاص

مسائل ہیں' وہاں پر بارڈر ملٹری پولیس ہے۔ بارڈر ملٹری پولیس اس وقت ایک ایسا ادارہ ہے جو cash starved ہے اور ابھی اس کا دم گھٹ رہا ہے' مر رہا ہے اور وہ ختم ہو جائے گا۔ وہ بہت ہی اہم ادارہ ہے جو بلوچستان کے ساتھ ہمارے بارڈر ایریا کی پٹرولنگ کے لئے ہوتا ہے۔ مجھے نظر آیا تھا کہ کلر کہار کی ڈویلپمنٹ کے لئے تو ہم نے پیسے رکھے ہیں لیکن جنوبی پنجاب کے لئے جو alternate hill station ہے اس کی ڈویلپمنٹ کے لئے ہماری کوئی budgetary allocation نہیں ہے۔ مری' گلگت اور ان ایریاز کے لئے انفرا سٹرکچر کے اوپر جو بوجھ ہے اس کو کم کرے گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ ہمارے جنوبی پنجاب کے علاقے کے لئے خصوصی گرانٹس out of the way ضرور رکھی جائیں۔ شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

**MR DEPUTY SPEKAER:** Thank you Now I give the floor to Mr Malik Muhammad Ahmed Khan

ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر بولنے کا موقع دیا۔ Preparation of budget and presentation of budget are basically those two core issues جن پر گورنمنٹ کی priorities کے criteria' جس پر گورنمنٹ کا وہ رجحان' جو وہ اپنے عوام کے لئے کرنا چاہے' اس کو آپ بڑے seeable طریقے سے دیکھ سکتے ہیں۔ Prior to this election when Chief Minister Punjab was on his election campaign, I am a witness to that occasion جب قابل احترام وزیراعلیٰ نے تین باتوں کا وعدہ کیا کہ 70 فیصد اس آبادی کو جو زراعت کے ساتھ منسلک ہے' rural based ہے' ان کی uplift کے لئے زیادہ سے زیادہ efforts کئے جائیں گی۔ وہ اقدامات الیکشن سے پہلے (ق) لیگ کے منشور کے طور پر اخبارات میں دیئے گئے' اس کو منشور کے طور پر چھاپا گیا۔ یہ وعدہ الیکشن سے پہلے کیا گیا تھا کہ الیکٹریسٹی پر' ٹیوب ویلوں کے کنکشنز پر' زراعت سے متعلقہ سبسڈیز دی جائیں گی۔ ایگریکلچرل انکم ٹیکس

کو اس محکمے سے باہر نکالا جائے گا جو کہ اس عوام پر force کیا گیا تھا۔ ایسے اقدامات جو زراعت کے پیشے کے ساتھ ہوں' میں بجا طور پر اس حوالے سے وزیراعلیٰ' ان کی ٹیم اور وزیر خزانہ کو مبارک باد دیتا ہوں لیکن تھوڑی سی تشنگی رہ گئی' عوامی نقطہ نگاہ سے جب کوئی پولیٹیکل گورنمنٹ اپنا ایجنڈا form out کرتی ہے' اپنی priorities کو chalk out کرتی ہے تو سب سے پہلے core issues کو دیکھا جاتا ہے کہ یہ کیا ہے؛ آج ہم دیکھ رہے ہیں اور ہمارا روز کا مشاہدہ ہے۔ اس میں میری نظر میں سب سے اہم مسئلہ غربت اور بے روزگاری ہے۔ آج اتفاق سے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آج اتفاق سے آپ کے پاس ایک ایسا انفراسٹرکچر available ہے' میں بھی بطور ممبر صوبائی اسمبلی یہ محسوس کرتا ہوں کہ ناظموں کے پاس بہت زیادہ اختیارات ہیں and writ of the Provincial Government is absolutely at the sweet will of the District Nazims یا جو متعلقہ ناظمین ہیں ان کی صوابدید پر ہوتا ہے لیکن جہاں برائیاں ہیں وہاں اچھائیاں بھی ہیں۔ اس بجٹ کا بڑا حصہ ضلعی حکومتوں کو مختص کیا گیا ہے۔ ضلعی حکومتوں کو 65 ارب روپے کی جو خطیر رقم فراہم کی گئی ہے تو آج یہ جو chaos and confusion نظر آ رہی ہے۔ Basically that is due to not having that database اس کا ہمارے پاس کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ انتہائی افسوس کے ساتھ یہاں کہنا پڑے گا کہ' I have gone through that budget speech جو فنانس منسٹر نے National Assembly کے floor پر کی تو اتفاق ہے کہ as it was in our knowledge کہ unemployment کا rate جو اس وقت جرمنی میں ہے وہ 13.7 فیصد' فرانس میں major 23 plus' انگلینڈ میں 'it is even higher 19 plus ان کے بجٹ کے portion سوشل سروس فنڈز پر دیئے جاتے ہیں جو کہ unemployed لوگوں کو دیتے ہیں اور ہمارے ملک میں unemployment کا ریٹ according to the Federal Budget دس فیصد ہے۔ We don't know کہ Federal Bureau of Statistics نے یہ data کیسے اکٹھا کیا اور اس کی detail میں پنجاب کا پورشن unemployment کے حوالے سے تفصیلاً یہ ذکر

کرتا ہے کہ 12.65 million people are labourers in Pakistan اس میں سے 20.65 ملین لوگ rural areas میں سے labourers ہیں اور یہ جو employment کا rate ہے' unemployment سے بڑھ کر under-employment کو vitiate کر رہا ہے اور اور جب There was no portion in that budget کے متعلق under-employment این۔ایف۔سی کے ساتھ National Finance Commission کے ایوارڈ کی بات کی گئی۔ تو وہ رپورٹس' وہ details ہم دیکھتے رہے۔ ہمارے honourable Chief Minister نے بہت حد تک پنجاب کا کیس لڑا۔ میرا خیال ہے کہ ان کی plea یہی تھی کہ 1990 کے N F C ایوارڈ کے مطابق صوبوں کو ان کا حصہ دیا جائے تاکہ revenue collection کی proper sharing صوبوں کو مل سکے۔ لیکن 1990 کے N F C ایوارڈ کو اس مطابقت کے ساتھ اس دفعہ نہ کرنے کی وجہ سے 320 بلین روپے صوبوں کا share ان کو نہیں دیا گیا۔ اب ان نامساعد حالات میں ایک Provincial Government جب اس قسم کا بجٹ پیش کرے جو کہ ہمارے Finance Minister نے پیش کیا اور اس میں اپنی priorities fix کیں۔ میری نظر میں تین priority areas ہیں۔ ایک Education ہے ایک زراعت ہے اور ایک good governance I have gone through the Chief Minister's Three-Year Priority Plan اس میں ہم نے health کے متعلق بھی ان کی جو سوچ ہے' جو ان کا Vision ہے وہ دیکھا۔ تعریف بجا ہے لیکن چیف منسٹر کی نیک نیتی تو ان کی vision of leadership ہے وہ تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں اس محکمے کو' اس شعبے کو درست کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے اتنا بجٹ allocate کر رہا ہوں چاہے وہ ورلڈ بنک سے لیں' چاہے وہ فیڈرل گورنمنٹ سے لیں' چاہے وہ اپنے sources سے generate کریں۔ جس نے Chief Minister is the not one I was just having a implementation کے لئے implement کرنا ہے۔اس کی look at the paper تو مجھے صاحبزادہ حسن محمود کی 1985 میں کی گئی ایک تقریر کے وہ الفاظ Budget is not wise کہ where he said میرے ذہن میں اس طرح نقش ہو گئے ہیں

it is not strategy-wise آپ نے 21 بلین روپے کی خطیر رقم محکمہ تعلیم کے لئے وقف کر دی۔ جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ چیف منسٹر نے تو وہ اپنا کیا ہوا وعدہ تعلیم کے متعلق بجٹ میں رقم allocate کر کے پورا کر دیا۔ تو کیا ہمارے محکمہ تعلیم کے پاس وہ infrastructure available ہے جس کے ذریعے وہ 21 بلین روپے کی خطیر رقم کو خرچ کر کے ایک بہتر mechanism پیدا کر سکے؟

زراعت کے متعلق ہم نے ساڑھے بارہ ایکڑ پر ٹیکس تو لے لیا۔ پانچ ایکڑ سے بڑھا کر اس کو ساڑھے بارہ ایکڑ پر لے آئے۔ میں نے کل وزیر خزانہ کی خدمت میں عرض کی کہ جناب اس میں جو ہم نے نئی legislation کی ہے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ پر ٹیکس نافذ ہو گا تو اس کا عملدرآمد کب سے شروع ہو گا۔ as per my knowledge کے اندر تو کوئی بات واضح نہیں ہے کہ جو جون تک کی collection ہے آپ نے کبھی اس بات پر غور کیا کہ جو زرعی ٹیکس ہے وہ تو جنوری تا جنوری collect ہوتا ہے۔ لوگوں کو آج بھی notices receive ہو رہے ہیں۔ آپ کی یہ معتبر اسمبلی بل پاس کر چکی ہے اور لوگوں کو آج بھی 5 ایکڑ کے حساب سے tax notices receive ہو رہے ہیں۔ جہاں تک تعلق ہے subsidy کا electricity پر تو بارہا کوشش کرنے کے باوجود میں محکمہ واپڈا کو۔۔۔

وزیر خوراک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں برخوردار سے بڑے ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بات کر رہے ہیں۔ یہ قانون دان ہیں اور جتنی قانون سے ان کو واقفیت ہے شاید ہی کسی اور کو اتنی ہو گی۔ کبھی بھی کسی قانون کا لاگو ہونے سے پہلے عمل درآمد نہیں ہو جاتا۔ وہ ہمیشہ crop to crop ہوتا ہے۔ جب نئی فصل آئے گی تو یہ tax کی exemption لاگو ہو جائے گی۔

ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ): شکریہ' جناب سپیکر! یہی ایک concern تھی کیونکہ notices جو آ رہے ہیں وہ after June کے لئے آ رہے ہیں اور جو ہماری نظر میں ربیع اور خریف کے مطابق جو ٹیکس کی collection ہوتا ہے ان کے notices میں یہ لکھا جا رہا ہے کہ ادائیگی ستمبر تا دسمبر۔ تو یہ ہمارا بڑا genuine concern تھا وہ آپ نے بڑی مہربانی فرمائی کہ اس کو clear کر دیا اور اگر ایسا ہے تو یہ بہت اچھا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ as long as تعلیم کے حوالے سے جو خطیر رقم رکھی گئی ہے اس میں ایک بات بڑی واضح ہے کمرہ جات کی تعمیر' missing facilities provide کرنا اور اس کے لئے جو proposals of schemes لی جا رہی ہیں تو Education Department کے وہ لوگ جن کے ذمے یہ کام ہے ان کو ابھی تک اس چیز کی clarification نہیں ہے کہ جو proposals وہ لے رہے ہیں from the elected Members' تاظم سے' ایم۔پی۔ایز اور ایم۔این۔ایز سے اس کی جو databased collection ہے اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے' محترم وزیر قانون صاحب تشریف رکھتے ہیں' فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں' کہ ہمارے پاس basically اس وقت جو یونین کونسل کا structure موجود ہے وہاں پر اگر آپ ایک databased registration office قائم کر دیں جو آپ کی unemployement, under-employment اور اس یونین تاظم اور ضلعی تاظم کے ساتھ ہمارے جو اختلافات ہیں تو کوئی constructive کام بھی ان سے لیا جا سکے کیونکہ فنڈز کی availability ان کے پاس ہے اور ان کے پاس یہ چیز موجود ہے کہ اگر وہ کوئی جاب سنٹر بنا کر وہاں پر صرف اس سال میں رجسٹریشن ہی کر لیں کہ کتنے لوگوں کو نوکریں چاہئیں۔ تو میرا خیال ہے کہ یہ بھی ایک احسن قدم ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب باقی لوگوں نے بھی بولنا ہے' آپ مختصر کریں۔

ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ): جناب والا! صرف ایک منٹ لوں گا۔ تو جناب سپیکر!
good governance کے حوالے سے میری نظر صرف پولیس پر آتی ہے کہ المیہ یہ ہے کہ 1947 میں اگر کوئی ایف۔آئی۔آر کٹی تھی اس کی تفتیش کے لئے جو اس انسپکٹر نے طریقہ کار اختیار کیا کہ میں موقع پر گیا پستول برآمد کیا ' وہ درخت کے نیچے چھپایا گیا تھا۔ آج 2003 میں بھی اسی طریقہ کی تفتیش اور وہی ضمنی کا کاغذ ہے۔ جو جوڈیشری کے لئے پیسا وقف کیا گیا ہے۔ وہ صرف residential colonies کے لئے کیا گیا ہے اور پولیس کے لئے ہماری گزارش ہے کہ اس کو modern basis پر اس کے infrastructure کو پولیس تو نئی بھرتی نہیں کی جا سکتی لیکن at least نئے یونٹس تو بنائے جا سکتے ہیں۔ homicide unit علیحدہ ہو۔ بھینس چوری کی جو تفتیش کرتا ہے وہی قتل کی تفتیش کرتا ہے۔ باقی overall it is a very good budget اور یہ ایک غریب پرور بجٹ ہے۔ امید کرتے ہیں کہ اس پر implementation بھی ٹھیک ہو گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ مرزا فرقان علی صاحب!

مرزا فرقان علی مغل: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم موقع پر بولنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جناب سپیکر! بجٹ کسی بھی حکومت کی ایک نہایت اہم دستاویز ہوتی ہے اور اس دستاویز پر جب ایوان میں بحث کی جاتی ہے تو بہت سارے ایسے پہلو بھی اس میں آشکار ہوتے ہیں کہ جن کی طرف جب حکومت مزید نظر ڈالتی ہے تو اس سے بہت سے بہتری کے پہلو سامنے آتے ہیں۔ ہمارے اس بجٹ میں وزیراعلیٰ پنجاب کے ذہن کی عکاسی ہوتی ہے کہ جناب وزیراعلیٰ نے جس طریقے سے زراعت کے لئے جو اعلانات فرمائے تھے ہمارے صوبہ پنجاب کی تاریخ میں زراعت سے متعلق ایسے اقدامات پہلے کبھی نہیں کئے گئے۔ اس میں ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم زمین تک ٹیکس کی معافی ' آبیانے کا خلیت ریٹ اور اس میں بھی کمی کی گئی

اس کے علاوہ زرعی ٹیوب ویلوں پر سبسڈی دی گئی۔ یہ وہ احسن اقدامات ہیں کہ جن کی وجہ سے ہمارے صوبے کی اس غالب آبادی جو دیہی علاقے میں بستی ہے کو یقیناً بہت زیادہ فوائد حاصل ہوں گے اور وہ ہمارے اس صوبے اور ملک کی ترقی میں اپنا role play کرنے کے یقیناً قابل ہو گی جس کی ہمیں بہت اشد ضرورت ہے۔ اس کا ایک اور فائدہ جو ہمیں definitely ہو گا کہ آج کل جو ہماری B P L( Below Poverty Line) دن بدن بڑھ رہی ہے اس پر یقیناً چیک لگے گا اور ایک روک لگے گی جس سے ہمیں مستقبل قریب میں یہ سننے کو ملے گا کہ ان اقدامات کی وجہ سے ہماری جو غربت دن بدن بڑھ رہی تھی اس میں کمی آنی شروع ہو گئی ہے۔

بجٹ میں عوامی فلاح و بہبود کے لئے بہت سارے اقدامات کئے گئے ہیں اور یقیناً اس میں کچھ ایسے اقدامات بھی ہیں جو انقلابی ہیں۔ جن کی وجہ یہ ہے کہ آج ہمیں اپوزیشن کے بنچز خالی نظر آ رہے ہیں۔ تو میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ اپوزیشن کو ہمارے اس بجٹ میں کوئی ایسی کمزوری یا سقم نظر نہیں آیا کہ اس کو یہاں بات بڑھانے کا موقع ملتا۔ لہٰذا یہی دیکھتے ہوئے انہوں نے سمجھا کہ ہم اس بجٹ سیشن کا بائیکاٹ کرتے ہیں جہاں تک ایل۔ایف۔او کی صورتحال ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں ایل۔ایف۔او ہماری عوام کے لئے ایک non issue ہے اور آج کل وہ non issue کو خوامخواہ زبردستی زور لگانے کے بعد بلاوجہ اور غیر اخلاقی طور پر ایک ایشو بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ رویہ قطعاً عوام کے مفاد میں نہیں ہے۔ بات ایل۔ایف۔او کی کرتے ہیں۔ ایک بات ہمارے لئے انتہائی لمحہ فکریہ ہے کہ 1988 میں جب بے نظیر بھٹو وزیر اعظم تھیں' 1994 میں وزیراعظم بے نظیر بھٹو تھیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ اس وقت President بھی تھے' اس وقت اپوزیشن لیڈر بھی تھے' ہمارے سپیکر بھی تھے' ڈپٹی سپیکر' چیئرمین سینٹ اور ڈپٹی چیئرمین سینٹ بھی تھے' ہماری سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ بھی تھی' ہماری جماعت اسلامی بھی تھی' ہمارے مولانا فضل الرحمٰن صاحب

بھی تھے' ہماری اسے این پی اور ایم کیو ایم بھی تھی لیکن صرف ایک شخص نے تمام لوگوں کو بائی پاس کر کے even واپڈا کے Minister کو بائی پاس کر کے I.P.Ps کے ایسے agreement کئے کہ پوری قوم کو تیس چالیس سال کے لئے ایک عذاب میں مبتلا کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس وقت نیشنل سکیورٹی کونسل کا وجود ہوتا تو national interest میں یقیناً ان معاہدوں کو review کرتے اور یقیناً آئی پی پیز کے یہ agreement آج ہمارے لئے وبال جان نہ بنے ہوتے۔ یہ ایک بڑی معمولی سی مثال ہے کہ جب ایل۔ایف۔ او کی بات کی جاتی ہے تو یہ ممکن ہے کہ ایل۔ایف۔او کی بات کرنے والے 90 فیصد لوگوں کو اس بات کا بھی ادراک نہ ہو کہ آیا ایل۔ایف۔او ان کے مفاد میں ہے کہ نہیں ہے۔ یہ ایک ضمنی سی بات تھی۔ بہرحال ہماری خواہش تو یہ تھی کہ اپوزیشن ہمارے اس بجٹ میں بھرپور حصہ لیتی اور ان کا حصہ لینا یہ بات ظاہر کرتا کہ وہ بھی پنجاب کے عوام کے مفاد کے تحت اس ایوان میں آئے ہیں۔

آپ تصور کیجئے کہ ایک طرف تو ہم زرعی ٹیکس سے غریب لوگوں کی جان چھڑوا رہے تھے دوسری طرف اپوزیشن نعرے بازی کرتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کر رہی تھی۔ کیا یہی عوام کی خدمت ہے جس کے نعرے لگا کر وہ ایوان میں آئے ہیں۔ اگر وہ ایوان کو آج بھی موچی گیٹ بنانا چاہتے ہیں تو پھر ان سے گزارش یہی ہے کہ خدارا کچھ تو خیال کریں' کچھ تو سوچیں عوام نے آپ کو مینڈیٹ دیا ہے آپ ایوان میں آ کر بات کریں۔ دنیا کی جتنی بھی بڑی بڑی جنگیں ہیں' جتنے بڑے بڑے مسائل ہیں تمام مذاکرات کی میز پر ہی سلجھانے گئے ہیں۔ آپ بھی آئیے اور بیٹھ کر بات کیجئے تاکہ اس معاملے کا کوئی حل نکل سکے۔

ہمارے اس بجٹ میں تین بڑے بڑے portions ہیں جن کا ہماری آبادی سے direct تعلق ہے۔ سب سے پہلے آپ تعلیم کی بات کرتے ہیں۔ حیرانی اس بات پر ہے کہ تعلیم پر اتنا زیادہ بجٹ رکھا گیا لیکن آج بھی اگر اس کی بہتری کے لیے دیکھتے ہیں تو شاید کوئی 100 یا 125 روپے پنجاب کی فی کس آبادی کے حساب سے ہمارا جو تعلیمی بجٹ رکھا

گیا ہے تو میں حیران ہوں کہ اس سے پہلے جب اتنا کم بجٹ رکھا جاتا تھا تو یہ توقع کیسے رکھی جاتی تھی کہ ہم پنجاب کے عوام کے لئے تعلیم کی بہتر سہولتیں فراہم کریں گے ۔ ہمارے وزیر خزانہ صاحب اور وزیراعلیٰ پنجاب اور ان کی ٹیم نے جس دردمندانہ دل سے اس بجٹ میں تعلیم کے لئے رقوم کا اضافہ کیا وہ یقیناً قابل ستائش ہے ۔ بہت سارے ایسے مسائل ہیں جو یقیناً اس بجٹ میں جو تعلیم کے لئے prionty رکھی گئی ہے اس سے یقیناً حل ہوں گے ۔

اس کے علاوہ صحت کے مسائل ہیں ۔ یہاں ایک بات کی طرف میں توجہ دلانا چاہوں گا کہ صحت کی جو ہماری پالیسی ہے اس میں ایک چیز کا ہمیں بطور خاص خیال رکھنا ہے کہ ہماری صحت facilities میں جو تفاوت ہے اس کو ہمیں دور کرنا ہے۔ اس کی مثال میں ایسے دوں گا کہ ہمارے لاہور میں جو چند بڑے ہسپتال ہیں جن میں جناح ہسپتال، میو ہسپتال، سروسز ہسپتال، سر گنگا رام ہسپتال ہیں ان کے لئے بجٹ میں تقریباً ڈیڑھ ارب روپے سے زائد کی رقم رکھی گئی ہے جبکہ south Punjab کا ہمارا ایک نشتر ہسپتال ہے جو تقریباً دو کروڑ افراد کو cover کرتا ہے، اس ہسپتال کے لئے صرف 26 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ خدارا! اس طرف بھی توجہ دیں اور ہمارے نشتر ہسپتال کی اسامات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ 13 یا 14 اضلاع کی آبادی کو یہ ہسپتال cover کرتا ہے اس کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں ۔ میں بجٹ کے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وزیر صحت کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ ملتان میں وزیراعلیٰ پنجاب کی کاوشوں سے کارڈیالوجی انسٹی ٹیوٹ کا قیام انشاء اللہ عنقریب عمل میں آجائے گا اس کے لئے اس بجٹ میں فنڈز رکھ دیئے گئے ہیں اور یہ وزیراعلیٰ پنجاب کا ہمارے south Punjab کے عوام کے لئے وہ تحفہ ہے جو رہتی نسلوں تک یاد رہے گا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ایک چلڈرن کمپلیکس پر ہمارے عوام کی نگاہیں منتظر ہیں کہ ملتان میں ایک بھرپور قسم کا زبردست طریقے سے well managed چلڈرن کمپلیکس کے لئے فنڈز رکھے جائیں، اس کو منظور کیا جائے تاکہ ہمارے عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولت ہو سکے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you ' ٹائم بہت تھوڑا ہے and the Minister has to wind up.

مرزا فرقان علی مغل: آخری پوائنٹ ہے سر! یہاں لاء اینڈ آرڈر سے متعلق بات کروں گا جو کہ پولیس سے متعلق صرف دو حرفی بات ہے کہ اگر صحت اور تعلیم کا بجٹ بھی ملا لیں تو پھر بھی پولیس کا بجٹ ان سے زیادہ بنتا ہے لیکن پولیس کا رویہ آپ کے سامنے ہے۔ خدارا! اس میں بہتر اور مثبت تبدیلیاں لائیں تاکہ آج جو ایک alarming situation ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کچھ عرصہ کے بعد ہمارے ایوان کی تمام کارروائی کا تمام وقت پولیس کے خلاف تحاریک استحقاق پر ضائع ہو جائے ۔ مہربانی فرمائیں پولیس کے لئے کوئی ایسی reforms لائیں کہ وہ عوام کے زیادہ سے زیادہ کام آئے اور لاء اینڈ آرڈر کو زیادہ سے زیادہ maintian کرے ۔ میں بہت شکر گزار ہوں جناب کا ۔ مہربانی ۔

**MR DEPUTY SPEAKER** Thank you The time is extended till 9 00 p. m I will now ask the Finance Minister to wind up

محترمہ زاہدہ سرفراز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیے ۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: شکریہ جناب سپیکر! کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ۔ انہوں نے فرمایا کہ لاہور میں جو سب سے بڑے ہسپتال ہیں ' جن میں جناح ' سروسز اور دوسرے دو تین ہسپتال ہیں جو انہوں نے بتائے ہیں جن کے لئے ڈیڑھ ارب روپیہ رکھا گیا ہے تو میری گزارش ہے کہ اس پر نظر بھی رکھی جائے کہ یہ کیسے اور کس مد میں استعمال ہوتا ہے کیونکہ پچھلے مہینے مجھے یہ رپورٹ ملی ہے کہ سروسز ہسپتال میں ایکسیڈنٹ کیس میں ایک بچے کو آکسیجن کی ضرورت تھی تو اسے آکسیجن مشین لگائی گئی جو کہ ناکارہ تھی اس کے بعد مزید تین مشینیں apply کی گئیں مگر انہوں نے سروسز ہسپتال جیسے ہسپتال میں کام

نہیں کیا اور اس طرح سے بچے کی death ہو گئی۔ اگر اسمبلی کہے گی تو میں اس کا proof بھی پیش کرنے کو تیار ہوں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ ہمارا یہ قومی سرمایہ صحیح جگہ پر لگے اور اس پر نظر رکھی جائے۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** I give the floor to Finance Minister to wind up the speech.

**جناب نجف عباس سیال:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی فرمائیں۔

**جناب نجف عباس سیال:** جناب سپیکر! ابھی کچھ مزید دوست بات کرنا چاہتے ہیں تو میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ ان کو پانچ پانچ منٹ کے لئے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** actually there is a long list لیکن لوگ تھک چکے ہیں سب کی یہی خواہش ہے کہ اب وزیر خزانہ صاحب wind up کریں۔ آپ لوگ باہمی فیصلہ کر لیں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

**آوازیں:** اب وزیر خزانہ کو wind up کرنے دیا جائے۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** I ask the Finance Minister to take the floor to wind up the speech.

**وزیر خزانہ:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ تمام معزز اراکین نے نئے بجٹ میں بھرپور حصہ لیا۔ اپنی قیمتی آراء سے نوازا اور حکومت کی بھرپور معاونت کی۔ ہماری پوری کوشش تھی کہ حزب اختلاف اس بجٹ بحث میں حصہ لے تاکہ جمہوری اقدار فروغ پائیں۔ افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا لیکن حکومت اپنی اس ذمہ داری سے پیچھے نہیں ہٹے گی اور کوشش کرتی رہے گی کہ حزب اختلاف حکومتی امور کو چلانے کے لئے اپنا مثبت کردار ادا کرے۔

جناب عالی ! ایوان کی نشاندہی اور سفارش پر فنانس بل میں ضروری ترامیم کا وعدہ وزیر اعلیٰ پنجاب ایوان میں پہلے ہی کر چکے ہیں۔ اس وعدے کی تکمیل کے لئے ضروری motion اسمبلی سیکرٹریٹ کو ارسال ہو چکی ہے اور انشاء اللہ اب معزز ایوان ترمیم شدہ فنانس بل پر غور کرے گا۔

جناب والا! اس موقع پر میں اپنی بجٹ تقریر کو نہیں دہرانا چاہتا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ بجٹ 2003-04 ایک جمہوری حکومت کی سوچ اور ترجیحات پر مشتمل ہے۔ ہم سب اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ ایک سالہ بجٹ ہماری تمام تر ترجیحات اور ضروریات کی عکاسی نہیں کرتا۔ اس لئے حکومت نے تین سالہ منصوبہ بندی کے تحت اپنا پروگرام مرتب کیا ہے اور یہ بجٹ اس پروگرام کی پہلی کڑی ہے۔ جناب والا! میں یہاں یہ بھی کہتا چلوں کہ بحث کے دوران معزز ممبران نے جو نکات اٹھائے ان کو حکومت محفوظ خاطر رکھے گی اور ان پر عمل درآمد کے لئے مالی سال کے دوران بھی اپنا لائحہ عمل وضع کرے گی۔
(نعرہ ہائے تحسین)

ہم اس امر پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ بجٹ کو تمام کاوشوں کے باوجود ایک مکمل دستاویز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مالی سال کے دوران اس میں ترامیم ضروری ہو جاتی ہیں لیکن یہ ترامیم ایک سوچی سمجھی پالیسی کے تحت کی جائیں تو حکومت اپنے آپ کو صحیح معنوں میں عوام کی نمائندہ حکومت کہہ سکتی ہے۔

جناب والا ! ایوان میں خواتین کے لئے مزید بجٹ اقدامات کی سفارش ہوئی۔ اس ضمن میں حکومت ایک جامع پالیسی تشکیل دے رہی ہے جس کے تحت خواتین کے مسائل کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔ جناب والا! یہ بھی کہا گیا کہ علاقائی تفاوت کو کم کرنے کے لئے ڈیڑھ ارب روپے مخصوص کرنے کے باوجود یہ علم نہ ہو سکا کہ یہ رقوم کن سکیموں پر خرچ کی جائیں گی۔ میں بتاتا چلوں کہ جنوبی پنجاب میں یہ رقوم ڈی جی خان رورل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، بہاول پور رورل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے زیر انصرام خرچ کی جائیں گی۔

شمالی پنجاب میں ایجنسی برائے بارانی علاقہ جات کو دوبارہ فعال بناتے ہوئے حکومت اس ادارے کو ریجنل dispersal کے خاتمے کا ذریعہ بنائے گی۔

شیخ امجد عزیز جناب سپیکر ! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر ! میں کورم کی نشان دہی کرتا ہوں ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Do you participate in the House?

شیخ امجد عزیز جناب سپیکر ! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر We welcome you to the House وزیر خزانہ صاحب ! شیخ امجد عزیز صاحب نے کورم کی نشاندہی کی ہے۔

وزیر خزانہ : سکیموں میں سمال ڈیمز کے منصوبے، کھیت سے منڈیوں تک سڑکیں، پینے کے پانی کی سکیمیں سرفہرست ہیں۔

جناب سپیکر ! بجٹ کے متعلق معزز اراکین کی آراء کا احترام کرتے ہوئے میں آخر میں تمام ممبران اسمبلی کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے ہمارے بجٹ پر بحث کی اور تعمیری تجاویز دیں۔ میں باور کراتا چلوں کہ آپ کی تجاویز ہمارے لئے باعث احترام ہیں اور ان کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اپنا ترقی کا سفر جاری و ساری رکھیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ چونکہ ہاؤس میں کورم نہیں ہے اس لئے اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

# ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21 -جون 2003

## سرکاری کارروائی

سالانہ گوشوارہ بجٹ بابت سال 2003-04

کے مطالبات زر پر رائے شماری

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## (چودھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس)

ہفتہ '21 ۔ جون' 2003

(یوم السبت' 20۔ ربیع الثانی' 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٣﴾

سورۃ العنکبوت آیات 61 تا 63

اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے (تمہارے) زیر فرمان کیا تو کہہ دیں گے خدا نے تو پھر یہ کہاں اُلٹے جا رہے ہیں○ خدا ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے' بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے○ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد (کس نے) زندہ کیا تو کہہ دیں گے کہ خدا نے۔ کہہ دو کہ خدا کا شکر ہے لیکن ان میں اکثر نہیں سمجھتے○ وماعلینا الاالبلاغ○

# پوائنٹ آف آرڈر

## آئین کی بالادستی اور پارلیمنٹ کی آزادی

**جناب سپیکر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

**چودھری اصغر علی گجر:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی چودھری اصغر علی گجر صاحب!

**چودھری اصغر علی گجر:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج بڑے افسوس کے ساتھ اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ آج سے چند دن پیشتر جو معاملہ جناب وزیر قانون کی دردمندانہ اپیل پر شروع ہوا تھا اور بڑے ہی خوشگوار ماحول میں چلتا رہا۔ اس کے بعد جو تحریر اپوزیشن کی طرف سے حکومت کو پیش کی گئی اس تحریر پر گورنمنٹ نے خود کانٹ چھانٹ کی۔ اس کے بعد اس تحریر پر جس کو انھوں نے حاشیہ دے دیا اپوزیشن اور حکومت جس میں وزیر قانون اور دیگر وزراء بھی شامل تھے اتفاق ہو گیا۔ اس قرار داد کو آج اس ایوان کے اندر پیش ہونا تھا لیکن میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے اصل آقاؤں کے اشارے پر وہ قرار داد بھی ایوان میں پیش نہ ہو سکی۔

**معزز ممبران حزب اختلاف:** شیم شیم۔

**جناب سپیکر:** جی، شکریہ۔

**چودھری اصغر علی گجر:** جناب سپیکر! ہم یہ جنگ پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے لڑ رہے تھے، آئین کی بالادستی کے لئے لڑ رہے تھے۔ ہم پوری دنیا پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں، ہم پنجاب اور پورے پاکستان پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہماری ایک ایک کوشش اس ایوان کے تقدس اور چودہ کروڑ عوام کے لئے تھی لیکن افسوس کہ حکومت کی طرف سے اس کے لئے کوئی سنجیدہ قدم نہ اٹھایا گیا۔ بیڑیاں جو انہی حکمرانوں کے پاؤں میں پہنائی گئی ہیں جن کی چابیاں ناظمین کے پاس ہیں، جن کا ڈنڈا فوجیوں کے پاس ہے ہم ان بیڑیوں کو کاٹ دینا چاہتے تھے۔ ہم ان کی وفاداری میں ہر بات کرنا چاہتے تھے لیکن افسوس کہ یہ لوگ اپنے پہنے ہوئے تاج کو بچانے کے لئے ہماری کوشش میں ہمارا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا ان کے احکامات پر عمل در آمد ہو رہا ہے؟ مجھے تو افسوس ہے اور میں ایوان کے اندر یہ سچی بات کر رہا ہوں کہ میرے اس صوبے کے وزیراعلیٰ کے احکامات کو ایک ناظم اٹھا کر پھینک دیتا ہے تو جو منسٹر بیٹھے ہیں ان کی تو بات ہی کچھ نہیں ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف، شیم شیم۔

چودھری اصغر علی گجر، میں کہتا ہوں کہ یہ کب تک اس نوکری کو پکا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے؟ اس سے تو بہتر ہے کہ گلیوں کے اندر بھوکی زندگی برداشت کرلیں لیکن اپنے احترام کے لئے، اپنے وقار کے لئے، انہیں کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہئے تھا۔ ہم ان کے ساتھ ہیں اور ہم پھر بھی ان سے کہتے ہیں کہ آؤ! اور ہمارے ساتھ مل کر اس ایوان کے وقار اور تقدس کو بلند کرنے کے لئے، آئین کی بحالی کے لئے، پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے کام کریں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم ان ایوانوں کو آزاد کرانا چاہتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں امید کرتا ہوں کہ آج کا بھولا ہوا کل ضرور واپس آئے گا اور اگر آج انھوں نے ان کی یہ بات مان لی تو انشاء اللہ کل یہ آئین کی بالادستی اور پارلیمنٹ کی آزادی کے لئے ہمارا ساتھ ضرور دیں گے، ضرور دیں گے، ضرور دیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ، مہربانی۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اب اس بحث کو ختم ہونا چاہئے چونکہ وہ کل بھی اپوزیشن کے spokesman تھے اور انھوں نے بات کی تھی اور آج بھی انھوں نے بطور اپوزیشن کے spokesman بات کی ہے تو میرا حق بنتا ہے کہ میں ان کی بات کا جواب دوں لیکن میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس کو debate میں لے کر نہ جائیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح جناب اصغر گجر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ہم بڑے کھلے دل کے ساتھ جمہوریت کی بحالی کے لئے ان کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں۔ ان اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے ان کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں، ایک قرارداد لے آئے۔ میں ان سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں اور میں ان سے کہوں گا کہ ذرا وہ قرارداد پڑھ بھی دیں۔ یہ اس قرارداد میں حکومت سے کہہ رہے تھے کہ مذاکرات کے عمل کو

بحال کیا جائے۔ یہ حکومت سے کہہ رہے تھے جبکہ ان کا اپنا کردار یہ ہے کہ وہاں قومی اسمبلی میں ہمارے سپیکر کے خلاف عدم اعتماد لایا جا رہا ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار، شیم شیم۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! کیا یہ ساری ذمہ داری حکومت پر ہے؟ آپ اپنے رویوں کو درست کریں۔ آئیں! ہم یہ قرار داد لے کر آتے ہیں کہ آپ سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی قرار داد واپس لیں جس سے جمہوری ادارے کمزور ہو رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دنیا کی کسی بھی پارلیمنٹ میں ہمیشہ سپیکر سب کے لئے قابل احترام ہوا کرتا ہے لیکن یہ سپیکر کا احترام نہیں کرتے تو انھوں نے حکومت کا کیا احترام کرنا ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار، شیم شیم۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں آج بھی ان سے یہ کہتا ہوں کہ خدا کے لئے یہ اپنے دل کو ٹٹولیں اور اپنے دل سے اس بات کا فیصلہ لیں کہ جب مذاکرات شروع ہوئے تھے، اجلاس شروع ہوا تھا تو اس وقت ان کا کیا stand تھا؟ اس وقت فنڈز کا stand تھا۔ اس وقت requisitioned اجلاس کو کامیاب بنانے کا stand تھا۔ اس وقت مقدمات کے متعلق حکومت کے فیصلے کا ان کا مطالبہ تھا۔ گزشتہ دنوں پولیس کی کارروائی کی وجہ سے جو ان کے دوست arrest ہوئے تھے ان کی تحاریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کرنا ان کا معاملہ تھا۔ کیا ان تمام معاملات پر حکومت نے ان کے ساتھ تعاون نہیں کیا؟ ہم نے ان کی ایک ایک بات مانی اور ابھی کل میں نے on the floor of the House یہ کہا ہے کہ آئیں! ہمیں فنڈز کے لئے سکیمیں دیں۔ ہم اپنی commitment پر قائم ہیں لیکن ہر آنے والا دن ان کے stance کو بدلتا ہے۔ ہر آنے والا دن ان کے مؤقف کو تبدیل کرتا ہے۔ پہلے ایل۔ایف۔او کی بات تھی۔ یہ طے شدہ امر ہے اور اس ہاؤس کا ایک ایک رکن اس بات کا گواہ ہے کہ پہلے یہ ایل۔ایف۔او کی بات کرتے تھے لیکن کل ایل۔ایف۔او سے بھی چلے گئے۔ انھوں نے اس لئے ایل۔ایف۔او سے راہ فرار اختیار کی کیونکہ

وہاں پر ان کا حکومت کے ساتھ مذاکرات کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ پنجاب کی opposition کی مرکز کی opposition کو strengthen کرنے کے لئے، حکومت پر ایک پریشر بڑھانے کے لئے، یہ چال تھی کہ یہاں سے مذاکرات کے لئے قرار داد بھیجی جائے جبکہ ضرورت اس قرار داد کی ہے کہ سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کو واپس لیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج بھی جس طرح اصغر گجر صاحب نے کہا ہے۔ میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ کل یہاں پر لودھی صاحب نے بات کی تو گلے کی بات آ گئی۔ میں ان سے یہ درخواست کرتا ہوں اور ان کی جگہ پر کلمہ پڑھ کر کہتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہم دیانت داری کے ساتھ آگے بڑھنے کے لئے تیار ہیں (نعرہ ہائے تحسین)

لیکن اپنے آپ کو پنجاب تک محدود رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! یہ پنجاب کے معاملات تک اپنی رائے دیں، ہم اس کا احترام کریں گے۔ بات اسلام آباد میں ہو رہی ہوتی ہے اور درد ان کو یہاں پر ہو رہا ہوتا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ درست نہیں ہے کہ احسان اللہ وقاص صاحب یہاں موجود بھی ہیں۔ انھوں نے خود اصغر علی گجر صاحب کی موجودگی میں یہ کہا کہ ہم اس واک آؤٹ وغیرہ کے چکر میں نہیں پڑنا چاہتے۔ یقین کیجئے، انھوں نے خود مجھے کہا اور میں نے کل بھی یہ کہا تھا کہ ان کے تمام ممبران اور ہمارے تمام ممبران ماسوائے چند قائدین کے سب کی یہ سوچ ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چلنا چاہئے۔ ہمیں ممبران کی رائے کا احترام کرنا چاہئے۔ انھوں نے بات کی کہ ہم نے کسی کے اشارے پر بات نہیں کی، ہم نے ایک جمہوری طریقہ اپنایا۔ اس طرف بیٹھا ہوا ہمارا ایک ایک رکن اس بات کا گواہ ہے کہ ہم آج اس معاملے کو اپنی پارلیمانی پارٹی میں لے کر آئے اور پارلیمانی پارٹی میں ہم نے ہر ممبر کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کیا۔ تمام ممبران کی یہ متفقہ رائے تھی کہ اس وقت جبکہ اسلام آباد میں سپیکر کے خلاف متحدہ اپوزیشن عدم اعتماد لے کر آ گئی ہے تو اس وقت حکومت کو یہ suggest کرنا کہ آپ مذاکرات کریں یہ مناسب نہیں بلکہ اس وقت اپوزیشن کو یہ suggest کرنا مناسب ہے کہ آپ اپنی وہ قرار داد واپس لیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ سے اجازت چاہتا ہوں اور میں گزارش کروں گا کہ جس طرح قاسم ضیاء صاحب یا کوئی اور دوست بات کریں گے تو ان کا جواب میں بعد میں دوں گا۔

**جناب سپیکر:** جی شکریہ مہربانی۔ جناب قاسم ضیاء صاحب!

**قائد حزب اختلاف:** شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں راجہ صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ جو صوبائی معاملات ہیں ان پر بات کرنی چاہئے۔ ہم نے تو پہلے دن جب یہ بات یا protest شروع کیا تھا تو on the Floor of the House انہی کے الفاظ تھے کہ ایل۔ایف۔او پنجاب کا معاملہ نہیں ہے۔ آپ سنٹر کے معاملات کو یہاں مت لائیے اور آپ اپنی بات کیجئے صوبے کی بات کیجئے۔ ابھی انھوں نے خود فرمایا ہے۔ اب اگر یہ چاہیں تو ہماری قرار داد کا جو متن تھا وہ میں پڑھ کر سنا سکتا ہوں۔ میں حکومتی بنچز کی خاطر یہ پڑھنا چاہتا ہوں کہ آپ دیکھئے کہ اس میں صوبے کی بات ہے یا سنٹر کی بات ہے۔ اگر اس میں صوبے کی بات ہو گی تو پھر میں آپ سب بہنوں اور بھائیوں سے توقع کروں گا کہ آپ اس میں ہمارا ساتھ دیں گے۔

**جناب سپیکر:** قاسم ضیاء صاحب! میرا خیال ہے کہ اس کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** جناب والا! میں اس کا متن پڑھنا چاہتا ہوں۔ میں پوری قرار داد as it is نہیں پڑھوں گا' میں اس کے چند نکات پڑھوں گا اور میں آج on the Floor of the House یہ بات ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں کہ جب آپ کے سامنے لاء منسٹر صاحب نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ ہم مذاکرات کرنا چاہتے ہیں' کھلے دل سے مذاکرات کرنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے اسی وقت یہیں بیٹھے آپس میں مشورہ کیا' کوئی ٹیلی فون اس وقت باہر سے نہیں آیا۔ ہم یہ بتانا چاہتے تھے---

آوازیں: نہیں' نہیں۔

**قائد حزب اختلاف:** ہم یہ بتانا چاہتے تھے--- ہم یہ بتانا چاہتے تھے۔ (قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر:** آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔

**قائد حزب اختلاف** : ہم یہ بتانا چاہتے تھے کہ ہمیں ہماری قیادت نے' سیاسی قائدین نے یہ powers delegate کی ہوئی ہیں کہ ہم اپنے فیصلے ایوان کے اندر اپنی پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں کر سکتے ہیں۔

**معزز ممبران حزب اقتدار**: نہیں' نہیں۔

**قائد حزب اختلاف**: جناب سپیکر! ہم نے کہا کیا ہے؟ ہم نے صرف اتنا کہا کہ

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ملک سے بحرانی صورت حال کے خاتمے کے لئے مرکزی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ آئینی امور پر متحدہ اپوزیشن سے مذاکرات کا عمل فوری بحال کیا جائے۔"

جناب سپیکر، بس اتنا ہی کافی ہے۔

**قائد حزب اختلاف** : جناب سپیکر! اس میں آپ ہی کے فائدے کی بات ہے' سن لیجئے۔

(قطع کلامیاں)

**معزز ممبران حزب اقتدار**: نہیں' نہیں۔

**قائد حزب اختلاف**: راجہ صاحب! میں بیٹھ جاتا ہوں اگر ان دوستوں نے بات نہیں کرنے دینی تو پھر دیکھ لیں۔ ہم نے راجہ صاحب کی بات بڑے اطمینان سے سنی ہے۔ اگر آپ بات سننے کا حوصلہ رکھیں تو شاید جو بات آپ کو اور ہم بیٹھے ہیں---

**شیخ امجد عزیز**: جناب والا! پہلے پاؤس کو خاموش کرائیں۔

**جناب سپیکر**: شیخ صاحب! میں نے قاسم ضیاء کو floor دیا ہوا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

(قطع کلامیاں) آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

**قائد حزب اختلاف**: جناب سپیکر! میں صوبائی معاملات کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ راجہ صاحب نے صوبائی معاملات کی بات کی اور یہاں پر on the floor of the House میں سمجھتا ہوں کہ چودھری اقبال صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے یہ کہا کہ صوبائی معاملات پر discussion ہونی تھی اور اس میں قرارداد آسکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے چند بھائی بیٹھے ہیں وہاں پر جو آئین اور قانون کی بالادستی کی بات کرتے ہیں---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ میں نے کہا کیا تھا؟ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ یہ ہاؤس سفارش کرے کہ "صوبائی خود مختاری کو یقینی بنانے کے لئے پولیس ایکٹ اور بلدیاتی ایکٹ میں وہ معاملات جو شیڈول 6 میں صوبوں سے متعلق ہیں ان میں صوبائی اسمبلیوں کو اپنی ضرورت اور سہولت کے مطابق ترمیم کا اختیار حاصل ہونا چاہئے"۔ ہم یہ تو نہیں کہہ رہے کہ ترمیم کر دیں۔ اختیار تو ان کے پاس ہے اکثریت میں تو یہ ہیں لیکن اختیار تو ان کے پاس ہونا چاہئے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں۔ ہم تو آپ کو اختیار دلوانے کی بات کر رہے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ کیوں اپنے خلاف جانا چاہتے ہیں؟ (قطع کلامیاں) سپیکر صاحب! اصل بات یہ ہے کہ تیسری بات جو ہم لانا چاہتے تھے وہ بھی اسی ہاؤس کی بالادستی کی بات تھی کہ ہم چاہتے تھے کہ جو ایل۔ایف۔او میں آرٹیکل 112 کے تحت گورنر کو اس اسمبلی کو ختم کرنے کا اختیار ہے وہ بھی ختم کیا جائے تاکہ آپ کی اسمبلی کو کوئی ختم نہ کر سکے۔ عوام نے آپ کو یہاں بھیجا ہے اور عوام ہی اگلے الیکشن میں آپ کو vote out کرے۔ کسی کے پاس یہ اختیار نہیں ہونا چاہئے تو مجھے بتائیے کہ یہ تینوں چیزیں جو میں discuss کر رہا ہوں کیا یہ صوبائی معاملہ نہیں ہے؟ راجہ صاحب نے فرمایا کہ صوبائی معاملات پر بات کریں تو کیا یہ صوبائی خود مختاری کا معاملہ نہیں ہے؟

جناب محمد وارث کلو، پوائنٹ آف آرڈر ---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، کلو صاحب! تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں، میں نے قاسم ضیاء صاحب کو floor دیا ہوا ہے۔

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! کھلے دل سے مذاکرات کی offer اس لئے قبول کی تھی کہ یہاں سے بار بار کہا جاتا رہا، حکومتی بنچوں سے یہ بار بار کہا جاتا رہا کہ یہ خود فیصلے نہیں کر سکتے۔ ہم قوم کو اور پورے صوبے کو دکھانا چاہتے تھے کہ فیصلے کا اختیار کس کے پاس ہے اور کس کے پاس نہیں۔ آج کس سے یہ مذاکرات ہو رہے ہیں؟ ہم تو ان کی وہ قرار داد، جیسا کہ گجر صاحب نے کہا کہ ایل۔ایف۔او کا لفظ بھی نکلوا دیا ہم تو اس بات پر بھی آ گئے کہ صرف جو ملک میں آئینی بحران ہے اس کو حل کرنے کے لئے مذاکرات کئے جائیں۔ اس کی یہ ہاؤس سفارش کرتا ہے

لیکن صرف اتنی بات کے لئے بھی میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اجازت نہیں ملی۔ اس میں ایسی کون سی بات تھی؟ اگر سنٹر کو یہ کہہ دیا جاتا۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف، شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف : دوسری بات ابھی راجہ صاحب نے کی ہے' ابھی راجہ صاحب نے ایک بات کی ہے۔ میں اس کا بھی جواب یہیں دینا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ قرارداد یہ آنی چاہئے کہ اپوزیشن اپنی تحریک عدم اعتماد واپس لے تو میں انہیں کہتا ہوں کہ آیئے راجہ صاحب! آپ یہی قرارداد دیجئے۔ کہئے اپنی حکومتی پارٹی کو' کہئے سپیکر صاحب کو کہ وہ اپنی رولنگ واپس لے لیں۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ ہم یہ قرارداد دیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

بات یہ ہے کہ اب میں آپ کو یہ offer دے رہا ہوں۔ کرائیں قرارداد پاس اس ہاؤس سے کہ جناب ہم سفارش کرتے ہیں کہ آئینی بحران حل کرنے کے لئے سپیکر اپنی رولنگ واپس لے لیں۔ آپ ہی کا سپیکر ہے' آپ ہی کی گورنمنٹ ہے' آپ انہیں سفارش کیجئے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ جمہوریت چلے' ہم چاہتے ہیں کہ اس کی گاڑی آگے چلے۔ اسی لئے ہم نے یہ تمام صوبائی معاملات کی بات ایک طرف کرتے ہوئے اس قرارداد میں سے' ہم اس بات پر بھی آ گئے تھے کہ ٹھیک ہے آئینی بحران مذاکرات سے حل کر لیں۔ اب بات تو صرف مذاکرات کی تھی' یہ مذاکرات بھی نہیں کرنا چاہتے اور ہمیں کہتے ہیں کہ ہم بھاگتے ہیں۔ ہم کہاں بھاگے ہیں؟ سپیکر صاحب! ہم تو یہی صوبے میں بتانا چاہتے تھے اور انہی کو اختیارات بھی دلوانا چاہتے تھے کہ اس صوبے میں نہ چیف منسٹر کے پاس power ہے اور نہ کسی وزیر کے پاس power ہے اور اس ایل۔ایف۔او کے تحت نہ اس ہاؤس کے پاس power ہے۔ اسی خود مختاری کی ہماری جنگ ہے۔ اگر یہ ہمیں کہیں گے کہ ہم کہیں سے پوچھتے ہیں تو میں یہ بخوشی کہوں گا کہ اس ہاؤس کی بالادستی کے لئے' اس ملک کے آئین اور قانون کی بالادستی کے لئے ہم اپنے سیاسی قائدین سے پوچھتے رہیں گے' مشاورت کرتے رہیں گے اور جب تک اس ہاؤس کا اور اس ہاؤس میں بھیجنے والی عوام کے حقوق کا تحفظ اور ان کے جو مسائل ہیں ان کا حل اسی ہاؤس نے کرنا ہے لیکن حل تب کریں گے جب اختیارات ہوں

گے تو آج یہ بات on the floor of the House ثابت ہو گئی کہ آج مذاکرات سے کون بھاگا ہے؟ ہم تو ابھی بھی مذاکرات کے لئے جیسے گجر صاحب نے کہا' آج بھی کھلے دل سے تیار ہیں۔ ہم تو کبھی مذاکرات سے نہیں بھاگتے۔ آج جو مجھے راجہ صاحب نے offer دی ہے میں نے تو اسی وقت ان کو جواب دے دیا کہ" آپ کروائیے واپس سپیکر کی رولنگ"ہم بھی اپنی پارٹی سے سفارش کرتے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ مہربانی۔ چودھری محمد اقبال صاحب!

وزیر خوراک: Point of personal explanation جناب سپیکر! میں بڑا احترام کرتا ہوں قائد حزب اختلاف کا اور احترام کرنا ہم پر فرض ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بات ہوئی تھی کہ اس قرارداد پر بیٹھ کر ہم مذاکرات کرتے ہیں' آپ بھی اس کے گواہ ہیں۔ اس کے اوپر اگر ہماری دونوں پارٹیوں کی آپس میں کوئی settlement ہو گئی تو پھر اس کے بعد اس کو ہاؤس کے اندر لے کر جائیں گے۔ جب وہ settlement ہوئی نہیں ہے تو اس قرارداد کو ہاؤس کے اندر پڑھنا ہاؤس کے اندر یہ بتانا کہ ہم قرارداد پر بات کر رہے ہیں' میں سمجھتا ہوں کہ عہد کی بھی خلاف ورزی ہے اور یہ خلاف ورزی ایسے ذمہ دار بندوں سے نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات انہوں نے فرمائی ہے کہ میں نے یہ عرض کی تھی کہ اس ایوان کو چلانے میں آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں' ہم آپ کو پورا ادب' پورا احترام دیتے ہیں اور آپ اس ہاؤس کے اندر Ist positive role کریں تا کہ سارے اس امر کے گواہ ہوں کہ فلاں فلاں قائد حزب اختلاف نے اس ہاؤس کے اندر یہ کردار ادا کیا تھا۔ میں نے یہ بھی عرض کی تھی اور رانا صاحب اللہ اس کے گواہ ہیں کہ آپ سب سے پہلے' کیونکہ وہ گھر آباد نہیں ہوتا جس گھر میں ایک آدمی کو چودھری نہ مانیں اور اس کو کوئی سربراہ نہ مانیں۔ جس ہاؤس کے اندر سپیکر صاحب کی پوری respect نہیں ہو گی' سپیکر صاحب کو پورا احترام نہیں دیا جائے گا وہ ہاؤس کیسے چل سکتا ہے؟ میں نے یہ ان سے گزارشات کی تھیں کہ norms of the House کی آپ پابندی کریں ہم آپ کو پورا ادب و احترام دیں گے۔ یہ بات میں سمجھتا ہوں بڑی مناسب ہے اس پر اگر عمل ہو گا اور ہم اب بھی اس بات پر قائم ہیں اور ہمیشہ انشاء اللہ قائم رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا ثناء اللہ خان! رانا صاحب بات کریں گے۔ اس کے بعد پھر ہم تحاریک استحقاق take up کریں گے۔ اگر رانا صاحب نے کوئی بات کی تو وزیر قانون صاحب اس کا کوئی جواب دینا چاہیں گے تو وہ دیں گے اور کوئی معزز رکن اس پر مزید بات نہیں کریں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے جو بات کرنی ہے وہ تو وزیر قانون صاحب نے جو بات کی ہے میں نے تو اس کا جواب دینا ہے۔ جواب کا وہ کیا جواب دیں گے؟ چودھری اقبال صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ وہ گھر نہیں چل سکتا جس گھر میں آپ کسی ایک کو چودھری نہ مان لیں یا بڑا نہ مان لیں۔ یہ بالکل درست بات ہے کہ وہ گھر واقعی نہیں چل سکتا جس میں کسی کو چودھری نہ مانا جائے لیکن وہ گھر بھی نہیں چل سکتا جس میں کسی باہر والے کو چودھری مان لیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ چلانا تو چاہتے ہیں جمہوری سسٹم اور چودھری بناتے ہیں وردی والے کو' تو پھر معاملات کیسے چلیں گے؟ ہم تو انہیں کہتے ہیں کہ اپنے میں سے کسی کو چودھری بنالو اور اس چودھری کے تحت معاملات کو چلاؤ لیکن جب چودھری بھی ان کو اپنے گھر سے نہیں ملتا' چودھری باہر سے لیتے ہیں اور پھر اس کے اشاروں پر چلتے ہیں تو پھر معاملات ٹھیک نہیں ہوتے۔ اب یہ بات بالکل عیاں ہو گئی ہے۔ on the Floor of the House جو باتیں ہوئی ہیں ان سے یہ عیاں ہو گیا ہے کہ کن کا رویہ جمہوری ہے اور کن کا رویہ غیر جمہوری ہے۔ وزیر قانون نے آج یہاں پر دو باتوں پر زور دیا ہے کہ وہ مذاکرات جو بعد میں ایک قرارداد متفقہ طور پر لانے کی شکل میں آگے بڑھے اس کا mitiative وزیر قانون نے لیا تھا' انہوں نے درد دل کے ساتھ کہا تھا کہ ہاؤس چلنا چاہئے' معاملات کو افہام و تفہیم کے ساتھ ہمیں آگے چلانا چاہئے۔ اس کے بعد بات ہوئی' بات ہونے کے بعد ایک قرارداد جو قاسم ضیاء صاحب نے پڑھ کر سنائی ہے۔ کہا گیا کہ یہ پڑھی نہیں جا سکتی۔ وزیر قانون نے خود یہاں پر ابھی on the Floor of the House کہا کہ قاسم ضیاء صاحب وہ قرارداد پڑھ دیں انہوں نے اس کے جواب میں وہ پڑھی ہے۔ اس قرارداد کی پہلی تین لائنوں پر ہمارا آپس میں اتفاق ہو گیا تھا۔ اس میں صرف اور صرف ایک ہی نکتہ تھا کہ مرکز میں جو اس وقت بحرانی کیفیت یا آئینی بحران ہے اُس کا آئین کے حوالے سے through negotiation کوئی حل نکالا جائے۔ اب ایک

طرف ہم یہ بات کہہ رہے ہیں کہ ملک میں جو بھی بحران ہے مرکز میں ہے یا صوبوں میں ہے اسے through negotiation حل کیا جائے۔ آپ یہ بتائیں کہ آیا یہ عمل جمہوری ہے یا غیر جمہوری ہے؟ آیا مذاکرات پارلیمانی سسٹم کی اساس ہیں' بنیاد ہیں یا نہیں ہیں؟ اور دوسری طرف وزیر قانون یہ فرما رہے ہیں کہ سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کو واپس لیں۔ میں محترم وزیر قانون سے یہ عرض کروں گا کہ سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنا آیا پارلیمانی عمل ہے یا نہیں ہے؟ آیا رولز اس کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں دیتے؟ اگر تو وہ پارلیمانی عمل نہیں ہے تو پھر اپوزیشن کا عمل غلط ہے۔ اسے واپس لینے کی قرارداد پیش ہونی چاہئے۔ اگر مذاکرات پارلیمانی سسٹم کی روایت نہیں ہیں اور ہم اس پر زور دے رہے ہیں تو پھر یہ بتائیں کہ مذاکرات کا جمہوریت سے کیا تعلق ہے؟ مذاکرات کا رول آف لاء سے کیا تعلق ہے؟ تو اس لئے ٹھیک ہے کہ پھر ہم کہتے ہیں کہ اس قرارداد کو پیش نہ کریں۔ تو اب یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ متحدہ اپوزیشن مرکز میں بھی' صوبہ میں بھی اس ملک کے آئینی بحران کو through negotiation حل کرنا چاہتی ہے۔ مرکز میں بھی متحدہ اپوزیشن کا one point agenda ہے کہ وزیراعظم نے آئینی کمیٹی کی سفارشات کے بعد حسب وعدہ' پارلیمانی پارٹیوں کے سربراہان کو انہوں نے بلانا تھا' وہ بلائیں' negotiate کریں اور اس میں معاملات طے کریں۔ آج پنجاب میں بھی متحدہ اپوزیشن یہی کہہ رہی ہے کہ اس ملک اور اس صوبے میں جو بھی بحران موجود ہے اسے through negotiation حل کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تو اب مذاکرات سے کون بھاگ رہا ہے اور رولز اور پارلیمانی روایات کے خلاف کون بات کر رہا ہے؟ وہ وزیر قانون کر رہے ہیں یا مرکز میں وزیراعظم صاحب کر رہے ہیں کہ وہ اجلاس بلا نہیں رہے اور یہاں پر وزیر قانون کہہ رہے ہیں کہ یہاں ہم سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک واپس لینے کے لئے قرارداد پاس کریں۔ تو میں آج یہ بات اس ہاؤس میں on record لانا چاہتا تھا کہ یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ اس وقت پاکستان میں متحدہ اپوزیشن ملک کو بحرانی کیفیت سے دوچار نہیں کرنا چاہتی بلکہ اس ملک کو بحرانی کیفیت سے نکالنے کے لئے مذاکرات کرنا چاہتی ہے' negotiation کرنا چاہتی ہے اور ان تمام چیزوں کو جو انتخابات میں ہوئیں' اب اگر میں اس بات کی تفصیل میں

جاؤں گا تو ان دوستوں کو برا لگے گا لیکن انتخابات میں جو کچھ ہوا سب پر عیاں ہے۔ ریفرنڈم میں جو کچھ ہوا سب پر عیاں ہے لیکن ان تمام باتوں کو ایک طرف رکھ کر ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ یہ ملک آگے بڑھے' جمہوریت آگے بڑھے' آئین کی پاسداری ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہم ان سب چیزوں کو ایک طرف رکھ کر یہ چاہتے ہیں کہ مذاکرات کئے جائیں تو اگر ایک طرف یہ لوگ انتخابات میں ہمارے حقوق اور ہمارے ووٹوں پر ڈاکہ ڈال کر اس House میں بھی آ جائیں اور اس کے بعد 2 فیصد ووٹ کو 98 فیصد ووٹ میں تبدیل کر کے ملک کے صدر بھی بن جائیں اور اس کے بعد بات کرنے سے بھی راہ فرار اختیار کریں کہ ہم مذاکرات بھی نہیں کریں گے' ہم معاملات پر بات بھی نہیں کریں گے تو پھر یہ سسٹم کس طرح سے آگے چل سکتا ہے؟ ان کا یہ کہنا کہ ہم سسٹم کو نہیں چلنے دے رہے' یہ بالکل غلط ہے' یہ سسٹم کو خود نہیں چلانا چاہتے۔ یہ ایک ناجائز سسٹم کو چلانا چاہتے ہیں۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ اسے سسٹم کے دائرے میں لے آؤ' یہ اسے سسٹم ہی نہیں بنانا چاہتے---

جناب سپیکر، معزز اراکین سے گزارش ہے کہ اپنے موبائل فون بند رکھیں اور اگر کسی نے بات کرنی ہے تو وہ باہر تشریف لے جائیں یا اپنے موبائل فون لابی میں جمع کروا دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ مرکز کے معاملات سے ہمارا کیا تعلق؟ ایل۔ایف۔او سے ہمارا کیا تعلق؟ یہ ایل۔ایف۔او کی بات کرتے ہیں' یہ مرکز کی بات کرتے ہیں۔ کیا ایل۔ایف۔او میں 58(2)B نہیں ہے اور کیا 58(2)B کے تحت ملک کے صدر کو یہ اختیار نہیں دیا جا رہا کہ وہ جب چاہے پنجاب اسمبلی کو dissolve کر دے؟ راجہ بشارت صاحب! پنجاب اسمبلی کو dissolve کیا جائے گا تو وہ وفاقی مسئلہ ہوگا؟ وہ اس صوبے کا مسئلہ نہیں ہوگا؟ اب دیکھیں کہ پولیس' پنجاب پولیس ہے' پولیس آرڈیننس پنجاب کے متعلقہ ہے لیکن اگر پولیس ایکٹ جسے 6th Schedule میں دے دیا گیا ہے کہ اس پر غور کرنے کے لئے' اس میں کوئی ترمیم دینے کے لئے صدر سے پہلے اجازت لی جائے گی۔ without pre-permission یہ باؤس اس پر غور ہی نہیں کر سکتا۔ میں وزیر قانون سے یہ عرض کروں گا کہ کیا لوکل باڈیز آرڈیننس وفاقی مسئلہ ہے

اور اس لوکل باڈیز آرڈیننس میں بھی کسی قسم کی ترمیم suggest کرنے کے لئے صدر سے پیشگی اجازت کی ضرورت ہے؟ جب ان Houses کو اس طرح فرد واحد کے قبضے میں دیا جا رہا ہے کہ provincial legislative subject میں ایک چھوٹی سی ترمیم کے لئے بھی صدر سے اجازت لینی ہے اور پھر یہ کہیں کہ یہ وفاقی مسئلہ ہے۔ اس کا صوبے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جناب والا! ان کا صوبے سے تعلق ہے۔ یہ ساری چیزیں صوبے میں آتی ہیں۔ اگر پنجاب اسمبلی کو dissolve کیا جاتے کا یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ اگر پولیس ایکٹ آرڈیننس میں کوئی ترمیم کرنی ہے تو یہ بھی صوبائی مسئلہ ہے۔ دیکھیں، کتنے ظلم کی بات ہے کہ ان تمام آرڈیننسز کو ایک غیر آئینی اور غیر قانونی دور میں نافذ کیا گیا اور اس کے بعد اب نہ صرف یہ کہ ایل۔ایف۔او کے تحت ان آرڈیننسوں کو ان Houses میں lay نہیں کیا جا رہا بلکہ اوپر سے یہ پابندی لگائی جا رہی ہے کہ آپ ان آرڈیننسوں پر غور نہیں کر سکتے، آپ ان کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتے، آپ ان کے متعلق کوئی ترمیم نہیں لا سکتے جب تک آپ اس کے لئے pre-permission نہیں لے لیتے۔

جناب سپیکر! اس وقت صورت حال یہ ہے کہ مرکز پر بھی انہی لوگوں کا قبضہ ہے اور صوبوں پر بھی ان کا قبضہ ہے۔ one man show ہے۔ ایک آدمی ہے، اس کی پوری ٹیم ہے، وہ ٹیم سارے معاملات کو چلا رہی ہے۔ انہوں نے ایک طرف ڈسٹرکٹ گورنمنٹ قائم کی ہوئی ہے تو دوسری طرف ان کی ٹیم بیٹھی ہے اور درمیان میں ان Houses کو چلایا جا رہا ہے اور ان Houses اور ان Houses میں بیٹھے ممبران کو بھی ایک یرغمالی کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان کے اپنے اعمال ان کے اپنے بس میں بالکل نہیں ہیں۔ جب یہ اس قبضے سے باہر نکلیں گے تو پھر ان کے بیانات ہی بالکل مختلف ہوں گے۔ |*************************|

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور پریس سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ یہ پریس میں بھی نہیں آنے چاہئیں۔ مہربانی۔ لاء منسٹر!

محترمہ زاہدہ سرفراز: پوائنٹ آف آرڈر۔

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

**جناب سپیکر:** محترمہ! تشریف رکھیں۔ میں نے لاء منسٹر کو Floor دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں' مہربانی۔ جی' وزیر قانون!

**وزیر قانون:** جناب سپیکر! رانا صاحب نے جب اپنی گفتگو کا آغاز کیا تو انھوں نے چودھری اقبال صاحب کے حوالے سے بات کی کہ جیسے انھوں نے فرمایا تھا کہ جس گھر میں گھر کے سربراہ کی عزت نہ کی جائے تو وہ گھر چل نہیں سکتا۔ اس پر رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم نے یعنی ہمارے دوستوں نے باہر سے کسی شخص کو بلا کر گھر کا چودھری بنا دیا ہے۔ رانا صاحب نے یہی فرمایا تھا۔ میں انتہائی معذرت کے ساتھ آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہی چودھری صاحب ہیں جو اگر آج ہمارے ساتھ ہیں تو آپ کو بہت بُرے لگ رہے ہیں۔ انتخابات کے فوراً بعد میں آپ کی جماعت کی بات نہیں کرتا لیکن آپ کی جو اتحادی ساری جماعتیں ہیں انہی چودھری صاحب کے ساتھ بیٹھ کر تصویریں کھنچواتی تھیں اور حکومت میں آنے کے لئے بات کرتی تھیں۔ (قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر:** آرڈر پلیز۔

**وزیر قانون:** میں نے آپ کی جماعت کی بات نہیں کی۔ آپ کی جماعت کے علاوہ جماعتوں کی بات کی ہے۔ میں نے کب انکار کیا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ نہیں تھے؟ آپ بھی ہمارے ساتھ تھے اور انشاء اللہ تعالیٰ کل بھی آپ ہمارے ساتھ ہوں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر:** آرڈر پلیز۔

**وزیر قانون:** جناب سپیکر! اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ عجیب اتفاق ہے کہ سیاست میں سب کچھ ہوتا ہے۔

**ایک آواز:** لوٹا بنتے ہیں۔

**وزیر قانون:** جب حکومت نہ ملے تو پھر دوسروں کو لوٹا ہی کہا جاتا ہے۔ اگر آپ کو مل جاتی تو شاید کبھی لوٹے نہ ہوتے۔ (قطع کلامیاں)

جب جنرل پرویز مشرف صاحب کے ساتھ وردی میں مخدوم امین فہیم صاحب کی اور مولانا فضل الرحمن صاحب کی تصویریں موجود ہیں۔ اگر کسی صاحب کو اس پر اعتراض ہے تو میں ایک گھنٹے میں وہ تمام اخبارات ڈی۔جی۔پی۔آر سے منگوا کر آویزاں کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات یہاں عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہاں پر کہا گیا ہے کہ وفاقی حکومت سے سفارش کی جائے اور قاسم ضیاء صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ تمام صوبائی معاملات ہیں۔ یہ سفارش کی حد تک صوبے سے ضرور متعلقہ ہیں کیونکہ انھوں نے جو قرارداد پڑھی ہے اس میں یہ لفظ لکھا گیا تھا کہ صوبائی حکومت مرکز سے سفارش کرتی ہے اور بلاشبہ میں ان کی اس بات پر ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ جو چیزیں یہ مرکز سے مانگتے ہیں وہ صوبے سے متعلق ہیں لیکن میری contention یہ ہے کہ وہ کرتی کس نے ہیں؟ مثال کے طور پر انھوں نے 6th Schedule کی بات کی ہے۔ اس میں انھوں نے کہا کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کو 6th Schedule سے نکالا جائے۔ جناب سپیکر! صوبہ یہ سفارش کر رہا ہے' یہ صوبے سے متعلقہ قانون ہے' ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں نیکن کرنا قومی اسمبلی نے ہے کیونکہ آئین میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ میری یہی استدعا ہے کہ جس مقصد کے لئے ہم خود عملی طور پر کام نہیں کر سکتے تو جس کا کام اسی کو ساجھے' ہمیں اس میں ٹانگ اڑانے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں کہا گیا ہے کہ سپیکر رولنگ واپس لے لے۔ ہمارا ان سے بنیادی جھگڑا یہی ہے کہ اگر ان کی بات نہ مانی جائے اور دس منٹ کے بعد آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہی عمل دہرایا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین) لیکن اگر ان کی بات نہ مانی جائے تو واک آؤٹ۔ اگر سپیکر رولنگ دے تو اس کے خلاف عدم اعتماد۔ کیا یہ جمہوریت ہے؟ کیا اس کو یہ جمہوریت کہتے ہیں؟ کیا اس کو پارلیمانی پریکٹس کہتے ہیں؟ رانا صاحب نے پارلیمانی روایت کی بات کی ہے۔ کیا یہ پارلیمانی روایت ہے کہ بات نہ مانی جائے تو واک آؤٹ؟ اگر سپیکر رولنگ دے اور مرضی کی نہ ہو تو عدم اعتماد؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں اور ہمیشہ ان سے یہ کہتا ہوں کہ تھوڑا سا برداشت کا مادہ پیدا کریں۔ اگر ان میں برداشت پیدا ہو گی تو انشاء اللہ معاملات خود بخود درست ہونا شروع ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد رانا صاحب نے ایل۔ایف۔او پر بات کی۔ میں پھر کہتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا دوعلی سے باہر نکلنا چاہئے۔ میں ایل۔ایف۔او کے حوالے سے بات ہی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن تکلیف ہوتی ہے کہ ہماری بہنیں یہاں پر شور کرتی ہیں کہ ایل۔ایف۔او " گو" ایل۔ایف۔او کو ختم کرو' نو ایل۔ایف۔او تو یہ آئیں کس حوالے سے ہیں؟ اسی ایل۔ایف۔او کے صدقے یہاں پر بیٹھی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اگر ایل۔ایف۔او کے ذریعے الیکشن ہوں تو بہت اچھی بات ہے۔ الیکشن ہونے چاہئیں' قابل قبول ہے۔ اس لئے کہ اس حوالے سے ہم اسمبلیوں میں پہنچ رہے ہیں۔ اگر سیٹیں بڑھ جائیں تو ایل۔ایف۔او ٹھیک ہے' کیونکہ سیٹیں بڑھ گئی ہیں۔ خواتین کی نشستیں بحال ہوئیں تو بہت اچھی بات ہے۔ آج لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی بات ہو رہی ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ملتان کی ناظم شپ کے الیکشن ہو رہے ہیں۔ وہ سیٹ کس نے خالی کی تھی۔ شاہ محمود قریشی صاحب نے خالی کی تھی' ان کا کس جماعت سے تعلق ہے۔ اسی ایل۔ایف۔او کے تحت بننے والے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت اگر ملتان کی ناظم شپ مل جائے تو وہ بہت اچھا ہے۔ اگر نہ ملے تو بہت بُرا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان باتوں سے اختلاف ہے' آپ پارلیمانی لیڈر ہیں تو خدارا! اپنے قائدین سے کہیں کہ بیک جنبش قلم سب استعفے دیں اور کہیں کہ ایل۔ایف۔او کے تحت ہمیں کچھ منظور ہی نہیں ہے' ہم جا رہے ہیں۔ آئیں بات کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! خدا کے لئے یہ تھوڑا سا کوئی حوصلہ پیدا کریں۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ ساری باتیں اپنی جگہ پر درست ہیں۔ رانا صاحب نے پھر مذاکرات کا کہا' رانا صاحب! مذاکرات سے بھاگ جانے والی بات نہیں ہے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک مذاکرات کا تعلق ہے۔ ہم مفروضوں پر چلتے ہیں اور جس طرح ایک مفروضہ ہوتا ہے کہ مُلّا نے راہ فرار اختیار کر لی۔ راہ فرار والی بات نہیں ہے۔ ہم اس ایوان میں منتخب ہو کر آئے ہیں۔ اس ایوان کو چلانے کے لئے آئے ہیں۔ پنجاب کے عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے آئے ہیں اور حکومتی بنچوں پر بیٹھنے کے ناتے یہ ہمارا فرض بنتا ہے۔ اس لئے ہم نے اپنا فرض پورا کرنا ہے۔ یہ چند لمحوں میں پتا چل جائے گا کہ کون بھاگے گا اور کون بیٹھے گا اور کیا ہو گا۔

جناب سپیکر! اس لئے میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے کوئی جھجک نہیں ہے اور میں رانا صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے دائرہ اختیار میں جو معاملات آتے ہیں ان پر ہم ہر وقت بیٹھ کر بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ خدا کے لئے اس بات کو چھوڑ دیں کہ راہ فرار۔۔۔ آپ نے کہاں جانا ہے' ہم نے کہاں جانا ہے؟ یہ کوئی جنگ نہیں ہے۔ بات ملاقات کی ہے۔ آئیں! بیٹھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یقین کیجئے کہ ہماری اپنی پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں ہمارے ہی دوست ہم سے یہ کہتے ہیں کہ کون سی بات ایسی رہ گئی ہے جو آپ نے ابھی تک اپوزیشن کی نہیں مانی' اور کیا ماننا چاہتے ہیں؟ یہ ہمارے دوستوں کی سوچ ہے۔ اس لئے کہ جو بھی اپوزیشن کہتی ہے۔ ہم اس کو بہ سروچشم قبول کرتے ہیں۔ میں آپ کو آئندہ کے لئے بھی یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے احترام میں' آپ کے وقار میں بحیثیت ممبر' بحیثیت اس ایوان کے معزز رکن کے کوئی کمی نہیں آنے دی جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے حقوق جو بحیثیت ایک ممبر' صوبائی اسمبلی پنجاب بنتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تحفظ ہم اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں اور ہم اپنی اس ذمہ داری اور اقدامات سے عہدہ برآ ہوں گے۔ شکریہ۔

## تحاریک استحقاق

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 84 جناب خالد محمود صاحب کی ہے۔ یہ تحریک استحقاق move ہو چکی ہے۔ وزیر قانون صاحب نے اس کا جواب دینا تھا۔

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ ہم اس حد تک قاصر ہیں کہ یہ باؤس اپنے لئے وہ مطالبات کی درخواست بھی مرکز سے نہ کر سکے کہ جو ہم سے منسوب ہیں۔ مجھے دکھ ہوا کہ جب راجہ صاحب نے کہا کہ ہمیں کہنا ہی نہیں چاہئے' ہم کر ہی نہیں سکتے۔ میں انھیں کہنا چاہوں گا کہ میری مائیں بہنیں یہاں بیٹھی ہیں کہ جب تک بچہ روئے نہ تو ماں دودھ بھی نہیں

دیتی' یہ تو ہمیں رونے سے بھی روک رہے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ یہ ہمارا مسئلہ ہے۔ ہماری صوبائی خود مختاری کا مسئلہ ہے اور ہم بھی سفارش کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، اس میں کوئی مناظرہ تو نہیں ہونا۔ کافی بات ہو چکی ہے۔

قائد حزب اختلاف، میں یہی بات کہنا چاہتا تھا کہ یہی وہ مجبوری ہے کہ جس سے انہیں آزادی دلوانا چاہتے ہیں کہ کم از کم اپنی رائے کا اظہار تو کر سکیں۔ آج تو انہوں نے on the floor of the House یہ بات خود تسلیم کر لی ہے کہ ہمارے پاس اپنی آزادئ رائے بھی نہیں۔ جن لوگوں نے ہمیں elect کر کے یہاں بھیجا ہے ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہم بات بھی نہیں کر سکتے۔ یہی تو میں کہنا چاہتا تھا اور اسی کے لئے تو مذاکرات شروع کئے تھے لیکن آج میں سمجھ گیا ہوں کہ جو لوگ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی' قاسم ضیاء صاحب! پلیز مختصر کریں۔

قائد حزب اختلاف، یہ بات تو یہاں ہو گئی کہ یہاں زبانوں پر بھی تالے ہیں لیکن جو بات راجہ صاحب نے کی [**********] اس بات سے کون انکاری ہے؟ ہم تو آج بھی کہتے ہیں کہ تمام مسئلے مذاکرات سے حل ہونے چاہئیں۔ [**********] یہی تو ہم چاہتے ہیں کہ مذاکرات کیجئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی' لاء منسٹر صاحب! تحریک استحقاق نمبر 84 کا آپ نے جواب دینا تھا۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

معزز ممبران حزب اختلاف، گو مشرف گو' گو مشرف گو۔

جناب محمد وارث کلو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' کلو صاحب!

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

جناب محمد وارث کلو، جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں ایک شعر عرض ہے کہ،

آپ خود ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

************************************

************************************

جناب سپیکر، ان کے یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب محمد وارث کلو، جناب سپیکر! ان کی یہ کوششیں اور کاوشیں جدہ اور دبئی میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے ایماء پر ہیں اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ یہ ایل۔ایف۔او کی بات کرتے ہیں۔ ایل۔ایف۔او کے تحت ہی تو یہ لوگ elect ہوئے ہیں۔ آج سپیکر صاحب کی جو رولنگ ہے وہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ہے۔ یہ ایل۔ایف۔او کی پیداوار ہیں اور ایل۔ایف۔او پر کیسے اعتراض کرتے ہیں؟ ایک شعر عرض ہے کہ،

ہم ہر شوخ کا اندازِ نکر جانتے ہیں
ایک عمر گزاری ہے صنم خانے میں

ہم ان کی عادات جانتے ہیں۔ یہ اپنی مرضی کا کام کرنا چاہتے ہیں اور جو ان کی مرضی کے بغیر ہو اس کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔ ابھی ملتان کی بات ہو رہی تھی کہ ملتان کا اسی ایل۔ایف۔او کے تحت یہ الیکشن لڑنے جا رہے ہیں۔ میں ان کو پنجابی کی ایک مثل بتاؤں گا کہ "بیٹھا بیٹھا بپ اور کڑوا کڑوا تھو"۔ ان کو جو ایل۔ایف۔او کے تحت مراعات ملی ہیں وہ accept کرتے ہیں اور جو ان کو چبھتا ہے وہ نہیں مانتے۔ وماعلینا الاالبلاغ۔

معزز ممبران حزب اختلاف، گو مشرف گو، گو مشرف گو ایل۔ایف۔او نامنظور، ایل۔ایف۔او نامنظور۔

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب! تحریک استحقاق نمبر 84 کا آپ نے جواب دینا ہے۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! وہ معزز خاتون جس کے خلاف یہ قرارداد پیش ہوئی ہے ان کو میں نے بلایا ہوا ہے۔ میری معزز رکن سے بھی بات ہوئی ہے اور ہم آج ہی انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کو settle کریں گے۔ ابھی آپ اس کو pend کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ motion کل تک کے لئے pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک نمبر 85 چودھری محمد ارشد صاحب کی ہے۔

## ڈی۔ڈی۔او (آر) چیچہ وطنی کا رکن اسمبلی کے ساتھ ٹیلی فون پر نامناسب رویہ

چودھری محمد ارشد: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 4-جون 2003 تقریباً ساڑھے بارہ بجے دوپہر ڈی۔ڈی۔او (آر) چیچہ وطنی سے میں نے اپنے حلقے کے کسی کام کے سلسلے میں فون پر بات کرنا چاہی تو انہوں نے پہلے تو فون پر مجھ سے بات کرنے سے اجتناب کیا۔ پھر میں نے اپنے دیگر ذرائع سے اس بات کی تصدیق کی کہ آیا مذکورہ ڈی۔ڈی۔او (آر) اپنی سیٹ پر تشریف فرما ہیں تو مجھے پتا چلا کہ وہ واقعی اپنی سیٹ پر تشریف رکھتے ہیں اور دانستہ طور پر مجھ سے بات نہیں کر رہے۔ جب میں نے دوبارہ فون کیا تو انہوں نے خود فون attend کیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ اس سے پہلے بھی میں نے آپ سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے مجھ سے دانستہ طور پر بات نہیں کی تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کا پابند نہیں ہوں۔ بہرحال میں نے انہیں اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ میں ایک منتخب عوامی نمائندہ ہوں اور اپنے حلقہ نیابت کے کسی اہم کام کے سلسلے میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے انہیں اپنا مدعا بیان کیا اور ساتھ ہی یہ گزارش کی کہ جو کام میں انہیں بتا رہا ہوں وہ میرے حلقہ نیابت کا ایک انتہائی اہم کام ہے۔ آپ براہ کرم میرت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کام کو کر دیں۔ اس پر ڈی۔ڈی۔او (آر) بپھ گئے اور سخت لہجے میں مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے

کہ "میں کسی کو ایم۔پی۔اے مانتا ہوں اور نہ جانتا ہوں"۔ میں نے انہیں نہایت نرم لہجے میں استدعا کی کہ "یہ بالکل جائز کام ہے' اسے آپ میری وجہ سے نہیں بلکہ میرٹ کی بنیاد پر کر دیں" مگر وہ اپنی انا اور ضد پر ڈٹے رہے۔ مجھے ایسے محسوس ہوا کہ وہ میری اس طرح تضحیک کر کے پاس بیٹھے ہوئے حضرات کو سنا رہے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ مجھ سے اس طرح کا برتاؤ کر کے میرا استحقاق مجروح کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں کسی استحقاق کو نہیں جانتا۔

جناب والا! مذکورہ بالا ڈی۔ڈی۔او (آر) نے اس طرح نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے اور بحیثیت ایک عوامی نمائندے کے میرا جائز کام کرنے سے انکار کیا ہے۔ لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! اس کا جواب مجھے موصول نہیں ہوا ہے۔ اس کو سوموار تک کے لئے pend کر دیا جائے۔

معزز ممبران حزب اختلاف، گو مشرف گو' گو مشرف گو۔ ایل۔ایف۔او نامنظور' ایل۔ایف۔او نامنظور۔

## تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق سوموار تک کے لئے pend کی جاتی ہے۔ اب ہم تحریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر صاحب کی ہے--- not moved لہٰذا یہ تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر صاحب کی ہے' not moved لہٰذا یہ تحریک بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے--- not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے' not moved لہٰذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے' not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی

تحریک التوائے کار بھی شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے' not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب ارشد محمود بگو صاحب کی ہے--- not moved' تحریک dispose of ہوئی۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر قانون، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ اپوزیشن کے معزز اراکین واک آؤٹ کر کے جا رہے ہیں۔ میں صرف اس بات کو on record لانا چاہتا ہوں کہ کیا ہمارے اس صوبے کی ساری اپوزیشن' جتنی بھی متحدہ اپوزیشن ہے' اس کے پاس ماسوائے ایک بات کے کوئی دوسرا ایجنڈا ہے؛ وہ صبح آتے ہیں مذاکرات شروع کرتے ہیں' اس کے بعد ہاؤس میں آتے ہیں اور ایک بات کرتے ہیں کہ L F O, L F O, L F O اور آج کہہ رہے ہیں کہ مرکز سے سفارش کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ کیا صرف اور صرف وہ اس ایوان میں اسی لئے منتخب ہو کر آئے ہیں کہ دوسروں کے ایجنڈے پر عملدرآمد کرواتے رہیں؛ کیا ان کے اپنے عوام کا کوئی ایجنڈا نہیں ہے جنہوں نے ان کو منتخب کر کے بھیجا ہے؛ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی غیر سنجیدہ رویہ ہے۔ اس لئے میں اس معزز ایوان اور پریس کے توسط سے ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں ذمہ دارانہ رویہ اپنانا چاہئے اور ان مسائل کی طرف ہمیں آنا چاہئے کہ جن مسائل کے حل کے لئے ہمیں عوام نے منتخب کر کے بھیجا ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف یہ معزز ایوان بلکہ معزز پریس اور اس صوبے کے عوام پر یہ بات عیاں ہو گئی ہے کہ یہ بالکل طے شدہ پروگرام کے تحت چل رہے ہیں۔ ان کی activities stereotype ہو گئی ہیں۔ صبح آنا' آپ کے چیمبر میں ملاقات کرنا' ہاؤس میں آنا' اپنی بات کرنا' بیچ بجانا' باہر چلے جانا اور پھر گرم سیڑھیوں پر پانچ منٹ بیٹھ کر فوٹو کھنچوا کر واپس چلے جانا۔ مجھے یہ گرم سیڑھیوں پر بیٹھنے والی بات سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کے پیچھے کیا logic ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں ایئر کنڈیشنڈ کمرے دیئے

ہوئے ہیں' اسمبلی میں ایئر کنڈیشنڈ کمرے موجود ہیں تو وہ گرم سیڑھیوں پر بیٹھتے ہیں۔ کبھی وہ وہاں پر بیٹھ کر کیک کاٹ رہے ہوتے ہیں' کبھی وہاں پر بیٹھ کر تصویریں بنوا رہے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر! کیا ہماری اپوزیشن کا یہی رول ہے؟ اس لئے میں آپ کے توسط سے اور پریس سے بھی گزارش کرنا چاہتا تھا کہ وہ غیر جانبدار ہو کر حالات کا تجزیہ کریں اور خدا کے لئے انہیں کوئی راہ دکھائیں تا کہ یہ راہِ راست پر آسکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب محمد وارث کلو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، کلو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث کلو، جناب سپیکر! میں ایک تحریک استحقاق out of turn پڑھنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو اجازت دوں گا۔ اگلی تحریک ملک رضا شاہد وسیر صاحب کی ہے ---- 'not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک شیخ تنویر احمد خان صاحب کی ہے ---- 'not moved' تحریک dispose of ہوئی۔ جی' کلو صاحب! آپ فرمائیں۔

جناب محمد وارث کلو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اپنی یہ تحریک استحقاق out of turn پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، کلو صاحب! اب تو تحریک استحقاق کا وقت گزر گیا ہے۔

جناب محمد وارث کلو، جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کر دی تھی۔

جناب سپیکر، آپ کل پڑھ لیجئے گا۔ براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! ان کی تحریک کی ابھی تک مجھے کاپی نہیں ملی اس لئے میں ان سے استدعا کروں گا کہ یہ ایوان میں جمع کروا دیں تا کہ مجھے کاپی circulate ہو جائے اور میں پرسوں تک ان کو جواب دے سکوں۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! آپ اس تحریک کی کاپی سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کروادیں تو اس کی کاپی وزیر قانون صاحب کو چلی جائے گی' پھر اس کو discuss کرلیں گے۔

جناب محمد رضوان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں۔

جناب محمد رضوان: بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں آپ کی وساطت سے صرف یہی عرض کرنا چاہوں گا کہ جب سے بجٹ اجلاس شروع ہوا ہے روزانہ یہاں پر اپوزیشن کے افراد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آدھا گھنٹہ پتلی تماشا ہوتا ہے اور اس کے بعد وہ واک آؤٹ کر جاتے ہیں۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ وہ نعرہ تو لگاتے ہیں کہ "گو مشرف گو" لیکن خود ایوان سے باہر چلے جاتے ہیں۔ میرے خیال سے ان کا نعرہ اس طرح مکمل ہوتا ہے۔ go Musharaf go you are going well and we are with you لیکن جب وہ "گو مشرف گو" کہتے ہیں تو جدہ اور دبئی سے ان کی ڈوریاں کھینچ دی جاتی ہیں اور ان کی زبان وہیں پر بند ہو جاتی ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس طرح عوام نے ان کو جو ووٹ دے کر ان پر اعتماد کیا ہے وہ اس کو ٹھیس پہنچا رہے ہیں اور عوام اس ایوان کے توسط سے جو پیسا ان پر خرچ کر رہی ہے اس طرح یہ اس ایوان پر بھی بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ یہ جو حاضری کے لئے پیپرز رکھے جاتے ہیں تو میرے خیال سے دو اڑھائی گھنٹے بعد رکھے جائیں تا کہ وہ دو گھنٹے یہاں پر بیٹھیں تو سہی' وہ جتنے پیسے لیتے ہیں اس کا درست استعمال ہو تو یہ میری درخواست ہے اس پر غور کیا جائے۔ شکریہ

## سالانہ گوشوارہ بجٹ بابت سال 2003-04

## کے مطالبات زر پر رائے شماری

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب ہم سالانہ گوشوارہ بجٹ بابت سال 2003-04 کے مطالبات زر پر رائے شماری شروع کرتے ہیں۔ مطالبہ زر نمبر 1۔ جناب وزیر خزانہ صاحب!

مطالبہ زر نمبر 1

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 16 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو 16 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 16 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 2

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 2۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو ایک کروڑ 51 لاکھ 32ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک کروڑ 51 لاکھ 32ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،۔

"ایک رقم جو ایک کروڑ 51 لاکھ 32ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 3

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 3۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو 2 کروڑ 69 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو 2 کروڑ 69 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 2 کروڑ 69 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 4

جناب سپیکر، مطالبہ زر نمبر 4۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو 6 کروڑ 35 لاکھ 18 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو 6 کروڑ 35 لاکھ 18 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،۔

"ایک رقم جو 6 کروڑ 35 لاکھ 18 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 5

جناب سپیکر، مطالبہ زر نمبر 5- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو 59 کروڑ 16 لاکھ 67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات " برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو 59 کروڑ 16 لاکھ 67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات " برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،۔

"ایک رقم جو 59 کروڑ 16 لاکھ 67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات "برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

(تحریک منظور ہوئی)

## مطالبہ زر نمبر 6

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 6۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک رقم جو 15 لاکھ 54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو 15 لاکھ 54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک رقم جو 15 لاکھ 54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## مطالبہ زر نمبر 7

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 7۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک رقم جو ایک کروڑ 94 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو ایک کروڑ 94 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک کروڑ 94 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 8

جناب سپیکر، مطالبہ زر نمبر 8۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک رقم جو 3 کروڑ 48 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات "برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو 3 کروڑ 48 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات "برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک رقم جو 3 کروڑ 48 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات " برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 9

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 9- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک رقم جو 6 ارب 10 کروڑ 20 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی "برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو 6 ارب 10 کروڑ 20 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی "برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک رقم جو 6 ارب 10 کروڑ 20 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی "برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 10

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 10۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 5 ارب 17 کروڑ 50 لاکھ 16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظامِ عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 5 ارب 17 کروڑ 50 لاکھ 16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظامِ عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کوئی کمی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 5 ارب 17 کروڑ 50 لاکھ 16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظامِ عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 11

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 11- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو ایک ارب 7 کروڑ 34 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظامِ عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک ارب 7 کروڑ 34 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظامِ عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک ارب 7 کروڑ 34 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظامِ عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 12

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 12- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 4 کروڑ 46 لاکھ 40 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ محکمہ "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 4 کروڑ 46 لاکھ 40 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ محکمہ "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 4 کروڑ 46 لاکھ 40 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ محکمہ "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 13

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 13- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو 13 ارب 45 کروڑ 98 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو 13 ارب 45 کروڑ 98 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 13 ارب 45 کروڑ 98 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 14

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 14- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 23 لاکھ 69 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 23 لاکھ 69 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 23 لاکھ 69 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 15

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 15- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو 3 ارب 19 کروڑ 55 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو 3 ارب 19 کروڑ 55 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 3 ارب 19 کروڑ 55 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## مطالبہ زر نمبر 16

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 16۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 7 ارب 5 کروڑ 45 لاکھ ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 7 ارب 5 کروڑ 45 لاکھ ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 7 ارب 5 کروڑ 45 لاکھ ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## مطالبہ زر نمبر 17

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 17۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 5 کروڑ 36 لاکھ 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 5 کروڑ 36 لاکھ 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 5 کروڑ 36 لاکھ 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 18

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 18- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 74 کروڑ 29 لاکھ 56 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 74 کروڑ 29 لاکھ 56 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 74 کروڑ 29 لاکھ 56 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 19

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 19۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو 12 کروڑ 19 لاکھ 88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو 12 کروڑ 19 لاکھ 88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 12 کروڑ 19 لاکھ 88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 20

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 20۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو 65 کروڑ 18 لاکھ 89 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری "برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو 65 کروڑ 18 لاکھ 89 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری "برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

اس میں کوئی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 65 کروڑ 18 لاکھ 89 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری "برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 21

جناب سپیکر، مطالبہ زر نمبر 21۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو 4 کروڑ 8 لاکھ 97ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی "برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو 4 کروڑ 8 لاکھ 97ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی "برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 4 کروڑ 8 لاکھ 97ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی "برداشت کرنے پڑیں گے۔ "

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 22

جناب سپیکر، مطالبہ زر نمبر 22۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو ایک ارب 61 کروڑ 5 لاکھ 44 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک ارب 61 کروڑ 5 لاکھ 44 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک ارب 61 کروڑ 5 لاکھ 44 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 23

جناب سپیکر، مطالبہ زر نمبر 23۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو 38 کروڑ 92 لاکھ 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو 38 کروڑ 92 لاکھ 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 38 کروڑ 92 لاکھ 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 24

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 24- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 94 کروڑ 93 لاکھ 92 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 94 کروڑ 93 لاکھ 92 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 94 کروڑ 93 لاکھ 92 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 25

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 25- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 89 کروڑ 16 لاکھ 9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 89 کروڑ 16 لاکھ 9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 89 کروڑ 16 لاکھ 9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 26

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 26- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو 2 کروڑ 20 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیر مکانات و عملی منصوبہ بندی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو 2 کروڑ 20 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیر مکانات و عملی منصوبہ بندی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 2 کروڑ 20 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیر مکانات و عملی منصوبہ بندی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## مطالبہ زر نمبر 27

جناب سپیکر، مطالبہ زر نمبر 27۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 40 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 40 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 40 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 28

جناب سپیکر، مطالبہ زر نمبر 28- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 9 ارب 70 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 9 ارب 70 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 9 ارب 70 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 29

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 29- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 78 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 78 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 78 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## مطالبہ زر نمبر 30

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 30- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"ایک رقم جو ایک ارب 92 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

"ایک رقم جو ایک ارب 92 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ

"ایک رقم جو ایک ارب 92 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 31

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 31۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 58 ارب 17 کروڑ 78 لاکھ 39 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 58 ارب 17 کروڑ 78 لاکھ 39 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 58 ارب 17 کروڑ 78 لاکھ 39 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 32

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 32- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 61 لاکھ 95 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 61 لاکھ 95 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 61 لاکھ 95 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## مطالبہ زر نمبر 33

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 33۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک رقم جو 20 ارب 45 کروڑ 17 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سعید اکبر خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب تحریک پیش ہوتی ہے اور آپ ووٹنگ کے لئے اس کو پیش فرماتے ہیں تو اس پر "ہاں" اور "ناں" آتی ہے۔ جب اس ہاؤس میں صرف "ہاں" کی آواز آتی ہے اور "ناں" کی نہیں آتی تو کیا اس میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ تحریک متفقہ طور پر پاس ہوئی ہے کیونکہ "ناں" ہے ہی نہیں۔ جب "ہاں" ہے اور "ناں" والے تو ہیں ہی نہیں۔

جناب سپیکر: متفقہ طور پر اس وقت منظور ہو سکتی ہے جب پورا ہاؤس موجود ہو۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو 20 ارب 45 کروڑ 17 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کنوئی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک رقم جو 20 ارب 45 کروڑ 17 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "علے اور چینی کی سرکاری تجارت "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 34

جناب سپیکر، مطالبہ زر نمبر 34۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک رقم جو ایک کروڑ 13 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو ایک کروڑ 13 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک کروڑ 13 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## مطالبہ زر نمبر 35

**جناب سپیکر:** مطالبہ زر نمبر 35۔ جناب وزیر خزانہ!

**وزیر خزانہ:** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک رقم جو 15 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

**جناب سپیکر:** یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو 15 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 15 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## مطالبہ زر نمبر 36

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 36- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 17 ارب 93 کروڑ 31 لاکھ 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:-

"ایک رقم جو 17 ارب 93 کروڑ 31 لاکھ 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:۔

"ایک رقم جو 17 ارب 93 کروڑ 31 لاکھ 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

(مطالبہ زر نمبر 37)

جناب سپیکر، مطالبہ زر نمبر 37۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

"ایک رقم جو 3 ارب 89 کروڑ 10 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:۔

"ایک رقم جو 3 ارب 89 کروڑ 10 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 04-2003 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک رقم جو 3 ارب 89 کروڑ 10 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 38

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 38- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک رقم جو 8 کروڑ 45 لاکھ ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو 8 کروڑ 45 لاکھ ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک رقم جو 8 کروڑ 45 لاکھ ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 40

جناب سپیکر، مطالبہ زر نمبر 40۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک رقم جو 11 کروڑ 10 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو 11 کروڑ 10 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک رقم جو 11 کروڑ 10 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## مطالبہ زر نمبر 41

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر 41- جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک رقم جو 3 ارب 65 کروڑ 76 لاکھ 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو 3 ارب 65 کروڑ 76 لاکھ 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک رقم جو 3 ارب 65 کروڑ 76 لاکھ 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 42

جناب سپیکر، مطالبہ زر نمبر 42۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک رقم جو 5 ارب 90 کروڑ 43 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو 5 ارب 90 کروڑ 43 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک رقم جو 5 ارب 90 کروڑ 43 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## مطالبہ زر نمبر 43

**جناب سپیکر:** مطالبہ زر نمبر 43۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک رقم جو 19 کروڑ 43 لاکھ 67 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپل کمیٹیز' خودمختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

**جناب سپیکر:** یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک رقم جو 19 کروڑ 43 لاکھ 67 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپل کمیٹیز' خودمختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:۔

"ایک رقم جو 19 کروڑ 43 لاکھ 67 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2004 کو ختم ہونے والے مالی سال 2003-04 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپل کمیٹیز / خودمختار ادارہ جات وغیرہ "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 23-جون' 2003 بعداز دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

# ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23-جون 2003

## سرکاری کارروائی

1- مسودہ قانون مالیات، پنجاب بابت 2003
(مسودہ قانون نمبر 23 بابت 2003)

2- مسودہ ساؤتھ ایشیا انسٹیٹیوٹ لاہور، بابت 2003
(مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2003)

3- مسودہ قانون (ترمیم) (تنخواہیں، مراعات و استحقاقات اراکین) صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 2003 (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2003)

4- منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال 2003-04

5- ضمنی بجٹ بابت سال 2002-03 پر عام بحث

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## (چودھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس)

پیر' 23 - جون 2003

(یوم الاثنین' 22- ربیع الثانی 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 44 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سعید الرحمان نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ
رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝

سورۃ الیل 17 تا 21

اور اس سے پرہیز گار دُور ہی رکھا جائے گا○ جو اپنا مال اس لئے دیتا ہے کہ پاک صاف ہو جائے○ اور اس کے اوپر کسی کا احسان نہیں کہ وہ اس کا بدلہ اتارے○ بلکہ وہ صرف اپنے عالیشان پروردگار کی رضا جوئی کے لئے کرتا ہے○ اور وہ عنقریب یقیناً خوش ہو جائے گا○

وماعلینا الاالبلاغ○

# پوائنٹ آف آرڈر

## حکومت کی دوغلی پالیسی

**جناب سپیکر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم privilege motions take up کرتے ہیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں۔

**محترمہ فرزانہ راجہ:** شکریہ، جناب سپیکر! میں آج آپ کی توجہ حکومت کی دوغلی پالیسی کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ ہم اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں، ان کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہیں تو دوسری طرف اپوزیشن کو دبایا جاتا ہے اور ان کے ممبران کی family کو یا ان لوگوں کو جیلوں میں ڈالا جاتا ہے جس کی میں تھوڑی سی آپ کو وضاحت سے مثال دیتی ہوں کہ میرے خاوند پیر مکرم الحق جو کہ پرنٹنگ کارپوریشن کے مینجنگ ڈائریکٹر تھے۔ سب سے پہلے تو 1996 میں ان کو ایگزیکٹو ڈائریکٹر پروڈکشن کے طور پر demote کر دیا گیا، اس کے بعد 1998 میں ان کو suspend کر دیا گیا اور بعد میں ان کو ملازمت سے dismiss کر دیا گیا لیکن انہوں نے فیڈرل سروس ٹریبونل میں کیس کیا اور وہ کیس ایک سال چلتا رہا اور تین دن پہلے ٹریبونل نے ان کو ملازمت پر باعزت طور پر بحال کر دیا اور ان پر جو الزامات تھے وہ غلط ثابت ہوئے لیکن چونکہ مجھے calls آ رہی تھیں، میرے خاوند کو calls آ رہی تھیں کہ آپ اپنی wife کو روک نہیں سکتے کہ وہ پنجاب اسمبلی میں اتنا آگے بڑھ بڑھ کر کیوں بولتی ہیں؟ ان کی تصویریں کیوں آتی ہیں؟ ان کو تصویریں بنوانے کا شوق ہے؟ مگر ہم نے ان کی پرواہ نہ کی لیکن جب وہ 20 تاریخ کو اپنی joining دینے کے لئے اپنے دفتر میں گئے تو وہاں پر نیب کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے انہیں وہاں سے گرفتار کر لیا۔(شیم شیم)

آپ اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت ساری حکومتی مشینری اپوزیشن کی آواز کو دبانے کے لئے کام کر رہی ہے لیکن میں آج آپ کے سامنے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہوں گی سوائے اس کے کہ میں اس حکومت کو یہ باور کرانا چاہتی ہوں اور اس ساری مشینری کو جو hidden-hands ہیں اور جو بھی یہ کام کر رہے ہیں اگر وہ اس طرح سے ہماری آواز کو دبا سکتے ہیں تو کرتے رہیں۔ کتنے لوگوں کو گرفتار کریں گے؟ کتنی جیلیں بھریں گے؟ ہم لوگ اسی طرح سے کوشش کرتے رہیں گے' محنت کرتے رہیں گے اور عوام کے حقوق کے لئے جنگ لڑتے رہیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب سپیکر:** شکریہ۔ جی' وزیر قانون!

**وزیر قانون:** شکریہ' جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ نے جس امر کی جانب آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے' یہ درست ہے کہ ان کے شوہر کو راولپنڈی میں گرفتار کیا گیا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج صبح جب میں نے اخبارات میں پڑھا تو اس کے بعد میں نے اپنے طور پر محکمہ داخلہ پنجاب سے اس بات کی تصدیق کروائی کہ کیا پنجاب پولیس نے تو انہیں گرفتار نہیں کیا لیکن انہیں نیب نے گرفتار کیا ہے۔۔۔

(ہاؤس میں موبائل فون کی وجہ سے کارروائی میں خلل)

**جناب سپیکر:** معزز ارکان سے گزارش ہے کہ جن کے پاس موبائل ہیں وہ انہیں بند رکھیں۔

**وزیر قانون:** اس واقعہ سے حکومت پنجاب کا کوئی تعلق نہیں۔ میں دو باتوں کی بڑی categorically وضاحت کرتے ہوئے چند ایک حقائق آپ کے سامنے لانا چاہوں گا۔ اس وقت تک ہمیں جو information ملی ہے وہ میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ محترمہ نے یہ کہا کہ انہیں calls موصول ہو رہی تھیں تو میں اس معزز ایوان میں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ اور حلفاً یہ بات بتانا

چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب نہ اس قسم کی third grade practice پر یقین رکھتی ہے اور نہ ہی انشاء اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے کبھی یہ بات ہو گی۔

جناب سپیکر! دوسرا یہاں یہ کہا گیا ہے کہ محترمہ کو حکومت کے ایماء پر تنگ کرنے کے لئے ایسا کیا گیا کیونکہ یہ پنجاب اسمبلی میں بڑھ چڑھ کر اپوزیشن کے احتجاج میں حصہ لے رہی ہیں تو میں اس بات کی بھی categorically تردید کرنا چاہتا ہوں اور میں آج بھی معزز اراکین اپوزیشن سے کہتا ہوں کہ اگر وہ پارلیمانی روایات کے مطابق احتجاج کرتے ہیں تو ہم اس کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں اور وہ ان کا حق بھی بنتا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کے احتجاج کے نتیجے میں اس قسم کی انتقامی کارروائیاں کی جائیں اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ حکومت پنجاب کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ہم اس قسم کے ہتھکنڈوں پر یقین رکھتے ہیں لیکن جہاں تک اس خاص واقعہ کا تعلق ہے تو پیر مکرم الحق صاحب ایکس ایم-ڈی پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان کو 21-جون 2003 کو arrest کیا گیا' ان پر جو allegations ہیں The story of his crime The story of ہے corruption اور corrupt practices یہ crime in the public interest--- 1994 کی بات ہے۔ یہ ان کا آپس کا معاملہ ہے کیونکہ اگر یہ اپنے دائیں بائیں دیکھیں تو یہ ان کا آپس کا گھر کا معاملہ ثابت ہوگا' ہم تو بہت بعد میں آتے ہیں۔ یہ 1994 کی بات ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

During 1994, Telecommunication Corporation awarded work of printing of directories of Karachi (Telecommunication Region) for the year 1994, to the Printing Corporation of Pakistan Pir Mukaram ul Haq Ex-M D. P.C.P, in violation of rules and procedures, awarded sub-contract on higher-rates with intent to favour Messrs Vital Link which caused a loss of Rs 1.792 millions to P.C.P In another case Pir

Mukaramul Haq Ex-M D, P C P, purchased mechanical-paper- works for Rs. 4. 97 millions from Messrs Usman Enterprises, Lahore for printing of directories of 1996 . 1996 issue Sir!.. not now Sir. It is of 1996 case. Mr Speaker! As per agreement with P C P . the paper was not utilized as per agreement and the printing work was got done from a foreign company Thus a loss of Rs 23 196 millions was caused to P C P The total loss in the above two cases is Rs. 24.988 millions

Mr Speaker! This is a list of allegations and he has been arrested according to the allegations

اس میں انہیں arrest کیا گیا ہے اور یہی رپورٹ ہمیں ملی ہے۔ اس لئے میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ نہ ہی حکومت پنجاب کا اس چیز سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی حکومت پنجاب نے انہیں گرفتار کیا ہے۔ یہ وفاقی حکومت سے متعلق معاملہ ہے اور نیب یا ریب کے پاس allegations under investigation تھے۔ انہوں نے conclusion پر پہنچ کر انہیں arrest کیا ہے۔ اس لئے محترمہ مجھ سے یہ بہتر جانتی ہیں۔ That is all یہ انکوائری بہت پہلے سے چل رہی تھی اور یہ allegations بھی ان کے نوٹس میں تھے جبکہ ان سے ان الزامات کا جواب مانگا گیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا تھا اور اس سے مطمئن نہ ہونے کے بعد یہ گرفتاری عمل میں لائی گئی۔

جناب سپیکر، شکریہ

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ' جناب سپیکر! وزیر موصوف نے بڑی دیدہ دلیری سے گفتگو فرمائی۔ میں ان کی تصحیح کے لئے بتا دوں۔ یہ کہتے ہیں کہ They don't believe in third degree methods. کیا پچھلے ماہ کی 27 اور 28 تاریخ ان کو یاد نہیں' جس وقت اس معزز ایوان کے ممبران کو سڑکوں پر گھسیٹا گیا اس وقت راجہ بشارت صاحب کہاں تھے؟ اس وقت وزیراعلیٰ کہاں تھے؟ (شیم شیم)

جناب سپیکر! 28 تاریخ کو انہیں پتا نہیں تھا کہ یہ معزز ارکان ان کی بھی بہنیں ہیں' ان کے بھی گھر پر مائیں بہنیں ہوں گی' جب ان کو پولیس کے جوانوں نے اٹھا کر گاڑیوں میں ڈالا اس وقت ان کی تھرڈ ڈگری کہاں تھی؟ یہ کرپشن کی بات کرتے ہیں۔ 18 ملین کن کا write off ہوا؟ کیا احتساب صرف اپوزیشن کا ہونا ہے؟ (شیم شیم)
احتساب شروع ہو گا تو گجرات سے ہو گا۔

**MINISTER FOR LAW:** Point of order.

**RANA AFTAB AHMAD KHAN:** I don't want to be interrupted

جناب سپیکر، رانا صاحب! ان کی بات سن لیں۔جی' وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! یہاں پر بات ہو رہی ہے ایک ایسے شخص کی جس نے کرپشن کی اور گرفتار ہوا۔ اس لئے میں معزز رکن سے یہ کہنا چاہوں گا کہ بات کرنے سے پہلے ذرا تھوڑا سا وزن کر لیا کیجئے۔ میں یہ بات دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ نہ وزیراعلیٰ پنجاب نے کوئی قرضہ write off کروایا اور نہ ہی وہ اس چیز پر believe کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو یہ عادت پڑی ہوئی ہے' ان کی اپنی قیادت جو کروڑوں اور اربوں روپے کھا کر باہر بیٹھی ہوئی ہے تو یہ ہر ایک کو اپنی طرح کا ہی سمجھتے ہیں۔

**رانا آفتاب احمد خان:** جناب سپیکر! میں وضاحت کروں گا۔

**جناب سپیکر:** رانا صاحب! جو point raise کیا گیا ہے آپ اس پر بات کریں۔ آپ کس point پر بات کریں گے؟ میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ جی' فرزانہ راجہ صاحبہ!

**محترمہ فرزانہ راجہ:** جناب سپیکر! یہ کہا جا رہا ہے کہ ان کو arrest اس لئے کیا گیا کیونکہ انہوں نے کرپشن کی اور 1996 سے یہ کیس چل رہا ہے۔ یہ اس لئے چل رہا ہے کہ وہ پیر مظہر الحق کے بھائی ہیں جو دو دفعہ صوبہ سندھ کے لاء منسٹر رہے ہیں اور اس لئے کہ وہ سابق وزیراعلیٰ سندھ پیر الٰہی بخش کے پوتے ہیں' اس لئے کہ اب ان کی بھتیجی ماروی مظہر جو سندھ اسمبلی میں پاکستان پیپلز پارٹی کی ایم۔پی۔اے ہیں اور اس لئے کہ ان کی کزن فہمیدہ مرزا پیپلز پارٹی کی ایم۔این۔اے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے سندھ یونیورسٹی میں پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کی بنیاد ڈالی تھی۔ صرف اس لئے کہ انہوں نے بھٹو صاحب کے ساتھ کام شروع کیا تھا۔ اس لئے کہ وہ ایم۔آر۔ڈی میں رہے۔ اب چونکہ میں اپوزیشن کی رکن ہوں اس لئے ہمارے اوپر کیس بنائے گئے اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ قصور وار ہوں تو ان کو پکڑ کر جیل میں بند کر دیں۔ (قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر:** جی' تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔ محترمہ! لاء منسٹر نے جو کچھ کہا ہے وہ آپ نے سن لیا ہے کہ اس واقعہ سے پنجاب گورنمنٹ کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور آپ نے خود on the floor of the House, 1996 اور 1998 کا حوالہ دیا اور 1996 اور 1998 میں یہ حکومت نہیں تھی جو آج ہے۔ جی' قاسم ضیاء صاحب! میں نے قاسم ضیاء صاحب کو floor دیا ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** میں on the floor of the House جناب لاء منسٹر صاحب کے گوش گزار کروں گا کہ انہوں نے بڑے آرام سے اس معزز ہاؤس کی رکن کے خاوند کی گرفتاری کے معاملہ کو مرکز کا معاملہ قرار دیا ہے۔ ظاہری بات ہے' میں نے دو دن پہلے بھی کہا تھا کہ جب صوبائی معاملات پر بھی ان کی تانہ بندی ہے اور جب صوبائی معاملات کی خود مختاری کے لئے بھی یہ نہیں

لڑ سکتے تو پھر مرکز کے معاملات پر بات کرنے کا انہیں کون حق دے گا؟ بات یہ ہے کہ اس معزز ہاؤس کے اراکین کے ساتھ جو بھی سلوک کیا جا رہا ہے یا اپوزیشن کے ساتھ جو بھی سلوک کیا جا رہا ہے تو آج یہ کہتے ہیں کہ یہ مرکز کا معاملہ ہے تو مجھے یہ بتائیں کہ ان کے اپنے وزیر جو کل تک جیلوں میں بند تھے آج کس لئے ان کے ریفرنس دھڑا دھڑ ختم کئے جا رہے ہیں؟ (شیم شیم) حالانکہ وہ خود یہ مانتے ہیں کہ یہ سب کچھ کیا ہے لیکن اس کے باوجود ان کو وزیر داخلہ بنا کر بٹھا دیا جاتا ہے' ان کی وفاداریاں تبدیل کرانے کے لئے تو نیب کو استعمال کیا جاتا ہے لیکن میں آپ کو یہ بتا دوں کہ جتنے ہمارے ساتھی اس حرف بیٹھے ہیں آپ ان کے خلاف جتنے مرضی نیب کے cases بنوا لیں' انشاء اللہ ان کی وفاداریاں اب کوئی تبدیل نہیں کرا سکتا۔ اس کے علاوہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چلیں یہ ان کی نظر میں صوبائی معاملہ نہیں ہو گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو صوبائی معاملہ ہے کہ ایک طرف صوبے کے حق سلب کرواتے ہیں اور دوسری طرف راتوں کو بھنگڑے ڈالتے ہیں۔ کیا وہ بھی صوبائی معاملہ نہیں ہے؟ (شیم شیم)

جناب سپیکر، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ) : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی' چودھری صاحب!

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ) : جناب سپیکر ! اس انوکھی' لاڈلی اپوزیشن کی درفطنیاں اور لن ترانیاں سنتے ہوئے ہم اکتا چکے ہیں۔ ان کو ماضی کے جھروکے میں جھانک کر دیکھنا چاہئے۔ ہم پنجاب میں رہتے ہیں' پنجاب میں آم نرم کر کے پیش کرنا ایک روایت چلی آ رہی ہے۔ یہ اپوزیشن اب کس کے لئے آم پولا کر رہی ہے؟ ان کا گُدگُدی کرنے کے لئے جی چاہتا ہے کہ ان کو چھیڑا جائے۔ بعین طور یہ سارے کا سارا دستر خوانی قبیلہ بیٹھا ہوا ہے۔ یہ شریف برادران کے ریزہ چیں آج کس منہ سے یہ بات کہنے پر آمادہ ہوئے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔

جناب احمد ملک : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! وہ ان کے بھی باپ تھے' جب وہ اقتدار میں تھے تو توبہ نعوذ باللہ' توبہ نعوذ باللہ یہ کہتے تھے کہ ہمارے اُوپر خدا اور نیچے یہ شریف برادران ہیں۔ یہ سب وزیر اور ممبران ان کے پٹھو تھے اور آج یہ ان کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ یہ میاں نواز شریف کے حوالے سے بات کرنے سے پہلے سوچیں کہ اس وقت پرویز الٰہی کہاں تھا؟ لودھی کن کے ساتھ تھا؟ چودھری اقبال کس کے ساتھ تھا؟ افضال شاہ کدھر تھا؟ یہ سب ان کے ساتھ تھے۔ راجہ بشارت صاحب! آپ بتائیں کہ اس وقت آپ کن کے ساتھ تھے؟ آپ کے وزیر اعلیٰ کدھر تھے؟ یہ سب ان کے پٹھو تھے' سب ان کے کارندے تھے۔ یہ آج ان کے خلاف کیسے باتیں کرتے ہیں؟ خدارا! سچ بولو۔ میاں نواز شریف صاحب کا نام لینے سے پہلے سوچو کہ آپ کس کے متعلق بات کر رہے ہیں؟

## تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: ملک صاحب' آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 84' چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ) کی طرف سے ہے۔ چودھری صاحب! آپ نے اپنی تحریک پڑھ دی تھی۔ اس کا جواب آنا تھا۔

چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ): جی ہاں!

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب! آپ نے تحریک استحقاق نمبر 84 کا جواب دینا تھا۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب' پلیز اب تشریف رکھیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر سارا دن بحث تو نہیں ہو سکتی' پہلے کافی باتیں ہو چکی ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر ' میں ایک technical point پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں ایک legal point پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی' رانا آفتاب احمد خان صاحب '

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر ' وزیر قانون صاحب یہ وضاحت فرمائیں کہ جو شخص suspend ہو اور اس کے خلاف انکوائریاں ہو رہی ہوں کیا فیڈرل سروس ٹریبونل اس کو بحال کر سکتا ہے؟ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ جب آدمی exonerate ہو جاتا ہے' تمام مقدمات ختم ہو جاتے ہیں تو تب اس کو reinstate کیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ political victimization ہے' آپ مانیں یا نہ مانیں۔ پیر کرم الحق کا یہ قصور تو ضرور ہے کہ وہ پیر مظہر الحق کا بھائی ہے' اس کی niece ایم۔ پی۔اے ہے' اس کی بیوی ایم۔پی۔اے ہے۔ یہ رقیوں کی بات کرتے ہیں۔ یہ مکافاتِ عمل ہے' انھوں نے بھی ان چیزوں سے گزرنا ہے۔

جناب سپیکر : رانا صاحب ' یہ صوبائی مسئلہ نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پنجاب میں مار پڑے تو وہ صوبائی مسئلہ نہیں ہے' اگر آپ کی اسمبلی کے ممبران کو اندر نہ آنے دیا جائے تو وہ بھی صوبائی مسئلہ نہیں ہے۔ پھر کون سا معاملہ آپ نے یہاں زیر بحث لانا ہے؟

جناب سپیکر : وہ صوبائی معاملہ تھا اور یہاں زیر بحث آ چکا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ کیا آئین کے مطابق provinces govern نہیں کی جاتیں؟ یہ inter-related ہوتی ہیں۔ راجہ صاحب غلط فرما رہے ہیں۔ کسی بھی نیب کی انکوائری میں انھیں آج تک طلب نہیں کیا گیا۔ ان کے ساتھ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا کہ ان کی تمام family اپوزیشن میں ہے۔ آپ اس معاملے کو بڑا معمولی لے رہے ہیں' آپ کو اس بات seriously سوچنا پڑے گا۔ مجھے 25 لاکھ کا نوٹس آیا ہے لیکن میں نے یہاں نہیں کہا کیونکہ

That is a personal problem مگر یہاں پر جو لوگ بیٹھے ہیں ان کی آپ ٹھنڈے دل سے بات سنیں۔ یہ political victimization کی انتہا ہے۔

خون پھر خون ہے' بہتا ہے تو جم جاتا ہے
ظلم پھر ظلم ہے' بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے

## ڈاکٹر بہبود آبادی، فیصل آباد کا رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

(---جاری)

جناب سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون صاحب! چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ) کی تحریک استحقاق نمبر 84 ہے' آپ نے اس کا جواب دینا تھا۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میری معزز رکن اور متعلقہ آفیسرز سے بات ہوئی تھی۔ میں نے کوشش کی ہے کہ اس معاملے کو patch up کرایا جائے لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ اس لئے اگر اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ) کی تحریک استحقاق نمبر 84 کو باضابطہ قرار دیتا ہوں اور اسے خصوصی کمیٹی نمبر 2 کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ اس معاملے کا جائزہ لے کر ایک ماہ کے اندر اپنی رپورٹ ہاؤس میں پیش کرے۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ معاملہ political victimization سے تعلق رکھتا ہے اور جب تک اس ملک میں political victimization جاری رہے گی تو اس وقت تک اس ملک میں نہ جمہوریت بحال ہوگی اور نہ ہی اس ملک میں کوئی سسٹم چل سکے گا۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ آپ اس کو فوری طور پر wind up نہ کریں۔ آپ نے اُدھر سے بھی دوستوں کو وقت دیا ہے۔ اِدھر سے زیادہ سے زیادہ چار پانچ دوست بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ان سب کی بات سنیں' اس کے بعد ایم۔ایم۔ اے کی طرف سے احسان اللہ وقاص صاحب بات کرنا چاہتے ہیں' پاکستان مسلم لیگ(ن) کی طرف سے میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے۔ اس معاملے پر اگر پانچ سات دوست دس پندرہ منٹ کے لئے بات کرلیں گے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ہم ان کی بات سننے کو تیار ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب' آپ میری گزارش بھی سن لیں۔ آج ضمنی بجٹ پر بحث ہوئی ہے' اس پر آپ کھل کر بات کر لینا۔

رانا ثناء اللہ خان: اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ نام تو ضمنی بجٹ کا ہو اور بات اسی موضوع پر کریں تو آپ ابھی ایسا ہی سمجھ لیں لیکن اس واقعے کے متعلق ہمارے مؤقف کو on the floor of the House آنے دیں۔

قائد حزب اختلاف: آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ ضمنی بجٹ پر بحث کرتے وقت یہ ساری باتیں کر لینا۔ مجھے موصوف وزیر خزانہ صاحب بتا دیں کہ اگر ضمنی بجٹ میں انھوں نے political victimization کے لئے کوئی پیسے رکھے ہیں تو ہم اس حوالے سے اس پر بحث کر لیتے ہیں؟

وزیر قانون: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: قاسم ضیاء صاحب' آپ اپنے دو معزز ارکان کے نام مجھے بتا دیں۔ وہ آپ کی طرف سے اس پر بات کر لیں گے' اس کے بعد پھر ہم آگے چلیں گے۔

**قائد حزب اختلاف**:جناب سپیکر، دو تو ہمارے لیڈران ہیں، آپ چار مزید ممبران کو بات کرنے کی اجازت دے دیں، یعنی چھ ممبران کو بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

**جناب سپیکر**: چھ نہیں، البتہ آپ کی طرف سے چار ممبران بات کرلیں۔ جی، راجہ صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے تھے؟

**وزیر قانون**:جناب سپیکر! آپ نے جو فیصلہ کیا، درست ہے۔ پارلیمانی پارٹی کے جو لیڈران بات کرنا چاہتے ہیں، کریں لیکن میری ایک تجویز تھی، بہتر یہ ہوتا کہ بجائے اس کے کہ یہ معاملہ پورے ایوان میں اٹھایا جاتا، جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ یہ ان کے گھر کا معاملہ ہے، یہ اسے اپنی پارلیمانی پارٹی میں طے کر لیتے، یہ 1994، 1996 اور 1998 کا معاملہ ہے۔ ایک دوسرے کو انھوں نے جواب دینا تھا۔ ہمارا اس سے کیا تعلق ہے؟ یہ تو ان کے گھر کا معاملہ ہے، انھیں چاہئے کہ یہ اسے اپنی پارلیمانی پارٹی میں حل کرتے۔

**قائد حزب اختلاف** : جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب معاملے کو الجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نہ وہ 1994 میں گرفتار ہوئے ہیں، نہ 1996 میں گرفتار ہوئے ہیں۔ انھیں دو دن پہلے گرفتار کیا گیا ہے اور وہ بھی کورٹ سے بحال ہونے کے بعد گرفتار کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ابھی رانا ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ فیڈرل سروس ٹریبونل کبھی کسی ایسے شخص کو نوکری پر بحال نہیں کرتا جس کے خلاف انکوائریاں ہو رہی ہوں، مقدمات چل رہے ہوں یا کوئی چیز ثابت ہوگئی ہو۔ وزیر قانون صاحب سے یہ سوال پوچھا گیا تھا کہ جناب! کیا وہ یہ وضاحت کریں گے کہ کیا فیڈرل سروس ٹریبونل کسی کو بحال کرتا ہے، اگر اس کے خلاف کوئی کیس ثابت ہو جائے یا انکوائریاں چل رہی ہوں؟ ہم وزیر قانون صاحب سے اس کی وضاحت چاہتے ہیں۔

**جناب سپیکر**. چلیں چار معزز اراکین اس پر بات کرلیں۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب، آپ شروع کریں۔

بیگم زینت خان : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دے دیا کریں۔ آپ ہمیں بالکل وقت نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: محترمہ! رانا ثناء اللہ خان صاحب کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔ جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر آپ اس بات کو fix کرنا چاہتے ہیں کہ اس معاملے پر اپوزیشن کی طرف سے چار آدمی بات کرلیں تو ٹھیک ہے۔ اس معاملے پر چار معزز ممبران بات کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد ایم۔ایم۔اے کا موقف احسان اللہ وقاص صاحب بیان کریں گے اور پی ایم۔ایل(این) کی طرف سے میں بات کروں گا اور یہ بھی اس صورت میں کہ اگر آپ اس طرف ان کو کہیں کہ یہ بات سنیں۔ جب ہماری بات on the floor of the House آ جائے تو پھر لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں۔ زیادہ نائم اس وقت لگتا ہے جب اس طرف سے بات ہوتی ہے۔ particularly جب ہم منہ سے کوئی لفظ نکالیں تو کہا جاتا ہے کہ یہ لفظ ڈومعنی ہے۔ [******]

جناب سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان، لیکن اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔۔۔ جناب والا! اگر ادھر سے interruption نہ ہو تو پھر ٹھیک ہے۔ چار آدمی بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر، رانا مشہود احمد صاحب!۔۔۔ رانا صاحب! ذرا مختصر بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے سب سے پہلے مجھے نائم دیا۔ آج اس ایوان کے اندر جو بات شروع ہوئی ہے۔ محترم راجہ بشارت صاحب کا وزارت قانون سے بڑا پرانا تعلق چلا آ رہا ہے، ان کا بڑا پیار چلا آ رہا ہے۔ یہاں نیب کے آرڈیننس کی بات ہو رہی ہے۔ یہ وہ آرڈیننس ہے جس کے تحت بغیر کسی وجہ کے آدمی پکڑا جاتا ہے۔ میں آج جناب کی وساطت

---

[******] بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ضرور وفاقی معاملہ ہے لیکن اس میں پنجاب کے لوگ بھی ملوث ہوتے ہیں۔ وہ کس طرح؟ کہ ایک بندے کو پکڑ کر لے جاتے ہیں' ڈیڑھ سال تک اسے اندر رکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد کہا جاتا ہے کہ دوران تفتیش اس کے متعلق کچھ نہیں نکلا اس لئے اسے با عزت بری کیا جاتا ہے۔ اب جس بندے کا ڈیڑھ سال اندر گزر گیا اس کے بارے میں پوری دنیا میں چھپ گیا کہ کرپشن اور کرپٹ practices میں اس کو پکڑ کر لے جایا گیا ہے۔ اس کی نوکری بھی ختم ہو گئی' سارا کچھ ہو گیا لیکن اس کے بعد باعزت طور پر بری کیا جا رہا ہے۔ میں اس پر جناب کی باقاعدہ رولنگ چاہوں گا۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہاں پر سارے ممبران اپنے دلوں کو ٹٹول کر اس بات کو دیکھیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ یہاں پر نیب کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اگر کوئی ساتھی اس بات سے انکار کرے گا تو اخبارات کو اٹھا کر دیکھ لیں جو کیس کورٹوں میں فائل ہو گئے ہیں ان کو اٹھا کر دیکھ لیں کہ ایک ہی طرح کے کیسوں میں چھ بندے ملوث ہیں۔ ایک بندے کو اس لئے چھوڑ دیا کیونکہ اس نے جا کر مشرف صاحب کی قدم بوسی کر لی۔ وہ ان کے پیروں میں بیٹھ گیا تو وہ باہر آ گیا لیکن پانچ بندے آج تک اسی کیس کو بھگت رہے ہیں۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔

(اس مرحلے پر محترمہ انبساط خان بات کرنے کے لئے کھڑی ہوئیں تو معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹی لوٹی کے نعرے لگانے گئے)

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! چھوٹی سی بات ہے۔

جناب سپیکر، جناب سمیع اللہ خان صاحب!

رانا مشہود احمد خان، جناب والا! اس طرح نہیں! مجھے بات ختم کر لینے دیں' میرا آخری پوائنٹ

ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان، جناب والا! اس ایوان میں مجھے دکھ ہوا ہے۔ یہ لوگ ہمیں طعنہ مارتے ہیں کہ یہ نواز شریف اور شریف برادران کے پیچھے کھڑے ہیں۔ یہ اپنا ماضی دیکھیں ۔ کل یہ لوگ خود سب سے بڑھ کر نعرے مارنے والے تھے۔ ہم تو اس دور میں کھڑے ہیں جب ابتلا کا دور ہے' آزمائش کا دور ہے اور ہم ثابت کر رہے ہیں کہ سیاست کا نام کیا ہے؛ ہم اس طرح نہیں کہ بھنگڑے ڈالے جا رہے ہیں۔ یہاں پر اسمبلی کی عزت کو داغ لگایا گیا ہے۔ آج میں جناب سے پوچھوں گا کہ جناب خود اس function میں موجود تھے وہاں پر جو کچھ ہوا۔۔۔

جناب سپیکر، وہاں پر کچھ نہیں ہوا۔ ہم تو کھانے پر گئے ہوئے تھے۔ وہاں پر کوئی بھنگڑا وغیرہ نہیں ہوا۔

رانا مشہود احمد خان، جناب یا تو پھر کہہ دیں کہ اخبارات جھوٹ بولتے ہیں؛

جناب سپیکر، جی' سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! آج ایوان کے سامنے ایک نہایت ہی اہم مسئلہ آیا ہے اور میں لاجسٹر صاحب کو داد دیتا ہوں کہ انھوں نے جہاں یہ بات کی کہ اس کا صوبائی حکومت سے کوئی تعلق نہیں وہاں انھوں نے اچھے انداز میں انکار کرنے کے بعد نیب کی طرف سے جو چارج شیٹ جاری ہوئی ہے اس کو پڑھ کر اس ایوان میں سنایا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ انھوں نے پاکستانی سیاست اور پاکستانی معاشرے کی سب سے اہم ناسور کرپشن کو' چاہے نیب کی چارج شیٹ کے حوالے سے ہی اس ہاؤس میں لے آئے ہیں' میرے خیال میں انھوں نے بہت اچھا کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس ملک کو تین اہم ستون چلا رہے ہیں' پارلیمنٹ کو سیاستدان چلا رہے ہیں' اس ملک کی فوج کو جنرل چلا رہے ہیں اور اس ملک میں عدلیہ بھی اچھا کام کر رہی ہے۔ ستم

غریبی یہ ہے کہ اس ملک میں لوٹ مار بہت ہوئی لیکن اس ریاست کے جو دو اہم ستون ہیں جن کو مقدس گائے کا درجہ دے دیا گیا۔ آج اس ملک کے ریٹائرڈ جنرل جتنا مرضی قرضہ معاف کرا لیں' جتنی مرضی کرپشن کر لیں انھیں کوئی ادارہ مانیٹر یا چیک کرنے والا نہیں ہے۔ یہی حال عدلیہ کا ہے لیکن سیاستدانوں کا چیک' آج یہ ہاؤس اس کی مثال ہے۔ اگر سیاستدان کوئی کرپشن کرے گا تو کوئی ادارہ ہمیں کیا مانیٹر کرے گا' ہم تو خود ہی کافی ہیں۔ ہم ادھر کی بات کریں گے تو وہ ادھر کی بات کریں گے۔ سیاستدانوں کو مانیٹر کرنے کے لئے یہ ہاؤس ہی کافی ہے لیکن چونکہ اب بات آ گئی ہے' وہ کلچر جو پندرہ بیس سال سے ایک دوسرے پر الزامات لگانے کا تھا ہم ابھی تک اس سے باہر نہیں نکلے۔ میں ذاتی طور پر تسلیم کرتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) پچھلے بارہ سال سے جو کچھ اس ملک میں---(قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر**، آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔

**جناب سمیع اللہ خان**، جناب والا! چونکہ میرے دوستوں کو بات پسند نہیں آ رہی۔[*******]

**جناب سپیکر**، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور پریس سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ یہ اخبار میں نہیں آنے چاہئیں۔

**جناب سمیع اللہ خان**، جناب سپیکر! آپ کی وفاقی حکومت کے وزیر خزانہ شوکت عزیز صاحب نے---

**جناب محمد عبد اللہ وینس**، پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر**، جی' عبد اللہ وینس صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

---

بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 491' 512 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد عبد اللہ وینس: جناب سپیکر! ان کے جو لیڈر باہر بیٹھے ہوئے ہیں یہ ماشاء اللہ بڑے چلا چلا کر ان کی صفائیاں پیش کر رہے ہیں۔ آج کا اجلاس ضمنی بجٹ پر بحث کرنے کے لئے بلایا گیا ہے لیکن صبح سے ایک ایسے بندے کے بارے میں بحث ہو رہی ہے جو کرپٹ ہے۔ یہ ہم سے کہتے ہیں کہ ہم ان سے معافی مانگیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ہم ان سے معافی نہ مانگیں بلکہ خدا کے لئے یہ صوبے کی سات کروڑ عوام سے معافی مانگیں۔ انھوں نے بجٹ پر کیا کیا؟ انھوں نے اس ملک کے لئے کیا کیا؟ ان کے لیڈروں نے اس ملک کے لئے کیا کیا؟ اگر معافی مانگنی ہے تو اس ملک کی غریب عوام سے مانگیں۔ اب ان کے پاس یہ موقع تھا کہ یہ بجٹ پر بات کرتے اور اس ملک کے لئے کچھ کرتے۔ یہ اپنی آراء سے نوازتے اور ملک و صوبے کے لئے بات کرتے لیکن یہ تو ایک کرپٹ آدمی کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں جس پر 1993 میں ان کی اپنی حکومت کے دور میں کیس ہوا۔ اس وقت ان کے لیڈر کہاں تھے؟ اس کے بعد میاں نواز شریف کی حکومت آئی' اس وقت ان کا یہ کیس کہاں تھا؟ کیا آج نیک کام کرنے کے لئے ہم بیٹھے ہوئے ہیں؟ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ ان کی ساری باتیں جو یہ یہاں کھڑے ہو کر کہتے ہیں لیکن اگر انھوں نے بجٹ میں حصہ نہیں لیا تو اس ملک کا پچاس لاکھ روپیہ جو اب تک پی۔اے' ڈی۔اے کی صورت میں لے چکے ہیں' میں کہتا ہوں' کہ خدا کی قسم اگر ان میں غیرت کا ایک قطرہ بھی ہے تو یہ پنجاب حکومت کے حوالے کر دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر بات کرنی ہے تو issues پر کریں۔ اگر بات کرنی ہے تو اس ملک کی بہتری کے لئے کریں' اگر بات کرنی ہے تو جمہوریت کے لئے کریں۔ ہم نے بجٹ پیش کیا اور خدا کا شکر ہے کہ اپوزیشن کے دوست ہمارا بجٹ دیکھ کر لڑکھڑا گئے ہیں۔ یہ ہمارے بجٹ کے خلاف کوئی point نہیں نکال سکے' کوئی غلطی نہیں نکال سکے۔ ہمارے بجٹ پر بحث کرنے کے لئے ان کے پاس ایک لفظ بھی نہیں ہے۔ اس لئے آج یہ کبھی کسی کو لے آتے ہیں اور کبھی کسی کو لے آتے ہیں---

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔

جناب محمد عبداللہ وینس، جناب والا! جب تک بادل چھائے رہیں گے ہم بھی عدا کی قسم ایسے ہی چلتے رہیں گے' ایسے ہی قربانیاں دیتے رہیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ' آپ تشریف رکھیں۔ سمیع اللہ خان صاحب! آپ بھی ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان ، جناب والا! میں بھی ایک منٹ میں بات ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، پلیز تشریف رکھیں ۔ ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں ۔ ایک منٹ مجھے بھی دے دیں۔ مجھے بھی ایک منٹ دے دیں۔آپ تشریف رکھیں۔راجہ صاحب! آپ فرمائیں۔

وزیر قانون ، جناب والا! میرے خیال میں قاسم ضیاء صاحب بھی بات کر چکے ہیں' رانا ثناء اللہ صاحب بھی بات کر چکے ہیں' رانا آفتاب صاحب بھی بات کر چکے ہیں' سمیع اللہ صاحب بھی بات کر چکے ہیں۔ ہم ایک ایسے issue پر بات کر رہے ہیں کہ جو ہمارے متعلقہ نہیں ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے استدعا کروں گا کہ یہ بات اب میرے خیال میں ہمیں ختم کرنی چاہیے اور ہاؤس کی اصل کارروائی کی طرف آنا چاہئے۔

جناب سپیکر، جی' میں شروع کرنے لگا ہوں۔

وزیر قانون ، میں معزز اراکین اپوزیشن سے بحث نہیں کرنا چاہتا لیکن صرف food for thought کے طور پر ان کے ذہن میں دو تین چیزیں لانا چاہتا ہوں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آصف زرداری صاحب کے خلاف cases نیب نے بنائے تھے؟ نیب نے نہیں بنائے تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے خلاف cases نیب نے بنائے تھے؟ نہیں بنائے تھے۔ میاں شریف صاحب کو گرفتار نیب نے کیا تھا؟ میاں شہباز شریف کو اڈیالہ جیل میں نیب نے رکھا تھا؟ تہمینہ دولتانہ صاحبہ کی کل میں نے تصویر دیکھی ہے' وہ پیپلز پارٹی کے کسی وفاقی عہدیدار کے

منہ میں کیک ڈال رہی ہیں---(قطع کلامیاں)

میرے بھائی جاوید اشرف صاحب یہاں پر ہنس رہے ہیں۔ یہ کیک قاسم ضیاء صاحب کو کھلا رہی تھیں اور ہم سے نعرے لگواتے رہے ہیں " کہ رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو"۔ آپ ہم سے نعرے لگواتے رہے ہیں اور خود کیک کھلا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس بات کو اب ختم کریں۔ یقین کیجئے ہم لوگوں نے کچھ بے اصولی کی ہے۔ خدا کے لئے اب اس بحث کو چھوڑیں۔ اپنے دائیں بائیں دیکھیں اور ایک دوسرے کا احتساب کریں۔ جب ہم آپ سے زیادتی کریں گے' ہمارا احتساب ضرور کیجئے گا۔ فی الحال آپس میں ایک دوسرے کا احتساب کیجئے۔

**قائد حزب اختلاف**، پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر**، شکریہ۔ جی' قاسم ضیاء صاحب!

**قائد حزب اختلاف**، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے کہا کہ کیا آصف علی زرداری پر مقدمات نیب نے بنائے ہیں؟ میں انہیں آج on the floor of the House یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ مقدمات جو آصف علی زرداری صاحب پر پچھلی حکومتوں نے بنائے تھے ان تمام cases میں--- (قطع کلامیاں)

**محترمہ انبساط خان**، پوائنٹ آف آرڈر---(قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر**، آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔

**محترمہ انبساط خان**، جناب سپیکر! میں گزارش کروں گی کہ۔۔

**جناب سپیکر**، محترمہ! میں نے قاسم ضیاء صاحب کو floor دیا ہے۔

**محترمہ انبساط خان**، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

**جناب سپیکر**، آرڈر پلیز۔ میں نے floor قاسم ضیاء صاحب کو دیا ہے۔ ان کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔ جناب قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! میں اپنے اس طرف بیٹھے ہوئے بھائیوں اور دوستوں سے کہوں گا کہ ہم یہاں پر آئین اور قانون کی بالا دستی کے لئے بات کرنے آئے ہیں اس صوبے کے حقوق کی بات کرنے آئے ہیں۔۔۔ لیکن آپ یہ بات کیوں نہیں مانتے کہ جس کی طرفداری آپ کر رہے ہیں وہ پی۔سی۔او کے تحت ججوں کے حلف لیتے ہیں اور اس پی۔سی۔او کے تحت حلف لینے والے ججوں سے سپیشل قانون اور آرڈیننس سے۔۔۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود آصف علی زرداری صاحب کی تمام کیسوں میں ضمانت ہو گئی ہے۔ میں وزیر صاحب کا ریکارڈ درست کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کا ریکارڈ درست کرنا چاہتا ہوں کہ بی۔ایم۔ڈبلیو کا ایک جعلی کیس ابھی حال ہی میں سال پہلے نیب نے بنایا ہے۔ یہ کیوں نہیں مانتے کہ ہماری لیڈر شپ سے ان کو ڈر لگتا ہے اس لئے جعلی مقدمات بنا کر ان کو باہر رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ان کو سیاسی یرغمال بنانے کے لئے ہمارے آصف علی زرداری صاحب کو انہوں نے جیل میں رکھا ہوا ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ کریں مقدمات کے فیصلے، ہم کب کہتے ہیں کہ نہ کریں؟ سات سال سے آپ سے مقدمات کے فیصلے نہیں ہوتے۔ آپ نے اس ملک کا سارے کا سارا پیسا ان کے خلاف کچھ نہ کچھ ثابت کرنے پر لگایا ہوا ہے لیکن ان کو وہ دن یاد نہیں کہ کس طرح دو جج گھر چلے گئے، سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کے جج کو استعفیٰ دینا پڑا اس لئے کہ جعلی cases بنائے گئے تھے۔ آج بھی وہ جعلی cases چل رہے ہیں۔ آپ حکومت اور ملک کا پیسا صرف ایک پاپولر لیڈر شپ کو ختم کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اپنا ریکارڈ پہلے درست کریں پھر ہم سے بات کریں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! 14 جون کو پیر آفتاب شاہ جیلانی ایم۔این۔اے کے قومی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں پاکستان مسلم لیگ (قائداعظم) کے وزیر خزانہ جناب شوکت

عزیز نے 14 جون کو قومی اسمبلی میں ایک لسٹ پیش کی اور وہ لسٹ یہ تھی کہ یہ یہ خاندان ہیں جنہوں نے 18 ارب 73 کروڑ روپے کے قرضے پچھلے تین سالوں میں معاف کروائے۔ جناب! میرے حلقے میں کچی آبادی ہے۔ میں نے وزیر موصوف سے کہا کہ پندرہ سو روپے کا پراپرٹی ٹیکس معاف کریں کیونکہ یہ کچی آبادی کا ٹیکس ہے۔ اس کو تو پکڑ کرے گئے ہیں لیکن آپ یہاں حالت دیکھیں کہ قومی اسمبلی کے floor پر مسلم لیگ (ق) کے وزیر خزانہ جناب شوکت عزیز 18 ارب 73 کروڑ روپے کی لسٹ جاری کرتے ہیں کہ یہ اس ملک کے غریب لوگ ہیں جن کو یہ قرضے معاف کئے گئے ہیں اور ان میں سرفہرست چودھری شجاعت صاحب ہیں۔ چودھری شجاعت' چودھری پرویز الٰہی اور پورا خاندان---(شیم شیم)

جناب سپیکر، اس کی اخبارات میں تردید آچکی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، اس میں یہ ہے کہ اس کی تردید--- جناب! اب یہ فیصلہ---(قطع کلامیاں)

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، بریگیڈئر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کبھی رانا ثناء اللہ خان صاحب تقریر کرتے ہیں اور کبھی راجہ ریاض صاحب تقریر کرتے ہیں اور رانا ثناء اللہ صاحب پچھلے دنوں یہ بھی فرما گئے کہ یہ لوگ منتخب ہو کر آئے ہیں اور انہوں نے حقوق پر ڈاکا ڈالا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل دوست کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم عوام کے ووٹ لے کر آئے ہیں' یہاں پر قانون سازی کے لئے آئے ہیں' قانون کی بالادستی کے لئے آئے ہیں--- پورے سال میں بجٹ پر سب سے اہم کارروائی ہوئی' میرے اپوزیشن کے دوستوں نے اس کا بائیکاٹ کر دیا۔ میرا خیال ہے کہ اس سے بڑا عوام کے حقوق پر ڈاکا اور نہیں ڈالا جا سکتا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم شیم۔

بریگیڈئر ( ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز) ، بھنگڑے کی بات میرے دوست کر رہے تھے۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ بھنگڑا پنجاب کے کلچر کا حصہ ہے۔ انہیں اگر اعتراض ہے تو کسی اور چیز پر ہے---

معزز ممبران حزب اختلاف، شیم شیم۔

بریگیڈئر ( ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز): جناب والا! میں آخر میں اپنے ان دوستوں کو جو اس طرف بیٹھے ہیں' انھیں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ہماری حکومت کا تعلق ہے' میں صرف یہی کہوں گا کہ صبر کرو صبر۔ (قطع کلامیاں)

ڈاکٹر اسد معظم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو موقع دوں گا۔

بریگیڈئر ( ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، صبر کریں۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ جہاں تک ہماری حکومت کا تعلق ہے۔

نگاہ وقت دیکھے گی' محبت کی جہانگیری
تم دیکھتے رہنا دیکھتے رہنا
اس گلشن میں کسی کی بھی حق تلفی نہ ہو گی
تم دیکھتے رہنا دیکھتے رہنا

جناب سپیکر، سید مجاہد علی شاہ!

سید مجاہد علی شاہ: ابھی آپ نے یہاں پر فرمایا کہ میں خود اس تقریب میں شامل تھا۔ وہاں اس قسم کا کوئی پروگرام نہیں ہوا۔

جناب سپیکر، میں اب بھی کہہ رہا ہوں کہ میری موجودگی میں کوئی ایسا پروگرام نہیں ہوا۔

سید مجاہد علی شاہ ، مگر بر یگیڈئر صاحب یہاں پر یہ مان چکے ہیں کہ بھنگڑا ہم نے ڈالا ہے اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔

رانا محمد قاسم نون، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، نون صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا محمد قاسم نون ، جناب سپیکر! میں اپنے محترم فاضل ممبر جناب سمیع اللہ خان کا ریکارڈ درست کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے accuse کیا کہ فوج کا احتساب نہیں ہوتا۔ میں آپ کو کہتا ہوں کہ فوج کے اندر accountability کا ایک سسٹم موجود ہے کہ جو بھی غلط کام کرے اس کا کورٹ مارشل ہوتا ہے۔ اسی طرح ججوں کے لئے بھی سپریم جوڈیشل کونسل موجود ہے۔ کہ جو جج misconduct کرے گا اس کا احتساب بھی سپریم جوڈیشل کونسل کے تحت ہو گا۔ ان کو گجرات کے چودھریوں کا درد کھائے چلا جا رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ان کے بڑوں کو بھی کھائے چلا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ جی' رانا ثناء اللہ خان!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، عباسی صاحب! میں نے رانا صاحب کو floor دیا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! صرف ایک منٹ لوں گا۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بہت مختصر بات کروں گا جس طرح راجہ صاحب نے کہا کہ آصف علی زرداری کے خلاف مقدمات تو قاسم ضیاء صاحب نے ٹھیک کہا کہ پولو ریفرنس نیب نے بنایا تھا۔ تمام مقدمات میں جب bail ہوئی تو اسے یرغمال بنانے

کے لئے پی۔ایم۔ ڈبلیو کا نام نہاد مقدمہ بنا دیا گیا۔ آصف علی زرداری کے خلاف جو 15 مقدمات ہیں ان میں سے کسی کی سزا 7 سال سے زیادہ نہیں اور ان کے خلاف جس شخص نے وہ مقدمات بنائے تھے' میں چشم دید گواہ ہوں کہ راولپنڈی کی عدالت میں سیف الرحمٰن آئے انہوں نے آصف علی زرداری کے گھٹنوں کو ہاتھ لگا کر کہا کہ میں آپ سے شرمندہ ہوں کہ میں استعمال ہو گیا ہوں۔ مجھ پر دباؤ تھا اس دباؤ کے نتیجے میں یہ نام نہاد مقدمات بنائے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ سیاستدانوں کو ہمیشہ بدنام کیا گیا' ان کے خلاف کبھی نیب ہوا' کبھی احتساب سیل ہوا' کبھی احتساب ریفرنس بنا کر 1950 سے لے کر آج تک سیاست دانوں کو بدنام کرنے کے لئے اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہوئے ہم نے ایک دوسرے کو خراب کیا---

**جناب سپیکر**، رانا ثناء اللہ صاحب!

**جناب محمد وارث کلو**، پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر**، کلو صاحب! انہیں بات کرنے دیں' آگے چلنے دیں۔ جی' رانا ثناء اللہ خان!

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری**، جناب سپیکر!---

**جناب سپیکر**، محترمہ! آپ بیٹھیں۔ میں نے رانا صاحب کو floor دیا ہے۔ رانا صاحب! پلیز شروع کریں۔ کلو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! پلیز شروع کریں۔

**رانا ثناء اللہ خان**، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بریگیڈئر صاحب میرے محترم دوست ہیں اور میرے لئے باعث احترام ہیں۔

**ایک معزز ممبر**، ریٹائرڈ بریگیڈئر ہیں۔

**رانا ثناء اللہ خان**، درست ہے وہ ریٹائرڈ ہیں تو الیکشن لڑ کر اس ہاؤس میں آئے ہیں۔ وہ اس معزز ہاؤس کے ممبر ہیں لیکن یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے کہ میں نے اگر ایک بات 13 دن پہلے کی تھی تو وہ آج اس کا حوالہ دے کر مجھے اس کا جواب دے رہے ہیں حالانکہ وہ بات مجھے بھی یاد

نہیں کہ وہ کس دن ہوئی تھی اور کس حوالے سے ہوئی تھی۔ یعنی ہر روز کی بات ہر روز ہو جانی چاہیے۔ میں جو بات کرتا ہوں اس بات کا جواب اور اس کے جواب میں انہوں نے جو شعر کہنا ہے یہ اسی روز جواب دے دیا کریں۔ جیسے میرے وہ دوست تشریف فرما ہیں۔ دیکھیں انہوں نے آج کتنی قابل اعتراض بات کی ہے کہ اپوزیشن "آم پولا" کر رہی ہے۔ میں اس کا جواب دینا چاہتا تھا لیکن میں نے اس بات کو pending کر لیا اور میں اب صرف اتنا عرض کروں گا کہ یہ جب مرضی تجربہ کر کے دیکھ لیں' اپوزیشن کا "آم پولا" نہیں ہوگا بلکہ یہ انشاء اللہ سخت ہی رہے گا اور ہم "آم پولا" نہیں کر رہے۔ یہ جب چاہیں تجربہ کر لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**بیگم زینت خان**، پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر**، محترمہ! تشریف رکھیں۔ کارروائی چلنے دیں۔ رانا صاحب! پلیز آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ میں نے آپ کو floor دیا ہوا ہے۔ آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

**رانا ثناء اللہ خان**، جناب سپیکر! ہاؤس کو in order کر دیں۔ انہیں بٹھا دیں۔

**بیگم زینت خان**، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر**، میں ہاؤس کو in order کرتا ہوں۔ آپ اپنی بات شروع کریں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ انہیں بات کرنے دیں۔ آپ کارروائی چلنے دیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

**رانا ثناء اللہ خان**، جناب سپیکر! انہیں کس بات کا اعتراض ہے؟ وہ آم کی بات کریں تو کوئی اعتراض نہیں ہے' ہم آم کی بات کریں تو اعتراض ہو جاتا ہے حالانکہ میں نے اسی آم کی بات کی ہے جس کی انہوں نے کی ہے۔

جناب سپیکر! ہماری معزز رکن فرزانہ راجہ صاحبہ کے خاوند مکرم الحق صاحب کی گرفتاری پر میری جماعت پُرزور مذمت کرتی ہے اور ہم اسے ریاستی دہشت گردی اور ایک سیاسی انتقام قرار دیتے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان کے خلاف پاکستان مسلم لیگ کی حکومت میں

ایک انکوائری شروع ہوئی اور اس انکوائری کی بنیاد کے اوپر انہیں suspend یا dismuss کیا گیا اور وہ اس کے بعد فیڈرل سروسز ٹریبونل میں چلے گئے۔ میں اس بات کو on the floor of the House تسلیم کرتا ہوں کہ حکومتوں میں انکوائریاں اور کیس prima facie evidence کو دیکھ کر بنائے جاتے ہیں۔ بادی النظر میں دیکھا جاتا ہے کہ آیا کوئی کیس بنتا ہے یا نہیں بنتا۔ راجہ صاحب کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ اس کے بعد اس کا ultimately decision عدالت کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر پاکستان مسلم لیگ کی حکومت کے دور میں prima facie evidence کو سامنے رکھتے ہوئے مکرم الحق صاحب کے خلاف کوئی کیس بنایا گیا' آج سے 4 یوم قبل انہیں فیڈرل سروسز ٹریبونل نے انہیں ان الزامات سے باعزت بری کر دیا تو ہم اس فیصلے کو دل سے تسلیم کرتے ہیں اور اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس وقت جو evidence سامنے تھی وہ غلط تھی' وہ غلط کیس بنا اور اس غلط کیس کی بنیاد پر عدالت نے جو فیصلہ دیا ہے اسے میں اور میری جماعت تسلیم کرتی ہے لیکن میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کہا گیا کہ یہ کیس بھی نواز شریف نے بنایا' بالکل کیس بھی نواز شریف نے بنایا۔ جب کوئی بھی حکومت ہوتی ہے اور آج بھی حکومت ہے تو کسی بھی حکومت میں سارے کام وزیر اعظم نہیں کرتا یا سارے کام کوئی ایک آدمی نہیں کرتا۔ اس حکومت میں کئی لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اس میں محترم وزیر قانون ہوتا ہے جو صوبے میں اپنی وزارت قانون کی سیٹ پر بیٹھتا ہے۔ محترم راجہ بشارت صاحب! اس حکومت میں ایک وزیر داخلہ ہوتا ہے۔ اس کا بھی اپنا کام ہوتا ہے تو prima facie انکوائری کے لئے کوئی معاملہ بنتا ہے' کوئی نہیں بنتا تو یہ سارے لوگ دیکھتے ہیں۔ راجہ صاحب! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کر دوں کہ کسی بھی حکومتی عمل کی پوری حکومت اجتماعی طور پر ذمہ دار ہوتی ہے۔ اگر آج حکومت کوئی قدم اٹھاتی ہے تو اس کے اوپر آپ یہ کہہ کر بری الذمہ نہیں ہو سکتے کہ میرے علم میں نہیں ہے۔ آپ حکومت پنجاب کا حصہ ہیں' آپ اس اقدام کے ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے۔ اس لئے جو حکومت فروری 1997 سے لے کر 12 اکتوبر 1999 تک قائم رہی' میں سمجھتا

ہوں کہ جو جو فرد اس حکومت کا حصہ تھا وہ ہر ہر عمل کا ذمہ دار ہے' اسے چاہئے کہ وہ اپنے ضمیر کے مطابق ان اقدامات کی بھی آج ذمہ داری قبول کرے کہ ہاں میں ان کا بھی ذمہ دار ہوں اور آج جو کر رہے ہیں وہ اگلے آنے والے دنوں میں اس کی ذمہ داری قبول کریں۔

جناب سپیکر! یہاں پر راجہ صاحب نے ایک دو باتیں کی ہیں۔ میں ان کے متعلق ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا۔ اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ political victimization کے incident ہوئے ہیں' انہوں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ ہم اس کی تردید کرتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ پنجاب کی حکومت کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس واقعہ کی پنجاب حکومت ذمہ دار نہیں۔ میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا پنجاب حکومت کا صرف یہی کام ہے یا وفاقی حکومت کا صرف یہی کام ہے کہ کوئی واقعہ ہو یا کوئی الزام ہو کہ یہ political victimization ہوئی ہے اور وہ یہ کہہ دیں کہ اس واقعہ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے یا حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر آدمی کو تحفظ فراہم کرے؟ آئین کی یہ کتاب سامنے پڑی ہے' اگر راجہ صاحب چاہیں تو اسے consult کر لیں۔ اس میں یہ درج ہے کہ کسی بھی فرد کو اس کے بنیادی حقوق سے اگر کسی بھی شکل میں روکا جائے گا تو اس کی ذمہ دار وہ حکومت ہوگی۔ حکومت صرف اس بات کی ذمہ دار نہیں کہ وہ کہے کہ اس آدمی کو حکومت کی طرف سے نہیں روکا جا رہا۔ نہیں' اس معاشرے میں' اس ریاست میں' اس ملک میں کوئی بھی طاقت اگر اسے بنیادی حقوق سے روکے گی' اس شہری کو روکے گی تو اس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ حکومت کا یہ فرض ہوگا کہ نہ صرف اس شہری کو' اس کے بنیادی حقوق فراہم کرے بلکہ اگر بنیادی حقوق کی فراہمی میں کسی وجہ سے بھی اور کسی طرف سے بھی کوئی رکاوٹ پڑتی ہے تو وہ اسے دور کرے۔ کسی سیاسی جماعت میں اظہار خیال کرنا' کسی سیاسی جماعت میں حصہ لینا' اپوزیشن کا حصہ ہونا' راجہ بشارت صاحب! یہ تمام باتیں آئین میں درج ہیں۔ اگر ہمارا یہ الزام ہے کہ یہ واقعہ political victimization ہے تو پھر آپ یہ کہہ کر اس سے دامن نہیں چھڑا سکتے کہ ہم نے یہ نہیں کیا' پنجاب حکومت نے نہیں کیا۔ کل کو

جمالی صاحب بھی کہہ دیں گے کہ اس واقعے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے یا یہ کہہ دیں گے کہ یہ صوبائی معاملہ ہے اور یہ کہہ دیں گے کہ مرکزی معاملہ ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ راجہ صاحب کو اس واقعے کا نوٹس لینا چاہیے۔ انھیں یہ بات کرنی چاہئے۔ وہ ہمارے معزز رکن ہیں۔ ان کے لئے یہ مناسب تھا کہ ہر بات کا جواب دینا اور آگے سے rebut کرنا' میں سمجھتا ہوں کہ راجہ صاحب! آپ کو یہ کتنی محنت سے' کہاں سے ' کس طرح سے منتخب کروا کر لائے ہیں۔ اس کا صرف اور صرف یہ طریقہ کار نہیں ہے کہ آپ ہر بات جو ہے---

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کافی دنوں سے رانا ثناء اللہ صاحب کافی ٹائم لے رہے ہیں۔ آج ہمیں جو آئین پڑھانے آ گئے ہیں' میں آپ کی وساطت سے انھیں بتانا چاہتا ہوں کہ آج سے تیس سال پہلے گورنمنٹ کالج میں ہم نے پولیٹیکل سائنس پڑھی تھی اور جب ہم اس ایوان میں آئے ہیں تو آئین پڑھ کر آئے ہیں۔ ہمیں یہ آئین پڑھانے کے لئے وقت ضائع نہ کریں۔ یہ دن بجٹ کی بحث کے لئے مقرر ہے تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ بجٹ کے اوپر بحث کریں نہ کہ ایک کرپٹ آدمی کا دفاع کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا صاحب! مختصر کریں۔

رانا ثناء اللہ خان ، جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ محترم بریگیڈیر صاحب سے گزارش کریں کہ یہ کارروائی میں تھوڑا کم کم حصہ لیا کریں۔ اگر میں اب ان کی بات کا جواب دوں گا تو پھر ان کو بہت ناگوار گزرے گا۔

جناب سپیکر، نہیں نہیں۔ کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان ، یعنی ہاؤس میں بات کرنے کا کوئی سلیقہ اور طریقہ ہونا چاہیے۔ انھیں یہ کہنا

چاہیے کہ رانا صاحب ایوان میں زیادہ دیر بات کرتے ہیں' تقریر کرتے ہیں یا معاملات پر بات کرتے ہیں یا آپ ان کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ رانا صاحب زیادہ ٹائم لے رہے ہیں۔ میں ان سے کون سا ٹائم لے رہا ہوں؟ حالانکہ میں نے ان سے کوئی ٹائم نہیں لیا اور نہ ہی میں ٹائم لینے والا آدمی ہوں۔

**میاں غلام حیدر باری:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی' فرمائیے!

**میاں غلام حیدر باری:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے رانا صاحب سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ کبھی یہ آپ کو سمجھانا شروع ہو جاتے ہیں' کبھی راجہ صاحب کو سمجھانا شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کا انداز بیان بالکل پرائمری سکول کے ٹیچر کا ہے۔ آپ کی وساطت سے میں ان سے التجا کروں گا کہ اس ایوان کو چھوڑ دیں اور براہ مہربانی کسی پرائمری سکول کے ٹیچر لگ جائیں۔

جناب سپیکر! آپ ان کو روزانہ ٹائم دیتے ہیں۔ یہ روزانہ اپنی بات کرتے ہیں اور بات کر کے بھاگ جاتے ہیں۔ "گو مشرف گو" کرتے ہیں اور خود چلے جاتے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ہم سے اس طرح کا سلوک نہ کریں اور ہماری بھی بات سنیں۔ ان سے محبت کر کے آپ کو کوئی فیض نہیں ملے گا۔

**جناب سپیکر:** شکریہ۔ میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی' رانا صاحب!

**رانا ثناء اللہ خان:** جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا اور میری بات کو راجہ صاحب بہتر سمجھتے ہیں۔ میں نے ان کو نہ سمجھانے والی بات کی ہے اور نہ کوئی پڑھانے والی بات کی ہے۔ وہ میرے سینئر ساتھی ہیں' سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کی ہے۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ آپ دیکھیں کہ ہماری معزز رکن کی family کو مشکل پیش آئی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اس بات کو rebut کرتے اور اس کا جواب تردید میں دیتے۔ اگر آج وہ یہ بات فرما دیتے

یا فرما دیں کہ اس معاملے پر اپوزیشن unanimously الزامات لگا رہی ہے کہ یہ واقعہ political victimization ہے' ہم اس معاملے کو فیڈرل گورنمنٹ سے discuss کریں گے' اگر اس میں کوئی political victimization کا پہلو ہے تو ہم اس کو حل کروائیں گے اور دور کروائیں گے۔ میں اب بھی on the floor of the House محترم راجہ صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس واقعے کو صرف ان معنوں میں نہ لیں کہ یہ چونکہ اپوزیشن نے take up کیا ہے اور اس کا جواب انھوں نے اپنے حساب سے rebut کرنا ہے۔ میں ان سے یہ گزارش کروں گا اور مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں ان سے یہ گزارش کروں کہ آپ اس واقعے کو جو اپوزیشن کی unanimous demand ہے کہ یہ واقعہ political victimization ہے اور political victimization کے طریقہ کار سے کیا گیا ہے۔

جناب راجہ صاحب! جب ملک میں معاملات اس طرح سے ہوں کہ ایک آدمی ہو' اس نے یونائیٹڈ بنک' سرکلر روڈ' فیصل آباد کا 55 کروڑ روپیہ قرض دیا ہو اور اس قرض کی بنیاد پر اسے ڈیڑھ سال قید میں رکھا جائے اور اس کے بعد آناً فاناً وہ وفاقی وزیر بن جائے تو دوسرے لوگوں کے ذہن میں شک ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! اگر ملک میں ایک آدمی ایسا ہو کہ جو باہر امریکہ بھاگ جائے اور اس کے متعلق باقاعدہ ریکارڈ ہے' میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کر رہا کہ نیب نے باقاعدہ اس کے متعلق انٹرپول کو لکھ کر بھیجا کہ یہ آدمی ڈاکو ہے' یہ یہاں سے خزانہ لوٹ کر لے گیا ہے' اسے واپس کریں۔ جب وہ آدمی واپس آیا تو اس آدمی کو فیڈرل منسٹر بنا دیا گیا اور پیداوار کا portfolio دے دیا گیا۔ اسی طرح سے ایک آدمی پر پلاٹوں کا کیس بنا اور اس آدمی کو باقاعدہ عدالت سے سزا ہوئی۔ وہ آدمی باقاعدہ عدالت سے مفرور ہو گیا۔ وہ چھپتا چھپاتا کسی طریقے سے ملک سے باہر بھاگ گیا' باہر جا کر وہ انگلینڈ میں بیٹھا رہا' جب وہ واپس آیا تو اسے بہت بڑی منسٹری دے دی گئی۔ جب اس قسم کے معاملات ہوں گے کہ ایک طرف اس طرح کے لوگوں کو

اس طرح سے نوازا جانے کا اور دوسری طرف جیسا کہ آپ نے پڑھی پڑھی ہے' اس سے میں جو سمجھ سکا ہوں کہ آپ نے کہا کہ انھوں نے کوئی on higher rates contract award کیا۔ اسی طرح سے آپ نے کہا کہ انھوں نے کوئی on higher rates purchase کی۔ جب کروڑوں اربوں کے الزامات ہوں اور جن پر الزامات لگے ہوں وہ واپس آئیں اور واپس آ کر سر پر تاج پہنیں۔ دوسری طرف کچھ لوگ اس بات پر پکڑے جائیں کہ آپ نے purchase صحیح نہیں کی یا higher rates پر کی ہے' دو پیسے زیادہ پر کر لی ہے یا دو روپے زیادہ پر کر لی ہے یا جس طرح سے انھوں نے کہا کہ contract غلط award کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں راجہ صاحب سے یہی گزارش کروں گا کہ پوری اپوزیشن کا یہ unanimously مطالبہ ہے' vision ہے کہ مکرم الحق صاحب کی جو گرفتاری ہے' یہ political victimization ہے اور ہماری بہن فرزانہ راجہ صاحبہ کا جو کردار ہاؤس میں ہے اسے روکنے کے لئے یہ سارا کچھ کیا گیا ہے۔ میں ان سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ کیا تھا اور اس کے مطابق نیب کا سربراہ سپریم کورٹ کا serving جج ہونا تھا۔ اس کے اوپر بھی عملدرآمد کے لئے ہمارے جذبات پہنچا دیں۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔

**رانا آفتاب احمد خان:** جناب سپیکر! I am on the point of clarification میں اپنے محترم بھائی راجہ بشارت صاحب سے I need some guidance کہ یہاں پر کافی ممبران لاء گریجوایٹس بھی ہیں' بیرسٹر بھی ہیں۔ ابھی سمیع اللہ صاحب نے ایک پوائنٹ اٹھایا تھا کہ نیشنل اسمبلی میں on the floor of the House وزیر خزانہ نے ایک لسٹ جاری کی تھی۔ جب آپ خود سپیکر ہیں' کوئی بھی سوال آپ کے پاس جاتا ہے تو آپ کی admission کے بعد اس کا جواب آتا ہے۔ جب آپ سوال دیتے ہیں تو اس کی صحت کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں' جب جواب آتا ہے

جو That is with the authenticity of the Government of Punjab or Pakistan

نام چھپے ہیں وہ نہ تو کسی اخبار والے نے دیئے ہیں۔ یہ گورنمنٹ آف پاکستان نے سٹیٹ بنک کے through دیئے ہیں۔ کیا آپ یہ بتائیں گے کہ خالی تردید کرنے سے اس کی authenticity ختم ہو جاتی ہے؟ کیا اس کے خلاف انھوں نے کوئی کارروائی کی ہے؟ جب پاؤس میں جواب آجائے That is the part of اس کا تردید سے مسئلہ حل نہیں ہوتا that is part of document Now it is the proceeding now۔ یہ غلط کرتے ہیں۔ تردید سے اس کا مسئلہ حل نہیں ہوگا part of the proceeding۔ یہ بتائیں کہ انھوں نے اس پر کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' کرنل صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں درخواست کروں گا کہ چھ مہینے ہو گئے ہیں کہ ہم روزانہ اس بحث میں پڑے ہوئے ہیں کہ نواز شریف' بے نظیر اور پرویز مشرف۔ یہ ہمارا subject نہیں ہے۔ میں پاؤس سے چار سوال پوچھتا ہوں کہ سکھوں کی لسٹیں کس نے انڈیا کو دی تھیں؟ اس کے بعد بابی کورٹ پر حملہ کس نے کیا تھا؟ اور یہ قانون کی بات کر رہے ہیں۔ کوآپریٹو کے نام پر غریبوں کو کس نے لوٹا تھا؟ دلائی کیمپ کس نے بنایا تھا؟ میں درخواست کروں گا کہ اس سلسلے کو ختم کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ جی' سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت عنایت فرمایا۔ گزارش یہ ہے کہ سیاسی جماعتیں ایک سیاسی عمل کا حصہ ہوتی ہیں' سیاسی کردار ادا کرتی ہیں۔ ان سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں تو وہ اس کی اصلاح بھی کرتی ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ میرے حزب اقتدار کے فاضل ممبران جو اس چیز کا حوالہ دے رہے ہیں کہ فلاں کے خلاف فلاں نے انتقامی کارروائی کی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مسلم لیگ (ن) کے دور میں پیپلز پارٹی کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی کی گئی تو وہ غلط کیا گیا۔ اگر پیپلز پارٹی کے دور میں

کسی اور کے خلاف کارروائی کی گئی تو وہ بھی غلط کیا گیا۔ میں آپ سے بھی یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ یہ غلط کام کریں گے تو آپ بھی غلط کر رہے ہیں اور ان کی غلطیوں سے آپ لوگوں کو سبق سیکھنا چاہئے۔ یہ کوئی جواز نہیں ہے کہ اگر کسی اور نے غلطی کی ہے تو آپ اس غلطی کو دہرائیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری محترمہ بہن فرزانہ راجہ کے خاوند کو فیڈرل سروس ٹریبونل نے بحال کیا اور نیب والوں نے اس کو گرفتار کر لیا۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ہماری فیڈرل گورنمنٹ کے اندر کیا ہو رہا ہے کہ وہاں ان کو یہ اندازہ نہیں ہے کہ ایک عدالتی درجے کا ٹریبونل کسی کو بحال کر رہا ہے اور دوسرا ادارہ اس کو اٹھا کر لے جاتا ہے۔ اس ملک کے اندر نیب کا کردار ایک نہایت questionable کردار ہے---

جناب محمد وارث کلو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' کلو صاحب! فرمائیں۔

جناب محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں کافی دیر سے سن رہا ہوں کہ فیڈرل سروس ٹریبونل نے بحال کر دیا' شاہ صاحب بھی لاء گریجوایٹ ہیں' رانا صاحب بھی ایڈووکیٹ ہیں' میں بھی ایڈووکیٹ ہوں۔ فیڈرل سروس ٹریبونل کا کرائم کے بارے میں کسی کو discuss کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ فیڈرل سروس ٹریبونل کا جو ریکارڈ پہلے بنا ہوا ہے اس پر اس نے اس کو بحال کیا تو اس کے خلاف سپریم کورٹ میں ابھی تک اپیل کا حق available ہے اور اب وہ گرفتار صرف اس بات پر ہوئے ہیں کہ ان پر جو 1994 اور 1996 میں کیس بنا تھا اس کی وہی انکوائری چل رہی ہے اور وہ اسی میں ہی گرفتار ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ مجھے حیرت ہے کہ میرے فاضل بھائی نے میری توجہ دلائی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ پانچ چھ سال سے اس ملک کے اندر

موجود تھے تو ان کو پہلے گرفتار کیوں نہیں کیا؟ اگر انہوں نے یہ سارا کچھ کیا ہوا تھا تو اس وقت نیب بھی موجود تھی تو پہلے ہی پکڑ لیتے۔ ان کو بحال ہونے کے ساتھ ان حالات میں گرفتار کیا کہ جب ان کی اہلیہ اپوزیشن کے اندر ایک سرگرم کردار ادا کر رہی ہیں تو اس سے تو یقینی طور پر ہر آدمی کا ذہن اسی طرف جائے گا کہ انھیں سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا گیا۔ میں نیب کے حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میرا خود نیب سے واسطہ پڑا ہے۔ [**********]

جناب سپیکر، ان کے یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، نیب کا کردار یہ ہے کہ یہاں پر ایک طرف مختلف لوگوں کو گرفتار کرتے ہیں اور دوسری طرف ایڈمرل منصور الحق چھ ارب روپے لے کر بھاگ گیا' 74 کروڑ روپے کی اس کے ساتھ سودے بازی کر لی۔ اس کو rest house کے اندر رکھا گیا' اس کو ساری سہولتیں مہیا کی گئیں۔ جناب! اس طرح نہیں ہوگا۔ نیب کا کردار اس ملک کے اندر مارشل لاء کے تسلسل کا ایک حصہ ہے۔ اس کو ختم کریں۔ اس ملک کے اندر لوگوں کو جمہوری آزادیاں دیں۔ سیاسی کام کرنے دیں۔ سیاسی کردار ادا کرنے دیں۔ اپوزیشن کے راستے پر روڑے اٹکانے کی بجائے ان کو دیانتداری کے ساتھ اپنا کردار ادا کرنے دیں۔ اپوزیشن اپنا کردار ادا کرے گی تو اس سے کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی۔ اپوزیشن اس عوام کے ماتھے کا جھومر ہے۔ اس کو ایک مثبت کردار ادا کرنے دیجیے---

جناب سپیکر، میاں صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ کارروائی کو چلنے دیں۔ محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے نامزد کیا۔ سب سے پہلے تو میں اپنی اپوزیشن کی طرف بیٹھی ہوئی تمام خواتین کی طرف سے' ان کی نمائندگی کرتے ہوئے فرزانہ

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

راجہ کے ساتھ اور ان کے خاوند کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے اس کی مذمت کرتی ہوں۔ سب سے پہلی بات جو میں راجہ صاحب کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتی ہوں۔ ہم راجہ بشارت صاحب کی بہت عزت کرتے ہیں' وہ بہت اچھے سیاستدان ہیں۔ انہوں نے ایک point اٹھایا کہ یہ ہمارا آپس کا معاملہ ہے تو میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ آپس کا معاملہ انہیں 28-جون سے پہلے یاد آیا کہ جب ہم نے قومی اسمبلی میں تحریک عدم اعتماد پیش کر دی؟ اب ان کی یہ کوشش ہے کہ ان میں پھوٹ ڈلوائی جائے اور تحریک عدم اعتماد کو ناکام بنانے کے تمام طریقے اب ان کو یاد آ رہے ہیں یا ان کی timing بہت اچھی ہے۔ جب تک فرزانہ راجہ "گو مشرف گو" کے نعرے لگا رہی تھیں' جب تک انہوں نے لگائے۔ اس کے بعد ان کو یاد آیا کہ ان کے میاں کو گرفتار کرنا ہے۔ اس سے پہلے نیب کو یاد نہیں آیا کہ اس کو گرفتار کرنا ہے۔۔۔(شیم شیم)

محترمہ شاہینہ اسد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

محترمہ شاہینہ اسد: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ چھ ماہ سے جو بیتا ہمیں سنا رہی ہیں' یہ سن سن کر ہمارے کان پک چکے ہیں اور آج یہ 28 جون کی بات کر رہی ہیں۔ یہ 28 جون کی بات نہیں ہے یہ تاریخ کی حقیقتیں ہیں جن کو یہ بھول کر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ راجہ صاحب ہمیں 28-جون کی باتیں سنا رہے ہیں۔ میں انہیں بتانا چاہتی ہوں کہ تاریخ کو یہ کس طرح بھول جائیں گے؟ تاریخ کو یاد رکھیں۔ آپ اپنا تاریخ سے دامن نہیں چھڑا سکتے۔ نواز شریف کا دور یاد رکھیں کہ بے نظیر کے خلاف سیف الرحمٰن کیا کر رہا تھا؛ پی پی کا وہ دور یاد رکھیں جب آپ کے جہاز لوہے سے بھرے کھڑے ہوئے تھے تو کوئی اٹھا نہیں سکتا تھا۔ آپ 28 جون کی باتیں کرتے ہیں۔ ہم آپ کو دس سال پیچھے لے جائیں گے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، جی' عظمیٰ بخاری صاحبہ! پلیز ذرا مختصر کریں اور ایک منٹ میں wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری بہن نے بہت اچھی اور جذباتی تقریر فرمائی۔ میں اُس طرف بیٹھی ہوئی اپنی بہنوں سے صرف ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ جب ہم اسمبلی میں آئے تھے اور اس سے پہلے جب ہم کسی بھی فورم پر' اخبار پر' ٹی وی یا کہیں اور ملا کرتے تھے تو بہت اچھا لگتا تھا' جب ہماری بہنیں فرماتی تھیں کہ ہم عورتیں ایک ساتھ ہیں' ہم پارٹی پالیسی نہیں دیکھیں گی' ہم ایک ساتھ کام کریں گی۔ آج مجھے ان سے یہ پوچھنا ہے کہ فرزانہ راجہ کے خاتون ہونے پر ان کو کیا مسئلہ ہے؟ کیا یہ خاتون نہیں ہیں؟ کیا ان کے مسائل' مسائل نہیں ہیں؟ یہ جو پروپیگنڈا پہلے کرتی رہیں مجھے یہ بتائیں کہ ایک ایوان میں بیٹھی ہوئی بہن سے' اگر یہ ان کے ساتھ اظہار ہمدردی نہیں کر سکتیں' ان کے دکھوں کا مداوا نہیں کر سکتیں تو مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑے گا کہ اتنی دور دراز ہماری جو بہنیں بیٹھی ہیں' مجھے ان سے خیر کی کوئی توقع نہیں ہے۔ یہ کسی عورت کا ساتھ کبھی بھی نہیں دے سکتیں۔ یہ کہتی ہیں کہ مجھے 28 جون یاد آیا' مجھے 28 جون اس لئے یاد آیا کہ ڈاکٹر فہمیدہ مرزا نے وہاں ووٹ دینا ہے' جو کچھ پنجاب اسمبلی میں ہو رہا ہے' جو کچھ سندھ اسمبلی میں ہو رہا ہے۔ فرزانہ راجہ کی خوش قسمتی ہے کہ اس کا تعلق ایک بہت بڑے سیاسی خاندان سے ہے اور اس خاندان کا ممبر ہر اسمبلی میں موجود ہے اور اس کے خاندان کو pressurise کرنے کے لئے' صرف ان کے رکن کو خاموش کرانے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ میں آپ کے توسط سے ایک آخری بات کرنا چاہوں گی کہ آپ چنا کر لیجیے کہ جو سیٹیں بنائی گئی ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ فرزانہ راجہ نے "گو مشرف گو" کے نعرے بہت لگائے ہیں' میں اب بھی اس پر قائم ہوں۔ اگر اس کے بعد میری باری ہو تو میں تیار ہوں۔ جو میرے ساتھ کرنا چاہتے ہیں' کر لیں' ہم سب تیار ہیں اور ہم جھکنے والے ہر گز نہیں ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، بی بی شکریہ۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم نے یہاں پر جتنی بھی بحث کی ہے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ہم اس کو کسی قواعد و ضوابط کے مطابق کرتے تو شاید مجھے اعتراض نہ ہوتا لیکن ایک issue جس کے ساتھ اس ایوان کا' اس صوبے کا تعلق ہی نہیں ہے اگر اس کو یہاں زیر بحث لائیں تو ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کے سامنے وزیر اعلیٰ پنجاب کے متعلق جو ریمارکس دیئے گئے ہیں' میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل افسوس بات ہے۔ میری آپ سے استدعا ہوگی کہ ان کو کارروائی سے حذف کیا جائے اور پریس والوں سے بھی کہا جائے کہ وہ رپورٹ نہ کریں۔

جناب سپیکر، میں نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کرا دیئے ہیں اور پریس والوں کو بھی کہا ہے کہ وہ الفاظ شائع نہ کریں۔

وزیر قانون، دوسری بات جو میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی رانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ رواداری کی سیاست کو ہمیں فروغ دینا چاہئے۔ انہوں نے میرے متعلق یہ بھی کہا کہ چونکہ راجہ بشارت کو چودھری صاحب elect کروا کر لائے ہیں تو اس لئے وہ اپنے جواب دینے کا قرض اتار رہے ہیں۔ میں اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن میں اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ تاریخ میں چند واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو میں سمجھتا ہوں کہ ہم لاکھ جھٹلانا چاہیں لیکن ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شور و واویلا اپنی جگہ پر لیکن مجھے اتنا ضرور اعتماد ہے کہ جن لوگوں کی خاطر میں یہاں پر کھڑا ہو کر ان کی صفائی دیتا ہوں یہ میں ہی نہیں کہتا بلکہ ان دونوں پارٹیوں کے قائدین نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ چودھری شجاعت حسین اور چودھری پرویز الٰہی کی روا داری' سیاست میں میانہ روی اور شرافت کو محترمہ بے نظیر بھٹو نے خود تسلیم کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں زبانی بات نہیں کر رہا یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ محترمہ نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ میرے ملک سے باہر جانے میں چودھری شجاعت حسین نے اہم کردار ادا کیا۔ مشہود صاحب آپ کو پتا نہیں ہے' آپ بیٹھ جائیں' میں ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں۔ دوسری بات وہ تو ماضی بعید کا واقعہ ہے اور یہ ابھی حال ہی کا ماضی قریب کا واقعہ ہے۔ میں پاکستان مسلم لیگ (نواز شریف) کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ کیا اس ملک کے اخبارات اس بات کے گواہ نہیں ہیں کہ میاں شہباز شریف صاحب کی family جو اپنی بچی کی شادی کے سلسلے میں واپس آنا چاہتی تھی اس سلسلے میں بھی چودھری شجاعت حسین نے اہم کردار ادا کیا اور انہوں نے تسلیم کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کے متعلق یہاں پر کہا جاتا ہے کہ یہ رواداری کی سیاست نہیں ہے' یہ انتقام کی سیاست ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قطعی طور پر غلط تاثر ہے۔

ایک آواز: ایم پی ایز کو مارا گیا' کیا یہ رواداری کی سیاست ہے؟

وزیر قانون، جی' ایم پی ایز کو مارا گیا تو اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب نے کہا ہے کہ جن واقعات کا جواب ہم کل دے چکے ہیں ان کو مت چھیڑیں۔ اگر آپ اس پر آ گئے تو پھر اس پر میں علیحدہ بات کر لوں گا لیکن وہ بات ختم ہو چکی ہے۔ جہاں تک محترمہ کا تعلق ہے میں اور یہ پورا معزز ایوان ان کے ساتھ دلی ہمدردی رکھتا ہے لیکن ایک واقعہ جو میں سمجھتا ہوں کہ آج کا نہیں ہے' وہ کچھ سال پہلے کا ہے اور اس واقعہ کی تحقیقات چل رہی تھیں۔ میں دعوٰی کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ اجلاس کے بعد اپنے چیمبر میں محترمہ کو بھی بلائیں' مجھے بھی بلائیں' قائد حزب اختلاف کو بھی بلائیں' رانا ثناء اللہ خان کو بھی بلائیں' محترمہ خود یہ بیان کریں گی کہ یہ مقدمات کب قائم ہوئے اور یہ انکوائریاں کب شروع ہوئیں اور اس وقت کیا political victimization اس کے پیچھے تھی؟ میں سمجھتا ہوں کہ برائی' برائی ہے۔ راجہ بشارت اگر برائی آج کرتا ہے تو برائی دس سال بعد بھی برائی ہو گی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا حقائق کو بھی سامنے رکھنا چاہئے۔ میں اپنی بہن کو دعوت دیتا ہوں کہ آئیں! ہمارے ساتھ بیٹھیں اور وہ خود

تسلیم کریں گی کہ یہ کس دور کی بات ہے؟ کس نے یہ انکوائریاں شروع کروائیں بلکہ انہوں نے تو خود کہہ دیا ہے کہ کب یہ victimization شروع ہوئی؟

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر!۔۔۔

**وزیر قانون:** رانا صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ آپ کیا بیان کریں گے کہ میں غلط کہہ رہا ہوں؟

**جناب سپیکر:** رانا صاحب! پلیز آپ بات سن لیں۔

**وزیر قانون:** کیا میں غلط کہہ رہا ہوں کہ 1994، 1996، 1998 کا دور' کس کا دور تھا؟ رانا صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ اس وقت وزیر قانون تھے' میں on the floor of the House یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس وقت میری قلم سے' میرے محکمہ کے حوالے سے' کسی بھی سیاسی کارکن کے خلاف کیس درج ہوا ہے تو اس کا میں ذمہ دار ہوں۔ میں اس ذمہ داری سے انکار نہیں کرتا لیکن یہاں میں اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ یہاں سے میرے محترم ملک اسد صاحب چلے گئے ہیں' وہ میاں شہباز شریف صاحب کے حوالے سے بات کر رہے تھے۔

**جناب سمیع اللہ خان:** یہ 34 ایم پی ایز کے خلاف ایف آئی آر کس کے دور میں ہوئی؟

**جناب سپیکر:** سمیع اللہ خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

**وزیر قانون:** وہ 34 ایم پی ایز یہاں پر کر کیا رہے تھے؟ وہ جناب سپیکر کے orders کو defile کر کے آنا چاہتے تھے اس لئے ان کے خلاف مقدمات درج ہوئے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس دور میں' میں وزیر قانون تھا' یہاں پر اس دور کی بات کی جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اور میں پھر یہ کہتا ہوں کہ بات کسی اور طرف نکل جائے گی۔ میں اس دور کو کم defend کروں گا اور میرے یہ دوست اس دور کو زیادہ defend کریں گے۔ ہم غلط صحیح کی بات نہیں کرتے لیکن اگر میں نے کوئی غلط کام کیا تو وہ میری ذمہ داری ہے لیکن جب میں نے categorically کہا ہے کہ محترمہ کے اس مقدمے سے پنجاب حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارے دور میں انکوائری شروع نہیں

ہوتی، ہمیں اس انکوائری کے متعلق علم نہیں ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہمارے نوٹس میں وہ انکوائری لائی ہیں تو پھر میں آپ سے یہ استدعا کروں گا کہ محترمہ کا احترام ہم پر لازم ہے' ان کے حقوق کا خیال رکھنا ہم پر لازم ہے' وہ اس معزز ایوان کی رکن ہیں' اگر وہ یہ چاہتی ہیں کہ اس معاملہ کی مزید تفصیلات لی جائیں تو ہم مزید تفصیلات لینے کے لئے تیار ہیں۔ ان کی تسلی کروانے کے لئے تیار ہیں اور اس سب کچھ میں اگر کہیں بھی حکومت پنجاب کا کوئی کردار سامنے آئے تو میں اس کی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر. شکریہ۔ اب privilege motion نمبر 85 چودھری محمد ارشد صاحب کی ہے۔ یہ کل آپ نے move کر دی تھی اور اس کا جواب وزیر قانون نے دینا تھا۔جی وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون،جناب سپیکر! ---

قائد حزب اختلاف . پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر. جی' فرمائیں۔

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی. پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر. جی۔ پہلے بزرگوں کو سن لیں' جی بزرگوار! پہلے آپ فرمائیں۔

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی، جناب سپیکر! تقریباً چھ مہینے کا عرصہ ہونے لگا ہے اور یہ دسواں اجلاس اختتام کو پہنچنے والا ہے۔ اتنے عرصہ میں اسمبلی میں پہلی مرتبہ آنے کا موقع ملا ہے۔ میں جو حالات دیکھ رہا ہوں وہ حالات دیکھ کر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں تو کم از کم بددل ہو چکا ہوں۔ یہ اختلافات جو شروع ہیں۔ کچھ جائز بھی ہیں اور کچھ ناجائز بھی ہیں' کچھ صحیح بھی ہیں اور کچھ غلط بھی ہیں۔ انا کا مسئلہ ہے اور اسے ختم کرنا چاہئے۔ میں چھ مہینے میں اپنے شہر کا کوئی مسئلہ آپ کی خدمت میں پیش نہیں کر سکا۔ اپنے حلقے کا کوئی مسئلہ پیش نہیں کر سکا حالانکہ ہمیں ہمارے حلقے کے لوگوں نے منتخب کر کے بھیجا ہے تو ان کے لئے آواز نہ اٹھانا اور ان کے لئے آواز اٹھانے

کے لئے موقع نہ لیتا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری اپنی کوتاہی اور سستی ہے اور انصاف پسندی نہیں ہے۔ میں جو مسئلہ پہلے نمبر پر پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے اکابرین نے ' ہمارے بزرگوں نے یہ پاکستان لا الہ الا للہ کے نام پر بنایا تھا۔جب یہ پاکستان لا الہ الا اللہ کے نام پر بن چکا تو اب لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے تقاضے بھی پورے ہونے چاہیئں۔ اگر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے تقاضے پورے نہیں کئے جاتے تو پھر یہ نعرہ بے معنی رہ جاتا ہے کہ ہم نے لا الہ الا اللہ کے نام پر ملک کو حاصل کیا تھا۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ اور تو ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے لیکن اتنا تو کر سکتے ہیں کہ ہم سب مسلمان ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں اور غلامی ' محبت اورعشق کا دعویٰ ہے کہ ہمیں امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت اورعشق بھی ہے تو جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے تھے اس پر عمل کرنے کا تقاضا بھی یہی چیز کرتی ہے۔ اس لئے میں آپ کی خدمت اور ہاؤس میں یہ عرض کروں گا کہ ایک ایسی قرارداد ضرور پاس کی جائے جس میں مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ اس ملک میں نظام مصطفیٰ کو نافذ کیا جائے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ میں وہ نظام مصطفیٰ نہیں کہنا چاہتا جس کو افغانستان میں نافذ کیا گیا یا جس طرح کا انداز وہاں اپنایا گیا کیونکہ مجھے بھی اس سے اختلاف ہے۔ ہر زمانے کے مختلف تقاضے اور ضرورتیں ہوتی ہیں۔ ہر زمانے کے تقاضوں اور ضرورتوں کے مطابق اسلامی نظام' نظام مصطفیٰ' نظام عدل' نظام شریعت کو نافذ کیا جا سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین) " الضرورات تتبیہ الواحضورات " ہماری اسلامی کتابوں میں موجود ہے فرمایا کہ "الاحکام تتبدل بتبدالا زمان' والاحکام تتبدل بتبدالا حوال" حالات کے بدلنے سے فروعی احکام بدل جایا کرتے ہیں لیکن بنیادی اور اصولی احکامات نہیں بدلتے۔ شراب کی حرمت کبھی حلت میں تبدیل نہ ہوگی' بدکاری کی حرمت کبھی حلت میں تبدل نہیں ہو سکے گی اور سود کی حرمت کبھی بھی حلت میں تبدیل نہ ہو سکے گی لیکن جو جزئیات یا فروعات ہیں' ان کے بارے میں' میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ زمانے کے بدلنے سے وہ بدلتے ہیں ' حالات کے بدلنے سے وہ بدل جایا کرتے ہیں۔ ایک تو مسئلہ یہ

تھا کہ قرارداد پیش کی جائے' مرکز سے مطالبہ کیا جائے کہ اس ملک میں نظام مصطفیٰ کو نافذ کیا جائے۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک دفعہ گوجرانوالہ کے اسٹیشن پر مہمان کو لینے کے لئے گیا تو وہاں کچھ بوڑھے اور بیمار بزرگ دوست بیٹھے تھے۔ وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگے کہ مولوی صاحب! ہمارا ایک مسئلہ اسمبلی میں پیش کریں۔ میں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ تو کہنے لگے کہ ہم بیمار' بوڑھے اور ریٹائرڈ آدمیوں کو پنشن لینے کے لئے پل کے اوپر سے چڑھ کر دوسری طرف جانا پڑتا ہے جو کہ بہت اونچا ہے۔ آپ اسمبلی میں ہمارا یہ مسئلہ اٹھائیں کہ کم از کم اتنا ہی کر دیا جائے کہ ہمیں دوسری طرف جانے کی بجائے اس طرف ہی پنشن ادا کر دی جائے تو یہ کوئی مشکل بات بھی نہیں ہے اور دوسرا مسئلہ ہمارا یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی 93 میں گرجات کا علاقہ آتا ہے جہاں خواتین کے لئے کوئی کالج نہیں ہے' اس لئے میں آپ سے اپیل اور درخواست کروں گا کہ اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھائیں۔ وزیر خزانہ سے فرمائیں کہ اس سلسلے میں وہ کچھ کریں۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شکریہ' مہربانی۔ جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ 29 جنوری کو آپ نے اور اس ہاؤس نے رانا ثناء اللہ صاحب کے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر کہ حکومت کمیٹیاں ابھی تک نہیں بنا رہی یہ فرمایا تھا کہ کمیٹیاں دو مہینے میں بن جائیں گی۔ آپ کی اس دو مہینے کی مدت میں کل کا آخری دن ہے۔ ذرا فرما دیا جائے کہ کمیٹیاں کب بنیں گی؟

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم کمیٹیاں پیش کر رہے ہیں اور میری جناب قائد حزب اختلاف اور پارلیمانی پارٹیوں کے سربراہوں سے استدعا ہو گی کہ وہ آج برائے مہربانی اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اگر مجھے کوئی ٹائم دے دیں' چونکہ یہ consensus کے ساتھ ہونی ہیں اور ان کے دستخط بھی کروانے ہیں تو ان کے دستخطوں سے کل انشاء اللہ تعالیٰ کمیٹیاں اس ایوان میں پیش کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائیوں سے دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ میں نے آج سے تین چار دن پہلے آپ سے یہ کہا تھا کہ اس ایوان کے ہر معزز رکن کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنے حلقے کے مسائل ایوان میں پیش کرے تو میری تمام بھائیوں کی خدمت میں یہ گزارش ہے اور آپ نے دیکھ لیا کہ خود ان بچوں پر بزرگوں' بھائیوں' دوستوں اور بہنوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ حلقے کے مسائل پیش کریں اور جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے کہ کافی عرصے سے وہ یہ سوچ رہے ہیں لیکن انہیں موقع ہی نہیں مل رہا تھا کیونکہ ہم ایک دوسرے سلسلے پر چل پڑتے تھے۔ اس لئے میری استدعا ہو گی کہ واک آؤٹ نہ کیا جائے اور اپنے ساتھیوں کو موقع دیں کہ وہ مسائل کو پیش کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔

چودھری خضر الیاس ورک، جناب سپیکر! میری بھی ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر، جی ورک صاحب!

چودھری خضر الیاس ورک، جناب سپیکر! انہوں نے زبردستی ایوان کو یرغمال بنایا ہوا ہے کہ ہم ہمیشہ ہی ان چار آدمیوں کی باتیں سنیں۔ آج ان بزرگوں نے floor پر جو بات کی ہے اس پر ذرا خیال کریں کہ عوام یہ نہیں چاہتے جو یہ چاروں چاہتے ہیں۔ عوام وہ نہیں چاہتے جو نواز شریف اور بے نظیر بھٹو چاہتی ہیں۔ نواز شریف اور بے نظیر نے جو 12 ارب ڈالر بیرونی ملکوں میں جمع کروایا

ہوا ہے اگر وہ یہی واپس کر دیں تو ملک کا قرض ادا ہو سکتا ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ہمارے علاقے میں دودھ 10 روپے لٹر بکتا ہے جبکہ لاہور میں پانی 22 روپے لٹر بک رہا ہے؟ کیا ہم یہاں بے نظیر اور نواز شریف کی جنگ لڑنے آئے ہیں؟ نہیں! بلکہ ہمیں لوگوں نے منتخب کر کے بھیجا ہے اور ہم لولے بھی نہیں ہیں بلکہ ہم پہلی دفعہ اسمبلی کے floor پر آئے ہیں اور ہم لوٹوں پر لعنت بھیجتے ہیں' ہم ایک پارٹی کے پلیٹ فارم سے آئے ہیں۔ نواز شریف نے نارووال میں الیکشن لڑا۔ میں اس وقت پڑھا کرتا تھا تو نواز شریف نے سٹیج پر یہ کہا کہ اس آدمی کو اتنے جوتے لگاؤ کہ اس کی آواز مجھے لاہور پہنچے ۔ یہ وزیراعظم کے شایان شان نہیں یا وزیراعلیٰ کے شایان شان نہیں۔ کیا ہمارے قائد چودھری پرویز الہیٰ نے کبھی کوئی ایسی بات کی ہے کہ اپوزیشن کو اتنے جوتے لگاؤ کہ مجھے لاہور آواز آئے؟ یہ on the record باتیں ہیں ' آپ نے اس ایوان کے 370 آدمیوں کو چار آدمیوں کے برابر بنا کر پیش کیا اور یہ دو absconder تھے those are declared کہ یہ پی۔ او ہیں۔ ان کی یہ بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے لیڈر ہیں۔ قوم نے اب ان کو مسترد کر دیا ہے لہذا آپ ان کی باتوں میں نہ آئیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ تشریف رکھیں ۔ جی' شیخ اعجاز احمد صاحب! آپ ذرا اپنی بات کو مختصر کریں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! شکریہ' کہ آپ نے مجھے نائم دیا۔ آپ نے فرمایا کہ بات مختصر کروں تو میں اپنی بات مختصر وقت میں ہی سمیٹنے کی کوشش کروں گا اور دوسرے بنچوں پر بیٹھے ہوئے دوستوں کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ۔

خاموش اے دل ناداں یوں بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

جناب سپیکر! آج سے تین چار روز قبل جب مذاکرات کی بات چلی اور اس طرف سے مذاکرات کی offer ہوئی تو ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے مذاکرات کی offer کروائی اور اس کے بعد دو تین دن مذاکرات چلے لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج میرے ایک فاضل

ممبر اچھل اچھل کر اپنی بات ہم تک پہنچا رہے ہیں کہ ہم عوام کے مسائل کی بات نہیں کرنا چاہتے ' ہم حلقوں کی بات نہیں کرنا چاہتے ' ہم issues پر بات نہیں کرنا چاہتے تو پورے چھ ماہ کی کارکردگی اور اسمبلی proceeding اس بات کی گواہ ہے کہ الحمد للہ ہم یہ بات claim کے ساتھ کرتے ہیں کہ ہم issues پر آنا چاہتے ہیں' ہم اپنے حلقوں کے مسائل کی بات کرنا چاہتے ہیں' ہم نے یہ کہا کہ موجودہ حکومت خواہ وہ مرکز میں ہے' میں بڑے ادب کے ساتھ اپنے دوستوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ یقین مانیں یہاں پر جتنے ساتھی منتخب ہو کر آئے ہیں وہ یہ قطعاً نہیں چاہتے کہ موجودہ اسمبلیوں کا وجود ختم ہو جائے' ہم یہ قطعاً نہیں چاہتے کہ آپ لوگ یا ہم لوگ اپنے conduct کی وجہ سے معاملات کو اس نہج پر لے جائیں کہ واپسی کی کوئی خبر نہ مل سکے۔ ہم یہ قطعاً نہیں چاہتے کہ لوگ آپ میں سے یا ہم میں سے یہ کہتے پھریں کہ ۔

تمام پیڑ جلا کے خود اپنے ہاتھوں سے
عجیب شخص ہے سایہ تلاش کرتا ہے

جناب عالی! اس جمہوریت کے پودے میں I.F.O کا زہر گھولا جا رہا ہے۔ ہم اس پر 1973 کے آئین کا تریاق کی صورت میں injection لگانا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ ملک میں supreme power بن جائے۔ آپ یقین کریں' میں اپنے خدا جس کے دست قدرت میں میری یہ جان ہے کو حاضر ناظر جان کر کہہ رہا ہوں کہ ہم اس نظام کو بچانا چاہتے ہیں' ہم اس اسمبلی کو چلانا چاہتے ہیں' ہم مرکز کو چلانا چاہتے ہیں' ہم پورے پاکستان کو چلانا چاہتے ہیں لیکن ان کا رویہ ایسا ہونے نہیں دے رہا۔ (جھوٹ' جھوٹ)

جناب والا! یہی وہ رویہ ہے کہ جب ہم بات کرتے ہیں تو یہ سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ انھیں ہماری باتیں مرچوں کی طرح لگتی ہیں۔ یہ لوگ اس کارروائی کو چلانے کے حامی نہیں ہیں۔ میں بڑے ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات کو سننے کا اپنے اندر حوصلہ پیدا کریں اور ہمارے وجود کو تسلیم کریں۔ ان کا رویہ پروین شاکر کے اس شعر سے اچھی طرح عیاں ہوتا ہے۔

نہ بھولتا ہے نہ دل میں اُتارتا ہے مجھے
ہمیشہ مار محبت کی مارتا ہے مجھے
میں اس کا لمحہ موجود ہوں مگر وہ شخص
فضول وقت سمجھ کر گزارتا ہے مجھے

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کو ہمیں اپنا لمحہ موجود ماننا چاہئے' اگر یہ ہمیں bulldoze کریں گے' 27 ممبران کو debar کیا جائے گا' انھیں سڑکوں پر گھسیٹا جائے گا تو پھر ہم سے کیا توقع کریں گے؟ [**********] اگر یہ ایوانوں کو اس طریقے سے چلانا چاہتے ہیں تو یہ ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر : یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی' قاسم ضیاء صاحب!

قاسم ضیاء (حزب اختلاف) : جناب سپیکر! یہاں میرے محترم بھائی اور دوست راجہ بشارت صاحب نے رواداری کی بات کی ہے۔ سمیع اللہ خان صاحب نے اخبار کا جو تراشہ دکھایا اور اس ایوان میں جو بات کہی وہ رواداری کی نہیں بلکہ کرپشن اور قرضے معاف کروانے کی بات تھی۔ راجہ صاحب نے اس کو mix up کرنے کی کوشش کی ہے۔ جہاں تک رواداری کی بات ہے تو ہم چند دن پہلے وزیراعلیٰ صاحب کی رواداری ان سڑکوں پر دیکھ چکے ہیں۔ تیسری بات آج راجہ صاحب نے خود تسلیم کر لی ہے کہ "ہاں ہم نے اس لئے پرچہ کٹوایا تھا کہ 27 ارکان سپیکر صاحب کی رولنگ کے باوجود زبردستی اندر گھسنا چاہتے تھے"۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ راجہ صاحب! کیا آپ اُس دن جھوٹ بول رہے تھے یا آج جھوٹ بول رہے ہیں؟ انھوں نے پہلے کہا تھا کہ ہم نے کوئی پرچہ نہیں کاٹا' ہم نے کسی کو گرفتار نہیں کیا۔ یہ اخباری تراشے ہم نے اس دن بھی پیش کئے تھے جس دن تحریک استحقاق پیش کی گئی تھی۔

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: قاسم ضیاء صاحب! وہ تحاریک تو کمیٹی کے سپرد ہو چکی ہیں اور کمیٹی خود ہی تحقیق کرے گی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے یہ تمام بحث کرنا فضول ہے۔ جب یہ ہمیں مذاکرات کی دعوت دیتے ہیں تو ہم تیار ہوتے ہیں' جب یہ بات چیت کی دعوت دیتے ہیں تو ہم تیار ہوتے ہیں لیکن آج ایک بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ مخلص نہیں ہیں۔ آج متحدہ اپوزیشن نے ایک مطالبہ ان کے سامنے رکھا کہ ہماری ایک معزز رکن فرزانہ راجہ صاحبہ کے خاوند کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے' ہم genuinely سمجھتے ہیں کہ زیادتی ہوئی ہے۔ ہم سمجھتے تھے کہ رواداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے راجہ صاحب یہ کہیں گے کہ ہم اس معاملے کے بارے میں وفاقی حکومت سے بات کرتے ہیں' نیب سے بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر واقعی زیادتی ہے تو اس کا ازالہ کیا جائے گا لیکن ایسا نہیں کہا گیا۔ [**********]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: لہذا ہم ان کی بات کو کس طرح تسلیم کرلیں۔ اُس طرف کے بنچوں پر بیٹھے ہوئے لوگ عوام کے حقوق کی بات کا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں' عملی طور پر کچھ نہیں کرتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ اس صوبے کے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے' جو صوبائی خود مختاری کا تحفظ نہیں کر سکتے تو ہم ان سے کیسے توقع رکھیں گے کہ وہ ہمارے کسی معزز رکن کا تحفظ کریں گے؟ [**********] آپ ہمارے ممبران کے ساتھ بے شک زیادتی کرتے رہیں' ہمیں باہر رکوائیں' تھانوں میں بند کروائیں' کوڑے لگوائیں لیکن ہم یہ

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بات کہتے رہیں گے، ہم اپنی بات، عوام کے حقوق کی بات، اس صوبے کے حقوق کی بات کرنے سے باز نہیں آئیں گے، نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر : شکریہ، مہربانی۔

معزز ممبران حزب اختلاف، [**********]

وزیر قانون، جناب سپیکر ! یہ چار پانچ منٹ کے لئے ایسا کریں گے پھر باہر چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر : یہ تمام الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف نعرے لگاتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر قانون، جناب سپیکر! چونکہ اب ہم عوام کی فلاح و بہبود کا کام کرنے لگے ہیں اس لئے ان کا جانا ضروری تھا۔

جناب سپیکر : وزیر قانون صاحب ! آپ نے تحریک استحقاق نمبر 85 کا جواب دینا تھا۔

وزیر قانون : جناب سپیکر ! ابھی تک اس کا جواب میرے پاس نہیں پہنچا۔ اگر معزز رکن stress کرتے ہیں تو کل تک کے لئے اسے pend فرمالیں تاکہ جواب آجائے۔

جناب سپیکر : چونکہ ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اسے کل صبح تک کے لئے pend کیا جاتا ہے۔

---

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

# سرکاری کارروائی

## مسودات قانون

## (جو زیر غور لائے گئے)

## مسودہ قانون مالیات پنجاب بابت 2003

**MR SPEAKER:** Now, we take up the Punjab Finance Bill 2003 (Bill No 23 of 2003). Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW:** Sir, I move:

"That the Punjab Finance Bill, 2003(Bill No 23 of 2003) be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER:** The motion moved is

"That the Punjab Finance Bill 2003(Bill No. 23 of 2003) be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER:** The motion moved and the question is.

"That the Punjab Finance Bill 2003(Bill No. 23 of 2003) be taken into consideration at once "

(The motion was carried )

**MR SPEAKER:** Now, we take up the Bill clause by clause.

### CLAUSE - 2

**MR SPEAKER:** Now, clause 2 of the Bill is under consideration Since

there is no amendment in it, the question is:

"That clause 2 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

## CLAUSE-3

**MR SPEAKER:** Now, clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE-4

**MR SPEAKER:** Now, clause 4 of the Bill is under consideration. An amendment has been received in it from Minister for Law. He may move it.

**MINISTER FOR LAW:** Sir, I move:

"That sub-clause (1) of clause 4 of the Bill, as introduced in the Assembly, be deleted and sub-clauses (2) and (3) be renumbered as sub-clauses (1) and (2) respectively."

**MR SPEAKER:** The amendment moved is

"That sub-clause (1) of clause 4 of the Bill, as introduced in the Assembly, be deleted and sub-clauses (2) and (3) be renumbered as sub-clauses (1) and (2) respectively."

The amendment moved and the question is

"That sub-clause (1) of clause 4 of the Bill, as introduced in the Assembly, be deleted and sub-clauses (2) and (3) be renumbered as sub-clauses (1) and (2) respectively"

(The motion was carried)

**MR SPEAKER:** Now, the question is

"That clause 4 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

## CLAUSE-5

**MR SPEAKER:** Now, clause 5 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 5 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

## CLAUSE-6

**MR SPEAKER:** Now, clause 6 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 6 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was lost )

## CLAUSE-7

**MR SPEAKER:** Now, clause 7 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 7 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

## CLAUSE-1

**MR SPEAKER:** Now, clause 1 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## PREAMBLE

**MR SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

## LONG TITLE

**MR SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

**MR SPEAKER:** Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW:** Sir, I move.

"That the Punjab Finance Bill, 2003 be passed "

**MR SPEAKER:** The motion moved is.

"That the Punjab Finance Bill, 2003 be passed "

The motion moved and the question is.

"That the Punjab Finance Bill, 2003 be passed "

(The motion was carried )

The Bill is passed

## مسودہ قانون ساؤتھ ایشیاء انسٹیٹیوٹ لاہور، بابت 2003 پر غور و خوض کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کی قاعدہ 234 کے تحت معطلی

**MR SPEAKER:** Next item is the Institute of South Asia Lahore, Bill 2003 (Bill No 17 of 2003). Minister for Law has given a notice that the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be suspended under rule 234 in respect of consideration and passage of the Institute of South Asia Lahore Bill, 2003 Minister for Law'

**MINISTER FOR LAW:** Sir, I move:

> "That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be suspended under rule 234 in respect of consideration and passage of the Institute of South Asia Lahore Bill, 2003."

**MR SPEAKER:** The motion moved is

> "That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be suspended under rule 234 in respect of consideration and passage of the Institute of South

Asia Lahore Bill, 2003 "

**MR SPEAKER:** The motion moved and the question is:

"That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under rule 234 in respect of consideration and passage of the Institute of South Asia Lahore Bill, 2003."

(The motion was carried.)

## مسودہ قانون، ساؤتھ ایشیا انسٹیٹیوٹ لاہور، بابت 2003 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2003)

**MR SPEAKER:** Now, we take up the Institute of South Asia Lahore Bill, 2003 (Bill No 17 of 2003) Minister for Law'

**MINISTER FOR LAW:** Sir, I move:

"That the Institute of South Asia Lahore Bill, 2003(Bill No 17 of 2003 as recommended by the Special Committee No.II, be taken into consideration at once "

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Institute of South Asia Lahore Bill, 2003(Bill No . 17 of 2003) as recommended by the Special Committee No.II, be taken into consideration at once "

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is

"That the Institute of South Asia Lahore Bill, 2003 (Bill No 17 of 2003) as recommended by the Special Committee No II, be taken into consideration at once"

(The motion was carried)

**MR SPEAKER:** Now, we take up the Bill clause by clause

## CLAUSE-3

**MR SPEAKER:** Now, clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 3 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried)

## CLAUSE-4

**MR SPEAKER:** Now, clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 4 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried)

## CLAUSE-5

**MR SPEAKER:** Now, clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 5 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

## CLAUSE-6

**MR SPEAKER:** Now, clause 6 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 6 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

## CLAUSE-7

**MR SPEAKER:** Now, clause 7 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 7 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-8

**MR SPEAKER:** Now, clause 8 of the Bill is under consideration. Since

there is no amendment in it, the question is:

"That clause 8 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-9

**MR SPEAKER:** Now, clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 9 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

## CLAUSE-10

**MR SPEAKER:** Now, clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That clause 10 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-11

**MR SPEAKER:** Now, clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 11 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-12

**MR SPEAKER:** Now, clause 12 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 12 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-13

**MR SPEAKER:** Now, clause 13 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 13 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-14

**MR SPEAKER:** Now, clause 14 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 14 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-15

**MR SPEAKER:** Now, clause 15 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 15 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-16

**MR SPEAKER:** Now, clause 16 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 16 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-17

**MR SPEAKER:** Now, clause 17 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 17 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-18

**MR SPEAKER:** Now, clause 18 of the Bill is under consideration Since

there is no amendment in it, the question is:

"That clause 18 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-19

**MR SPEAKER:** Now, clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That clause 19 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-2

**MR SPEAKER:** Now, clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 2 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## CLAUSE-1

**MR SPEAKER:** Now, clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## PREAMBLE

**MR SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## LONG TITLE

**MR SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER:** Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW:** Sir, I move:

"That the Institute of South Asia Lahore Bill, 2003 be passed."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Institute of South Asia Lahore Bill, 2003(Bill No. 17 of 2003) be passed."

The motion moved and the question is

"That the Institute of South Asia Lahore Bill, 2003 (Bill No. 17 of 2003) be passed."

(The motion was carried)

The Bill is passed

## مسودہ قانون (ترمیم) (تنخواہیں، مراعات و استحقاقات اراکین) صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 2003 پر غور وخوض کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کی قاعدہ 234 کے تحت معطلی

**MR SPEAKER:** Next is the Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill, 2003 Minister for Law has given a notice that the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be suspended under rule 234 in respect of consideration and passage of the Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill, 2003 Minister for Law may move it

**MINISTER FOR LAW:** Sir, I move

"That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be suspended under rule 234 in respect of

consideration and passage of the Punjab Provincial Assembly (Salaries , Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill, 2003 "

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 , be suspended under rule 234 in respect of consideration and passage of the Punjab Provincial Assembly (Salaries , Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill, 2003 "

**MR SPEAKER:** The motion moved and the question is

"That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 , be suspended under rule 234 in respect of consideration and passage of the Punjab Provincial Assembly (Salaries , Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill, 2003 "

(The motion was carried.)

## مسودہ قانون (ترمیم) (تنخواہیں، مراعات و استحقاقات اراکین) صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 2003

## (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2003)

**MR SPEAKER:** Now, we take up the Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill, 2003 Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW:** Sir, I move

> "That the Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill, 2003 (Bill No 14 of 2003) as recommended by the Special Committee No II, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER:** The motion moved is.

> "That the Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill, 2003 (Bill No 14 of 2003) as recommended by the Special Committee No II, be taken into consideration at once."
>
> Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is

"That the Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill, 2003 (Bill No 14 of 2003) as recommended by the Special Committee No. II, be taken into consideration at once"

(The motion was carried)

**MR SPEAKER:** Now, we take up the Bill clause by clause

## CLAUSE-2

**MR SPEAKER:** Now, clause 2 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 2 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried)

## CLAUSE-1

**MR SPEAKER:** Now, clause 1 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried)

## PREAMBLE

**MR SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is.

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried )

## LONG TITLE

**MR SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried )

**MR SPEAKER:** Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW:** Sir, I move.

"That the Punjab Provincial Assembly (Salaries , Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill , 2003 (Bill No 14 of 2003) be passed "

**MR SPEAKER:** The motion moved and the question is

"That the Punjab Provincial Assembly (Salaries , Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill , 2003 (Bill No 14 of 2003) be

passed."

(The motion was carried )

The Bill is passed

## منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال 2003-04

(جو ایوان میں پیش کیا گیا)

**MR SPEAKER:** Next item is laying of the Schedule of Authorised Expenditure for the year 2003-04 Minister for Finance!

**MINISTER FOR FINANCE:** Sir, I lay

"the Schedule of Authorised Expenditure for the year 2003-04 "

**MR SPEAKER:** The Schedule of Authorised Expenditure for the year 2003-04 has been laid.

## ضمنی بجٹ بابت سال 2002-03 پر عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم ضمنی بجٹ بابت سال 2002-03 پر بحث شروع کرتے ہیں۔

جناب محمد وارث کلو: جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کلو صاحب!

جناب محمد وارث کلو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ 2002-03 پر تھوڑا سا عرض کروں گا۔ اس میں سب سے پہلے یہ ایک کلاز ہے اور اس میں

2002-03 میں 10.535 بلین روپے کی رقم floating debt retirement کے لئے رکھی گئی ہے۔ پچھلے قرضے کو reure کرنے کے لئے یہ رقم allocate کی گئی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اتنی بڑی رقم قرضے کی شکل میں کئی سالوں سے swell ہوتی آ رہی تھی اور یہ محکمہ فوڈ کا قرضہ تھا جو پنجاب گورنمنٹ کو واجب الادا تھا تو اس دفعہ ہمارے وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب اور وزیر خزانہ سردار حسنین دریشک صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ پچھلا قرضہ ختم کیا جائے اس کے لئے میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ ان کا بہت اچھا اقدام ہے کیونکہ ہر اچھا ذی شعور انسان اور ذی شعور قومیں اپنے پرانے قرضے چکاتی ہیں اور اس کے بعد آگے چلتی ہیں۔ جب سر پر قرضے ہوں تو آدمی کوئی اور عیاشی یا کچھ اور نہیں سوچ سکتا۔ یہ عوام کو جھوٹی تسلی دینے کے لئے اور سستی شہرت لینے کے لئے یہ بھی کر سکتے تھے کہ یہ 10 ارب روپے کی بھاری رقم ڈویلپمنٹ کے لئے allocate کر دیتے تو وہاں سے تالیاں بھی بجتیں۔ میں آپ کو بتاؤں کہ اس میں سب سے تکلیف دہ بات یہ تھی کہ اس پر پنجاب گورنمنٹ 12/13 فیصد منافع دے رہی تھی' یہ high cost rate تھا۔ پچھلے سال 03-2002 میں سے یہ قرضہ ادا کر دیا گیا ہے اس کے لئے میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے اس ضمنی بجٹ کی ڈیمانڈز میں دوسری چیز یہ دیکھی ہے کہ انہوں نے ڈویلپمنٹ ورکس پر 4 842 allocation کی ہے۔ اس میں ہمیں جو 50/50 لاکھ روپے ہر حلقے کی ڈویلپمنٹ کے لئے دئے گئے ہیں' ایم۔پی۔ایز کے ذریعے یہ جو ڈویلپمنٹ کروائی گئی ہے یہ approximately total cost 2 billion بنتی ہے۔ اس کے علاوہ remaining amount لوکل گورنمنٹ کے ذریعے اور چیف منسٹر صاحب کے ڈائریکٹو کے ذریعے یہ ساری amount allocate کی گئی ہے۔ ڈویلپمنٹ کے حوالے سے بھی جو رقم رکھی گئی ہے وہ sufficient allocation تھی اور اسے بہت اچھے طریقے سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اسے میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

**MR DEPUTY SPEAKER:** Now, I give the floor to Mrs Joyce Rufin Julius.

محترمہ جوائس روفن جولیئس، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس مقدس ایوان میں اپنی speech پیش کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے تو میں چودھری پرویز الٰہی اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک بہت اچھا، متوازن اور جامع ضمنی بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! در اصل مجھے پہلے اجازت نہیں مل سکی تھی یا میں لیٹ ہو گئی کہ میں بجٹ پر تقریر نہیں کر سکی۔ ابھی آپ نے مجھے تقریر کے لئے موقع دیا ہے تو میں اپنی قوم کی فریاد یہاں پیش کرنا چاہتی ہوں چاہے یہ رولز کے خلاف ہے یا نہیں، بس مجھے floor ملا ہے اور میں اس چیز پر بحث کروں گی کہ اس بجٹ میں مجھے minorities کے لئے ایک لفظ بھی نہیں ملا۔ اس چیز نے میرے اوسان خطا کر دئے اور میرے لئے بڑا مشکل تھا کہ میں اس چیز کو برداشت کرتی۔ اس floor پر میں یہ بات کروں گی کہ تعلیم کے لئے بہت بڑا بجٹ رکھا گیا ہے لیکن تعلیم جو کہ مسیحیوں کی وراثت تھی۔ یہاں پر اسے نظرانداز کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بات بتانا چاہتی ہوں کہ 1972 میں پیپلز پارٹی نے ہمارے تمام کے تمام سکول nationalize کر لئے تھے اور ان 30 سالوں میں ہمیں بہت زیادہ نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ہماری تعلیم کی ratio اگر پہلے 50 فیصد تھی تو اس سے گر کر یہ صرف ایک فیصد ہو گئی ہے اور ہماری قوم صرف ایک domestic servant بن کر رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس وقت آپ کے سامنے یہ فریاد کرتی ہوں کہ جنرل مشرف نے گو ہمارے ادارے ہمیں واپس کر دیئے ہیں لیکن اب ہم ان مکانات کا کیا کریں۔ ہماری قوم 30 سالوں میں بہت پیچھے جا چکی ہے۔ آپ مہربانی فرما کر ہماری قوم کے لئے کوئی سسٹم جاری کریں۔ میں یہاں پر اس ایوان سے فریاد کروں گی کہ یہ لوگ مخلوط انتخابات میں مسیحیوں کے ووٹ لے کر

آئے ہوئے ہیں لیکن یہاں پر کسی ایک ممبر نے مسیحیوں کے متعلق کوئی ایک بات بھی نہیں کی ہے۔ آپ سے میری یہ گزارش ہے کہ مسیحیوں کے لئے ایجوکیشن، میڈیکل کالج، انجینئرنگ کالج اور یونیورسٹیوں میں کوٹا سسٹم جاری کیا جائے۔ آپ سے میری دوسری درخواست ہے کہ ہمیں ملازمتوں میں کوٹا دیا جائے تو میں آپ لوگوں کی بڑی شکر گزار ہوں گی۔ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے میں اس کے لئے بھی آپ کی شکر گزار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ مس انبساط!

محترمہ انبساط خان، جناب والا! آپ کی مہربانی کہ ایک بار پھر مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا گیا۔ کچھ سنجیدہ توجہ چاہوں گی۔ I would like to have the serious attention of the House. بجٹ اجلاس وہ واحد اجلاس ہوتا ہے جس میں تمام اراکین اسمبلی اپنی اپنی بات کو کھل کر وضاحت سے بیان کر سکتے ہیں۔ اگر میں اس بجٹ کو ایک unique budget کہوں تو یہ بے جا نہ ہو گا۔ This is the first budget of many previous budgets کہ یہ اس موقع پر آیا جب پاکستان کا foreign exchange reserve exceed کر کے 10 بلین ڈالر ہو چکا تھا۔ ایک بلین ڈالر کا مطلب ایک ہزار ملین ڈالر ہوتا ہے۔

جناب والا! جب 1999 میں صدر جنرل پرویز مشرف نے میاں نواز شریف سے گورنمنٹ لی تو اس وقت پاکستان کے foreign reserves صرف 4 سو ملین ڈالر تھے بلکہ اس سے بھی کچھ کم ہی تھے۔ میں اگر یہ کہوں کہ This is the first budget with right priorities تو بے جا نہ ہو گا کیونکہ جناب صدر پرویز مشرف نے نہ صرف ملک کو سیدھی direction پر ڈالا بلکہ پاکستان کی economy کو بھی ایک straight forward direction پر ڈالا۔ یہ ایک historical record achievement ہے۔ حکومت نے پاکستان سوشل ڈویلپمنٹ پروگرام کو 160 بلین روپے دے کر Agricultural sector میں maximum growth rate حاصل کرنے کی کوشش کی۔

جناب والا! یہ وہ واحد بجٹ ہے جو تعلیم کے شعبے میں grass-root level پر deal کر رہا ہے اور grass-root level پر اس طرح deal کر رہا ہے کہ یہ وہ واحد بجٹ ہے جس نے missing facilities کی بات کی ہے۔ health centers میں B H Us جو already existing B.H.Us تھے ان میں ڈاکٹروں کو employment دیتے ہوئے نہ صرف اس ملک کے ڈاکٹروں کا وقار بلند کیا ہے بلکہ مقامی ڈاکٹروں کو اپنے پاؤں مضبوط کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

جناب والا! construction industry جس میں آپ نے دیکھا کہ اس حکومت کے بعد boost آیا ہے۔ آپ آگے بھی یہ دیکھیں گے کہ construction industry کی وجہ سے بہت زیادہ employment پیدا ہو گی۔

جناب والا! housing sector میں investment oriented incentives عورتوں کو دئے گئے۔

I am very grateful to the President of Pakistan General Pervez Musharaf on behalf of women and I am very grateful on behalf of women to the Government of Punjab to give special incentives for women. The direction is right.

کیونکہ objectives ہی rights ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! یہ بجٹ کسی سیاسی پارٹی کا بجٹ نہیں ہے۔ یہ بجٹ نواز شریف کی مسلم لیگ کا بجٹ نہیں ہے جو yellow cab schemes لے کے آیا ہے اور نہ ہی یہ پاکستان پیپلز پارٹی کا بجٹ ہے جس میں لاڑکانہ کے لئے کچھ اور مراعات دی جائیں۔ یہ بجٹ ایک عوامی بجٹ ہے۔ اس بجٹ میں ہم نے سائیکلیں اور سلائی مشینیں بنتے نہیں دیکھیں۔ میرا 12 سال کا سیاسی experience سیاسی پارٹی کے ساتھ ہے۔ اس بجٹ میں جو development activity districts کو independent کیا گیا ہے' گو کہ پنجاب district level پر ہو رہی ہے اور

اسمبلی کے کئی اراکین یہ سمجھتے ہیں کہ district government کو بجٹ اور importance دونوں ہی زیادہ دی جاتی ہیں لیکن district level پر جس طرح development ہو سکتی ہے یہ جنرل پرویز مشرف کا vision ہے۔

جناب والا! میں نے اپوزیشن کے بیٹھے ہوئے بھی floor مانگا۔ آج میں اپوزیشن بنچوں کے لئے صرف ایک بات کرنا چاہوں گی کہ ایل ایف او پر نعرے لگانا' "گو مشرف گو" کہنا اور وہ باتیں کرنی جن کا کوئی حل نہیں ہے اس سے نہ حکومت کو' نہ اپوزیشن کو اور نہ ہی ملک کی عوام کو کوئی فائدہ ہوگا۔ اگر positivity کا کردار ادا نہیں کیا جاسکتا تو مہذب قوموں کو negativity پر بھی believe نہیں رکھنا چاہئے۔ بہت مہربانی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ ملک محمد احمد خان!

**ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ)**: Thank you very much Sir, I would like to basically emphasize on two important issues اس سپلیمنٹری بجٹ میں جو پولیس کے لئے اور لوکل گورنمنٹ کے لئے grant کیا گیا ہے' policy making کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ It has been declined day by day اور یہاں تک سنا گیا کہ آج تک ہم نے پولیس laws میں جب بھی amendment کی ہے وہ بغیر preparation کے کی ہے۔ اس amendment کا وجود بعض اوقات C R P کے ساتھ' اس amendment کا وجود بعض اوقات پولیس laws کے اندر جو ہم ترمیم لاتے تھے' ہمارے باقی مسودہ قوانین جو فوجداری سے متعلقہ ہیں ان کے ساتھ direct conflict میں ہوتا تھا۔ اس میں basically جو برائی آج تک دیکھی گئی وہ گورنمنٹ کی priority کی ہوتی تھی۔ پولیس کے structure میں بہتری' پولیس قوانین میں بہتری' پولیس کے سسٹم کو بہتر بنانا یہ تمام باتیں تو ہوئیں لیکن اس مد میں رقم اور جو بجٹ provide کیا جاتا تھا وہ ہمیشہ اتنا insufficient ہوتا تھا کہ کوئی بھی بہتر step لینے کے لئے' کوئی بھی ایسا معاملہ ٹھیک کرنے کے لئے' اس بجٹ کو ہمیشہ ناکافی سمجھا گیا۔ آج ہم اس بجٹ

میں نہیں ہیں کہ previous government نے یا previous years میں کتنا پیسا پولیس کے لئے دیا گیا لیکن as long as the vision of the Chief Minister Punjab is concerned وہ لاء اینڈ آرڈر کی صورت میں جو بہتری چاہتے ہیں اس کے لئے انہوں نے جو importance or priority پولیس کو دی ہے ہم نے اس بحث میں حصہ لیا' جب پولیس کی restructuring کی بات ہو رہی تھی تو یہ بات دیکھی گئی کہ پولیس کے معاملات میں سب سے اہم معاملہ infrastructure کی provision تھا کہ پولیس کو آپ sufficient funds دیں اور ان کو right track پر لے کر آئیں۔ باہر کی مہذب دنیا میں جس کی examples quote کی جاتی ہیں سب سے اہم بات یہ رہی کہ وہاں پر policy making trends improve کئے گئے' change کئے گئے' وقت کے ساتھ ساتھ نئی ٹیکنالوجی کو adopt کیا گیا' وقت کے ساتھ ساتھ investigation skills کو بہتر کیا گیا' training capabilities کو بڑھایا گیا' ٹریننگ انسٹی ٹیوشن کو اس طریقے سے بنایا گیا کہ وہاں کی پولیس باقاعدہ ایک investigating, crimes detective units بن گئی۔ ہمیں اس بات پر اعتراض تھا کہ crime prevention کی بات اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کرائم detection نہ ہو اور یہ تمام legal jurisprudence پر بات ثابت ہو چکی ہے کہ Crime detection is more important to prevent the crime اگر آپ crime detection rightly کر لیں تو crime کی prevention کا subsidiary issue رہ جاتا ہے۔ اس میں' میں جناب وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک دفعہ پھر اپنے سپلیمنٹری بجٹ میں جو 179 کروڑ روپے پولیس کی مد میں رکھے ہیں اس میں ان کو automobiles کی provision' وائرلیس سیٹوں کی provision' اس میں ہم نے یہ بھی سنا ہے اور یہ بہت خوش آئند بات ہے کہ ہماری گورنمنٹ نے اپنی priority focus کر لی ہے۔ اگر کوئی بات کرے کہ ایسے مقدمے جہاں پر دفعہ 302 جیسے heinous crimes ہوں' ڈکیتی جیسے crimes ہوں' bank robbery جیسے crimes ہوں تو ان کی detection کے لئے specified

units جن کی پروموشن اور ٹریننگ کے لئے ہمارے پاس infrastructure laid out تو تھا لیکن وہ modern تکنیکی نہیں تھا۔ اس کی basic equipment provision میں کمی تھی۔ ہماری گورنمنٹ، ہمارے وزیر اعلیٰ اور ہمارے فنانس منسٹر نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے پولیس کی اس funding کے لئے جو 179 کروڑ روپے مہیا کئے ہیں امید ہے کہ اب ہم اس گورکھ دھندے سے نکل جائیں گے جو 1947 سے چل رہا تھا کہ وہی حوالدار، وہی تھانیدار، وہی پیڑ کے نیچے سے پستول کی ریکوری، وہی ایف آئی آر کا کٹنا، وہی ضمنی کا بھرا جانا، وہی چالان put up ہونا۔ اب یہاں پر forensic laboratory science کی بہتری کے لئے بھی پیسا دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس سے بہتر results نکلیں گے۔ یہاں پر ہم سن رہے ہیں کہ ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے بھی، اس level تک ہماری گورنمنٹ کی سوچ ہے کہ پولیس کو مزید پیسے دئے جائیں گے اور یہ ایک انتہائی مستحسن قدم ہے جس کے لئے ہمارے وزیرخزانہ اور وزیراعلیٰ قابل تحسین ہیں۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسرا issue جو اس وقت بڑا contentious بھی ہے، جو اس وقت topic of debate at all forums ہے، جس کو بعض جگہ پر کہا جاتا ہے کہ constitutional entity دے دی گئی ہے۔ کہیں کہا جاتا ہے کہ یہ ایل۔ایف۔او کی umbrella میں آ گیا ہے۔ 'That is local governments covered with the autonomous bodies' لوکل گورنمنٹ کے لئے ہماری گورنمنٹ نے پہلے بھی 65 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی۔ لوکل گورنمنٹ کا سسٹم دو parallel systems میں سے devise کیا گیا ہے۔ اس مرتبہ ہمارے سپلیمنٹری بجٹ کے اندر 282 کروڑ روپے کی خطیر رقم دی گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی انتہائی قابل تعریف قدم ہے جو کہ ہمارے وزیرخزانہ، ان کی ٹیم اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے proper consultation کے بعد وزیراعلیٰ کی direction اور vision کے مطابق لوکل گورنمنٹ کو allocate کیا ہے۔ اس میں میری استدعا یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ basically in

three tiers ہیں ہے۔ اس کا پہلا tier لوکل گورنمنٹ کی صورت میں ہے۔ اس کا دوسرا tier T.M.As کی صورت میں ہے اور اس کا تیسرا وجود یونین کونسلوں کی صورت میں ہے۔ آج جس طرح میں نے پہلے ذکر کیا تھا' اپنی بات کو دہراتے ہوئے کہوں گا کہ اگر ہم لوکل گورنمنٹ سسٹم کی افادیت کو دیکھیں تو بجا طور پر یہ کہا کہ جو powers devolve ہو کر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس چلی گئی ہیں ہم ان سے جو output لینا چاہتے ہیں تو جب تک وہ powers ان کے پاس اسی صورت میں جیسے devolve ہوئی ہیں اگر نہ جاتیں تو وہ output آ نہیں سکتا تھا۔ میرے کہنے سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر کوئی دوسری رائے نہیں ہوسکتی کہ N.R B was an institution جس نے ایک vision لیا' اس نے لوکل گورنمنٹ کا سسٹم دیا۔ اعتراض ہو سکتا ہے' کسی حد تک bad legislation کہی جا سکتی ہے۔ اس کے کچھ حصوں کے اوپر debate کر کے اس کو reform کیا جا سکتا ہے لیکن اس کی بنیادی افادیت پر انکار نہیں کیا جا سکتا۔ میری تجویز یہ ہے کہ جو 282 کروڑ روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے I have been the witness to that debate جو وزیراعلیٰ صاحب کی اس معاملے میں ہم نے گفتگو سنی' جو ہم نے حسنین بہادر دریشک صاحب کا criteria دیکھا وہ بہت صاف تھا۔

جناب سپیکر! بے روزگاری کی بات ہو رہی ہے کہ بے روزگاری بہت ہے۔ unemployment کو کیسے curtail کریں کہ جب Federal Bureau of Statistics اپنے کوئی figures دیتا ہے تو وہ صرف urbanised figures ہوتے ہیں۔ اس بات میں کوئی کلام نہیں کہ جو ہماری پرانی حکومتیں تھیں' نہ مجھے تنقید کرنے کا شوق ہے' نہ میں تنقید کے لئے بات کروں گا' نہ ہی اپوزیشن یہاں پر موجود ہے۔ I don't want to have an attraction on that but it is a fact ہماری جو پرانی سیاسی حکومتیں تھیں وہ سیاسی حکومتیں ہونے کے ساتھ ساتھ business magnet governments تھیں۔ انہوں نے پاکستان کی economy کو دو بڑی clear divisions میں ڈال دیا۔ One was declared an urban economy and

second was rural economy اربن اکانومی میں تو growth تھی۔ ہم نے دیکھا کہ industrialist جاتا تھا اور قرضہ لے لیتا تھا۔ زمیندار پاسکو سے کھاد بھی اٹھاتا تھا اور تحصیلدار سے جھڑ کیاں بھی کھاتا تھا۔ اس کے بعد اس کا معاملہ جو آپ کے سامنے ہے you all know that اس میں میری گزارش یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی افادیت یونین کونسل سے شروع ہو کر! اگر آپ کے پاس وہاں پر basic unit ہے' ایک یونین کونسل ہے' جس کے اندر 21 جنرل کونسلر ایک certain constituency سے elect ہو کر آتے ہیں' ناظم' نائب ناظم ہیں' infrastructure موجود ہے' تین سیکرٹری اس کے پاس available ہیں' سٹاف ہے۔ ہماری گورنمنٹ کی vision میں انشاء اللہ کامیابی بھی ہوگی۔ اس سپلیمنٹری بجٹ میں جو خطیر رقم ان کو دی گئی ہے تو ان کو یہ ذمہ داری سونپی جائے گی کہ آپ unemployment کا data اکٹھا کریں۔ آج ہم ان کو یہ نہیں کہہ رہے کہ آپ نوکری دیں۔ پہلے تو ہمیں اپنی سمت درست کرنی ہے۔ ہم نے دیکھنا ہے کہ اس وقت unemployment کی ratio کیا ہے؟ under-employment کی ratio کیا ہے؟ ہم جو پیسا دے رہے ہیں کس حد تک اس کی صحیح utility ہو رہی ہے؟ اگر یہی یونین کونسلیں وہاں پر data ریکارڈ کریں کہ ایک یونین کونسل کے اندر کتنے unemployed لوگ ہیں' کتنی organizations ہیں جہاں پر under-employment کے مسائل ہیں اور وہاں پر job centres کھول دیئے جائیں جس پر کچھ خرچ نہیں آنا۔ اسی infrastructure میں انہی فنڈز کی provision کے ساتھ جو very rightly by our Finance Minister with the vision of the Chief Minister Punjab دیئے گئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس صوبے کی عوام پر ایک بہت بڑا احسان ہوگا کہ کسی نے تو یہ سوچا کہ کس طرح اس تکلیف کا مداوا کیا جا سکتا ہے کہ جو آج تک bone of contention رہی ہے اور جو عوامی نقطہ نگاہ سے سب سے اہم مسئلہ ہے کہ لوگ غربت میں بھی پس رہے ہیں اور ان کے پاس روزگار بھی نہیں ہے۔ میں اس بات پر اپنے وزیر خزانہ اور وزیراعلیٰ پنجاب کو ان کے سپلیمنٹری بجٹ پیش کرنے پر' لوکل گورنمنٹ کے لئے

فنڈ دینے پر اور پولیس کو right track پر لانے کے لئے یہ خطیر رقم دینے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب قاسم نون صاحب!

رانا محمد قاسم نون: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج اس سپلیمنٹری بجٹ کے حوالے سے جو صورتحال سامنے آئی ہے اس میں ایک چیز بڑی واضح ہے کہ جب قومی اسمبلی کا بجٹ ہو جہاں پر ملک کا بجٹ پیش کیا جاتا ہے یا پھر پنجاب کے صوبے کا بجٹ ہو جو پنجاب اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے۔ جتنے بھی پچھلے fiscal years گزرے، جتنی حکومتوں نے بجٹ بنائے، میں کہتا ہوں کہ یہ اس پنجاب گورنمنٹ کے بجٹ کی پہلی مثال ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پہلے اپنا vision clear کیا۔ انہوں نے پہلے اپنا پروگرام دیا اور اس پروگرام کی implementation اس بجٹ میں آئی۔ یہ نہیں ہوا کہ کسی دفتر میں یہ بجٹ بنا دیا گیا ہو اور وزیر موصوف نے پڑھ دیا ہو بلکہ یہ clear vision کا practical implementation والا بجٹ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ جب پنجاب کے کسی دوردراز علاقے کے کسان کی آنکھوں میں ایک دکھ اور درد ہوتا ہے۔ اس دکھ اور درد کا درماں خدا کے علاوہ اس زمین پر حکومتیں ہوا کرتی ہیں۔ اگر آج کسان کی آنکھوں میں کوئی چمک اور اس کو کوئی امید کی روشنی نظر آتی ہے تو پھر وہ پنجاب اسمبلی کو بھی دیکھتا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ اور 25 ایکڑ پر ٹیکس کا exemption دیا گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر اس سے پہلے اس صوبے میں بہت بلندوبانگ دعوے کئے گئے۔ کاغذی کارروائیاں بھی ہوئیں لیکن کسان کی حالت کو بدلنے کا پہلا سہرا اس پنجاب اسمبلی کے ممبران اور وزیراعلیٰ پنجاب کو جاتا ہے۔ جب ہم agro-based industry کی بات کرتے ہیں۔ جب ہم agriculture development کی بات کرتے ہیں تو کسی بھی انڈسٹری کی ترقی کے لئے سب سے پہلے اس کے infrastructure کی ضرورت ہوا کرتی ہے جس طرح سڑک، بجلی، ٹیلی فون، سیوریج تو پھر جا

کر وہاں پر کوئی انڈسٹریل یونٹ لگتا ہے یا investment ہوتی ہے۔یہ پہلی دفعہ ہے کہ agriculture کو پنجاب حکومت نے اتنا boost دیا ہے کہ infrastructure facilities ground پر مہیا کی جا رہی ہیں کہ بچے کھال بھی ہوں گے' کھیت سے منڈی تک سڑکیں بھی ہوں گی اور اس کے علاوہ flat rate کی بھی بات ہے۔

جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایل ایف او کے حوالے سے محترم صدر جنرل پرویز مشرف صاحب کا وردی میں ہونا یا نہ ہونا یہ ایسے issues ہیں کہ جن سے اس ایوان کا وقت بھی ضائع کیا گیا اور یہ بات وہ کریں جو اپنے گریبان میں جھانکیں۔ ہمیں وہ دن بھی یاد ہے کہ جب جنرل محمد ضیاء الحق نے کسی کو دعا دی تھی کہ میری عمر تمہیں لگ جائے اور وہ دن بھی ہم آج تک نہیں بھولے کہ جنرل جیلانی کے قدموں میں بیٹھنے والے' بات وہ کریں کہ جس کا کوئی اپنا بھی ضمیر ہو' جمہوری مزاج ہو ۔ جمہوریت کی بساط کو لپیٹنے والے آج کہتے ہیں کہ صدر کو وردی میں رہنا چاہئے یا نہیں رہنا چاہئے۔ پہلے وہ اپنے گریبان میں جھانکیں اور پھر آگے بڑھیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پنجاب حکومت ' وزیراعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ پنجاب کو What a smart Finance Minister of Punjab' یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سپلیمنٹری بجٹ میں Health Sector میں تقریباً 60 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں' ہم سمجھتے ہیں کہ جب اس ملک میں' اس صوبے میں عوام کی صحت ٹھیک نہیں ہو گی تو پھر کوئی کاروبار زندگی بھی بہتر نہیں ہو سکتا۔ آج ہم وزیراعلیٰ پنجاب کو مبارک کیوں نہ دیں' ہم مبارک اس لئے دینا چاہتے ہیں کہ یہ ہمارے دل کی آواز ہے کیونکہ ملتان میں پہلی دفعہ کارڈیالوجی سنٹر دے دیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم وزیراعلیٰ پنجاب کا شکریہ پھر بھی ادا نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں پر Burn Unit کی بھی ضرورت ہے۔ آج یہ حالت ہے کہ صادق آباد سے لے کر اوکاڑہ تک' لاہور کی حدود تک مجھے نہیں معلوم کہ کسی ہسپتال میں کوئی Burn Unit ہے۔ کوئی خاتون اگر چولہا پھٹنے سے جل جائے یا کوئی حادثہ ہو

جائے تو ہماری گزارش ہے کہ health کی priorities کو fix کرتے ہوئے ملتان میں نشتر ہسپتال میں یا کسی دوسری جگہ ایک Burn Unit دے دیا جائے۔

جناب سپیکر! میری دوسری استدعا یہ ہے کہ اگر آپ دیکھیں کہ پچھلی جو حکومتیں گزری ہیں' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے مقابلے میں اگر ہم نے اس صوبے کے مزدور کی حالت کو بدلنا ہے' اس کی تقدیر کو بدلنا ہے تو پھر یہاں پر لیبر کالونیوں کا اجراء ہونا چاہئے۔ یہاں پر مزدوروں کے بچوں کو وہی تعلیمی سہولیات حاصل ہونی چاہئیں جو دوسروں کو حاصل ہیں۔ اس سلسلہ میں' میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب سوشل سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ بہتر کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس سے پنجاب حکومت کی بھی نیک نامی ہو گی اور وزیراعلیٰ پنجاب کی بھی نیک نامی ہو گی۔

جناب سپیکر! جو اس ملک کا سب سے اہم مسئلہ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو صدی ہے اور یہ پڑھا بھی جاتا ہے کہ پانی کا مسئلہ ہو گا' پانی کے مسئلہ پر قومیں ٹکرائیں گی' پانی پر جنگیں ہوں گی۔ اس ملک کو' اس صوبے کو سب سے زیادہ population bomb کا مسئلہ درپیش ہے۔ population bomb کے ساتھ ہمیں ایک ڈیم بھی چاہئے اور ہم صدر جنرل پرویز مشرف کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنی زیر سرکردگی ایک ڈائریکٹو جاری کیا' اس پر سروے کیا گیا اور اس میں پنجاب کے محکمہ آبپاشی کا بھی بہت بڑا کردار ہے کہ اٹک میں اکھوڑی پر ڈیم کا سروے مکمل ہو چکا ہے اور 2006 میں وہاں پر پہلی اینٹ رکھی جائے گی اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اینٹ اس ملک کی تقدیر کو بدل دے گی۔ اس ملک کے عوام کی تقدیر کو بدل دے گی۔

جناب سپیکر! جب ہم انڈسٹریز کی طرف آتے ہیں' ہمارے ملک میں سب سے بڑا مسئلہ جو بے روزگاری کا ہے وہ industrial revolution سے ختم ہو سکتا ہے۔ ہم کسی کو کتنی سرکاری نوکریاں دے لیں گے' جب تک infrastructure facilities نہیں ہوں گی' لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال قابو میں نہیں ہو گی جو کہ پچھلی حکومتوں سے بہت بہتر ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ industrialization اور strategic foreign investor کا یہاں پر آنا ایک ہی صورت میں

ممکن ہے کہ پنجاب کا لاء اینڈ آرڈر مثالی ہو اور الحمدللہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پچھلے تین سال میں اور اس سے پہلے جو حکومتیں گزریں آج پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہت بہتر ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہماری یہ استدعا ہے کہ دیہاتوں اور شہروں کا فرق مٹایا جائے۔ کم از کم priorties fix ہونی چاہئیں۔ میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ اگر ہر تحصیل میں تین چیزیں ہو جائیں تو کم از کم اس صوبے کو مثالی صوبہ بنا دیا جائے گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے پہلے کسی بھی تحصیل میں ایک پبلک سکول ہونا چاہئے تا کہ لوگ اپنا گھر بار اور زمینیں چھوڑ کر شہروں کی طرف منتقل ہی نہ ہوں۔ یہ اس صوبے کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ وہاں پر ایک Fully equipped ہسپتال ہونا چاہئے تا کہ لوگ اپنے مریضوں کو، بچوں کو، خواتین کو، بوڑھوں کو لاہور اور اسلام آباد کی طرف اٹھا کر نہ بھاگیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جوڈیشل کمپلیکس ہونے چاہئیں جہاں پر بے گناہ accused ہو جاتا ہے۔ سائل کو بھی عزت ملے، ججوں کو بھی سہولیات ہوں اور پھر ہمارے پاس تو اب دس ارب روپے کا access to justice کا بجٹ ہے۔ ہمارے پاس ایشیائی ترقیاتی بنک کی امداد ہے اور لا کرز کی حالت کو بھی بہتر بنایا جائے تا کہ کبھی ہمارا وقت آئے تو ہم وہاں پر آرام سے رہ سکیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! ہم پنجاب کے وزیراعلیٰ، وزیر خزانہ اور پنجاب کی ساری کابینہ کو اور ممبران کو ضمنی بجٹ پیش کرنے پر مبارک باد دیتے ہیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ محترمہ پروین سکندر گل!

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سپیکر! میں ضمنی بجٹ پر بات کرنے سے پہلے تھوڑی سی بات اپنی اپوزیشن بہنوں اور بھائیوں کی کرنا چاہوں گی کیونکہ وہ آتے ہیں اپنی دیہاڑی لگاتے ہیں۔ وہ اپنا ایجنڈا لے کر آتے ہیں، وہ اپنی سنانا چاہتے ہیں لیکن جب ادھر سے بات ہوتی ہے تو اس وقت سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ پرسوں راجہ صاحب نے ان سے بڑی

ابھی بات کی تھی کہ یہ جو ہماری بہنیں اتنا بڑھ بڑھ کر بول رہی ہیں اسی ایل۔ایف۔او کے تحت اسمبلی کی ممبر بنی ہوئی ہیں۔ محترمہ فرزانہ راجہ اپنے خاوند کی جو آج بات کر رہی تھیں۔ 1996 اور 1998 والے دائیں اور بائیں ان کے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں' پہلے وہ ان سے تو پوچھ لیتیں کہ آپ نے میرے میاں پر کیوں مقدمات قائم کئے تھے جس کی وجہ سے آج وہ گرفتار ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں ضمنی بجٹ پر بات کروں گی۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ پنجاب کا ضمنی بجٹ بہت اچھا پیش کیا گیا ہے۔اس میں جناب حسنین بہادر دریشک صاحب اور وزیراعلیٰ پنجاب کی بہت کاوش ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب نے ہر وقت پنجاب کے عوام کو سامنے رکھا ہے۔ یہ نہیں کیا جیسا کہ ابھی میرے بھائی نے کہا ہے کہ ایک دفتر میں بیٹھ کر بجٹ تیار ہو جاتا ہے اور اس پر کسی کو خبر نہیں ہوتی اور وزیر خزانہ اسی دستاویز کو پکڑ کر پڑھ دیتے ہیں۔ ابھی یہاں پر پولیس کے بارے میں بات ہوئی' اس کے لئے میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہم اپنی facilities تو چاہتے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی بات ہوتی ہے اور اس وقت یہ سہولت ہم نے ان کو بھی دینی ہے کیونکہ اگر آج آپ کی پولیس facilitate ہو گی تو آپ کا لاء اینڈ آرڈر بہتر ہو جائے گا اور ایک سب سے بڑا کارنامہ جو وزیراعلیٰ صاحب اور حسنین بہادر دریشک صاحب نے کیا ہے وہ یہ کہ ریونیو ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا انتظام کیا ہے جس سے پٹواریوں سے عوام کو نجات دلائی ہے کیونکہ ہوتا کیا تھا جو کہ سننے میں آیا ہے کہ کسی کا دادا civil میں کیس کرتا تھا تو پوتا یا اس کے بھی بعد میں کسی کی باری آتی تھی۔ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے کم از کم غریب عوام جو پٹواریوں کے پاس چکر لگاتے تھے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس نظام سے ان کی بچت ہو گئی ہے۔ پنجاب حکومت اس بات پر مبارکباد کی مستحق ہے اور خاص طور پر وزیر خزانہ اور وزیراعلیٰ پنجاب نے جن چیزوں کو مدنظر رکھا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

بیچارہ سرکاری آدمی جب ملازمت سے ریٹائرڈ ہوتا تھا تو اس کے لئے سب سے بڑی پریشانی یہ ہوتی تھی کہ وہ اب کہاں جائے گا۔ سرکاری ملازم کو ایک آسان اقساط پر گھر مہیا کرنے

کی سکیم بھی بڑی لائق تحسین ہے۔ میں یہی کہنا چاہوں گی کہ یہ بہترین ضمنی بجٹ ہے جو پیش کیا گیا ہے اور اس میں وزیراعلیٰ صاحب اور وزیرخزانہ صاحب نے بڑی محنت کی ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، Thank you بریگیڈئر (ر) جاوید اکرم صاحب!

بریگیڈئر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سپلیمنٹری بجٹ کے حوالے سے صرف ڈویلپمنٹ یا ترقیاتی سکیموں کے متعلق بات کروں گا۔ ڈویلپمنٹ بجٹ میں چار ارب 84 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں پنجاب جیسے صوبے کے لئے یہ جو رقم رکھی گئی ہے یہ بہت ضروری تھی چونکہ ہمارے بہت سارے عوام بنیادی ضروریات زندگی سے ابھی تک محروم ہیں جو کہ ان کا بنیادی حق ہے جس میں بجلی، سڑکیں، پینے کا پانی اور باقی ضروریات جو ہیں ان کے بنانے کے لئے اور مرمت کے لئے یہ رقم بہت ضروری تھی۔ مثال کے طور پر میرے علاقے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اب بھی بہت سارے دیہاتوں میں پینے کا پانی تین یا چار میل دور سے لانا پڑتا ہے اور لوگوں کو اس کے لئے بہت زیادہ مشکلات پیش آتی ہیں۔ اسی طرح بہت ساری اضافی بستیاں ایسی ہیں جن میں بجلی کی بنیادی سہولت نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انسانی بقاء کے لئے اور ان بنیادی ضروریات کو بہم پہنچانے کے لئے یہ رقم نہایت ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ موجودہ نظام میں ایم۔پی۔ایز، کونسلرز اور ناظمین صاحبان پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اتنی بڑی رقم جو رکھی گئی ہے اس کو احسن طریقے سے خرچ کریں اور اس کو صرف ٹی ایم اوز یا ایکسئین یا ایس ڈی او پر نہ چھوڑیں بلکہ منتخب عوامی نمائندے جن میں ایم۔پی۔ایز، کونسلرز اور ناظمین حضرات کی بھی ذمہ داری ہے کہ ان کے علاقے میں ڈویلپمنٹ کا جو بھی کام ہو رہا ہے اس کو وہ چیک کریں کہ آیا اینٹیں، سیمنٹ اور ریت کا mixture یا جو سریا اس میں استعمال ہو رہا ہے کیا وہ واقعی پلان اور نقشے کے مطابق خرچ ہو رہا ہے؟ ضلعی حکومتوں کا قیام اس سلسلے کی ایک بہت بنیادی کڑی ہے جس سے حکومتی اختیار بنیادی level پر یا گاؤں کے level پر پہنچ گیا ہے اور کاموں کی نشاندہی کے سلسلے میں

ایک نہایت اچھا نظام وضع کیا گیا ہے ورنہ ہماری یہ روایت پچھلے پچاس سالوں میں رہی ہے کہ ہم ائیرکنڈیشنڈ دفتروں میں بیٹھ کر بجٹ بنا لیتے ہیں اور اس کی implementation کے لئے یا اس کو چلانے کے لئے ہم اسے سرکاری نمائندوں پر چھوڑ دیتے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس رقم کا مصرف انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہونا چاہئے اور عوامی نمائندوں کی اس تک پوری پہنچ ہونی چاہئے تاکہ اوورسیئر' ایس ڈی او اور ایکسیئن کو ہی صرف ذمہ دار نہ گردانا جائے بلکہ جہاں بھی اور جس بھی عوامی نمائندے کے حلقے میں کام ہو رہا ہے اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس کو چیک کر کے رپورٹ کرے۔

اسی سلسلے میں وزیر ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ سے میں یہ گزارش کروں گا کہ ان کے نوٹس میں عوامی نمائندوں کی طرف سے جو بھی چیزیں لائی جاتی ہیں یا کرپشن کے سلسلے میں جن چیزوں کی بھی نشاندہی کی جاتی ہے تو وہ پوری توجہ دیں اور ان کا بھرپور ساتھ دیں۔ جہاں کہیں بھی گڑبڑ نظر آئے انکوائری کر کے انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں اور جہاں کہیں بھی کوئی کرپٹ عمل ہے اسے پکڑا جائے۔ پنجاب کا چہرہ خوبصورت بنانے کے لئے جو رقم مہیا کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی احسن اقدام ہے۔ اس ہاؤس اور اس ایوان کے اوپر بھی اتنی ہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جتنی کہ حکومت کی باقی مشینری پر ہے۔ میں اپنے نہایت سمارٹ' نوجوان وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا اور اتنا صحیح بجٹ پیش کیا اور اتنی اچھی allocation کی کہ اس میں کہیں بھی خلا نظر نہیں آتا۔

ڈویلپمنٹ کے حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ ایم پی ایز کے لئے ہاسٹل بنانا بہت ضروری ہے کیونکہ ماشاء اللہ موجودہ ممبران کی جو تعداد ہے اس کے مطابق جو ہاسٹل یا رہائش گاہیں ہیں وہ بہت کم ہیں۔ اس سلسلے میں' میں یہ عرض کروں گا کہ آئندہ جو ڈویلپمنٹ کی جائے اس میں ایم۔پی۔ایز کے ہاسٹل کا خصوصاً خیال رکھا جائے۔ میں جناب وزیراعلیٰ پنجاب اور ان کی پوری کابینہ کو آخر میں ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا' متوازن اور اتنا مناسب

بجٹ پیش کیا کہ جس سے پنجاب کا چہرہ اور پنجاب کی شکل بہتر بنانے میں مدد ملے گی' جس کا مجھے کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو گا۔ شکریہ

**MR DEPUTY SPEAKER:** Thank you Next Khalid Mehmood Sargana Sahib!

مہر خالد محمود سرگانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پہلے تو جناب وزیراعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھا بجٹ پنجاب حکومت اور عوام کو دیا لیکن نہایت افسوس کے ساتھ میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے نوجوان وزیرخزانہ اور باقی youngster لوگ جو اس ہاؤس میں کافی تعداد میں ہیں' ایک بات جو اس بجٹ میں بالکل شامل نہیں کی گئی یہاں پر ہمارے وزیراعلیٰ صاحب نے بھی فرمایا کہ اگر اس بجٹ میں کوئی کمی رہ گئی ہو جیسا کہ موٹر سائیکل کے بارے میں مہربانی کی۔ آپ کی وساطت سے ایک بات وزیرخزانہ صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بجٹ میں سپورٹس فنڈ کتنا رکھا اور اس نوجوان اسمبلی کے لئے سپورٹس کے لئے جو طریقہ کار ہے اس کے متعلق تھوڑے سے اعداد و شمار میرے پاس ہیں جو پنجاب سپورٹس بورڈ کو حکومت جو پیسے دیتی ہے یا انہوں نے جو رکھے ہیں اس میں ایک کروڑ 81 لاکھ روپے رکھا گیا ہے جو سپورٹس بورڈ کو چلا جاتا ہے۔ اس میں ایک کروڑ روپے تو وہاں کے ملازم' دفتر' سٹیڈیم' بجلی' سوئی گیس اور عملہ کے لئے' ایک کروڑ روپے تنخواہوں پر خرچ ہوتا ہے۔ باقی 81 لاکھ روپے سپورٹس کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ سب نے وزیر خزانہ صاحب کو مبارکباد پیش کی' ابھی بریفنگ صاحب نے بھی کی ہے۔ یہاں پر کافی لوگ sportsman ہیں۔ اگر ابھی قاسم ضیاء' قائد حزب اختلاف بیٹھے ہوتے تو میں ان سے کہتا کہ ان کی عزت و وقار sports کی وجہ سے ہی تھا' پیپلز پارٹی کی وجہ سے نہیں ہے۔ وہ sports میں آگے آئے' انہوں نے اپنا نام پیدا کیا' بین الاقوامی کھلاڑی رہے' ورلڈ کپ بھی لے کر آئے۔

جناب والا! پنجاب میں 14 سال سے 25 سال کی عمر کے لڑکوں کی تعداد 88,63,542 اور لڑکیوں کی تعداد 87,40,019 ہے جبکہ کل تعداد 1,76,03,561 بنتی ہے۔ اس لحاظ سے سپورٹس فنڈز میں سے ایک سال میں ایک فرد کے لئے 21 پیسے کھیل پر خرچ ہوتے ہیں۔ حکومت پنجاب کے 1976 کے notification کے مطابق کل بجٹ کا ایک فیصد حصہ سپورٹس کے لئے مختص کیا گیا تھا لیکن یہ سب غیر ضروری کاموں پر خرچ ہو جاتا ہے۔ میں خود بھی چیئرمین بلدیہ رہا ہوں۔ ضلعی گورنمنٹ اور لوکل گورنمنٹ کو جو ایک فی صد فنڈز دئے جاتے ہیں وہ سپورٹس کے لئے استعمال نہیں ہوتے۔ میں آپ اور نوجوان وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے سپورٹس کی طرف تھوڑی سی توجہ ضرور دیں۔ ہمارے وزیراعلیٰ پنجاب نے پہلی دفعہ پنجاب میں وزیر کھیل بنایا ہے۔ چونکہ اب کھیل کی وزارت بن چکی ہے لہذا اب یہ ایک فی صد کی رقم ضلعی گورنمنٹ کو دینے کی بجائے وزارت کھیل پنجاب کو دی جائے تو یہ 65 کروڑ روپے بنیں گے۔ اس طرح یہ ہر سال لاہور کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی sports stadiums بنا سکتے ہیں۔ جھنگ' ملتان' ڈیرہ غازی خان اور میانوالی جیسے علاقوں میں بھی sports stadiums بنائے جائیں۔ اگر اس بارے میں تھوڑا سا work کیا جائے تو کروڑوں روپے کھیلوں کے فروغ کے لئے مل سکتے ہیں اور ہر سال کسی ضلعی کونسل یا تحصیل کونسل میں stadiums بنائے جا سکتے ہیں تو میری ان سے درخواست ہے کہ اس جانب توجہ دی جائے۔ پہلے کھلاڑی کو کسی نہ کسی محکمے میں نوکری مل جایا کرتی تھی۔ غریب لڑکے' دیہاتوں کے لڑکے جو کہ اس شعبے میں محنت کرتے ہیں انہیں نوکریاں مل جایا کرتی تھیں مثلاً نوبہ کے علاقے سے فٹ بال کے کھلاڑی نکلے ہیں' گوجرہ سے اچھے لڑکے ملے ہیں' اسی طرح میانوالی سے کرکٹ کے لئے اچھے لڑکے آئے ہیں۔ پہلے محکموں میں کھلاڑیوں کے لئے کچھ فیصد نوکریاں مخصوص کی گئی تھیں لیکن پچھلی حکومت نے یہ کوٹا ختم کر دیا تھا۔ میری وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ مختلف محکموں میں کھیل کا کوٹا بحال کیا جائے تاکہ ان غریب

خاندانوں کے بچوں کو روزگار مل سکے۔ میں وزیر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ نوکریوں میں سپورٹس کے کوٹا کی بابت تھوڑا سا work کرلیں تو انشاء اللہ یہ غریب عوام کے لئے بہتر ہوگا۔

اس بجٹ میں انھوں نے آٹھ اضلاع کے لئے کچھ سکیمیں رکھی ہیں' میں گزارش کروں گا کہ وزیر خزانہ صاحب ضلع جھنگ کی طرف بھی تھوڑی سی توجہ دیں۔ آٹھ منتخب اضلاع میں طالبات کے لئے امدادی وظائف دینے کی بات کہی گئی ہے تو میں گزارش کروں گا کہ اس میں " جھنگ " کو بھی شامل کرلیں۔ مختلف اضلاع میں کمیونٹی سنٹرز بنائے جارہے ہیں' اس میں بھی جھنگ کو شامل کرلیں۔ ہمارے علاقے کو backward area کہا جاتا ہے۔ کانٹی ایمرجنسی کے لئے آٹھ اضلاع رکھے گئے ہیں تو ان میں سے ایک جھنگ کو شامل کرلیں۔ اسی طرح تریموں ہیڈ ورکس میں اگر کھیلوں کے لئے ایک اچھا سا گراؤنڈ بنا دیا جائے' جھولے وغیرہ لگا دئے جائیں تو بہت اچھا رہے گا کیونکہ یہ بہت اچھی جگہ ہے۔

زرعی ٹیکس میں کسانوں کو رعایت دینے پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ یہ ہمارے غریب عوام' جھنگ جیسے علاقے کے لئے ایک بہت بڑی achievement ہے۔ علاوہ ازیں جھنگ کے لئے ایک فری زون انڈسٹری کا قیام عمل میں لایا جائے تو بہت مہربانی ہوگی۔ میں جناب سپیکر کی وساطت سے آپ سے پھر درخواست کرتا ہوں کہ سپورٹس کی جانب ضرور توجہ دیں اور جھنگ میں ایک سپورٹس کمپلیکس بنایا جائے۔ بہت بہت۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر : شکریہ۔ محترمہ سجیلہ انصر باجوہ !

محترمہ سجیلہ انصر باجوہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ جناب سپیکر ! شکریہ۔ آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر اظہار خیال کا موقع دیا۔ نظامِ انصاف اور امنِ عامہ ایک نہایت اہم شعبہ ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے وزیر اعلیٰ نے اس شعبہ میں مزید بہتری لانے کے لئے ضمنی بجٹ میں ایک ارب 15 کروڑ روپے کی اضافی رقم مہیا کی ہے جو کہ ایک قابل تحسین قدم ہے۔ اس سے امن و امان کی صورت حال بہت بہتر ہونے کی امید ہے۔ اس حوالے سے میں ایک تجویز دینا چاہوں گی کہ کسی بھی جرم میں اصل مجرمان کے علاوہ وہ لوگ جو ان مجرمان کی پشت پناہی کرتے ہیں ان

کے لئے کوئی نہ کوئی قانون سازی ضرور کرنی چاہئے تاکہ جرائم کی سختی سے حوصلہ شکنی کی جائے۔

جناب سپیکر! باقی مسائل کی طرح صحت کا مسئلہ بھی ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ضمنی بجٹ میں اس شعبہ پر بھی مزید نظرثانی کر کے 59 کروڑ سے زائد رقوم اضافی بجٹ میں فراہم کر دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! وزیراعلیٰ پنجاب ہمیشہ پارلیمانی میٹنگز میں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہم نے لوکل گورنمنٹ کے نظام کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے نظام میں بہتری لانے کے لئے ضمنی بجٹ میں اہم اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ اس نظام کو ہر طبقۂ فکر نے appreciate کیا ہے۔ اس نظام کو مزید فعال بنانے کے لئے 2۔ارب 17 کروڑ روپے کی اضافی رقوم فراہم کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں وزیراعلیٰ پنجاب' چودھری پرویز الٰہی اور وزیر خزانہ کو ضمنی بجٹ میں اتنی اچھی ترامیم کرنے پر مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ بہت شکریہ

**MR DEPUTY SPEAKER:** Before I give the floor to the Finance Minister for wind up, the last speaker is Miss Nighat Saleem Khan'

محترمہ نگہت سلیم خان: جناب سپیکر! میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کے لئے وقت دیا۔ میں چودھری پرویز الٰہی' ان کی کیبنٹ اور وزیر خزانہ کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ انھوں نے ہر لحاظ سے موزوں اور اہم ضمنی بجٹ پیش کیا جو عوام کی امنگوں کے عین مطابق ہے۔ یہ بجٹ حکومتی پالیسی کے مطابق ہے۔ اس میں ترقیاتی مد میں 4 ارب 84 کروڑ روپے سے زائد رقم رکھی گئی ہے جو بہت ضروری تھی اور اس سے عوام کے بہت سے مسائل حل ہوں گے۔

جناب والا! ہم امن عامہ کے شعبے کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ جب اس شعبے کو سہولتیں فراہم کی جائیں گی تب ہی عوام کے مسائل حل ہوں گے۔ اس شعبے میں ایک ارب 15 کروڑ روپے کی اضافی رقم فراہم کی گئی جس سے پولیس کے مسائل حل ہوں گے اور لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال

بہتر ہو گی۔ ویسے تو ہمارے لاءمنسٹر صاحب بہت خدا داد صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ ان کے آنے سے بہت سارے مسائل حل ہو چکے ہیں۔ جب پولیس کو اور زیادہ رقم فراہم کی جائے گی تو اس سے لاء اینڈ آرڈر کے مسائل اور زیادہ حل ہوں گے۔

جناب والا! لوکل گورنمنٹ کے لئے 2 ارب 17 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جب یہ ڈویلپمنٹ یونین کونسل کی سطح پر ہو گی تو لوگوں کے مسائل grass-root level پر حل ہوں گے اور ضلعی حکومتیں بہتر طریقے سے لوگوں کے مسائل حل کر سکیں گی۔

جناب والا! اس بجٹ میں صحت کے شعبے کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ صحت عوام کا بنیادی مسئلہ ہے اور بنیادی حق ہے۔ اس شعبے میں اضافی رقم رکھی گئی ہے تاکہ عوام کے مسائل حل ہو سکیں۔

جناب والا! ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو آسان قسطوں پر جو فلیٹ فراہم کئے گئے ہیں یہ بھی بہت اچھا قدم ہے۔ یہ ان کے لئے بہت زیادہ مدد گار ثابت ہو گا۔ اس سے پہلے بھی بجٹ پیش کئے گئے ہیں لیکن یہ جو ضمنی بجٹ پیش کیا گیا ہے یہ عوام کی امنگوں کے عین مطابق ہے۔ جب اس پر بہتر طریقے سے عمل در آمد ہو گا تو عوام کا اعتماد بحال ہوگا اور ان کے مسائل حل ہوں گے۔ ہماری مسلم لیگ (ق) کی حکومت کا یہ اولین مقصد ہے کہ عوام کے مسائل کو grass-root level پر حل کیا جائے۔

جناب والا! میں آخر میں ایک بار پھر اپنے نوجوان وزیر خزانہ' وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی صاحب اور ان کی کیبنٹ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں جنھوں نے اتنا اچھا اور مستحکم بجٹ پیش کیا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب آخری سپیکر عامر عتیق عادل صاحب ہیں۔ No more chits now

**جناب عامر عثمان عادل،** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، جس طرح پنجاب کی تاریخ میں پہلا عوامی بجٹ پیش کیا گیا تھا آج مبارکباد کے مستحق ہیں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کہ انھوں نے اسی طرح سے عوام کی امنگوں کے پیش نظر عوام کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضمنی بجٹ بھی پیش کیا ہے۔ بلا شبہ یہ ان کی کاوشوں کو خراج تحسین ہے۔ جس طرح میں نے پہلے کہا تھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے جونہی وزارت کا قلمدان سنبھالا تو ان کے حوالے سے یہ بات ہر جگہ عام تھی کہ وہ عوامی وزیر اعلیٰ ہیں تو بجا طور پر عوام کو ان سے یہ توقع ہو چلی تھی کہ،

تم ہی درد کا ان کے درماں کرو گے
تم ہی ان کی مشکل کو آساں کرو گے

جناب والا! سالانہ بجٹ کے بعد آج ضمنی بجٹ بھی اس بات کا غماز ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے عوامی ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا ہے۔ میری درد مندی کے ساتھ صرف چند گزارشات ہیں جو وزیر خزانہ کی خدمت میں گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ شاید وہ ان کو میرے دل کی آواز سمجھ کر اپنی wind up speech میں شامل کر لیں۔ جہاں انھوں نے اتنی محنت سے یہ بجٹ تیار کیا ہے اور ضمنی بجٹ پیش کیا ہے تو بہت خوب ہو گا کہ وہ ان تجاویز کو اپنے سامنے رکھیں۔ ضمنی بجٹ میں پولیس اصلاحات کے لئے خاصی رقم مختص کی گئی ہے۔ ہمارے وطن کی تاریخ گواہ ہے کہ ماضی میں جب بھی پولیس کو سہولتیں دی گئیں پولیس کے لئے فنڈز مہیا کئے گئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ ساری سہولتیں عوام کو بھگتنا پڑیں۔ پولیس نے ان ساری سہولتوں کے ہوتے ہوئے بھی عوام کا جینا محال کر دیا۔ جناب وزیر قانون صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ نے پولیس اور اس کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے بجا طور پر فنڈز میں بہت کچھ رکھا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج بھی میرے صوبے میں بے بس، بے کس عوام کی درگت جو پولیس کے ہاتھوں بنتی ہے میں اس کے لئے سوال کرنا چاہوں گا کہ صوبے کے عوام یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا اس بات کی کوئی گارنٹی ہے کہ آپ پولیس کو دنیا کی تمام جدید سہولتوں

سے مالا مال کر کے بھی عوام کو ان کے ظالم شکنجے سے بچا سکتے ہیں؟ میں اپنے حلقے کی ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہوں گا کہ وہاں امراء کے گھرانے میں ایک کام کرنے والی ملازمہ کو صرف اس بات کی سزا دی گئی کہ وہ نیچ ذات سے تعلق رکھتی تھی۔ میرے حلقے میں ایک امیر گھرانے میں کام کرنے والی ملازمہ پر انھوں نے الزام لگایا کہ اس نے ہمارے اٹھارہ ہزار (-/18000) ڈالر چوری کر لئے ہیں۔ اس ملازمہ کو دس دن تھانے میں رکھا گیا اس پر تشدد کی انتہا کر دی گئی لیکن وہ چور ثابت نہ ہوئی۔ تو ہم وفد لے کر ڈی پی او کے پاس گئے کہ جناب آپ نے اس کو interrogate کر لیا یہ ملزمہ ثابت نہیں ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اکیسویں صدی کے دور میں ہم سب کے لئے یہ باعث شرم ہے کہ مالکوں نے پولیس کو دینے سے پہلے اپنی گھریلو ملازمہ کے منہ پر غلاظت باندھی اور شرمناک انسانیت سوز سلوک کیا۔ جب ہم نے ڈی پی او صاحب سے کہا کہ آپ نے interrogate کر لیا یہ ملزمہ ثابت نہیں ہوئی لیکن جو سلوک اس کے ساتھ روا رکھا گیا ہے اس کی داد رسی کیجئے اور اس کے مالکوں کے خلاف پرچہ دیجئے تو انھوں نے جواب دیا کہ اس کی حیثیت ملزمہ کی ہے؛ ابھی میں اسے دوبارہ interrogate کراؤں گا تو میں نے انہیں کہا کہ آپ دوبارہ interrogate کر لیجئے لیکن مجھے یہ وعدہ دیجئے کہ اگر یہ ملزمہ ثابت نہ ہو تو کیا آپ اس کی داد رسی کریں گے؟ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس بے بس اور نہتی عورت کو دوبارہ دس دن تھانے میں رکھا گیا۔ اس کی پندرہ سالہ نوجوان لڑکی کا کیا قصور تھا کہ اس عورت کے ساتھ ساتھ اس لڑکی کو بھی تھانہ میں روایتی تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور آج بھی اس بے بس اور بے کس عورت کی جان نہیں چھوٹی۔ میں آج گجرات میں آیا تو کچہری میں وہ ملزمہ وہ بے بس عورت میرے آگے ہاتھ جوڑ رہی تھی کہ خدارا! اب تو میری جان چھڑا دیجئے۔ ڈی ایس پی انویسٹی گیشن نے آج دوبارہ اسے طلب کیا ہوا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں دوبارہ تمہاری تفتیش کروں گا۔ یہ ہے وہ سوال جو پورے صوبے کے غریب نہتے اور بے بس عوام اور بے کس عورتوں کی آنکھوں میں لکھا ہے۔ وہ یہ سوال کرتی ہیں کہ تم اکیسویں صدی میں اپنی پولیس کو ساری سہولتیں دے کر بھی ہمارے اوپر ظلم

کرانا چاہتے ہو۔ کیا اس سوال کا جواب وزیر قانون صاحب کے پاس ہے کہ آج بھی وہ عورت ہم سے یہ سوال کرتی ہے کہ آج میرے اوپر ہونے والے ظلم کے خلاف کوئی آواز اٹھائے گا؟ کیا میرے ساتھ روا رکھے گئے سراپا ظلم کی کوئی داد رسی کرے گا؟ کیا میرا کوئی بھائی ہو گا جو محمد بن قاسم بن کر میری اس صدا پر لبیک کہے گا؟ جناب والا! ہمارے لئے یہ چیلنج ہے اور میں گزارش کروں گا کہ آپ نے پولیس کے لئے جو فنڈز رکھے ہیں خدارا! اس بات کا اہتمام کر دیجئے کہ پولیس کا قبلہ بھی درست کیا جائے اور ان کو ساری سہولتیں دے کر ان سے یہ سوال کیا جائے کہ اب تم عوام پر ظلم ڈھانا چھوڑ دو گے؟

جناب والا! وزیر صحت سے بھی میری یہ گزارش ہے کہ جس طرح صحت کی سہولتوں کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں تو دیہات کے عوام کے لئے زندہ رہنا بھی ایک بڑی عیاشی ہوا کرتا ہے۔ جہاں انھیں اور سہولتیں ناکافی ہوتی ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ ایسا اہتمام کیا جائے کہ جس طرح دیہات اور پورے ملک میں پولیو کی مہم چلائی جاتی ہے۔ عوام میں ابھی شعور نہیں ہے ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) کا عفریت پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے تو میری گزارش ہے کہ دیہاتوں میں بلکہ پورے ملک میں یہ مہم چلائی جائے کہ ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) کی ویکسین غریبوں کی دہلیز پر پہنچانے کا اہتمام کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! آخری بات عرض کروں گا۔ سرگانہ صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کروں گا کہ انھوں نے بڑی خوبصورت بات کی ہے کہ پنجاب میں سپورٹس کے حوالے سے جو فنڈز رکھے گئے ہیں وہ سارے اعداد و شمار ہمارے سامنے رکھے ہیں۔ جب ہم حلقوں میں جاتے ہیں تو ہمارے لوگ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے لئے روزگار کا سوال کرتے ہیں۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ وطن عزیز کے نوجوان کو بہت سارے چیلنج درپیش ہیں۔ ایک طرف اسے میڈیا وار کا سامنا ہے تو دوسری طرف اسے ڈش اور کیبل کا سامنا ہے اور تیسری طرف اسے ڈرگز اور منشیات کا سامنا ہے۔ ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے کھیل کے میدانوں کو آباد کریں کیونکہ جس قوم اور

ملک کے کھیل کے میدان ویران ہوتے ہیں اس کے ہسپتال آباد ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ سپورٹس فنڈ کو بڑھایا جائے اور دیہات کی سطح پر جہاں سرکار کی بے شمار اراضی پڑی ہے۔ آج دیہات میں بھی وہ وقت آ پہنچا ہے کہ نوجوانوں کے پاس کھیلنے کے لئے میدان نہیں ہیں تو میری آخری گزارش ہے کہ دیہات میں بھی جہاں جہاں سرکار کی بے شمار اراضی پڑی ہے وہ وطن عزیز کے نوجوانوں کے کھیلنے کے لئے مختص کر دی جائے تاکہ ہمارا پنجاب ایک مرتبہ پھر لہلہاتے کھیتوں کی سرزمین پانچ دریاؤں کی سرزمین اور سونا اگلتی سرزمین بن جائے تاکہ ہمارا پیارا پاکستان ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب ڈپٹی سپیکر**: شکریہ۔ رانا سرفراز احمد!

حاجی رانا سرفراز احمد خان: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

محترمہ شہلا راٹھور: پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب ڈپٹی سپیکر**: رانا صاحب! صرف ایک منٹ محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

محترمہ شہلا راٹھور: جناب سپیکر! جیسا کہ میرے بھائی نے بڑی اچھی تقریر کی ہے میں ان کی خصوصی طور پر تائید کروں گی کہ جس طرح انہوں نے اپنی تقریر میں ایک واقعہ بھی جوڑا ہے۔ اس حوالے سے سپیکر صاحب! میں بھی اپنی حکومت سے بڑے پُرزور طریقے سے کہوں گی اور عورتوں کی طرف سے خصوصی طور پر گزارش کروں گی کہ عورتوں کو انصاف کی فراہمی کا کوئی مناسب ذریعہ نہیں ہے۔ عورتوں کے لئے انصاف کے جو دروازے ہیں وہ اس قدر تنگ ہیں کہ جہاں سے ہمارے لئے انصاف میسر آنا بہت مشکل ہے۔ روزانہ ایسے بے شمار واقعات ہوتے ہیں کہ جس میں عورتیں ظلم و زیادتی کا شکار ہوتی ہیں یا تو وہ ٹرین کی پٹڑی پر سر رکھ کر جان دے دیتی ہیں یا نہروں میں اپنے بچوں سمیت چھلانگیں لگا دیتی ہیں۔ اس کی آخر کیا وجوہات ہیں؟ اس کی یہی وجہ ہے کہ یہاں پر ان کو عدالتوں میں انصاف کی فراہمی ممکن نہیں۔ اگر وہ عورت بدنامی

کو مول لیتے ہوئے اور دوسری تکالیف برداشت کرتے ہوئے عدالتوں میں پہنچ بھی جائے تو وکیلوں کے منشیوں اور ریڈروں کے ہاتھوں مزید پریشانی اور بدنامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے میں پُرزور طریقے سے اس بات کی سفارش کرتی ہوں کہ خواتین کے لئے علیحدہ عدالتوں کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ ان کے لئے مناسب انصاف کی فراہمی ممکن ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں وزیر قانون نے نوٹ کر لیا ہے۔ میں بھی وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ وہ اس مسئلے کو دیکھیں کیونکہ یہ واقعی ایک اہم issue ہے اور جو زیادتیاں ہو رہی ہیں آئندہ نہ ہوں۔ جی' رانا صاحب!

حاجی رانا سرفراز احمد خان: نحمدہ ونصلی علیٰ رسول الکریم۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ جناب والا! سب سے پہلے تو میں درود و سلام بھیجتا ہوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ساری کائنات تخلیق فرمائی۔

جناب سپیکر! زراعت کے بارے میں جو کھال پکے کرنے کا اور اس کے علاوہ جو کلیٹ ریٹ مقرر کئے گئے ہیں یہ سب باتیں قابل تحسین ہیں۔ صحت کے بارے میں بھی جو بجٹ مختص کیا گیا ہے' امن و امان کے متعلق جو بجٹ مختص کیا گیا ہے' یہ سب اچھی باتیں ہیں لیکن پولیس کے بارے میں بھی تقریباً 180 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ میں نے اپنی پچھلی بجٹ تقریر میں بھی بات کی تھی کہ دوسری جو ہماری پولیس ہے۔ ہماری پولیس سے آٹھ گھنٹے ڈیوٹی لی جائے جیسے موٹر وے پولیس میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب پولیس کو بھی اس کے مطابق مراعات دی جائیں۔ اس طرح رشوت کی جو بہت بڑی لعنت ہے یہ ہمارے پنجاب سے ختم ہو سکتی ہے۔ باقی اتنے خراب حالات میں راجہ بشارت صاحب نے جس طرح سے حالات کو face کیا اور کر رہے ہیں اور حالات کو درست بھی کر رہے ہیں میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اپوزیشن کو تقریباً یہی face کرتے ہیں۔ بہرحال ہم بھی ان کے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! میرے علاقے کے کچھ مسائل ہیں۔ میرا پھول نگر ضلع قصور سے تعلق ہے۔ ہمارے ضلع میں پینے کا پانی 65 فیصد کھارا ہے اور 35 فیصد صحیح ہے۔ ہمارے علاقہ میں چونیاں فیکس فری زون بنا تھا وہاں پر تقریباً 400 کے لگ بھگ ملیں ہیں جنہوں نے پانی کے لئے نیچے غرقیاں یعنی غرقی سسٹم بنایا ہوا ہے جس کا پانی نیچے زمین میں جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے تقریباً دو تین ماہ سے ہمارے علاقوں کے نلکوں کا پانی خراب ہو گیا ہے۔ جب ہم نلکے سے پانی نکالتے ہیں' گلاس جگ یا کسی برتن میں ڈالتے ہیں تو وہ جھاگ بن جاتی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر ہیپاٹائٹس (بی) کے مریض بھی بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ لوگ کینسر کی بیماریوں میں بھی مبتلا ہو رہے ہیں جس کے لئے حکومت کو کوئی اہم اقدامات کرنے چاہئیں۔ باقی ہمارے ضلع قصور میں پانی کا بہت مسئلہ ہے۔ چھ ماہ کی جو نہریں ہیں ان کا پانی بارہ ماہ کا کیا جائے۔ جو بارہ ماہ کی ہماری نہریں ہیں ان کا پانی ڈبل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے۔ بارشیں چونکہ کم ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے پانی کی کمی ہے۔ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ایوب خان کے دور میں سکارپ ٹیوب ویل کی سکیم شروع ہوئی تھی جس سے سکارپ ٹیوب ویل چلتے تھے لیکن وہ اب سارے کے سارے بند پڑے ہیں۔ سکارپ ٹیوب ویل سکیم کو دوبارہ بحال کیا جائے تاکہ زمینداروں کو پانی پورا مل سکے اور ملک میں صحیح طرح سبز انقلاب آ سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب نے 33 فیصد بجلی میں جو رعایت دی ہے یہ نہایت اچھا اقدام ہے۔ میرے خیال میں تو انہوں نے یہ کم کیا ہے۔ یہ 50 فیصد ہونا چاہئے بلکہ زمینداروں کو تو ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی فری ہونی چاہئے جیسا کہ ہمارے ہمسایہ ملک انڈیا میں ہو رہا ہے اس کے علاوہ ہمارا پھول نگر شہر کا جو اہم مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ وہاں پر ہمارا جو تاجر طبقہ ہے وہ تقریباً 55 سال سے محکمہ اوقاف کی دکانوں میں بیٹھے ہیں' میں یہ گزارش کروں گا کہ انہیں مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ اس کے علاوہ پھول نگر کے لئے تحصیل کی سطح پر جو ہسپتال ہے وہ چھوٹا ہے اس کو بڑا کیا جائے اور اس میں زیادہ سہولیات مہیا

کی جائیں۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ کھادوں کی قیمت بھی بہت زیادہ ہے' سپرے اور دوائیاں بہت مہنگی ہیں' وفاقی حکومت سے بات کرکے ان کی قیمتیں کم کی جائیں---

آغا علی حیدر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے۔

آغا علی حیدر، جناب والا! ہم سب کی طرف سے یہ اپیل ہے کہ رانا صاحب کو منرل واٹر کی ایک فیکٹری لگا کر دینی چاہئے کیونکہ ان کے ہاں پانی کھارا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تشریف رکھیں۔

حاجی رانا سرفراز احمد خان، آغا صاحب شکریہ۔ جناب والا! میرا حلقہ پی پی 184 ہے۔ اس میں سکولوں کے لئے بلڈنگیں بنی ہوئی ہیں مگر وہاں پر عملہ نہیں ہے۔ گرلز سکول بھی بنے ہوئے ہیں' بوائز بھی بنے ہوئے ہیں' پرائمری سکول بھی کافی تعداد میں ہیں لیکن ان سب میں عملہ موجود نہیں ہے۔ اس سلسلے میں' میں وزیر تعلیم سے یہ گزارش کروں گا' وہ اس وقت میرے خیال میں یہاں تشریف فرما نہیں ہیں' وہاں پر عملہ پورا کرکے شفقت فرمائیں۔ باقی میں جنرل پرویز مشرف صاحب کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنے وعدے کے مطابق الیکشن کروائے اور ہم اسمبلیوں میں آئے۔ وزیراعلیٰ پنجاب جناب پرویز الٰہی صاحب کا بھی بے حد مشکور ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ جناب حسنین بہادر دریشک وزیر خزانہ پنجاب کو بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا۔

جناب محمد عبداللہ وینس، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے۔

جناب محمد عبداللہ وینس، جناب سپیکر! میں یہ تجویز دینا چاہتا تھا کہ رانا صاحب فرما رہے ہیں کہ ان کے ہاں بوائز سکولوں اور گرلز سکولوں میں عملہ کم ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ ہم ایم

پی ایز جو ہیں جب ہمارا اجلاس نہیں ہوتا' off session میں ہمیں اور کوئی کام بھی نہیں ہے۔ یہ گریجوایٹ اسمبلی ہے لیڈیز ممبران جو ہیں وہ گرلز سکولوں میں جا کر پڑھا سکتی ہیں اور مرد جو ہیں وہ بوائز سکولوں میں جا کر پڑھا سکتے ہیں۔ اگر رانا صاحب ہماری تنخواہ کا کوئی بندوبست کر دیں تو ہم پڑھانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، ویسے میں ذاتی طور پر آپ کی رائے سے متفق ہوں۔(قہقہے)

حاجی رانا سرفراز احمد خان، جناب والا! یہ ابھی بچہ ہے نا سمجھ ہے۔۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، بی بی صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس موقع پر میں ان کی تائید کرتی ہوں اور میں free of cost پڑھانے کے لئے تیار ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر ، میرا خیال ہے کہ سب میں یہی جذبہ ہونا چاہئے۔

حاجی رانا سرفراز احمد خان، صرف ایک منٹ میں' میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔جناب والا! جیسا کہ سالانہ بجٹ کے موقع پر اسمبلی ملازمین کو ایک ماہ کی تنخواہ ذبل تنخواہ دی جاتی ہے تو میں یہ request کروں گا کہ ممبران پنجاب اسمبلی کو سالانہ اجلاس میں 25 لاکھ روپے فی کس کے حساب سے جیب خرچ دیا جائے تاکہ ہم بہتر طریقے سے زندگی گزار سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! سب نے میری تائید کی ہے اس سے ہی آپ سمجھ جائیں۔ سب اس بات پر خوش ہیں۔ اب میں اجازت چاہوں گا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! انہوں نے پھول نگر کے حوالے سے جو بات کی ہے تو میری منسٹری اس میں direct involve ہے۔ الیکشن سے پہلے گورنر صاحب کو یہ رپورٹ پہنچی تھی کہ پھول نگر کے علاقے میں بچوں کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو رہی ہیں تو ہم نے گورنر صاحب کی ہدایت پر وہاں پانی کا سروے کیا۔ ایک عام شکایت آ رہی تھی کہ فیکٹریوں کے فضلے کی وجہ سے یہ بیماریاں پھیل رہی ہیں لیکن حقیقت یہ نکلی کہ آیوڈین کی کمی تھی یا کچھ اور چیزوں کی ملاوٹ کی وجہ سے پانی خراب ہے اور اس کی وجہ سے بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ چونیاں کے علاقے میں انڈسٹری بہت تیزی سے پھیل ہے اور وہاں پر فضلے کو ضائع کرنے کی صورت حال بہت ہی خراب ہے' وہاں پر کوئی ڈرینج سسٹم نہیں ہے۔ لاہور کی فیکٹریوں کا فضلہ تو ہڈیارہ ڈرین میں جا رہا ہے جو انڈیا سے چلا آتا ہے لیکن چونیاں کے اس علاقے میں کوئی ڈرینج سسٹم ہی نہیں ہے۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے سٹینڈرڈ 14000 کے مطابق 2005 تک جتنی بھی بڑی انڈسٹری ہے انہیں سرٹیفکیٹ لینا پڑے گا کہ انہوں نے اپنے فضلے کو properly treat کیا ہے ورنہ ہماری ایکسپورٹس رک جائیں گی۔ اگر ہم یہ سرٹیفکیٹ produce نہیں کریں گے تو ہماری زرعی برآمدات مثلاً آم اور کینو کی برآمد بھی رک جائے گی۔ ہم بڑی بڑی انڈسٹریز کو اس کے لئے قائل کر رہے ہیں کہ وہ اپنے فضلے کو properly treat کریں۔ یہ دوست خاص طور پر پھول نگر کی بات کر رہے تھے تو انشاء اللہ ہم وہاں پر سنٹر قائم کر رہے ہیں جہاں انڈسٹریز کو مانیٹر کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**MR DEPUTY SPEAKER:** Makhdoom Sahib' I must congratulate you You are really reporting your hard work and you know your subject very well

چودھری عارف محمود گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیے۔

**چودھری عارف محمود گل**، جناب سپیکر! یہاں پر ماسٹر بننے کی بات ہوئی ہے۔ میں اس وقت یوں ہی بیٹھا رہا' مجھے اب یاد آیا ہے کہ میں ماسٹر نہیں بننا چاہتا' مجھے آپ ہیڈ ماسٹری دیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر**، ٹھیک ہے' آپ کو بنا دیں گے۔

**ملک احمد سعید خان (ایڈووکیٹ)**، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حاجی رانا سرفراز احمد صاحب کی کاوش پر ان کا ذاتی طور پر بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارے ڈسٹرکٹ قصور کے مسائل اجتماعی طور پر اسمبلی کے floor پر بیان کئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ہمارے ممبرز کے لئے جتنے جیب خرچ کی ڈیمانڈ کی ہے اس حساب سے انہیں پذیرائی نہیں ملی۔ تمام ممبران سے میری گزارش ہے کہ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے تھوڑی سی پذیرائی دیں۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب ڈپٹی سپیکر**، افتخار چھجھر صاحب!

**میاں افتخار حسین چھجھر**، شکریہ' جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ دو تین مرتبہ چٹیں بھیجنے کے بعد آج آپ نے مجھے floor دیا۔

جناب سپیکر! کسی بھی کام کا آغاز ہو یا اختتام ہو تو دیکھا یہ جاتا ہے کہ اس کام کو شروع کرنے کی نیت کیا ہے تو میں وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب' وزیر خزانہ سردار حسنین بہادر دریشک صاحب اور چیف منسٹر صاحب کی کیبنٹ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ 2003-04 کے اچھے سالانہ بجٹ کے بعد ایک اچھا ضمنی بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں چیف منسٹر صاحب کی نیت غریبوں کی مشکلات' پریشانیوں اور پنجاب کے دکھوں کے مداوا پر focus ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب والا! اس میں دیکھنے والی بات یہ ہے اور ماشاء اللہ آپ بھی سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اگر آپ 10'15 سال پیچھے چلے جائیں۔ انما الاعمال بالنیاتo میں آج اس اسمبلی کے floor پر بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ بجٹ 2003-04 اور ضمنی بجٹ پنجاب اسمبلی کا تاریخی بجٹ ہے

جو پنجاب کے عوام کی مشکلات کے لئے بہترین طریقے سے تیار کیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس میں ڈویلپمنٹ کے لئے کافی رقم رکھی گئی ہے۔ میں یہاں پر یہ کہنا مناسب سمجھوں گا کہ لاء اینڈ آرڈر کے خراب ہونے کی اہم وجہ بے روزگاری ہے۔ گریجوایٹ نوجوانوں کو جب روزگار نہیں ملتا تو وہ positive side سے ہٹ کر negative side پر مائل ہو جاتے ہیں تو چیف منسٹر صاحب اور فنانس منسٹر صاحب سے گزارش ہوگی کہ آئندہ بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے خاصی رقم مختص کی جائے۔

جناب سپیکر! میں صحت کے متعلق گزارشات کرنا چاہوں گا کہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتیاں کی جا رہی ہیں۔ یہاں پر میری گزارش ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مستقل بنیادوں پر ڈاکٹروں کی تعیناتی ہونی چاہئے۔ جب کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعیناتی ہوتی ہے تو ڈاکٹر اپنا مستقبل محفوظ نہیں سمجھتے اور ان کا دھیان کام کی طرف نہیں ہوتا' وہ اس لئے کہ وہ سوچتے ہیں کہ ہماری یہ تعیناتی سال ڈیڑھ سال کے لئے ہے' اس کے بعد ہمیں پتا نہیں کہ نوکری ملے گی یا نہیں ملے گی؛ اس میں میری گزارش ہے کہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعیناتی نہ کی جائے بلکہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مستقل بنیاد پر ان کی تعیناتی ہونی چاہئے۔

جناب والا! میں چودھری پرویز الٰہی صاحب اور وزیر خزانہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سرکاری ملازمین کے لئے آسان شرائط پر مکانات کے لئے قرضہ دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ یہ بہت اچھا اور مثبت قدم ہے۔ اس سے پہلے آرمی میں یہ طریقہ چل رہا تھا۔ میں اس پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب والا! میں آخر میں پھر کہوں گا کہ 2003-04 کا بجٹ بہت اچھا تھا۔ پنجاب کے غریب عوام کی آواز تھی اور جو ضمنی بجٹ پیش کیا گیا ہے یہ بھی پنجاب کے غریب عوام کے دکھوں کا مداوا ہے۔ شکریہ

چودھری طالب حسین، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیے۔

چودھری طالب حسین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں وزیر ماحولیات کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے میرے حلقہ کے ہذیارہ ڈرین کی بات کی ہے جس میں انڈیا سے کالا پانی آتا ہے اور ہمارے علاقے کو بہت متاثر کرتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ وزیر ماحولیات اس کے لئے مرکز سے بھی سفارش کریں گے کہ انڈیا کا گندا پانی جو ہمارے ڈرین میں treat ہو کر آنے اس سے ہمیں آبپاشی کے لئے بھی پانی مل جائے گا۔ گندا پانی لوگ آبپاشی کے لئے استعمال کر رہے ہیں' وہ پانی زمینیں خراب کر رہا ہے۔ میں وزیر ماحولیات کا شکرگزار ہوں کہ جنھوں نے میرے حلقے کے اہم مسئلے کا ذکر کیا۔ میں ان سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ مرکز میں بھی یہ سفارش پہنچائیں کہ وہ انڈیا سے مطالبہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔

جناب سعید اکبر خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' سعید اکبر نوانی صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی میں شروع سے روایت رہی ہے کہ جب بھی سالانہ بجٹ اسمبلی میں پاس ہوتا ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب' اس اسمبلی سیکرٹریٹ کے لوگ جو دن رات محنت کرتے ہیں اور اس بجٹ کو یہاں ہاؤس میں لانے تک محنت کرتے ہیں' ان کو ایک ماہ کی اضافی تنخواہ دیتے ہیں---

ایک آواز: وہ ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: It has already been taken up اور چیف منسٹر صاحب نے بھی وعدہ فرمایا ہے۔ میں نے اور سپیکر صاحب نے بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ جیسے ہی وہ فنڈز فراہم کریں

گے' ان کو ایک ماہ کی تنخواہ دے دی جائے گی۔

**MR SAEED AKBAR KHAN:** Thank you very much

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی' وزیر خزانہ صاحب! اب آپ wind up speech کریں۔

**وزیر خزانہ:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ بہترین بجٹ وہ ہے جس میں دوران سال کوئی ترمیم نہ کی جائے لیکن عملی طور پر اس طرح ممکن نہیں ہے۔ شاید utopia میں ممکن ہو۔ ہم جس دور میں رہ رہے ہیں وہ تبدیلی کا دور ہے۔ عوام کی امنگوں اور خواہشات کے پیش نظر بجٹ دستاویز میں حکومتی ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترامیم ضروری سمجھی جاتی ہیں۔ چونکہ منتخب عوامی حکومت نے سال رواں کے دوران اقتدار سنبھالا اس لئے ضروری تھا کہ بجٹ کی دستاویز میں ترامیم کی جائیں اور اضافی بجٹ کی صورت میں اسمبلی کے سامنے پیش کی جائیں۔ Supplementary Budget Statement 2002-03 جو ایوان میں زیر غور ہے۔ یہ عوامی حکومت کی پالیسیوں کے عین مطابق ہے۔ ہم ریکارڈ پر ہیں کہ ہم صوبے کی financial management کو بہتر بنانا چاہتے ہیں تاکہ صوبے کی ترقی کے لئے fiscal space مہیا کی جا سکے۔ اسی پالیسی کے تحت ہم نے محکمہ خوراک کے اکاؤنٹ میں ساڑھے 10 ارب سے زائد کا قرضہ ضمنی بجٹ سے ادا کیا۔ اس طرح ہمیں ساڑھے 12 فی صد کے حساب سے اضافی مارک اپ سے نجات حاصل ہوئی۔

جمہوری حکومت کا یہ بھی سہرا ہے کہ 4-ارب 84 کروڑ روپے سے زائد رقوم کا اضافی ترقیاتی بجٹ پیش کیا گیا۔ اس سے نہ صرف عوام کی بہتری ہوئی بلکہ ذرائع معاش بھی پیدا ہوئے۔

نظام انصاف اور امن عامہ پولیٹیکل گورنمنٹ کا فرض اولین ہے۔ اس شعبہ میں ایک ارب 15 کروڑ روپے سے زائد اضافی رقوم مہیا کی گئیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

صحت کے شعبہ میں 50 کروڑ سے زائد رقوم اضافی بجٹ میں فراہم کی گئیں۔ ملازمین کو پنشن فنڈ کے لئے ایک ارب 30 کروڑ روپے کی زائد رقم اضافی بجٹ میں مہیا کی گئی۔ لوکل گورنمنٹ کے نظام کو مزید فعال بنانے کے لئے 2 ارب 17 کروڑ روپے کی اضافی رقوم فراہم کی گئیں۔ یہ تمام شعبہ جات ہماری حکومت کی ترجیحات کی نشان دہی کرتے ہیں۔ اپنے بجٹ کے وسائل میں رہتے ہوئے ہم نے اپنی ترجیحات کی بنیاد پر بجٹ دستاویز 2002-03 میں ضروری ترامیم کر کے ترجیحی شعبہ جات کو فنڈ کیا۔

جناب والا! عوامی حکومت اپنی ترجیحات کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے صوبے کے عوام سے کیا ہوا وعدہ نبھاتے ہوئے اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہوئی۔ میں ایوان سے Suplementary Budget 2002-03 کی منظوری کی پرزور سفارش کرتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب اجلاس کی کارروائی کل صبح 10-00 بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

# ایجنڈا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

**منعقدہ 24 -جون 2003**

1 ۔ ضمنی مطالبات زر 2002-03 پر بحث اور رائے شماری

2 ۔ ضمنی بجٹ کا گوشوارہ بابت سال 2002-03

(جو ایوان کی میز پر رکھا جائے گا)

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## (چودھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس)

منگل' 24 - جون 2003

(یوم الثلثہ' 23- ربیع الثانی 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 11 بج کر 8 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ○

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ
رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾
وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ ۖ وَلَئِن
صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ﴿١٢٦﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٧﴾
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ﴿١٢٨﴾

پارہ، 4 سورۃ النحل آیات، 125 تا 128

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے راستے کی دعوت دانشمندی اور عمدہ نصیحت کے ساتھ' اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو' تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔ اور اگر تم بدلہ لو تو بس اسی قدر لے لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو لیکن اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں ہی کے حق میں بہتر ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم' صبر سے کام لیتے جاؤ تمہارا یہ صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے ان لوگوں کی حرکات پر رنج نہ کرو اور نہ ہی ان کی چال بازیوں پر دل تنگ ہو۔ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ سے کام لیتے ہیں اور احسان پر عمل کرتے ہیں۔ وماعلینا الا البلاغ ○

## مجالس قائمہ اور دیگر مجالس کی فہرست

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)

**MR DEPUTY SPEAKER:** I will now give the floor to the Law Minister

وزیر قانون۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 150-A کے تحت قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے اسمبلی کی جو مجالس قائمہ اور دیگر مجالس تجویز کی گئی ہیں ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھتا ہوں اور یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ان مجالس کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 150-A کے تحت قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے اسمبلی کی جو مجالس قائمہ اور دیگر مجالس تجویز کی گئی ہیں ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھتا ہوں اور یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ان مجالس کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کیا جائے۔"

(تحریک اتفاق رائے سے منظور ہوئی)

## غیر مسلم اقلیتوں کا استحقاق

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)۔ جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پرویز رفیق۔ جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے پرویز رفیق صاحب آپ فرمائیں!

**جناب پرویز رفیق** جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے آج اس معزز ایوان اور خصوصی طور پر وزیر قانون' راجہ بشارت صاحب کی توجہ چاہوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بات میں کرنے لگا ہوں اسے تمام انسانیت پرست دوست محسوس کریں گے کہ واقعی یہ پاکستان کی غیر مسلم communities کے استحقاق' dignity and honour کا معاملہ ہے۔ 19 جون کو روزنامہ "آواز" میں اسامیاں خالی ہیں کے عنوان سے اشتہار آیا جو کہ District Coordination Officer تحصیل میانوالی نے جاری کیا۔ اس اشتہار میں بے شمار اسامیاں ہیں لیکن "Ward cleaners" کی اسامی کے آگے لکھا گیا ہے کہ "غیر مسلموں کو ترجیح دی جائے گی۔" میں معزز ایوان کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ غیر مسلموں کے حوالے سے ایسا کیوں لکھا گیا ہے؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں نوکریوں کے معاملے میں کوئی مذہبی تعصب نہیں برتا جانے گا۔ ہم اس ایوان میں ایک قرار داد لانا چاہتے تھے کہ پنجاب کے تمام سرکاری محکموں میں بھرتیوں کے سلسلے میں اقلیتوں کے لئے پانچ فیصد کوٹا مقرر کیا جائے لیکن وہ اس بناء پر مسترد کر دی گئی کہ نوکریوں کے سلسلے میں کوئی امتیاز نہیں ہے تو یہ جو اشتہار میں لکھا گیا ہے کہ "غیر مسلموں کو ترجیح دی جائے گی" یہ کیوں لکھا گیا ہے؟ میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں۔ ہماری community پر' غیر مسلموں پر ایسی مہربانی کیوں کی جا رہی ہے اور کس logic کے تحت کی جا رہی ہے؟ وزیر قانون صاحب اس بات کی وضاحت کریں یا آپ اس بات رولنگ دیں۔ اگر وزیر قانون اس کی وضاحت نہیں کرتے' ہمیں تسلی بخش جواب نہیں دیتے یا آپ رولنگ نہیں دیتے تو ہم اقلیتی اراکین احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کریں گے۔ میں چاہوں گا کہ راجہ بشارت صاحب اس بات ہمیں تسلی بخش جواب دیں اور متعلقہ ڈی۔سی۔او کے خلاف ایکشن لیں۔ بہت شکریہ

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون : جناب سپیکر ! انھوں نے logic کے حوالے سے پوچھا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ لکھا ہے کہ "ترجیح دی جائے گی۔" یہ تو preference دی جا رہی ہے ۔ خدا نخواستہ انھیں debar نہیں کیا جا رہا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میرے معزز رکن کے بھی علم میں یہ ہو گا کہ بعض cadre ایسے ہیں کہ جہاں پر حکومت کی طرف سے یا اس ادارے کی طرف سے نہیں بلکہ ویسے ہی ایک general trend یہ پایا جاتا ہے کہ ہمارے اقلیتی بھائی ان اسامیوں کو زیادہ prefer کرتے ہیں۔ اگر ڈی۔سی۔او نے اس قسم کی کوئی بات لکھ دی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ انھوں نے تو preference دینے کی بات کی ہے نہ کہ آپ کو debar کرنے کی بات کی ہے۔ اگر آپ preference نہیں چاہتے تو ہم ان کو کہتے ہیں وہ اسے ختم کر دیں گے۔

جناب پرویز رفیق : یہاں کتنی اسامیاں مشتہر ہوئی ہیں؟ کیا وزیر قانون صاحب ہمیں بتائیں گے کہ ان میں سے ہمیں کسی میں preference دی گئی ہے؟ دوسرا انھوں نے general trend کی بات کہی ہے۔ آپ بتائیں کہ کیا اسلام میں صفائی نصف ایمان نہیں ہے؟ کیا یہ صرف ہمارا ہی فرض ہے؟ آپ اس چیز کو trend کہہ رہے ہیں۔ یہ تو مذہبی تعصب create کیا جا رہا ہے۔ آپ کو اس بات رولنگ دینی ہو گی اور اس ڈی۔سی۔او کے خلاف ایکشن لینا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر : میرے خیال میں یہ معاملہ رولنگ کا متقاضی نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ جو اقلیت سے تعلق رکھتے ہیں، انھیں open merit پر بھی اجازت ہے اور مزید خصوصی طور پر آپ کو یہ مراعات بھی دی جا رہی ہیں۔ میرے خیال میں یہ آپ کے حق میں ہے، آپ کے خلاف نہیں ہے۔

جناب پرویز رفیق : آپ اس پر واضح رولنگ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : اگر آپ بضد ہیں تو یہی میری رولنگ ہے۔ اب آپ براہ مہربانی بیٹھ جائیں۔

جناب پرویز رفیق : میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر معزز اقلیتی ممبر جناب پرویز رفیق ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

## ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی غفلت کی وجہ سے ہلاکتیں

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی، فرمائیے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ دو دن پہلے سیکرٹری صحت کا بیان تھا کہ پچھلے چند ماہ میں 15 سے زیادہ لوگ ڈاکٹروں کی negligence کی وجہ سے، ان کی غفلت کی وجہ سے موت کا شکار ہوئے ہیں۔ میری تحصیل مری کے ہسپتال میں gynaecologist نہ ہونے کی وجہ سے دو اموات ہوئی ہیں کیونکہ وہاں mid wife یہ کام سر انجام دیتی ہیں تو میری وزیرصحت سے گزارش ہے کہ کیا حکومت اس بارے میں کوئی پروگرام رکھتی ہے کہ ڈاکٹروں کی negligence کی وجہ سے Law of Tort اور ثبوت نہ ہونے اور کوئی ضابطہ نہ ہونے کی وجہ سے جو واقعات ہو رہے ہیں ان پر ایکشن لے؟ جبکہ P.M.D.C کے اپنے رولز permit کرتے ہیں کہ ڈاکٹر misconduct کرے یا negligence کا مرتکب ہو تو اس کے خلاف ایکشن لے۔ اس سٹیٹمنٹ میں بھی سیکرٹری صحت نے یہ admit کیا تھا کہ ہم نے پچھلے تین چار ماہ میں پندرہ بیس کیس P.M.D.C کو بھیجے کہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے لیکن آج تک ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ شاید آج اجلاس ختم ہو جائے۔ ایک زمانے میں مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس مری میں ہوا تھا۔ میں راجہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ اب

بھی پنجاب اسمبلی کا اجلاس مری میں کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی: جناب والا! ان سے گارنٹی لیں، اگر یہ اجلاس میں آئیں تو ہم مری میں اجلاس کرنے کے لئے تیار ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ڈاکٹر شفیق صاحب سے فرمائیے گا کہ ہمارے ایک بھائی اکیلے واک آؤٹ کر گئے ہیں یہ ان کو ایوان میں واپس لے آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر شفیق صاحب! آپ مہربانی کر کے ان کو ایوان میں واپس لے آئیے۔

(اس مرحلے پر وزیر آبکاری و محصولات معزز اقلیتی ممبر جناب پرویز رفیق کو ایوان میں واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے It is a good proposal. Raja Sahib! It is very good proposal from the Opposition. کہ session should be held in Murree. کیونکہ یہاں کافی گرما گرمی ہو چکی ہے اس لئے اجلاس ٹھنڈے ماحول میں ہونا چاہئے اور میں سمجھتا ہوں کہ عباسی صاحب کی یہ تجویز بڑی معقول ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): لا منسٹر صاحب اکثر مری جایا کرتے ہیں اور وزیراعلیٰ صاحب بھی جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے ہاؤس کا اگلا اجلاس مری میں ہو تاکہ وہاں ماحول ٹھنڈا ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر صحت جواب دینا چاہتے ہیں۔

وزیر صحت: جناب والا! میرے ساتھی نے بڑا اہم مسئلہ present کیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیرصحت: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ جب ہمیں یعنی محکمہ صحت کو کسی بھی ڈاکٹر کے خلاف اس طرح کی شکایت ملتی ہے خواہ وہ پرائیویٹ سیکٹر میں ہوں یا پبلک سیکٹر میں' قانون کے مطابق ہمارے پاس جو اتھارٹی ہے وہ یہ ہے کہ misconduct یا negligence کا کیس ہے تو ہم وہ کیس P.M.D.C کو refer کرتے ہیں' P.M.D.C ایک statutory body ہے جو کہ Federal purview میں آتی ہے۔ ہم ان کو لیٹر بھیجتے ہیں کہ ڈاکٹر کے خلاف disciplinary action لیا جائے۔ اس میں اس کی رجسٹریشن بھی منسوخ کی جا سکتی ہے۔ اس سے پہلے بھی بہت سارے ایسے cases ہوتے ہیں کہ P.M.D.C نے اپنے slow procedure کی وجہ سے ہماری تجاویز پر عمل درآمد نہیں کیا کیونکہ وہ ہمارے purview میں نہیں آتی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم جو نیا بل introduce کر رہے ہیں Regulation of Private Hospitals, Laboratories and Clinics اس کے تحت حکومت پنجاب کے پاس مزید اختیار آ جانے کا کہ خواہ وہ ڈاکٹر پرائیویٹ سیکٹر میں ہوں یا پبلک سیکٹر میں ان کے خلاف پنجاب گورنمنٹ direct ایکشن لے گی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب والا! پنجاب اسمبلی کا اجلاس مری میں کرنے کے بارے میں ہاؤس کی رائے لے لیں کہ ہاؤس کیا کہتا ہے؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھ پر مہربانی کی اور مجھے یہاں پر بولنے کا موقع دیا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ کئی دنوں سے اس اجلاس میں اپوزیشن کا احتجاج جاری ہے۔ حکومتی بنچز کی طرف سے مختلف دوستوں نے یہ رائے دی کہ آپ کو اپنے حلقوں کے عوامی مسائل سے دلچسپی نہیں ہے۔ آپ کو عوام نے اپنے مسائل کے حل کے لئے منتخب کر کے بھیجا ہے لیکن آپ یہاں ہاؤس میں آنے کے بعد ایل۔ایف۔او اور

وردی پر شور مچا کر اور " گو مشرف گو" کر کے چلے جاتے ہیں' اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی عوامی بہبود کے مسئلوں پر جن کے لئے عوام نے آپ کو منتخب کیا ہے آپ ان میں دلچسپی نہیں لے رہے۔ جناب وزیراعلیٰ کا بھی ایک آدھ ایسا بیان آیا۔ میرا خیال ہے کہ شاید آج بجٹ کا آخری اجلاس ہو گا میں اپوزیشن کا ایک نمائندہ ہونے کے ناتے جس پر مجھے فخر ہے---

(اس مرحلے پر معزز اقلیتی ممبر جناب پرویز رفیق واک آؤٹ ختم
کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اقلیتی بھائی کی ایوان میں واپسی پر ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ وہ ایوان کے اندر تشریف لائے ہیں۔ I welcome back

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن دراصل حقوق کی بات کر رہی ہے' اپوزیشن دراصل آئین کی بحالی اور بالادستی کی بات کر رہی ہے' اپوزیشن در اصل یہ چاہتی ہے کہ عوامی نمائندگی کے ان اداروں کو سپریم ہونا چاہئے۔ اگر اپوزیشن کا ایجنڈا مانا جائے تو اس کا فائدہ حکومتی جماعت کو ہو گا۔ ہم وزیراعلیٰ کو زیادہ بااختیار دیکھنا چاہتے ہیں' ہم وزراء کو زیادہ بااختیار دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم ہرگز یہ نہیں چاہتے کہ کچھ ایسے لوگ جو حکومت پاکستان کے خزانے سے تنخواہ لے کر عوامی اداروں اور عوامی لوگوں کے معاملات میں خفیہ طریقے سے interfere کر کے انھیں غیر موثر کرنے کی کوشش کریں۔ ہم آئین اور جمہوریت کی بالادستی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ میں ایک چھوٹی سی مثال دے کر اپنی بات ختم کروں گا کہ پاکستان بننے سے پہلے بھی یہاں پر اسمبلیاں موجود تھیں۔ ان میں مسلمان وزراء بھی تھے' وزرائے اعلیٰ بھی تھے اور حکومت بھی چل رہی تھی لیکن اس کے باوجود تحریک پاکستان زور و شور سے چلتی رہی اور انہی کی کوشش کے نتیجے میں پاکستان آزاد ہوا۔ اب اگرچہ غیر ملکی آقا نہیں ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ اس وقت پاکستان میں ہمارے

اپنے غیر منتخب ملکی آقا موجود ہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ اس ایوان کے ذریعے اپوزیشن اپنی آواز کو اس قدر بلند کرے جس سے کم از کم ان لوگوں کو یہ احساس دلایا جائے۔ میرے بھائیو! اگر اپوزیشن بھی ایل۔ایف۔او پر بولنا چھوڑ دے گی' اگر اپوزیشن وردی پر بولنا چھوڑ دے گی تو وہ لوگ یہ سمجھیں گے کہ آپ اقتدار والے بہت کمزور ہیں اور سارا پاکستان ہمارے ساتھ ہے۔ دراصل ہم تو ان کو یہ جتلانا چاہتے ہیں کہ عوامی حکومت میں آپ کی ناجائز مداخلت اور آپ نے جو اختیارات کا محور اپنے پاس رکھا ہوا ہے پاکستان کی اپوزیشن اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ چونکہ وقت بہت کم ہے اس لئے ایک شعر عرض کر کے اپنی بات ختم کروں گا۔ اس میں وزیر خزانہ محبوب ہیں اور میرا جنوبی پنجاب عاشق کا کردار ادا کر رہا ہے۔

اڈدں غربت دے صدے نصیباں ڈتن
اُوڈوں فرقت دی سانول سزا ڈے گیا

کوئی پچھے تاں ہائے مہابے کنوں
بخت کیا ڈیونا ہا تے کیا ڈے گیا

سارا کجھ گجرات کوں ڈے گیا اے

نت سجیداں جو آخر ڈساوے تاں ہا
میڈی قسمت کوں میڈے نال کیا ویر ہے

اوویں پرخار ہا زندگی دا سفر
ہم سفر وی کھبیا ولا ڈے گیا

سوکھے ویلے دے ہمدرد جتنے وی ہن
وقت آیا تاں ہر کوئی دغا ڈے گیا

پیار دی چھاں دیوچ میکوں اکرس ملی
ماندگی ودھ گئی راہ وی اوکھا تھیا

مجھے بڑی امید تھی کہ وزیر خزانہ جنوبی پنجاب کے ہوں گے تو شاید جنوبی پنجاب کو کچھ مل جائے گا لیکن میں نے اخبار میں پڑھا کہ کابینہ کی میٹنگ میں جب کہا گیا کہ جناب ہم بجٹ میں یہ یہ تبدیلیاں کرنا چاہتے ہیں تو کچھ لوگ جو وہاں بیٹھے تھے جن کا عوامی نمائندوں سے تعلق نہیں تھا انھوں نے کہا کہ اس بجٹ میں کوئی ترمیم نہیں ہو سکتی آپ آرام سے بیٹھ جائیں۔ خیر مجھے یہ پڑھ کر بھی افسوس ہوا ہے۔ اسی لئے کہتا ہوں کہ،

پیار دی چھاں دیوچ میکوں اکرس ملی
ماندگی ودھ گئی ساہ وی اوکھا تھیا

باڑھ مجبور ہا اپنی فطرت کنوں
میکوں سانون وی تتی ہوا ڈسے گیا

چلو بیورو کریسی تے روکے ہا
باڑھ مجبور ہا اپنی فطرت کنوں
میکوں سانون وی تتی ہوا ڈسے گیا

تلن چادر مایوسی دسے ہیں سم پیاں
آئی آواز نہیں وہندی نیں ہک منے

ایہہ الا شاہ شاکر فریدن دا ہا
جہڑا امید کوں حوصلہ ڈسے گیا

بہوں شکریہ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! آج یہ ایک بڑی خوش آئند بات ہے کہ اپوزیشن بنچز سے ہمارے فاضل دوست عباسی صاحب اور صدیقی صاحب نے اپنے حلقوں کے مسائل بیان کئے اور باقاعدہ اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لیا۔ ہمارے ایک معزز رکن جو واک آؤٹ کر گئے تھے وہ بھی ہماری درخواست پر واپس آ گئے۔ اسی طرح یہ رویہ ایک جمہوری رویہ ہے۔ آج جس طرح انھوں نے جمہوریت کے ساتھ تعاون کرنے کا ایک چھوٹا سا نمونہ پیش کیا ہے

اور اپنے حلقوں کے متعلق بات کرنے کا طریقہ کار اختیار کیا ہے میرا خیال ہے کہ یہ اس بات کی نفی ہے کہ ہم کسی کے کہنے پر یا کسی کے حکم پر ایوان کی کارروائی میں حصہ نہیں لیں گے۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ میں اس پر ان دوستوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے حوالے سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 'Ladies first, plea-.' جی محترمہ!

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے بھائی بڑا اچھا شعر پڑھ رہے تھے کہ جب مشکل وقت آیا تو سب دغا دے گئے۔ جب ان پر مشکل وقت آیا تو دونوں پارٹیوں کے لیڈر ساتھ چھوڑ گئے۔ (شیم شیم)

**MR DEPUTY SPEAKER:** No hooting at ladies, please.

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ)، جناب والا! یہ ایوان پنجاب کے عوام کے مسائل کی دھڑکنوں کا مرکز ہے۔ ہم نے یہاں بیٹھ کر پنجاب کے مسائل کی بات کرنی ہے' پنجاب کے بجٹ کی بات کرنی ہے' پنجابی کی بیداری کی بات کرنی ہے۔ جاگ پنجابی جاگ کی بات کرنی ہے لیکن افسوس کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں یا تقریر کرنا چاہتی ہیں؟ اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں تو یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ)، جناب! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں تو یہاں پر تقریر نہیں کر سکتیں۔

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ)، جناب! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے پھر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ)، لیکن مجھے افسوس ہے کہ جس دن سے ہمارا یہ اجلاس شروع ہوا ہے ہماری اپوزیشن ہاؤس میں آ کر دو اڑھائی گھنٹے وقت ضائع کرتی ہے اور پھر اس کے بعد ہاؤس چھوڑ جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں! ایک اچھا ماحول شروع ہو گیا ہے۔ آپ اس کو بگاڑیں مت۔ جو بات ہو گئی ہے وہ ہو گئی ہے۔ بی بی! اب یہ ایک اچھا ماحول شروع ہوا ہے۔ آپ کے وزیر موصوف نے ان کی تعریف کی ہے۔ اب ایک اچھی فضا کو بگاڑیں مت۔ آپ! پلیز۔ بیٹھ جائیں۔ میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ جناب ڈاکٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! آپ کے فرمان کے مطابق میں اپنے فاضل دوست پرویز رفیق صاحب کی خدمت میں گیا اور ---(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ آپ کی رائے کے مطابق میں باہر گیا اور جناب پرویز رفیق صاحب واپس تشریف لے آئے ہیں۔ میں انہیں یقین دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب کا کوئی افسر، کوئی وزیر، کوئی سیکرٹری کسی طور پر بھی کسی اقلیت کا کسی انداز میں بھی ان کی توہین یا ان کی دل آزاری کا نہ تو سبب بن سکتا ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں سوچ سکتا ہے۔ میں حکومت پنجاب کی طرف سے ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دو روز میں ہم تمام ضلعی ہیڈ کوارٹرز تک اور تمام افسروں تک مراسلہ بھی جاری کر دیں گے کہ آئندہ اس قسم کی advertisement نہ کی جائے اور ڈی۔سی۔او میانوالی کو خصوصی طور پر اس کے بارے میں متنبہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔

## "پانی" کے مسئلے پر وزیر آبپاشی پنجاب کے بیان پر سندھ میں احتجاج

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں۔

**RANA AFTAB AHMAED KHAN:** First of all I draw the attention to Article 27 of the Constitution of Pakistan regarding safeguard against discrimination in services

ہمارے ایک فاضل رکن نے یہاں پر اعتراض کیا تھا کہ There should not be any discrimination پاکستان اس لئے معرض وجود میں آیا تھا کہ there will be equality اور ہر چیز میں equality ہو گی۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو بات کرنے دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آج جو آپ نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ ہمارے ایوان کے ایک وزیر نے جو بیان دیا تھا اس پر سندھ اسمبلی میں ایک بہت بڑا issue arise ہوا ہے۔ پاکستان کے چاروں صوبوں میں آپس میں جو provincial harmony ہے وہ بڑی threat ہوئی ہے۔ یہ ان کے بچپنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ ان کی میں نالائقی تو نہیں کہوں گا کیونکہ شاید بی۔ اے پاس ہیں یا نہیں ہیں؟ ان کی وجہ سے وہاں پر اتنی زیادہ نفرت پنجاب اور سندھ میں بڑھی ہے جس کی وجہ سے وہاں پر پورے سندھ میں agitation ہو رہا ہے اور وہاں پر law and order situation create ہو گئی ہے۔ اس طرح کے وزیروں کے متعلق چاہئے کہ وزیراعلیٰ ان سے استعفیٰ لیں تاکہ آپس میں پاکستان کی جو solidarity ہے یہ صحیح رہ سکے۔ اگر اس طرح کے یہ بیانات دیں گے، اس طرح کی بچپنے کی باتیں کریں گے تو اس سے آپ کی قومی سالمیت ختم ہو جائے گی۔ ملک کی سالمیت کو خطرہ

ہے۔ انہوں نے بغیر سوچے سمجھے بات کر دی ہے۔ یہ بڑا اہم issue ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ آپ کے بجٹ سے بھی زیادہ اہم issue ہے کہ جس میں ایک وزیر کے بیان کی وجہ سے' ہمارا صوبہ پنجاب بڑا بھائی ہونے کی وجہ سے اس کے خلاف نفرت بہت زیادہ پھیل رہی ہے۔ میں یہاں پر resolution لاؤں گا کہ ان کو یہاں سے مستعفی کیا جائے اور یہاں پر قرارداد پیش کریں کہ ہم سندھ کے بھائیوں کے ساتھ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ اس کے بارے میں وزیر آبپاشی نے کوئی وضاحت کی بھی تھی کہ ان کے بیان کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ خود وزیر آبپاشی اس کا جواب دیں گے۔

وزیر آبپاشی، جناب والا! میں نے اس دن اسمبلی میں بھی وضاحت کی تھی اور میں نے اپنے بھائیوں سے یہ کہا تھا کہ اگر یہ تمام اخبارات کے تراشے دیکھیں تو ان میں میرا بیان مختلف اخبارات میں مختلف ہے۔ کسی اخبار نے اگر اس کو غلط رنگ دیا ہے تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں نے تو ہاؤس میں بھی اپنی تقریر میں کہہ دیا تھا کہ سندھی ہمارے بھائی ہیں اور ہم ان سے اظہار یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہم بڑے بھائی ہیں اور بڑا بھائی ہونے کے ناتے ہم نے ہمیشہ قربانیاں دی ہیں اور آئندہ بھی قربانی دیں گے۔ سندھی بھائیوں کے ساتھ ہمیں ہمدردی ہے۔ اس بات کے سلسلے میں' میں نے وہاں کے لیگی وزن کو بھی انٹرویو دے کر یہ بات clear کی تھی کہ اس معاملے کو خواہ مخواہ ایک رنگ دیا جا رہا ہے اور یہاں پر اگر اپوزیشن اس کو کسی اور غلط رنگ کی طرف لے جانا چاہتی ہے تو اس پر میں کیا کہہ سکتا ہوں لیکن میں نے اس ہاؤس میں بھی clear cut بیان دیا تھا' آج پھر میں یہ وضاحت کر رہا ہوں اور اخبارات میں میری اس سلسلے میں تردید بھی آ چکی ہے۔ اخبارات میں واضح طور پر یہ باتیں سامنے آئی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میرے خیال میں اس دن کے تمام اخبارات کے تراشے اگر یہ کہیں تو میں ان کو مہیا کر سکتا ہوں اور یہ خود دیکھ کر بتا دیں کہ میرے بیان کے حوالے سے میں نے کہاں پر کسی کو کچھ کہا ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں اور یہ پڑھنے سے قاصر ہیں تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر ، میں سمجھتا ہوں کہ اس سٹیج پر رانا صاحب نے جو point raise کیا ہے اور وزیر آبپاشی نے جو بیان دیا ہے اس پر سارا ہاؤس متفق ہے کہ انہوں نے یہ بیان نہیں دیا اور وہ سندھ کے خلاف نہیں ہیں۔ کیا آپ لوگ متفق ہیں کہ وہ سندھ کے خلاف نہیں ہیں؟ پانی سب کا حق ہے' پاکستان کے ہر صوبے کا حق ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار ، جی ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، یہ قرار داد پاس ہو گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

سید ناظم حسین شاہ ،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،شاہ صاحب! قرار داد پاس ہونے دو اس کے بعد آپ لوگ بھی اس پر متفق ہو جائیں کیونکہ یہ سارے پاکستان کا سوال ہے Please listen him for the solidarity of the country.

قائد حزب اختلاف،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،آپ کو میں ان کے بعد ابھی floor دیتا ہوں۔(قطع کلامیاں)

سید ناظم حسین شاہ،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی' فرمائیے۔

سید ناظم حسین شاہ،جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر ، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی' فرمائیے شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ،جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ مجھے آپ یہ بتا دیں کہ

کس rule کے تحت سپیکر کسی قرار داد کا محرک ہو سکتا ہے اور وہ قرارداد خود پیش کر سکتا ہے۔ مجھے آپ صرف وہ rule quote کر دیں۔ بہت' بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، میں بطور پاکستانی یہ بات کر رہا ہوں۔ میں اس وقت ڈپٹی سپیکر کی حیثیت سے بات نہیں کر رہا۔ ایک پاکستانی کی حیثیت سے اور یہ میرے دل کی آواز ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Pakistan should be united and Pakistan should stay. Pakistan is there and we are there. This is Pakistan I believe in Pakistan. I believe in the solidarity of Pakistan I believe in the union of Pakistan I believe in politics of Pakistan This is Pakistan. I call it Pakistan Pakistan Zindabad, Pakistan Zindabad, Quaid-e-Azam Zindabad I believe in Pakistan Leader of the Opposition is on the floor Please!

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اقتدار اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے۔
پاکستان زندہ باد' قائداعظم زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے
اور ڈیسک بجا کر جناب ڈپٹی سپیکر کو خراج تحسین پیش کرتے رہے)

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جناب قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف، شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا تھا کہ آج ہم کسی جلسہ گاہ میں آ گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی۔

قائد حزب اختلاف، مجھے نہیں پتا تھا کہ آج ہم کسی جلسہ گاہ میں آ گئے ہیں اور آپ ایسے نعرے لگوا رہے ہیں۔

(اس مرحلے پر حکومتی ارکان نے دوبارہ ڈیسک بجانے شروع کر دیئے
اور پاکستان زندہ باد قائد اعظم زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دیئے)

جناب ڈپٹی سپیکر ، انہیں بات کرنے کا حق ہے۔

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! آپ میری بات سنیے۔ اگر آپ نے بات کرنی ہے تو floor of the House پر آ کر کیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، میں تو آپ لوگوں کے احترام میں یہ بات کہہ رہا ہوں۔(قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ پہلے تو صرف حکومتی benches bulldoze کرنے کی بات کرتے تھے، آج آپ نے اپنے فیصلے کو bulldoze کرنے کی بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔

قائد حزب اختلاف، ایک معزز رکن نے اٹھ کر بات کی ہے کہ جو بیانات وزیر صاحب نے دیئے تھے اس پر آج خود وزیراعلیٰ نے، آپ نے آج کے اخبارات دیکھے ہوں گے کہ انہوں نے تمام حکومتی اراکین کو، خاص طور پر وزراء کو منع کر دیا ہے کہ وہ صوبائیت کے حوالے سے کوئی بیان نہیں دے سکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ان کا اعتراف ہے کہ یہ غلطی وزیر موصوف نے کی تھی۔ (قطع کلامیاں)

**MR DEPUTY SPEAKER.** Let the Opposition Leader speak please.

قائد حزب اختلاف، میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایوان یہ سمجھتا ہے کہ وزیر اعلیٰ نے بات نہیں کی تو کھڑے ہو کر کہئے کہ نہیں کی تاکہ میں اس پر وزیراعلیٰ کو بتا سکوں کہ آپ کی باتوں پر کون عمل نہیں کرنا چاہتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کی بات صحیح ہے۔ ان کی statement ضرور آئی ہے لیکن وہ بھی آپ کے حق میں آئی ہے۔ اگر کسی نے غلط فہمی میں کسی اخبار میں چھاپا ہے تو میرا خیال ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب کا یہ حق ہے کہ وہ اپنی کابینہ کو یا اپنی پارٹی کو یہ کہہ کر وضاحت کر دیں کہ اس قسم کی کوئی غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ جب وزیراعلیٰ صاحب کی وضاحت آ گئی ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ پھر کوئی issue نہیں ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** بات یہ ہے کہ ہم آج دیکھ رہے ہیں کہ آپ خود حکومت کی طرف سے وضاحتیں کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج آپ کا role متنازعہ ہے۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** As a Pakistani, as a Pakistani ..

سید ناظم حسین شاہ، آپ کا کیا مطلب ہے کہ ہم پاکستانی نہیں ہیں؟ ہم بھی پاکستانی ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ صوبائیت کی بات نہ کی جائے۔ سندھی ہمارے بھائی ہیں' وہ بھی پاکستان کا حصہ ہیں' ہم بھی پاکستانی ہیں۔ سردار صاحب! ہم آپ کا احترام کرتے ہیں' میں نے آپ سے صرف rule کی بات کی ہے۔ سردار صاحب! آپ تحمل سے بات سنا کریں اور اس کے بعد اس کا جواب دیا کریں۔ آپ یہاں چیئر پر ہیں' آپ ہمارے بھی سپیکر ہیں۔ آپ اس ہاؤس کی سب سے بڑی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ آپ دونوں اطراف کو ایک نظر سے دیکھیں۔ میں نے آپ سے صرف rule کی بات کی۔ میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ وزیر آبپاشی اگر اس کے بعد بھی پریس کانفرنس کر دیں تو یہ اس صوبے کے عوام کے لئے اور ہمارے لئے بھی بہتر ہو گا۔ اس لئے آپ یہ تاثر نہ دیں کہ آپ پاکستانی اور ہم کچھ اور ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ جی! فرمائیے۔

**قائد حزب اختلاف:** میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ نے دیکھا ہے کہ مرکزی حکومت میں سپیکر کی ایک رولنگ پر اسمبلیاں اور پورا ملک اپنا کاروبار کرنے سے اس وقت رکا کھڑا ہے اور آج آپ نے ہماری اسمبلی میں بھی ایسا ہی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ

اگر وزیر موصوف اس میں sincere ہیں اور یہ واقعی وہ بات کہتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں اور آپ نے بھی وہ بات کی ہے تو آیئے! پھر ان سے کہیے کہ آج قرارداد پیش کریں کہ ہم سندھی بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے کہ جب تک consensus نہیں پیدا ہو گا ہم کوئی ایسا پراجیکٹ نہیں بنائیں گے جس سے صوبائیت کو ہوا ملے۔ انہیں کہیے کہ قرارداد پیش کریں تو ہم مان لیں گے کہ انہوں نے ٹھیک بات کی ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** تو اس میں کیا اعتراض ہے؟ جی' لاء منسٹر!

**رانا ثناء اللہ خان:** جناب سپیکر!۔۔۔

**وزیر قانون:** پہلے رانا صاحب بات کر لیں۔ (قطع کلامیاں)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی' رانا صاحب!

**رانا ثناء اللہ خان:** جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ہاؤس میں ایک بحث ہو رہی تھی۔ لیڈر آف دی اپوزیشن نے دو دن پہلے بھی اس بات پر اعتراض کیا تھا کہ وزیر موصوف کا بیان صوبوں کے درمیان ہم آہنگی سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اگر آپ کہیں تو میں اس کو آگے رکھ لیتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** نہیں نہیں' فرمایئے۔

**رانا ثناء اللہ خان:** جناب سپیکر! ان کے بیان سے متعلق شروع دن سے اپوزیشن کا یہ version ہے کہ انہوں نے جو بیان دیا وہ غلط ہے۔ اس سے صوبائی ہم آہنگی میں فرق پڑا۔ ان کے بیان سے صوبہ سندھ کی اسمبلی کے تقدس اور مقام میں فرق پڑا ہے۔ آج اگر انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ میں نے وہ بیان نہیں دیا اور میرا وہ بیان غلط طور پر شائع ہوا تو میرا خیال ہے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ آپ نے اس chair پر بیٹھ کر جو الفاظ دہرائے ہیں' آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ہم سندھ کے خلاف نہیں ہیں' آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ہم سندھ کے حصے کا پانی نہیں لینا چاہتے' آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ہم سندھ کے بھائیوں کا ہر معاملے میں ساتھ نبھانا چاہتے ہیں اور اس کے بعد آپ نے یہ کہا کہ آپ یہ قرارداد سمجھ لیں اور ہاؤس اس

قرارداد کو پاس کرتا ہے۔ بالکل، ہم آپ کے ان الفاظ کی تائید کرتے ہیں کہ ہم سندھی بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ ہم اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ نہ ہم سندھ کے حصے کا پانی لینا چاہتے ہیں اور نہ ہی ہم یہ چاہیں گے کہ پنجاب کے حقوق سے کسی قسم کا کوئی withdrawal ہو۔

(نعرہ ہائے تحسین)

بات صرف یہ ہے کہ صوبہ سندھ کو تھل کینال کے منصوبے کے اوپر اعتراض ہے۔ اس میں ہمارا موقف صرف یہ ہے کہ ہم گریٹر تھل کینال کے منصوبے کو پنجاب کے مفاد میں سمجھتے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس منصوبے کے اوپر عمل ہو۔ ہم کالا باغ ڈیم کے منصوبے پر بھی چاہتے ہیں کہ اس پر عمل ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ چاروں صوبے بھائی ہیں تو ان معاملات پر آگے بڑھنے سے پہلے consensus create کیا جائے اور وزیر آبپاشی نے جو یہ فرمایا ہے کہ انہوں نے یہ بیان نہیں دیا اور یہ بیان غلط طور پر شائع ہوا، میں گیدری میں بیٹھے اپنے معزز سندھی بھائیوں سے آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ وہ ان کے اس بیان کو اس طرح سے شائع کریں تاکہ اگر ہمارے سندھ کے بھائیوں کو کوئی غلط فہمی ہے تو وہ دور ہو جائے۔ اگر ان کا بیان غلط طور پر شائع ہوا تب بھی اور اگر انہوں نے اپنے بیان سے رجوع کر لیا ہے تب بھی، ہم دونوں صورتوں میں اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! شاہ صاحب نے rules کی بات کی تھی۔ آپ chair پر بیٹھے ہیں، chair کا conduct discuss نہیں ہو سکتا۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ ایوان میں بیٹھ کر بات کرنے یا chair پر بیٹھ کر بات کرنے اور جلسہ گاہ میں بات کرنے میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اگر اس فرق کو ملحوظ خاطر رکھ لیا جائے تو یہ معاملات بخوبی آگے بڑھ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ رانا صاحب نے جو بات کی ہے کہ نہ پنجاب اپنے حقوق سے دستبردار ہو اور نہ سندھ اپنے حقوق سے دستبردار ہو اور نہ ہم اس پر چیر کریں۔ میرا خیال ہے یہی بات ارریگیشن منسٹر صاحب نے بھی کی ہے اور اس میں کوئی امر مانع نہیں کہ اگر وہ پریس کانفرنس یا اپنی statement کے ذریعے اس کی دوبارہ وضاحت کر دیں۔

جناب محمد وارث کلو، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ کو ابھی floor دیتا ہوں Let me finish this جی' لاء منسٹر!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو آپ نے فرمایا' بالکل درست ہے اور اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ ایک مسئلے کی نشان دہی کی گئی' متعلقہ وزیر صاحب نے اس کی وضاحت فرمائی۔ آج نہیں' آج سے دو دن پہلے بھی یہ مسئلہ take up ہوا تھا اور اس وقت بھی انتہائی مدلل طریقے سے وزیر موصوف نے اس کی وضاحت کی تھی کہ ان کا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا جو اخبارات میں رپورٹ ہوا ہے۔ انہوں نے اس کے بعد بھی وضاحت کی' ایوان میں بھی وضاحت کی اور آج بھی تمام اخبارات میں بھی جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ وہی بات جس کا ابھی آپ اظہار فرما رہے تھے کہ پنجاب ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ کسی دوسرے صوبے کے حقوق کو غصب کیا جائے لیکن at the same time ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ ہم اپنے حقوق کو forego کر دیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ایسا issue نہیں ہے۔ جہاں تک consensus کی بات کی گئی ہے۔ رانا ثناء اللہ صاحب نے بھی بات کی ہے' قاسم ضیاء صاحب نے بھی بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اپنی ذمہ داریوں سے بہتر طور پر آگاہ ہے اور ہم consensus کے لئے کوشاں ہیں۔ وزیراعلیٰ سندھ کے ساتھ اس مسئلے پر رابطہ ہے۔ ان کے گورنر صاحب سے بھی بات ہوئی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے تمام صورت حال کی ان کو وضاحت کروائی ہے اور حکومت پنجاب کی طرف سے انھیں یقین دہانی کروائی گئی ہے کہ جو کچھ اخبارات میں آیا ہے وہ درست نہیں ہے۔ اس سے مجموعی طور پر جو تاثر ابھرا ہے وہ تاثر بھی درست نہیں ہے۔ یہ بات طے ہو چکی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب اس issue کو ہمیں مزید discuss نہیں کرنا چاہئے۔ ایک بات جو consensus سے طے ہو گئی ہے' وضاحت بھی آ چکی ہے اور یہ معزز ایوان اور خاص طور پر جس طرح رانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اس بات سے وزیر صاحب بھی اختلاف نہیں

کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ اب ایوان کی کارروائی کو مزید آگے بڑھانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میری تجویز یہ ہے کہ اپوزیشن نے جو نکات اٹھائے ہیں اور آپ نے جواب دیا ہے کافی وضاحت ہو چکی ہے۔ یہ پریس کانفرنس کی بات کر رہے ہیں تو آپ نے اور انھوں نے وضاحت کی ہے۔ اگر دونوں' اپوزیشن اور گورنمنٹ بنچز مل کر ایک اکٹھی پریس کانفرنس کر لیں کہ ہم اس معاملے میں متفق ہیں کہ ہم کسی کے حقوق غصب نہیں کرنا چاہتے۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون ، جناب سپیکر! یہ ہاؤس کی کارروائی میں حصہ نہیں لیتے اور قرارداد کے لئے بہت تیز ہو جاتے ہیں۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جس مسئلے پر ہاؤس میں consensus ہوا ہے' اسی پیرائے میں انشاء اللہ تعالیٰ وزیر آبپاشی آج statement جاری کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ جی' کلو صاحب!

جناب محمد وارث کلو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ جو issue ابھی رانا مبا اللہ خان اور رانا آفتاب احمد خان نے شروع کیا ہے' یہ پہلے سے طے ہو چکا ہے۔ اس میں وزیر آبپاشی کی جو statement تھی' انھوں نے تردید کی اور بتا دیا کہ یہ سٹیٹمنٹ ایسے نہیں دی گئی تھی۔ اخبارات میں غلط طور پر شائع ہوئی ہے' اس پر تردید آ چکی ہے تو ان کے لئے تردید کافی ہونی چاہئے تھی۔ اب میں ایک بات کروں گا کہ میرے بھائی رانا مبا اللہ خان نے ابھی فرمایا ہے کہ کالا باغ ڈیم اور گریٹر تھل کینال کو بنانے میں consensus ہونا چاہئے تو میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اور انھیں remind کروانا چاہتا ہوں کہ گریٹر تھل کینال کا منصوبہ کالا باغ ڈیم سے پہلے کا ہے۔ یہ Indus Basin Treaty جو 1960 میں ہوئی تھی' اس کا حصہ ہے۔ یہ کینال 90 دن چلے گی اور اس نے سندھ کا پانی بالکل نہیں لینا۔ تھل فلڈ واٹر کینال ہے۔ پنجاب والے خواہ مخواہ اپنی political rivalry میں آ کر اس مسئلے کو نہ اچھالیں۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں۔ ہمارے چار اضلاع جو اس وقت صحرا بن چکے ہیں' جب گریٹر

تھل کینال وہاں سے گزرے گی اور irrigate کرے گی تو پورا پنجاب کیا پورے پاکستان کا غلہ پورا ہوگا اور آپ ایکسپورٹ کریں گے۔ جس طرح پہلے سیاستدانوں نے کالا باغ ڈیم کو ایک سیاسی نعرے پر چڑھا کر اس کے سارے کام کا بیڑہ غرق کر دیا' اب گریٹر تھل کینال کو ایسا issue نہ بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس پر کافی بحث ہو چکی ہے اور یہ ایک وفاقی معاملہ ہے۔ اس کی وضاحت ہو چکی ہے اور وہ اس کی press statement دے دیں گے۔

**رانا آفتاب احمد خان** : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

**رانا آفتاب احمد خان** : جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو یہاں پر فرمایا ہے کہ ہم کوئی بھی چیز ایسی نہیں کرنا چاہتے۔ میں خود اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ اپنے صوبائی حقوق کے لئے fight کرنا چاہئے۔ But not at the expense of your integration or disintegration آپ دیکھیں کہ ابھی انھوں نے فرمایا ہے کہ ہم اپنے حقوق کے لئے لڑیں گے۔ کالا باغ ڈیم کی ہم favour میں ہیں' But not at the expense of the country, we want that it should be with consensus. انھوں نے کہا ہے کہ ہم اپنے حقوق نہیں چاہتے اور نہ ہی کسی دوسرے کو دینا چاہتے ہیں۔ کیا یہ وضاحت فرمائیں گے کہ نئے پولیس آرڈر 2002 میں یہ صوبائی حقوق فیڈرل گورنمنٹ کے پاس نہیں چلے گئے؟ اس کی یہ ذرا وضاحت فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس وقت آبپاشی کی بات ہو رہی تھی۔ جی' ملک محمد احمد خان!

**ملک محمد احمد خان ( ایڈووکیٹ )** : Thank you very much for giving me the floor of the House, جناب سپیکر! بات جائز بھی ہے اور صحیح بھی ہے۔ رانا صاحب نے جو کہا' جو ناظم شاہ صاحب نے کہا وہ بھی درست ہے۔ consensus ہونا چاہئے۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ چیف منسٹر کی statement آج سارے اخبارات میں ہے اور اس سٹیٹمنٹ کے

ذریعے واضح کر دیا گیا ہے کہ اگر کوئی ابہام پیدا ہوا ہے تو اس میں پنجاب گورنمنٹ کی intention کیا تھی اور جو وزیر آبپاشی نے کہا ہے' اس پر وزیر آبپاشی نے بھی categorically اپنا جواب دے دیا ہے۔

دوسری میری یہ گزارش ہے کہ کیا سپیکر کسی قرارداد کا mover ہو سکتا ہے تو یہ قرارداد باقاعدہ طور پر پیش نہیں کی گئی۔ اس کو پیش کرنے کے لئے اپوزیشن لیڈر نے day before yesterday initiate کیا تھا کہ یہ قرارداد آنی چاہئے۔

جہاں تک تعلق ہے کہ پولیس آرڈیننس صوبائی معاملے میں سے نکل کر فیڈرل گورنمنٹ کے پاس چلا گیا ہے تو اس میں وضاحت کس چیز کی ضروری ہے کہ جو ترمیم ہی through Constitution کی گئی ہو کیا وہ legal list of Concurrent Legislation پر رہ سکتی ہے۔ یہ اتنی سی وضاحت ہے۔ رانا آفتاب صاحب بھی فرما دیں۔

**رانا آفتاب احمد خان**، سوال یہ ہے کہ۔

Can you make any amendment in the Constitution without going through Article 238-239? Malik Sahib, I want answer to that as a matter of fact,

**ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ)**، میری گزارش یہ ہے کہ ground reality یہ ہے کہ L.F.O پر اعتراض ہے۔ morally اگر وہ غلط ہے تو اپوزیشن اعتراض کر رہی ہے۔ جن لوگوں نے اس کو قبول کیا ہے وہ اپنی jurisprudential sense کے تحت حمایت بھی کر رہے ہیں۔ یہاں پر تو ہم نے وہ دنیا جو پارلیمانی نظام کی داعی ہے' آپ انگلینڈ کی بات کر لیں' امریکہ کی بات کر لیں' انڈیا کی بات کر لیں' پورے پورے Constitution کے proportions کو suspend کر کے آگے چلایا جاتا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ اگر کوئی supra constitutional ہوا ہے لیکن اس کی validity سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں دی اور اگر وہ غلط ہے تو کیا اس وقت جب یہ amendments دی

گئیں تو آرٹیکل 232 abeyance میں نہیں تھا۔ Was it effective at that time? رانا صاحب ذرا اس کا جواب دے دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ

I would like another question that, which is the supreme body: the authority, which legislates or the authority which interprets law Is there any authority which can empower you to amend the Constitution or put certain illegal things in the Consutution? He knows it that you cannot do anything against the basic spirit of the Constitution because if you go through the English Constitution which is unwritten and based on customs and traditions but as far as Pakistan's Constitution 1973 is concerned, you are not empowered to make any amendment in it If you do so, it leads to treason, Sir.

رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! میں صبح سے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے لئے ٹائم مانگ رہا تھا۔ اس وقت جو حالات ہیں جن پر میں بات کرنا چاہ رہا تھا اس پر بھی آؤں گا۔۔۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** I think it is a good debate between Rana Aftab and the Treasury benches. . .

**RANA MASHHOOD AHMAD KHAN:** But I want to clear that matter.

**MR DEPUTY SPEAKER:** I want a healthy debate like that

رانا مشہود احمد خان، اگر آپ اس matter پر جو ظفر علی شاہ کیس کے اندر سپریم کورٹ کی

judgement ہے' اس کے اندر ججوں نے خود کہا ہے کہ extra constitutional matters یعنی جہاں پر صورتحال extra constitutional ہو اور constitution بنانے کا حق' اس میں amendment کا حق پارلیمنٹ کے پاس ہے۔ آج یہاں پر بہت بات ہوئی کہ ہم لوگ اپنے حلقوں کی بات نہیں کرتے۔ ہمارے دوست اپنے حلقوں کی اور عوام کی بات کرنا چاہتے ہیں۔ عوام کی بات کرنے سے پہلے ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ اختیار ہمارے ہاتھ میں آجائے۔ وہ اختیار جو Preamble of Constitution کے اندر لکھا ہوا ہے۔ ہم پاکستان کے عوام اور پنجاب کے عوام کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اگر جنگل میں آگ لگی ہو اور آپ اپنا گھر سنوارتے رہیں اور سوچتے رہیں کہ وہ آگ آپ کے گھر تک نہیں پہنچے گی تو وہ آگ ضرور پہنچے گی لیکن ہم کہتے ہیں کہ پہلے جنگل کی آگ کو بجھائیں۔ پہلے اس ملک کے اندر قانون کی بالادستی ہو' آئین کی بالادستی ہو۔

جناب سپیکر! مجھے آج ایک اور اعتراض پیدا ہوا ہے۔ میں جناب کو سمجھتا تھا کہ جناب ایک بڑے mature اور بڑے اچھے طریقے سے ہاؤس کو چلائیں گے لیکن مجھے آج افسوس ہے کہ اس ملک کی تاریخ میں قومی اسمبلی میں اگر سپیکر کے خلاف عدم اعتماد move ہوئی اور تاریخ بنی اور جناب نے آج پنجاب اسمبلی میں تاریخ بنائی کہ اس کرسی پر بیٹھ کر نعرہ زنی کی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اس کرسی کے وقار کے منافی تھا۔ اگر جناب نے ایک پاکستانی کی حیثیت سے بات کی تھی تو آپ ان چودہ کروڑ پاکستانیوں کی آواز سنیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں وردی منظور نہیں' ہمیں ایل۔ایف۔او منظور نہیں' ہمیں آئین کی بالادستی چاہئے۔ بات سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔ آج ہمارے اندر یہ بات ختم ہو چکی ہے۔ ہمارے اندر کچی بات سننے کے لئے حوصلے نہیں رہے۔ میں آج اس ہاؤس کے floor پر اپنے اُن ساتھیوں سے بھی یہ بات کرنا چاہوں گا کہ جب ہم یہاں پر کوئی بات کہہ کر جاتے ہیں تو وہ ہم اپنی ذات کی بات کر کے نہیں جاتے لیکن مجھے افسوس یہ ہے کہ جب ہم ہاؤس میں بات کر کے باہر جاتے ہیں تو ہمیں گورنمنٹ کی طرف سے دھمکیاں دی جاتی ہیں' مختلف ایجنسیوں کے فون آتے ہیں کہ تم

یہ بات نہیں کرو گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! میں آپ کو ابھی floor دیتا ہوں۔ ان کو کہنے دیں جو انہوں نے کہنا ہے۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ میں ابھی آپ کو floor دوں گا۔ جی، مشہود صاحب!

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! kindly ہاؤس کا ڈسپلن تو maintain کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، فرمائیے!

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! مجھے آج اس بات کا بھی افسوس ہے کہ ہم آج تاریخ کے اس دوراہے پر کھڑے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی قسمت کے فیصلے کرنے کے لئے جنرل مشرف صاحب امریکہ میں بیٹھے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اس پورے ہاؤس میں کبھی اس بات کو debate نہیں بنایا گیا۔ یہ کہہ دیا گیا کہ وہ federal matter ہے۔ کیا سات کروڑ جو پنجابی ہیں وہ پاکستانی نہیں ہیں؟ آج مسئلہ پاکستان کا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، پلیز! اپنے موبائل فون بند کریں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب والا! اس وقت اخبارات کے اندر جو بات ہو رہی ہے وہ یہ ہو رہی ہے کہ اسرائیل کا status پاکستان کی خارجہ پالیسی کے اندر consider کیا جائے گا اور ہم اس کے against کیا gain کر رہے ہیں؟ عزیز صاحب کی اپنی statement تھی کہ ہمیں افغان war کے اندر 20 ارب ڈالر کا نقصان ہوا جب کہ امریکہ سے ہمیں جو aid ملی وہ ایک ارب ڈالر تھی۔ آج جو کہا جا رہا ہے کہ F-16 طیارے ہمیں واپس مل جائیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، Please put off your mobile phones۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان، کم از کم مجھے conclude تو کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان، جناب والا! میں بات یہ کر رہا ہوں کہ اس وقت جو پورے پریس میں

شور مچا ہوا ہے کہ F-16 طیارے پاکستان کو ملنے لگے ہیں۔ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں' وہ طیارے 17 سال پرانے ہو چکے ہیں' ان کے against ہم پاکستان کی کس چیز کا سودا کرنے لگے ہیں؟ ہم کشمیر کے اوپر بات نہیں کر رہے۔ جنرل صاحب نے وہاں پر جا کر ایک انٹرویو دیا' اس میں انہوں نے کہا کہ میں وردی اتاروں گا۔ یہ وہ بات ہے جو آپ لوگ یہاں پر سننے کو تیار نہیں ہوتے۔ باہر جا کر انہوں نے خود یہ بات کہی کہ میں وردی اتاروں گا اور آپ ہمیں یہاں پر بات نہیں کرنے دیتے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ بریگیڈیر صاحب پہلے فرمائیں گے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جی' بریگیڈیر صاحب! فرمائیے۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میرے فاضل دوست وردی کی بات کر رہے ہیں تو میں ان سے یہ کہوں گا کہ وہ face لے کر آئیں اور اپنی وردی باہر اتار کر آئیں تاکہ وہ اسمبلی کے ممبر بنیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی لمبی بات کر رہے تھے تو میں آپ کی وساطت سے انہیں یہ مشورہ دوں گا کہ وہ ایم این اے کا الیکشن لڑیں اور وہاں جا کر بات کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، No cross talk وہ بات کر رہے ہیں۔ میں بعد میں آپ کو موقع دوں گا' پلیز تشریف رکھیں۔ جی' فرمائیے!

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، میرے دوست جو بات کر رہے تھے کہ سپیکر نے رولنگ دی ہے۔ انہوں نے اچھا کیا ہے یا برا کیا ہے' اسی ہال میں' انہی اپوزیشن ممبروں نے جب سپیکر کی کرسی چھیننے کی کوشش کی تھی تو وہ بات اچھی بات تھی یا یہ اچھی بات ہے؟ اگر صوبائی تعصب کو ختم کرنا کوئی بری بات ہے تو ہم یہ کرتے رہیں گے۔ اگر اپوزیشن صوبائی تعصب کو ہوا دینا چاہتی ہے تو میں ان سے اس جھنڈے کا واسطہ دے کر کہوں گا کہ

اس صوبائی تعصب کو ہوا نہ دیں۔ ہم نے آج سے 30 سال پہلے اسی تعصب کو ہوا دے کر بہت نقصان اٹھایا ہے۔

دوسری بات جو میرے فاضل دوست ابھی کہہ رہے تھے کہ منسٹر صاحب استعفیٰ دے دیں اور یہ کابینہ بھی استعفیٰ دے دے۔ میں ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وزیر آبپاشی استعفیٰ دے بھی دیں تو ان کی باری پھر بھی نہیں آنے گی---

**چودھری خضر الیاس ورک**، جناب سپیکر! I am on a point of clarification--- میں موقع لے کر رہوں گا۔ مجھے پہلے موقع دیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر**، جی' بات کریں۔

**چودھری خضر الیاس ورک**، جناب سپیکر! جیسا کہ رانا مشہود صاحب نے کہا ہے کہ ہم صدر کی وردی اتارنے کی بات نہیں سوچتے۔ انہوں نے کہا ہے کہ صدر صاحب نے BBC کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں تین سال کے اندر وردی اتار دوں گا۔ جب انہوں نے کہہ دیا ہے تو پھر یہ شور کیوں مچاتے ہیں؟ یہ قومی اسمبلی' چاروں صوبائی اسمبلیاں اور ایل۔ایف۔او کے معاملے کو چھوڑ کر اپنے عوام کی خوشحالی کی بات کریں۔ ان اسمبلیوں اور اداروں کو چلانے کی بات کریں۔ انہوں نے پہلے بھی اپنے بیان کا پاس کیا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی وہ کریں گے۔ یہ نظام کو چلنے دیں اور یہ سلسلہ بند کر دیں۔

**رانا آفتاب احمد خان**، پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب ڈپٹی سپیکر**، جی! فرمائیے۔

**رانا آفتاب احمد خان**، جناب سپیکر! بریگیڈیر صاحب کو پہلے بھی میں نے عرض کی تھی۔ انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ کے لئے apply کیا تھا' ہم نے مناسب نہیں سمجھا کہ ان کو ٹکٹ دیا جائے۔ یہ وزارت کی بات کرتے ہیں۔ میں نے اس وقت وزارت کی تھی جب میرا خیال ہے کہ یہ کپتان ہوں گے۔ ان کو کیا پتا؟ یہ مارچ کرتے ہوئے یہاں پر آ گئے ہیں۔

ہم تو political process سے یہاں پہنچے ہیں۔ وزارت ہماری منزل نہیں ہے۔ ہم نے وزارت دیکھی ہوئی ہے۔ یہ بریگیڈیر دو دن اپوزیشن میں نہیں بیٹھ سکتا۔ ہم یہاں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ یہ اسمبلی کے legislators ہیں، قومی اسمبلی میں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ Basically you are members and you are legislators یہ بھی آئین کے تحت ہی اسمبلی ہے۔ ان کو کہیں کہ پہلے آئین اور رولز آف پروسیجر کا مطالعہ کریں۔ یہاں آ کر اپنی وزارت کے لئے نعرے نہ ماریں۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، جناب سپیکر! میرے فاضل دوست کو بتائیں کہ میرا نام جاوید اکرم ہے، بریگیڈیر نہیں ہے۔ دوسرا اگر میرا rank ان کو تکلیف دیتا ہے تو اس میں میرا قصور نہیں ہے۔ میری 30 سالہ سروس کا ثمر ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس rank سے نوازا ہے۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دوں کہ یہ عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر ط

یہ ان کے ہاتھ میں نہیں ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر کسی کو وزارت دے دی ہے، اگر کسی کو rank دے دیا ہے تو یہ اس کا کرم ہے اور یہ اس کا فیصلہ ہے۔ اگر اس میں میرے فاضل دوست کو تکلیف ہے تو میں ان کی تکلیف رفع نہیں کر سکتا۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ میرا نام جاوید اکرم ہے اور آئندہ سے مجھے اسی نام سے پکارا جائے۔ شکریہ

چودھری جاوید احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی! فرمائیں۔

چودھری جاوید احمد: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے سب سے پہلے اس ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج اپوزیشن اور حکومت کے اراکین آپس میں صوبوں کے اور اپنے ملک کے مسائل پر بات کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آئین اور قانون کی بالادستی کے لئے جہاں پر ایک طرف حکومت کی ذمہ داری ہے تو وہیں پر آئین میں کچھ ذمہ داریاں اپوزیشن کو بھی دی گئیں ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ آج اپوزیشن اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہی ہے۔ یہاں پر پہلے ایک معاملہ آبپاشی کے سلسلہ میں چل رہا تھا۔ میں اس ایوان کے گوش گزار صرف اتنا کرنا چاہتا ہوں کہ ارگیشن کے معاملہ پر اور تھل گریٹر کینال کے سلسلے میں سندھ میں جو طوفان اٹھا ہے اور اس سلسلے میں ہم یہاں سے پرنٹ میڈیا میں' الیکٹرانک میڈیا میں اور اس ایوان میں وضاحتیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں چند حقائق آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر اپوزیشن لیڈر بھی بیٹھے ہیں' دیگر پارٹیوں کے سربراہ اور ان کے اراکین بھی بیٹھے ہیں۔ پنجاب پہلے ہی پانی کے سلسلے میں بہت قربانی دے رہا ہے۔ پنجاب سندھ سے چار گنا پانی کم لے رہا ہے۔ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کر رہا بلکہ یہ ارسا کے figures ہیں جس کے مطابق پنجاب کو ششماہی نہروں میں 2.5 کیوسک سے لے کر 4.5 کیوسک per thousand acre پانی ملتا ہے جبکہ سندھ میں وہی پانی 2.5 سے لے کر 9.7 کیوسک تک ملتا ہے۔ اسی طرح سندھ میں جو سالانہ نہریں ہیں وہاں پر 4.5 کیوسک سے لے کر 19.5 کیوسک تک ملتا ہے جبکہ پنجاب میں 4.5 کیوسک سے لے کر 9.4 کیوسک تک ملتا ہے۔ یہ وہ figures ہیں جو ارسا کے ہیں۔ پنجاب پہلے ہی بہت قربانی دے رہا ہے۔ ہمیں بجائے دفاعی پوزیشن لینے کے وہاں کے عوام کو' سندھی بھائیوں کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ بھائیو! اصل صورتحال یہ ہے۔ پنجاب آپ کا استحصال نہیں کر رہا۔ یہ جو آپ کے سندھی وڈیرے ہیں' جو لیڈر ہیں وہ اپنی سیاسی دکانداری کو چمکانے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ میں اپوزیشن سے یہ درخواست بھی کرتا ہوں اور اس معزز ایوان سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں اس مسئلے پر قومی یکجہتی کے ساتھ ساتھ

پنجاب کے حقوق کا بھی تحفظ کرنا چاہئے اور اس کے لئے مل کر ہم تمام صوبوں میں جا کر ان کو حقائق سے آگاہ کریں۔ جو لوگ ان کو misguide کر رہے ہیں اور جو اپنی سیاسی دکانداریاں چمکا رہے ہیں ان کو negate کریں۔ اس سلسلے میں ہمیں یہاں پر متفقہ طور پر قرارداد پیش کرنی چاہئے' چاہے وہ کالا باغ ڈیم کے متعلق ہو یا کسی اور چیز کی ہو' یہاں پر یہ جو فرمایا جا رہا ہے کہ ہم یکجہتی کو توڑنا نہیں چاہتے' اس کے لئے consensus چاہئے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تربیلا ڈیم بنانے کے لئے consensus ہوا تھا؟ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ سندھ میں جتنے ڈیم بنے ہیں یا جتنی بھی نہریں ہیں کیا ان پر consensus ہوا تھا؟ جب بھی پنجاب کی بات ہوتی ہے تو consensus کی بات ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم آپس میں مل کر چلیں اور ہمیں مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں مختصر سی دو باتیں کروں گا۔ ایک تو یہ کہ اس اسمبلی کے تمام ممبران کی یہ خواہش ہے کہ پنجاب میں سب سے مقدس ادارہ یہ پنجاب اسمبلی ہے اور ہماری عزت اور بقا بھی اسی میں ہے کہ یہ سب سے اوپر جائے لیکن رانا آفتاب احمد خان نے ٹھیک کہا ہے کہ آج بھی اپوزیشن سے زیادہ ہمارے وہ دوست جو اس طرف بیٹھے ہیں لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے ان کے مسائل زیادہ ہیں۔ اس لئے کہ آج وہ بے بس ہیں اور جب تک لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں' پولیس آرڈر 2000 میں اپنی مرضی کے مطابق یہ اسمبلی ترمیم نہیں کر سکتی اس وقت تک ہماری صوبائی خود مختاری پر بھی حرف آئے گا اور جب تک شیڈول 6 کے آرٹیکل 268 کے تحت صدر پاکستان ہمیں اجازت نہیں دیں گے ہم لوکل گورنمنٹ آرڈیننس اور پولیس آرڈر 2000 میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے اور ہمارے وہ دوست جو حکومت میں ہیں ان کے لئے بھی

ایک چیلنج ہے کیونکہ ابھی تک ہم صرف ایک کلاز میں ترمیم لا سکے ہیں اور وہ ترمیم بھی جنرل صاحب کے کہنے پر ہوئی کہ ہم نے ڈسٹرکٹ ناظمین کی عمر میں اضافہ کیا کہ 30 جون تک ان کو extension دی جائے۔ میری گزارش یہ ہے کہ راجہ بشارت صاحب آج اس معاملہ میں ہمیں اعتماد میں لیں کہ کیا حکومت اس بارے میں کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ پولیس آرڈر اور لوکل باڈیز آرڈیننس میں ترمیم لائے گی؛ اس لئے جب اپوزیشن issues پر احتجاج کر رہی ہے' جب ہم ایل۔ایف۔او کی بات کرتے ہیں تو ہم دراصل ان کے اختیارات کی بات کرتے ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے وزراء مضبوط ہوں' ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا وزیراعظم' ملک کا مضبوط وزیراعظم ہو اور اس وزیراعظم کا وہ حال نہ ہو جو لیاقت علی خان کا ہوا تھا' جو بے نظیر بھٹو کا ہوا تھا' جو محمد خان جونیجو کا ہوا تھا' جو نواز شریف کا ہوا تھا۔ اس لئے میں یہ چاہتا ہوں اور میں نے پہلے تقریر میں بھی کہا تھا' جب وزیراعلیٰ نے اعتماد کا ووٹ لیا تھا تو اس وقت میں نے کہا تھا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ اسمبلی 5 سال چلے اور میری یہ خواہش ہے کہ جناب وزیراعلیٰ صاحب 5 سال پورے کریں۔ لیکن مجھے ڈر لگتا ہے کہ ہم اسی ایل۔ایف۔او جس کی ہم مخالفت کر رہے ہیں' جس کی یہ حمایت کر رہے ہیں اس کے آرٹیکل (112) کی سب کلاز (2) کے تحت گورنر کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ بھی صوبائی اسمبلی کو توڑ سکتا ہے۔ اس لئے جب اپوزیشن ایل۔ایف۔او پر بات کرتی ہے' issues پر بات کرتی ہے اس وقت دراصل ہم ان کے اختیارات کی جنگ لڑ رہے ہوتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اگر یہ عوام کے نمائندے ہیں' عوام کے چیف منسٹر ہیں' عوام کے وزیر ہیں تو ہم ان کو زیادہ مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں' ایل۔ایف۔او کے جانے سے اپوزیشن' رانا آفتاب یا قاسم ضیاء کو کچھ نہیں ملے گا۔ ان کے اختیارات میں اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کروں گا کہ آپ نے تھل کینال کے بارے میں بہت اچھی بات کی۔ رانا صاحب نے بھی بہت اچھی بات کی اور ادھر سے بھی بہت اچھی بات ہوئی۔ سندھ اسمبلی میں بہت اچھا message جائے گا اگر بجائے پریس کانفرنس کرنے

کے' اسمبلی کے floor پر جو ارشادات آپ نے فرمائے ہیں انہی کو متفقہ قرارداد کی شکل میں آج ہم آخری دن پاس کر دیں تو یہ سندھ کے عوام کے لئے ' سندھ کے لوگوں کے لئے بہت اچھا پیغام ہو گا۔ میری یہ گزارش ہے کہ جو پیغام ہم اس اسمبلی کے توسط سے سندھ کے عوام کو بھیج سکتے ہیں وہ پریس کانفرنس کے ذریعے نہیں بھیج سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا ہے اور میں اس معزز ایوان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ ڈیڑھ گھنٹے کے دوران ہم نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے اور کیا ان میں سے ایک بھی پوائنٹ آف آرڈر بنتا تھا سوائے اس کے کہ ہم نے اپنی بات کرنی ہوتی ہے اور صرف اور صرف اپنی حاضری لگوانی ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد باہر چلے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر! ابھی عباسی صاحب بہت دردمندانہ انداز سے فرما رہے تھے کہ میں ان کو مطمئن کروں اور ان کو اعتماد میں لوں۔ اعتماد میں تو ان کو لیا جاتا ہے' مطمئن تو ان کو کیا جاتا ہے جو اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لے رہے ہوں۔ ابھی وہ یہاں پر کھڑے ہو کر کہیں کہ وہ یہاں پر بیٹھیں گے تو میں اس پورے ایوان کی طرف سے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کریں گے مگر یہ بیٹھیں تو سہی لیکن ابھی پانچ منٹ کے بعد انہوں نے چلے جانا ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج جب اس ایوان کی کارروائی شروع ہوئی تو یہ تھل کینال سے شروع ہوئے ' تھل کینال سے ہوتے ہوئے ہم ایل۔ایف۔او پر آئے ' پھر وردی پر آئے اس کے بعد آئین کے حوالے سے آپ نے دیکھا کہ رانا آفتاب صاحب اور محترم ملک محمد احمد خان صاحب کے درمیان بات ہوئی۔لوکل گورنمنٹ کی بات ہوئی ' آمریت کی بات ہوئی۔ یہ ساری باتیں کرتے ہیں۔ میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ یہ پہلے گھنٹے

میں ساری باتیں کر لیتے ہیں' ان باتوں کو چھوڑیں اور کم از کم اپنے حلقوں کی بات کریں' ان لوگوں کی بات کریں' جنہوں نے آپ کو منتخب کر کے بھیجا ہے۔ ان کی بات نہیں کریں گے' ایل۔ایف۔او کی بات کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر رانا مشہود صاحب بات کر رہے تھے۔ میں نے اس وقت مناسب نہیں سمجھا' میں کسی کا نام نہیں لینا چاہوں گا' پھر کسی کو ملوث کرنے کی بات کرتے ہیں۔ میں بغیر نام لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں' وہ کون سی' آپ نے کہا کہ بہت اچھی debate چل رہی تھی' رانا آفتاب احمد اور ملک صاحب کے درمیان ایک education کی بات تھی' وہ ایک دوسرے کو educate کر رہے تھے تو میں اپنے آپ کو educate کرنا چاہتا ہوں۔ میں ان سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے یہ بتائیں کہ اس ملک کی سیاسی تاریخ میں کون سی ایسی دو سیاسی پارٹیاں ہیں جن کے سربراہان نے وردی والوں کو اپنا ڈیڈی کہا ہے؟ ہم باتیں کرتے جاتے ہیں' ہم فوج کے خلاف بھی بات کرتے ہیں' جس وقت فوج ان کے مفاد کے لئے ان کا ساتھ دے رہی ہو اس وقت ہم فوج کو سلام کرتے ہیں لیکن خدا کے لئے ہمیں ان لوگوں کی بات کرنی چاہئے جن لوگوں نے ہمیں منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے۔

جناب سپیکر! ڈیڑھ گھنٹہ ہو چکا ہے' صرف اور صرف پوائنٹ آف آرڈر پر بات چلتی رہی ہے۔ اگر کسی نے debate میں حصہ لینا ہے' سیلیمنٹری بجٹ پر بحث کرنی ہے تو ہم اس کے لئے ٹائم مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ آئیں! بات کریں' کارروائی میں حصہ لیں لیکن یہ کوئی طریقہ کار نہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر کئے جائیں' I will request you کہ پوائنٹ آف آرڈر کو اس کی letter and spirit میں لیا جائے۔ جو پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے اور پوائنٹ آف آرڈر صرف اسی بات پر بنتا ہے کہ جو اس وقت ہاؤس میں کارروائی چل رہی ہو تو اس پر پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے۔ آپ فیصلہ کیجئے اور اس کے بعد اس ہاؤس کی کارروائی کو مزید آگے چلنے کا موقع دیجئے۔ جن صاحبان نے بات کرنی ہے' آپ انہیں قانون اور ضابطے کے مطابق پورا موقع دیجئے لیکن جس وقت یہ طے کر لیں کہ

کتنی دیر سیکیورٹی بجٹ پر آپ نے بات کروانی ہے۔ جتنی دیر مرضی بات کریں' ہم شام تک بیٹھنے کے لئے تیار ہیں۔ آئیں! بات کریں' نہ کہ ابھی واک آؤٹ کر کے چلے جائیں۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** Thank you.

قائد حزب اختلاف ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیں۔ قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف: شکریہ۔ جناب سپیکر! راجہ صاحب نے دو تین دن پہلے بھی ہمیں مذاکرات کی دعوت دی اور آپ کو پتا ہے کہ اس کا کیا حشر ہوا! آج بھی انہوں نے ابھی کہا ہے۔ میں پرانے مذاکرات کی بات کر رہا ہوں جو کہ فیل ہو گئے تھے۔ آج بھی یہاں انہوں نے کہا ہے کہ یہ ہاؤس میں بیٹھیں اور ہم انہیں یقین دہانی کراتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ مجھ سے ابھی on the floor of the House وعدہ کریں کہ یہ صوبائی خود مختاری کے لئے' پولیس ایکٹ اور لوکل باڈیز آرڈیننس کے لئے وفاق کو سفارش کریں گے کہ اس کو ایل۔ایف۔او سے ختم کر دیا جائے تو ہم بالکل اس کارروائی میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ ہم بالکل کسی ایسی چیز سے نہیں بھاگ سکتے جس میں صوبے کے اور عوام کے حقوق کی بات ہو۔ یہ اس بات پر ہم سے طے کریں کہ آرٹیکل 112 جس کے تحت گورنر کے اسمبلی توڑنے کے اختیارات ہیں' وہ ختم ہونے چاہئیں۔ ہم بالکل ان کے ساتھ ہاؤس چلائیں گے۔ بات یہ ہے کہ یہ باتیں تو بہت ابھی کرتے ہیں لیکن جب عمل کرنے کا وقت آتا ہے تو پھر انہیں روک دیا جاتا ہے' کہاں سے روکا جاتا ہے یہ خود بتا سکتے ہیں کیونکہ خود تو یہ فیصلہ نہیں کر سکتے اور انہوں نے اوپر سے پوچھنا ہوتا ہے جبکہ ہم تو یہیں فیصلے کرتے ہیں۔ ہم نے انہیں کہا تھا کہ ہمیں اپنی جماعتوں کی طرف سے فیصلہ کرنے کا مکمل اختیار ہے۔ میں آپ کی وساطت سے ٹریژری بنچوں کو کہتا ہوں کہ جو offer میں نے انہیں دی ہے یہ ابھی اسے قبول کریں۔ ہم نے تو ہمیشہ offers قبول کی ہیں اور ہم آج بھی یہیں بیٹھ کر فیصلہ کر لیتے ہیں' انہیں کہئے کہ یہ

offer قبول کریں اور جو بات میں نے ابھی on the floor of the House کی ہے اگر اس پر یہ راضی ہوتے ہیں' ہم آج تو کیا اگلی آنے والی ہر کارروائی میں آپ کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں اور اپنا احتجاج آج ہی ختم کر دیں گے۔ اگر یہ ہمارے ساتھ اس بات کو طے کر لیں اگر یہ نہیں کر سکتے اور اس کا جواب دینا مناسب سمجھیں تو اس پر میں بات کروں گا لیکن اگر یہ ایسا نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں بار بار کیوں اس بات پر اُکساتے ہیں کہ ہم اس صوبے کی خودمختاری کو سلب ہونے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمد ارشد خان لودھی صاحب!--- چونکہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات ابھی کی ہے تو اس کی وضاحت وہ کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں floor دینا چاہتا ہوں۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ قائد حزب اختلاف نے فرمایا کہ وہ پہلے دن سے یہ offer کرتے چلے آ رہے ہیں اور راجہ صاحب اور ہم سب اس پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے ان کو یہ کہتے رہے ہیں کہ آئیں! ہمارے ساتھ بات کر لیں لیکن اگر خلوص نیت سے بات کرنی ہے تو بہت بڑی بات ہے لیکن اگر اس کو بہانہ بنا کر اپنے قائدین کو مطمئن کرنا ہے تو پھر جیسے ڈیڑھ گھنٹہ اب ضائع ہوا ہے اسی طرح وقت ضائع ہوتا جائے گا۔ راجہ صاحب نے ابھی کہا ہے کہ جو پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہو اس کو ضرور تسلیم کریں اگر نہ بنتا ہو تو اس کا بہانہ نہیں بننا چاہئے۔ یہ ہمارا مقدس ایوان ہے جس کا ایک تقدس اور احترام ہے۔ ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ صوبہ کے 7 کروڑ عوام ہماری اور ان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ وہ اپنے حقوق کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی محرومیوں کو رفع کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی تکلیفوں میں کمی کرنا چاہتے ہیں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ ڈیڑھ گھنٹے سے ہم کس کے حقوق کا تحفظ کر رہے ہیں؟ ہم کس کی بات کر رہے ہیں؟ رانا صاحب چلے گئے وہ ابھی بریگیڈیر صاحب کو یہ کہہ رہے تھے کہ یہ پیپلز پارٹی کی ٹکٹ لینے کے لئے ہمارے پاس آئے تھے تو میں اس دن بھی راز نہیں کھولنا چاہتا تھا' ان میں سے 15 ایسے آدمی ہیں جو

میرے پاس ٹکٹ لینے کے لئے آئے تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جناب قائد حزب اختلاف نوشتہ دیوار پڑھ لیں۔ کل کے الیکشن میں آپ نے دیکھا پاکستان مسلم لیگ (قائد اعظم) نے 32 ہزار ووٹ لئے ہیں اور آپ کے امیدوار 14 ہزار ووٹوں سے ہارے ہیں۔ یہ آپ پڑھ لیں کہ لوگ آپ کا کیا حشر کرنے والے ہیں - آپ اس تقدس پر آئیں۔ رانا صاحب! ذرا بیٹھیں۔ آپ بھی third rate کے آدمی تھے میں آپ کو ایسا colleague کہنا چاہتا ہوں' خدا کے لئے سوچیں کہ جو عوام آپ کے بارے میں سوچ رہے ہیں وہ کل کا حشر دیکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اب اس سلسلے میں کافی بات ہو چکی ہے۔ لودھی صاحب یہ فرما رہے تھے کہ ہمارے امیدوار کو 32 ہزار ووٹ ملے ہیں اور اس لئے اپوزیشن کو دیوار پر لکھا ہوا پڑھ لینا چاہئے۔ لودھی صاحب! یہ لکھا ہوا آپ کو پڑھنا چاہئے کہ ضمنی الیکشن میں آپ کو اس سے پہلے 80 ہزار ووٹ ملے ' راجہ بشارت صاحب بیٹھے ہیں اور دوسری طرف 4 ووٹ پڑے تھے۔ اب آپ کہہ رہے ہیں کہ 14 ہزار پڑے ہیں۔ کل کی بات ہے کہ آپ 80 ہزار سے 32 ہزار پر آ گئے ہیں۔ اپوزیشن احتجاج کر رہی ہے اس سے متعلق ہمارے نرسری بچوں کے دوست کہہ رہے ہیں کہ آپ اپنے حلقوں کی بات نہیں کرتے' آپ ان لوگوں کے مسائل کی بات نہیں کرتے جو لوگ آپ کو منتخب کر کے یہاں بھیجتے ہیں۔ اس احتجاج کے متعلق میں facts کے علاوہ کوئی بات نہیں کروں گا اور راجہ بشارت صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ان کو نوٹ فرما لیں' اگر ان facts کا یا کسی بات کا وہ کوئی جواب دینا چاہیں تو وہ جواب دیں۔ اس ملک میں 55 سال سے یہی ہوتا آ رہا ہے۔ یہ حلقوں کے مسائل کی بات کر رہے ہیں' یہ سڑکوں' نالیوں اور سولنگ کی بات کر رہے ہیں' اس ملک میں تقریباً سو سال انگریز نے حکومت کی اور انہوں نے یہاں پر نہروں اور ریلوے لائن کا جال بچھایا اور بے شمار ترقیاتی کام کئے لیکن وہ ترقیاتی کام آزادی کا نعم البدل نہیں بن سکے۔

جناب سپیکر! یہ 30-ارب روپے سے جو انقلاب یہاں لانا چاہتے ہیں وہ پچھلے سال 20- ارب روپے سے نہیں آیا۔ اس سے پچھلے سال 15-ارب روپے سے نہیں آیا۔ اس ملک کا مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اس میں 30-ارب روپے ترقیاتی کاموں کے لئے رکھے جائیں یا 40-ارب روپے رکھے جائیں۔ اس ملک میں تعلیم کے لئے 5-ارب کافی ہے یا 7-ارب رکھا جائے؟ اس ملک کا مسئلہ good governance ہے۔ جب تک اس ملک میں good governance نہیں ہو گی اس ملک کے مسائل حل نہیں ہوں گے اور اس ملک میں good governance کا ہونا ہی مسائل کا حل ہے ورنہ پچھلے سال 12-ارب روپے کے خرچ سے اس صوبے میں امن و امان قائم نہیں ہو سکا تو اس سال 15-ارب روپے خرچ کرنے سے بھی نہیں ہو سکے گا۔ اگر پچھلے سال 5-ارب روپے سے اس ملک میں تعلیم میں انقلاب نہیں آیا تو آج بھی 8-ارب روپے سے انقلاب نہیں آئے گا۔ اگر 20-ارب سے اس ملک میں ترقیاتی کاموں کا انقلاب نہیں آیا تو اس سال بھی 30-ارب سے نہیں آئے گا۔ اس ملک کا مسئلہ good governance کا ہے۔ دنیا کی تاریخ اٹھا کے دیکھ لیں کہ good governance اداروں کی بالادستی سے قائم ہوئی ہے اور اداروں میں جب آپ لوگوں کے حقیقی منتخب لوگوں کو بھیجیں گے تو اس وقت good governance آئے گی۔ اگر آپ ان اداروں میں مفاد پرستوں اور لوٹوں کی منڈیاں لگا دیں گے تو اس سے یہ ادارے مستحکم نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! آج سے ساڑھے تین سال پہلے اس ملک میں ایک supra constitutional' آئین سے بالا تر اقدام ہوا۔ اس کے بعد وہی forces سپریم کورٹ میں گئیں' سپریم کورٹ سے تین سال کا وقت حاصل کیا گیا۔ آپ بے شک وہ فیصلہ پڑھ لیں' اس فیصلے میں اگر کہیں بھی چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ آپ جب چاہیں ریفرنڈم کرائیں اور اگلے پانچ سال کے لئے بھی صدر بن جائیں تو ہم اپنا احتجاج آج ہی ختم کر دیتے ہیں۔ اگر اس فیصلے میں یہ کہیں لکھا گیا ہے کہ آپ day-to-day معاملات یا الیکشن کے علاوہ کسی قسم کی کوئی amendment آئین میں کر سکتے ہیں تو ہم راجہ بشارت صاحب! آج ہی

اس احتجاج کو ختم کر دیتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ سیٹیں بڑھ گئیں یہ ان کو قبول ہے' الیکشن میں ووٹروں کی عمر کم ہو گئی یہ ان کو قبول ہے' الیکشن سے متعلقہ جتنے rules ہیں وہ ان کو قبول ہیں لیکن وردی ان کو قبول نہیں ہے۔ الیکشن سے متعلقہ معاملات کے بارے میں سپریم کورٹ کے فیصلے میں انھیں یہ اختیار دیا گیا تھا۔ اگر الیکشن کے لئے حلقہ بندیاں ہونا ضروری ہیں تو اس کا انھیں اختیار تھا اور انھوں نے اس میں amendments کر دیں۔ اگر ووٹر کی عمر کم کرنی تھی یا سیٹوں کا اضافہ کرنا تھا تو وہ انھیں اختیار اس حد تک دیا گیا تھا' وہ انھوں نے کر دیا لیکن کیا 58(2)(b) کو بحال کرنے کا بھی سپریم کورٹ نے انھیں اختیار دیا تھا؟ سپریم کورٹ نے یہ کہا تھا کہ آپ الیکشن کروائیں اور الیکشن کروانے کے بعد ان اداروں کے اوپر خود بیٹھ جائیں اور ان اداروں کو monitor کرنا شروع کر دیں' آپ لوگوں کو نیب زدہ کر کے پٹریاٹ بنائیں' انھیں وزارتیں دیں' کیا یہ سب کچھ سپریم کورٹ کے فیصلے میں لکھا گیا تھا؟ یہ کھیل 55 سال سے چل رہا ہے۔ ایک جرنیل نے آ کر اپنی جمہوریت دی' اس کے بعد اس نے اپنا نظام چلایا اور پھر سب کچھ اسی کے ساتھ چلا گیا۔ دوسرے جرنیل نے بھی اپنا نظام چلانے کی کوشش کی جب تک اسے مہلت ملی تب تک وہ چلا' جب وہ گیا اس کے ساتھ ہی وہ سارا نظام ختم ہو گیا۔

جناب سپیکر! اس ملک میں good governance without democracy نہیں آ سکتی اور democracy اس وقت تک نہیں آ سکتی جب تک آپ آئین کو سپریم نہیں کریں گے' جب تک آپ ان اداروں کو بالا دست نہیں کریں گے۔ ہمارا صرف اور صرف یہی اختلاف ہے۔ ٹھیک ہے انھوں نے ریفرنڈم کروایا' اس میں پانچ بجے تک دو فیصد ووٹ پڑے' اس کے بعد انھوں نے 96 فیصد ووٹ ڈال لئے۔ ہم نے اس بات کو بھی بھلا دیا۔ اس کے بعد انھوں نے جس طرح سے لوگوں کو اکٹھا کیا' لوگوں کو زبردستی ایک پارٹی میں لایا گیا اور اس کے بعد الیکشن کروائے' ان الیکشنوں کی جو بھی پوزیشن ہے ہم اس کو dispute نہیں کرتے لیکن متحدہ اپوزیشن یہ بات اس ملک' قوم اور جمہوریت کی بہتری کے لئے کر رہی ہے کہ آئین

کی بالادستی قائم کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ رانا صاحب! میرے خیال میں اب کافی وضاحت ہو چکی ہے۔ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان۔ جناب سپیکر! میں آخری بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ چلیں' آخری بات کر لیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ہم نے ان تمام چیزوں کو برداشت کرتے ہوئے' در گزر کرتے ہوئے کہا کہ ٹھیک ہے آپ جس طرح بھی ان اسمبلیوں کو لے آئے ہیں' جس طریقے سے بھی آپ نے الیکشن کروائے ہیں' جس طرح سے بھی آپ نے ریفرنڈم کروایا ہے۔ اب اس ملک میں جو متفقہ آئین ہے اس کو سپریم کر دیں اور اس کے مطابق اس ملک کو چلائیں۔ حکومت آپ ہی کریں لیکن کسی آئین کے تحت کریں' کسی rule کے تحت کریں اور democracy کو آگے بڑھنے دیں۔ اس پر متحدہ اپوزیشن سے انھوں نے مذاکرات شروع کئے' مرکز کی صورت حال یہ ہے کہ وہاں پر وزیر اعظم نے ایک سے زیادہ مرتبہ پوری قوم کے سامنے آ کر وعدہ کیا کہ آئینی کمیٹی کی سفارشات کے بعد پارلیمانی سربراہان کا اجلاس بلایا جائے گا اور مذاکرات کئے جائیں گے۔ یہاں پر راجہ صاحب کے ساتھ' چودھری اقبال صاحب موجود تھے' چودھری ظہیر الدین صاحب تھے ایک دن ارشد لودھی صاحب بھی تھے۔ ہمارے ان کے ساتھ اس بات پر مذاکرات ہوتے رہے کہ آپ صرف اس بات کو اصولی طور پر تسلیم کریں کہ جو آئینی بحران ملک میں موجود ہے اسے مرکزی حکومت مذاکرات کے ذریعے اور آئین کے مطابق حل کرے۔ انھوں نے ہمارے ساتھ agree کیا' قرار داد کی ایک کاپی پر باقاعدہ پہلی تین لائنوں کو underline کر کے ہم نے وہ کاپی سپیکر صاحب کو دے دی اور انھوں نے یہ فرمایا کہ دیکھیں اب یہ بات طے ہو گئی ہے' اس قرار داد کو ہم پاس کریں گے اور اس کے بعد اپوزیشن اپنا واک آؤٹ اور احتجاج ختم کر کے کارروائی میں حصہ لے گی۔ راجہ صاحب سے میں یہ توقع

کروں گا کہ وہ ضمیر کی آواز کو لبیک کہتے ہوئے یہ بات کہیں گے کہ اگلے روز انھوں نے آ کر ہمیں کہا کہ جناب! ہمیں اس بات کی اجازت نہیں ملی تو جب ان اداروں کو' ان حکومتوں کو ایک قرار داد پر اتنی سی بات کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے تو پھر یہ ہمارا احتجاج صحیح ہے' یہ ہمارا احتجاج جاری رہے گا اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اس ملک میں جمہوریت بحال نہیں ہو جاتی' جب تک L.F.O ختم نہیں ہوتا اور اس ملک میں آئین کی حکمرانی قائم نہیں ہوتی۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** Now I give the floor to the Law Minister.

(اس مرحلے پر اپوزیشن کے معزز اراکین اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر " گو مشرف گو"، "L.F.O نامنظور " اور " وردی والا نامنظور " کے نعرے لگاتے رہے)

**وزیر قانون** : جناب سپیکر ! رانا صاحب نے اپنی گفتگو میں points note کرنے اور جواب دینے کے لئے کہا ہے تو میں ان کی باتوں کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ میری گزارش ہو گی کہ وہ اب اپنی باتوں کا جواب بھی سنتے جائیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر** : رانا صاحب کی باتوں کا وزیر قانون صاحب جواب دے رہے ہیں۔ رانا صاحب ! آپ وزیر قانون صاحب کا جواب تو سنتے جائیں۔ (قطع کلامیاں)

Order please, Order please. Rana Sahib has asked for reply Let Law Minister give the reply Rana Sahib! you may please ask your members to remain quiet

(اس مرحلے پر اپوزیشن کے معزز اراکین نعرے لگاتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

**وزیر قانون**: جناب سپیکر ! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب جب اپنی گفتگو فرما رہے تھے تو انھوں نے بار بار میرا نام لے کر یہ کہا کہ میں جواب دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب! فرمائیے۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب رانا ثنا اللہ صاحب گفتگو فرما رہے تھے تو انھوں نے بار بار میرا نام لے کر کہا کہ میں جواب دوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج ان کا جمہوری چہرہ بھی سامنے آ گیا ہے اور ان کا جو جمہوری کردار ہے وہ بھی سامنے آ گیا ہے کہ وہ صرف اور صرف اس ہاؤس کی کارروائی کو سبوتاژ کرنے کے لئے اپنی بات کر کے واک آؤٹ کر جاتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ جب وہ بات کر رہے تھے تو ہم انتہائی تحمل کے ساتھ ان کی بات سن رہے تھے اور ہماری خواہش تھی کہ وہ بھی ہماری بات کو سنتے۔ بہرحال انھوں نے مجھے جو points note کرنے کے لئے کہا تھا میں ان کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ انھوں نے پہلی بات good governance کے حوالے سے کی ہے کہ اس ملک کا سب سے بڑا مسئلہ good governance کا ہے۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس ملک کا سب سے بڑا مسئلہ good governance ہے اور good governance نہ ہونے کی وجہ سے ہی آج اس ملک کے دو سابق وزرائے اعظم جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

good governance نہ ہونے کی وجہ سے محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف مقدمات بنے۔ good governance نہ ہونے کی وجہ سے میاں نواز شریف کے خلاف مقدمات بنے اور آج وہ دونوں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اس لئے میں on the floor of this House انھیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری حکومت نے اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہم نے صوبے میں good governance قائم کرنی ہے اور ہم نے good governance کی ایک نئی مثال قائم کرنی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! انھوں نے دوسری بات اداروں کی بالادستی کے متعلق کی تھی۔ اب وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ میں ان سے یہی کہنا چاہتا تھا کہ جن اداروں میں وہ خود موجود ہوں اور حکومت ان کی ہو پھر تو وہ ادارے بالادست ہیں لیکن جب وہ خود ان اداروں میں موجود نہ ہوں تو پھر اداروں کی بالادستی questionable ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! انھوں نے تیسری بات 58( 2)( b ) کے حوالے سے کی۔ وہ چلے گئے ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ وہی 58 (2)(b) ہے جس کا اطلاق نواز شریف صاحب نے کروایا اور محترمہ بے نظیر صاحبہ کی حکومت کو ختم کروایا اور یہی وہ 58(2)(b) ہے جس کا اطلاق محترمہ بےنظیر نے کروا کر میاں نواز شریف کی حکومت کو ختم کروایا۔ جب ان کے مقصد کے لئے 58(2)(b) استعمال ہو تو پھر تو یہ بہت اچھی ہے لیکن جب اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے استعمال نہ ہو تو پھر 58(2)(b) تکلیف دہ ہے۔ اب وہ چلے گئے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ جب 58(2)(b) نہیں تھی تو اس وقت وزیر اعظم پھانسی چڑھے اور جمہوریت کو واپس آنے میں گیارہ سال لگے لیکن 58(2)(b) کی موجودگی میں وزرائے اعظم بھی اسی ملک میں رہے اور تین سال کے اندر اندر جمہوریت بھی بحال ہوئی۔ اس لئے ہمیں تھوڑا سا سوچنا چاہئے اور جذبات میں آ کر فیصلے نہیں کرنے چاہئیں بلکہ ملکی مفاد میں فیصلے کرنے چاہئیں۔( نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر وردی کا نعرہ لگاتے ہیں اور " گو مشرف گو" کا نعرہ لگاتے ہیں اور وہاں سے میرے بھائی نے کہا کہ امریکہ میں گئے ہیں۔ میرے بھائی موجود نہیں ہیں۔ میں ان سے عرض کرنا چاہتا تھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات پوری قوم کے لئے بحیثیت مجموعی اور ہمارے ملک کے لئے باعث فخر ہے کہ آج اس پوری region سے واحد ایک سربراہ مملکت جنرل پرویز مشرف صاحب ہیں جو کیمپ ڈیوڈ میں مذاکرات کے لئے گئے ہیں۔ ( نعرہ ہائے تحسین) میں چند دن پہلے ایک دوست کو واقعہ سنا رہا تھا کہ جب امریکہ میں جارج بش کا الیکشن ہو رہا تھا تو ان سے کسی صحافی نے سوال کیا کہ آپ کو پتا ہے کہ انڈیا میں سربراہ حکومت کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ وہاں الیکشن ہوئے اور کوئی شخص آیا ہے لیکن مجھے اس کا نام نہیں پتا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب جارج بش صدارت کے امیدوار تھے۔ دوبارہ ان سے پوچھا گیا کہ اسی region میں پاکستان نام کا ایک ملک ہے کیا آپ کو پتا ہے کہ وہاں سربراہ

مملکت کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہاں الیکشن بھی ہو رہے ہیں یا نہیں؟ پھر سوال کرنے والے نے بتایا کہ وہاں پر جنرل پرویز مشرف نے take over کیا ہے اور وہ سربراہ مملکت ہیں۔ پھر اس شخص نے کسی Russian State کا نام لے کر سوال کیا کہ کیا آپ کو اس کے صدر کے نام کا پتا ہے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ایک ایسا وقت تھا جب بیرون ممالک پاکستان کے نام کی بھی شناخت نہیں تھی اور امریکن صدر پاکستان کے سربراہ مملکت کا نام بھی نہیں جانتا تھا لیکن آج وہ وقت ہے کہ جب پاکستان کے سربراہ مملکت کو کیمپ ڈیوڈ میں مذاکرات کی دعوت دی جا رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین) یہ صرف اس حوالے سے ہے کہ ملک کی credibility بنی ہے۔ اگر کسی ایک شخص نے اس ملک کی credibility بنائی ہے' ملک کو ایک عزت کا مقام دلایا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس شخص کا مشکور ہونا چاہئے نہ کہ اس طرح کے نعرے لگانے چاہئیں کہ " گو مشرف گو۔" مشرف صاحب نے اس ملک میں جمہوریت بحال کی ہے۔ انھوں نے جمہوری ادارے بحال کئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا ایک اچھا قدم تھا جس کے باعث ہم آج اسمبلیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ میرے بھائی کہہ رہے تھے کہ جو الیکشن سے متعلقہ باتیں ہیں--- جناب والا! یہ تو وہی بات ہے کہ جو بیٹھی بیٹھی ہیں وہ رکھ لیں اور کڑوی تھو کر دیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ ایل۔ایف۔او کے حوالے سے جو چیزیں ہمیں sent کرتی تھیں ہم ان کو تو accept کرتے ہیں اور باقیوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ ہمیں یہ ایک پیکج کے طور پر لینا پڑے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ وقت دور نہیں کہ جو یہ وردی کی بات کرتے ہیں تو پرویز مشرف صاحب نے خود اس کا ایک time frame مقرر کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت آنے پر وہ بھی ہو جائے گا لیکن تھوڑا سا صبر اور تحمل سے کام لینا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ یہ لوٹوں کی منڈیاں' اب وہ چلے گئے ہیں اس لئے اب میں کیا بات کروں کہ اس کا آغاز کس نے کیا تھا؟ میں سمجھتا ہوں کہ پھر ساری بات گھوم پھر کر وہاں آتی ہے کہ یہ ان کا آپس میں ایک

دوسرے کا معاملہ ہے۔ یہ ایک دوسرے پر خود الزام لگاتے رہے ہیں۔ کچھ چھانگا مانگا کا الزام لگاتے رہے ہیں۔ یہ الزام ہم نے نہیں لگایا تھا بلکہ قاسم ضیاء صاحب کی پارٹی شاید چھانگا مانگا کا الزام لگاتی تھی اور یہ جواب دیتے تھے۔ کبھی نتھیا گلی کی بات ہوتی تھی' کبھی پشاور کی بات ہوتی تھی۔ یہ خود ان کاموں میں ملوث رہے ہیں اور اب دوسروں سے بھی اسی بات کی توقع کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج کے اس اجلاس میں ضمنی بجٹ کی ڈیمانڈز آنی ہیں لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جتنی باتیں کرنا چاہتے تھے ہمیں خوشی ہوتی کہ اگر وہ اپنی بجٹ تقاریر میں کرتے اور اپنے علاقہ کے مسائل کے حوالے سے بات کرتے۔ رانا صاحب نے بات کی کہ انگریز نہیں بنا گئے لیکن آزادی تو نہیں خرید سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یقین کیجئے کہ آج بھی اس ملک کی 80 فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے۔ آپ کسی بھی دیہات میں رہنے والے کے پاس چلے جائیں وہ کہتا ہے کہ ایل۔ایف۔او کیا بلا ہے؟ بات کریں میری سڑک کی' بات کریں میری بجلی کی' بات کریں میرے پانی کی' بات کریں ہمارے بچوں کی تعلیم کی اور بات کریں ہماری صحت کی سہولتوں کی۔ انھیں ایل۔ایف۔او سے کیا غرض ہے؟ ایل۔ایف۔او ان لوگوں کا مسئلہ ہے جو لوگوں سے ووٹ لے کر اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں اور اسمبلیوں میں پہنچنے کے بعد اپنی سیاست کھری کرنا شروع کر دیتے ہیں اور عوام کو بھول جاتے ہیں۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ ہم نے تقریباً دو گھنٹے صرف پوائنٹ آف آرڈرز پر ضائع کئے ہیں۔ انھوں نے اپنا مقصد پورا کر لیا اور بات کر لی لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ وہ اس ہاؤس کی کارروائی کا حصہ نہیں بنے جس کے لئے ان کی عوام نے انھیں منتخب کر کے بھیجا ہے۔ اس لئے آپ سے میری استدعا ہو گی کہ آپ ضمنی بجٹ کی ڈیمانڈز کو take up کریں تاکہ ہم ہاؤس کی کارروائی کو آگے بڑھا سکیں۔ شکریہ

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! مجھے بولنے کی اجازت دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' بی بی! فرمائیے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، شکریہ سپیکر صاحب!

لفظوں کے اس کھیل میں
ہر لفظ تمہارا لگتا ہے
میں اچھا لگتا ہے
تم پیارا لگتا ہے
جو ہر دم پیارا لگتا ہے
وہ ہم پیارا لگتا ہے

جناب والا! میں آپ کے توسط سے اس فورم سے اپوزیشن والوں کو یہ یاد دلانا چاہتی ہوں کہ الیکشن کے بعد وہ واقعی اس عوام کے قائد بن کر اس House میں آئے تھے لیکن افسوس کہ انھوں نے قائد کا روپ دھارنے کی بجائے سابقہ قائدوں کے پٹھو بننا پسند فرمایا۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہاں سپیکر کی عزت' یہاں ایوان میں بیٹھی خواتین کی عزت' یہاں پر دوسرے ممبران کی عزت خود ان کی اپنی عزت میں ہے کہ یہ ایسی گفتگو سے اجتناب کریں۔ ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے کہ ہم عوام کے مسائل حل کریں۔ اس لئے میں آپ کی وساطت سے پر زور طریقے سے اپوزیشن کو یہ باور کرانا چاہتی ہوں کہ وہ قائدین کا روپ دھاریں' قائدین کے پٹھوؤں کا نہیں کیونکہ وقت اور قوم ان کی منتظر ہے کہ ہم اس ایوان کو کامیابی سے لے کر' اس کشتی کو کامیابی سے لے کر ڈیمو کریسی کے کنارے پر لگائیں۔ شکریہ

## تحریک استحقاق

## ڈی-ڈی-او-آر چیچہ وطنی کا رکن اسمبلی کے ساتھ ٹیلی فون پر نامناسب رویہ

(--- جاری)

**جناب ڈپٹی سپیکر**، لاء منسٹر صاحب! اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 85 چودھری محمد ارشد صاحب کی ہے۔ یہ ایوان میں پڑھی جا چکی ہے۔ اب اس کا جواب آنا تھا۔

**وزیر قانون**، جناب سپیکر! میری معزز رکن سے بات ہوئی ہے، یہ بضد ہیں کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ لہذا مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر**، تو یہ تحریک استحقاق سپیشل کمیٹی II کے سپرد کی جاتی ہے۔

**ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ)**، جناب سپیکر! اجازت ہے؟

**جناب ڈپٹی سپیکر**، جی، فرمائیے۔

**ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ)**، جناب سپیکر! رانا صاحب نے اپنی تقریر کے conclusion میں جو بات کی ہے وہ on the floor of the House کی ہے۔ It is a matter of record اور جو باتیں تاریخ کا حصہ ہوں وہ غلط نہیں ہونی چاہئیں۔ جہاں تک ریفرنڈم کے متعلق رانا صاحب اپنی تقریر میں کہہ گئے۔۔۔

(اس مرحلے پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

**MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN(Advocate):** With your permission, Sir

**جناب سپیکر**، جی، فرمائیے۔

ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ)، جناب والا! رانا صاحب کی تقریر میں آخر میں جو ان کا concluding para تھا اور جاتے ہوئے یہ کہہ کر گئے کہ میں سن کر جاؤں گا۔ امید ہے کہ اب وہ لابی میں ہوں گے۔ facts کو mitigate کرنا dishonesty ہے۔ رانا صاحب کی آج تک تقریریں سنی ہیں' کبھی یہ نہیں دیکھا تھا کہ dishonesty بھی کریں گے۔ چار cases کو انہوں نے اکٹھے کر کے ذکر کیا۔ ریفرنڈم کیس کے حوالے سے جو انہوں نے حقائق بیان کئے' غلط کئے۔ ظفر علی شاہ صاحب کے کیس کے حوالے سے جو حقائق بیان کئے' وہ غلط کئے۔ سپریم کورٹ کے اس decision کو اپنی مرضی کے مطابق construct کرتے ہوئے اس کے لفظوں کو بدل گئے۔ یہ وہ بد دیانتی ہے جو ان کو زیب نہیں دیتی۔ یہ ایک پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہ اس ایوان کی بالادستی کی' institutions کو strengthen کرنے کی اور moral authority کی بات کرتے ہیں تو ان کی اسی بحث کے اندر یہ حصہ لیتے ہوئے کہ پچھلے 55 سال میں جمہوریت بار بار restore ہوئی' چاہے وہ کسی کی مرضی سے ہوئی' چاہے وہ کسی کے ideas پر restore ہوتی لیکن ایک problem ضرور رہا کہ جب بھی پارلیمنٹ کا وجود آیا تو power hunger نے' جو اپوزیشن کے benches سے ہوئی' اس نے مجبور کیا کہ کہیں نہ کہیں سے جا کر moral right path کو چھوڑ کر' کوئی conspiracy کر کے' کوئی ایسا طریقہ کار اختیار کر کے کہ جو sitting government ہے اس کو باہر نکالا جائے اور ہمیں اندر ڈالا جائے۔ ہمارا المیہ یہ نہیں ہے کہ جمہوریت شروع کیسے ہوتی ہے؟ ہمارا المیہ یہ ہے کہ اس جمہوریت کو ہم خود لپیٹتے ہیں۔ خدارا! اس ایوان کے پانچ سال مکمل ہونے تک اگر آپ moral authority کی بات کرتے ہیں if it 'is morally right ایک دفعہ یہ اپنا time sustain کر گئی تو یہ moral authority اسی پارلیمنٹ نے خود gain کرنی ہے۔ کسی نے آپ کو نہیں دینی تو آئندہ ہفتے وہ چار cases پڑھ کر آ جائیں اور ان کے اوپر بات کریں کہ ایوان میں جھوٹ بولنا گناہ کے مترادف ہے۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** شکریہ۔اب ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں اور تحریک التوائے کار نمبر 563 شیخ تنویر احمد۔ 'not moved' پر motion dispose of ہوئی۔

## ضمنی بجٹ بابت سال 03-2002 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

**جناب سپیکر:** اب ہم گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 03-2002 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کرتے ہیں۔ جناب وزیر خزانہ!

### مطالبہ زر نمبر 1

**وزیر خزانہ:** شکریہ' جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک ضمنی رقم جو 46 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اشغام" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

**جناب سپیکر:** یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 46 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اشغام" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک ضمنی رقم جو 46 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اشنام" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 2

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

"ایک ضمنی رقم جو 95 لاکھ 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:۔

"ایک ضمنی رقم جو 95 لاکھ 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک ضمنی رقم جو 95 لاکھ 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 3

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 7 کروڑ 35 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیلیں اور سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 7 کروڑ 35 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیلیں اور سزا یافتگان کی

بستیاں "برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 7 کروڑ 35 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیلیں اور سزا یافتگان کی بستیاں "برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 4

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 8 کروڑ 96 لاکھ 10 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس "برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 8 کروڑ 96 لاکھ 10 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کنوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 8 کروڑ 96 لاکھ 10 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 5

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 14 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مجالب خانہ جات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 14 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے

مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 14 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 6

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 59 کروڑ 17 لاکھ 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 59 کروڑ 17 لاکھ 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم

ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک ضمنی رقم جو 59 کروڑ 17 لاکھ 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 7

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 20 کروڑ 37 لاکھ 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 20 کروڑ 37 لاکھ 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 20 کروڑ 37 لاکھ 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 8

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 23 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ"

برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 23 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 23 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 9

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 15 لاکھ 4 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر

اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 15 لاکھ 4 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 15 لاکھ 4 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 10

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 30 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 30 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 30 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 11

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 22 کروڑ 76 لاکھ 81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 22 کروڑ 76 لاکھ 81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 22 کروڑ 76 لاکھ 81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 12

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 6 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30۔جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت

کرنا پڑیں گے۔ "

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 6 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنا پڑیں گے۔ "

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 6 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنا پڑیں گے۔ "

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 13

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 4-ارب 84 کروڑ 24 لاکھ 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 4-ارب 84 کروڑ 24 لاکھ 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 4-ارب 84 کروڑ 24 لاکھ 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 14

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 11 کروڑ 45 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم

ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 11 کروڑ 45 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 11 کروڑ 45 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 15

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 17لاکھ8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی وتحقیق" برداشت کرنا پڑیں گے۔ "

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 17لاکھ8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی وتحقیق" برداشت کرنا پڑیں گے۔ "

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 17لاکھ8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی وتحقیق" برداشت کرنا پڑیں گے۔ "

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 16

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 2-ارب 17 کروڑ 20 لاکھ 4 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپل کمیٹیز /خود مختار ادارہ جات وغیرہ "برداشت کرنا پڑیں گے۔ "

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 2-ارب 17 کروڑ 20 لاکھ 4 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپل کمیٹیز /خود مختار ادارہ جات وغیرہ "برداشت کرنا پڑیں گے۔ "

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 2-ارب 17 کروڑ 20 لاکھ 4 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپل کمیٹیز /خود مختار ادارہ جات وغیرہ "برداشت کرنا پڑیں گے۔ "

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 17

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' رانا صاحب! فرمائیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون صاحب! آپ فرمائیں۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں معزز رکن کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ جب demands put ہو رہی ہوں اور جناب سپیکر question put کر رہے ہوں تو اس وقت کوئی پوائنٹ آف آرڈر take up نہیں کیا جا سکتا۔ یہ معزز وکیل تھے باہر چلے گئے ہیں۔ ان کی خدمت میں' میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا۔ دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ بارہا میں نے ان کو کہا ہے کہ یہ کوئی positive activity میں حصہ لیں لیکن کسی مثبت کام میں حصہ نہیں لیتے۔ یہ منفی کام کے لئے اندر آتے ہیں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان منفی سرگرمیوں سے حکومت پنجاب کو عوام کی بہتری کے لئے کام کرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔

جناب سپیکر، شکریہ

شیخ امجد عزیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! اس وقت ووٹنگ ہو رہی ہے' پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کورم کی نشاندہی کر سکتے تھے' وہ آپ نے کر دی ہے لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں ہو سکتی۔اب مطالبہ زر نمبر 18 لیتے ہیں ۔ جی' وزیر خزانہ صاحب! (قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز ' آرڈر پلیز

مطالبہ زر نمبر 18

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 19

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" ٹیکس و دیگر محصولات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" ٹیکس و دیگر محصولات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" ٹیکس و دیگر محصولات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 20

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 21

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 22

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 23

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 24

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 25

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مابی پروری "برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مابی پروری "برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مابی پروری "برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زیر نمبر 26

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 27

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 28

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 29

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 30

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 31

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

" ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنا پڑیں گے۔ "

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

" ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنا پڑیں گے۔ "

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

" ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنا پڑیں گے۔ "

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 32

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 33

جناب سپیکر، جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبر 34

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے دی جائے جو 30-جون 2003 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

## منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ بابت 2002-03

## (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

**جناب سپیکر:** اب ہم Supplementary Schedule of Authorised Expenditure for the Year 2002-03. لیتے ہیں۔ جناب وزیر خزانہ!

**MINISTER FOR FINANCE:** Thank you Mr Speaker Sir. I lay the supplementary Schedule of Authorised Expenditure for the year 2002-03 on the Table of the House

**MR SPEAKER:** The Supplementary Schedule of Authorised Expenditure for the year 2002-03, has been laid Minister for Finance'

**وزیر خزانہ:** شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا' آپ کی وساطت سے اپنے تمام ساتھی ایم پی ایز' وزراء صاحبان' معزز پریس' فنانس ڈیپارٹمنٹ کے تمام لوگوں کا جنہوں نے بجٹ بنانے میں مدد کی اور اسمبلی سٹاف اور سب لوگوں کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور آپ سب لوگوں کی support کی وجہ سے یہ کام بہت خوش اسلوبی سے پورا ہوا جو کہ میری زندگی کا پہلا موقع تھا۔ Thank you very much, Sir

**جناب سپیکر:** شکریہ۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

## اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No PAP-Legis-1(46)/2003/469 Dated 24th June 2003 The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"ORDER

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Lt. General (Retd) Khalid Maqbool**, *Governor of the Punjab* hereby prorogue the Assembly with effect from June 24, 2003 on the conclusion of sitting on that day

Dated Lahore, **LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL**

The 24th June 2003 **GOVERNOR OF THE PUNJAB."**

| S....*contd* | Issue Nr. | Page Nr. |
|---|---|---|
| **SUPPLEMENTARY SCHEDULE OF AUTHORISED EXPENDITURE** | | |
| For the year 2002-2003 | 8 | 666 |
| **SUSPENSION OF RULE 95** | | |
| -of theRules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, under rule 234 in respect of consideration and passage of the Institute of South Asia Lahore Bill 2003 | 7 | 529 |
| -of theRules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, under rule 234 in respect of consideration and passage of the Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) Bill 2003 | 7 | 538 |
| **T** | | |
| **TAHIR ALI JAVED, DR (Minister for Health)** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Deaths in hospitals due to negligence of doctors | 8 | 586 |
| **TALIB HUSSAIN CH, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 161 |
| **TASNEEM RASHEED, DR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 364 |
| **W** | | |
| **WAHEED ASGHAR DOGAR, CH** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 166 |
| **WALLAYAT SHAH KHAGGA, MR** | | |
| **PRIVILEGE MOTION regarding-** | | |
| -Publication of false and baseless news in daily "Naya Akhbar" against the Member of the Assembly | 2,3 | 36,106 |
| **Z** | | |
| **ZAHIDA SARFRAZ, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 145 |
| **ZAHOOR AHMED KHAN DAHA, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 61 |
| **ZEENAT KHAN, BEGUM** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 63 |
| **ZILLA HUMA USMAN, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 260 |

| S....*contd.* | Issue Nr. | Page Nr. |
|---|---|---|
| **SALARIES, ALLOWNACES AND PRIVILEGES OF MEMBERS BILL** | | |
| The Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Consideration) | 7 | 540 |
| **SAMIA AMJAD, DR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 80 |
| **SANAULLAH KHAN, RANA** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Appeal to the Opposition for cooperation for stability of democracy (Comments) | 4 | 190,204 |
| -Resolution passed by Sind Assembly regarding Thal Canal (Comments) | 5 | 307 |
| -Superiority of Constitution and freedom of Parliament (Comments) | 6 | 415 |
| **SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI, RANA** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 322 |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 569 |
| **SESSION** | | |
| Notification regarding summoning of 10th session on 14-6-2003 | 1 | 1 |
| **SHAGUFTA ANWAR, MS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 128 |
| **SHAHEENA ASAD, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 44 |
| **SHAMIM AKHTAR, MS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 151 |
| **SHAZIA CHAND, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 368 |
| **SHELA RATHOR, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 77 |
| **SHUJA KHANZADA, COL (RETD)** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 72 |
| **SITARA FAYYAZ, BEGUM** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 154 |
| **SPEECH** | | |
| Budget speech of the Finance Minister for the year 2003-2004 | 1 | 10 |
| **SULTAN SURKHRO AWAN, Col. (RETD)** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 271 |
| **SUMMONING** | | |
| Notification regarding summoning of 10th session on 14-6-2003 | 1 | 1 |
| **SUPPLEMENTARY BUDGET** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| .....for the year 2002-2003 | 7 | 543 |
| **PRESENTATION OF-** | | |
| ..... Annual Budget for the year 2003-2004 | 1 | 27 |
| ..... Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 1 | 27 |
| **VOTING ON-** | | |
| -Demands for Grants for the Schedule of Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 8 | 630 |

| P....contd. | Issue Nr. | Page Nr. |
|---|---|---|
| **PROROGATION** | | |
| **NOTIFICATION regarding-** | | |
| . . . 10th session | 8 | 666 |
| **Q** | | |
| **QASIM ZIA, MR (Leader of Opposition)** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Appeal to the Opposition for cooperation for stability of democracy (Comments) | 4 | 187 |
| -Resolution passed by Sind Assembly regarding Thal Canal | 5 | 302,305 |
| -Superiority of Constitution and freedom of Parliament (Comments) | 6 | 410 |
| **QUDSIA LODI, MISS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 125 |
| **R** | | |
| **RECITATION-** | | |
| -from the Holy Quran and its translation in the session held on 14-6-2003 | 1 | 9 |
| -from the Holy Quran and its translation in the session held on 17-6-2003 | 2 | 31 |
| -from the Holy Quran and its translation in the session held on 18-6-2003 | 3 | 99 |
| -from the Holy Quran and its translation in the session held on 19-6-2003 | 4 | 183 |
| -from the Holy Quran and its translation in the session held on 20-6-2003 | 5 | 289 |
| -from the Holy Quran and its translation in the session held on 21-6-2003 | 6 | 405 |
| -from the Holy Quran and its translation in the session held on 23-6-2003 | 7 | 475 |
| -from the Holy Quran and its translation in the session held on 24-6-2003 | 8 | 581 |
| **REPORTS (laying of) regarding-** | | |
| The Institute of South Asia Labore Bill 2003 (Bill No 17 of 2003) | 5 | 368 |
| The Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment), Bill 2003 (Bill No 14 of 2003) | 5 | 367 |
| **ROBINA NAZAR SULAHRI, MISS ADVOCATE** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 57 |
| **S** | | |
| **SAADIA HAMAYUN, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 93 |
| **SAEED AKBAR KHAN, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3,5 | 172,377 |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Resolution passed by Sind Assembly regarding Thal Canal (Comments) | 5 | 306 |
| **SAFIA JAVED, CH. MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 354 |
| **SAJEELA ANSAR BAJWA, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 211 |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 562 |

| | Issue Nr. | Page Nr. |
|---|---|---|
| **N** | | |
| **NAJAF ABBAS SIAL, MR** | | |
| **CONDOLENCE-** | | |
| -on the death of ex-care taker Prime Minister Malik Miraj Khalid | 2 | 35 |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3,4 | 173,235 |
| **NASIM LODHI, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 159 |
| **NAZAR FARID KHOKHAR, MALIK** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 121 |
| **NAZAR HUSSAIN GONDAL, CH.** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 157 |
| **NIGHAT SALEEM KHAN, MISS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 164 |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 563 |
| **NOTIFICATION regarding-** | | |
| -Prorogation of 10th session on 24-6-2003 | 8 | 666 |
| -Summoning of 10th session on 14-6-2003 | 1 | 1 |
| **O** | | |
| **OFFICERS** | | |
| Of the House | 1 | 7 |
| **P** | | |
| **PANEL OF CHAIRMEN** | | |
| Announcement regarding Panel of Chairmen for the 10th session | 1 | 10 |
| **PERVAIZ RAFIQUE, MR** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Privilege of Minorities | 8 | 582 |
| **PARVEEN SIKANDAR GILL, MS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 136 |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 556 |
| **PARVEZ ELAHI, CH (Chief Minister)** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -The budget for the year 2003-2004 | 3 | 168 |
| **POINT OF ODER regarding-** | | |
| -Appeal to the Opposition for cooperation for stability of democracy | 4 | 184 |
| -Deaths in hospitals due to negligence of doctors | 8 | 585 |
| -Mongrel policy of the Government | 7 | 476 |
| -Privilege of Minorities | 8 | 582 |
| -Protest in Sind on statement by Minister for Irrigation regarding "Water Problem" | 8 | 593 |
| -Resolution passed by Sind Assembly regarding Thal Canal | 5 | 302 |
| -Superiority of Constitution and freedom of Parliament | 6 | 406 |
| **PRIVILEGE MOTIONS regarding-** | | |
| -Improper behaviour of D D O (R) Chichawatni with M P A on telephone | 6,8 | 425,628 |
| -Improper behaviour of Director Population Welfare Faisalabad with M P A | 5,7 | 316,485 |
| -Insulting behavior of M.C.O Shorkot with M.P.A. | 2,3 | 40,107 |
| -Misbehavior of S S P and S H O Sheikhupura with M P A on the motivation of D.I.G Sheikhupura range | 2 | 41 |
| Publication of false and baseless news in daily "Naya Akhbar" against the Member of the Assembly | 2,3 | 36,106 |

| M....*contd.* | Issue Nr. | Page Nr. |
|---|---|---|
| **SUSPENSION OF RULE 95-** | | |
| -of theRules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, under rule 234 in respect of consideration and passage of the Institute of South Asia Lahore Bill 2003 | 7 | 529 |
| -of theRules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, under rule 234 in respect of consideration and passage of the Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment), Bill 2003 | 7 | 538 |
| **MUHAMMAD IQBAL RAIS, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 74 |
| **MUHAMMD IQBAL, CH (Minister for Food)** | | |
| **CONDOLENCE-** | | |
| -on the death of Muhammad Sarwar Bhooch, Ch. Ex. MPA | 5 | 298 |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Appeal to the Opposition for cooperation for stability of democracy (Comments) | 4 | 201 |
| **MUHAMMAD LATIF PANWAR RAJPUT, MIAN** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 133 |
| **MUHAMMAD MOHSIN KHAN LAGARI, SARDAR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 386 |
| **MUHAMMAD QAMAR HAYAT KATHIA, MR** | | |
| **PRIVILEGE MOTION regarding-** | | |
| -Insulting behavior of M.C O Shorkot with M.P.A | 2,3 | 40,107 |
| **MUHAMMAD QASIM NOON, RANA** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 177 |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 553 |
| **MUHMMAD RIZWAN, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 383 |
| **MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, (ADVOCATE)** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| Deaths in hospitals due to negligence of doctors | 8 | 585 |
| **MUHAMMAD WARIS KALLU, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 236 |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 543 |
| **MUMTAZ ALI, CH** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 348 |
| **MUSHTAQ AHMAD KIANI, GP CAPT (RETD)** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 242 |
| **REPORTS (laying of) regarding-** | | |
| -The Institute of South Asia Lahore Bill 2003 (Bill No 17 of 2003) | 5 | 368 |
| -The Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment), Bill 2003 (Bill No 14 of 2003) | 5 | 367 |
| **MUZAFFAR ALI SHEIKH, DR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 338 |
| **MUZAMMAL-UR-RASHID ABBASI, SAHIBZADA** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 373 |

| M....contd. | Issue Nr. | Page Nr. |
|---|---|---|
| **MEER BADSHAH KHAN QAISARANI, SARDAR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 356 |
| **MINISTER FOR AGRICULTURE** | | |
| see under Muhammad Arshad Khan Lodhi | | |
| **MINISTER FOR EDUCATION** | | |
| see under Imran Masood, Mr | | |
| **MINISTER FOR FINANCE** | | |
| see under Hasnain Bahadur Dreshak, Sardar | | |
| **MINISTER FOR FOOD** (see under Muhammad Iqbal, Ch) | | |
| **MINISTER FOR HEALTH** | | |
| see under Tahir Ali Javed, Dr | | |
| **MINISTER FOR IRRIGATION** (see under Aamir Sultan Cheema, Ch) | | |
| **MINISTER FOR LAW & PA** | | |
| see under Muhammad Basharat Raja, Mr | | |
| **MINISTER FOR LITERACY & NON-FORMAL BASIC EDUCATION** | | |
| see udner Hussain Jahania Gardezi, Mr | | |
| **MINISTER FOR MINORITIES AFFAIRS** (see udner Joyce Rufin Julius) | | |
| **MISBAH KOKAB, MISS ADVOCATE** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 112 |
| **MUHAMMAD ABBAS, Lt. Col. (RETD)** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 108,112 |
| **MUHAMMAD AHMED KHAN MALIK, (ADVOCATE)** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 390 |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 548 |
| **MUHAMMAD ARSHAD, CHAUDHRY** | | |
| **PRIVILEGE MOTION regarding-** | | |
| -Improper behaviour of D.D O (R) Chichawatni with M P A on telephone | 6 | 425 |
| **MUHAMMAD ARSHAD KHAN LODHI (Minister for Agriculture)** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Appeal to the Opposition for cooperation for stability of democracy (Comments) | 4 | 195 |
| **MUHAMMAD AZEEM GHUMAN, CH** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 336 |
| **MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR (Minister for Law & PA)** | | |
| **BILLS (Taken under consideration)** | | |
| The Institute of South Asia Lahore Bill 2003 (Bill No 17 of 2003) | 7 | 530 |
| The Punjab Finance Bill 2003 (Bill No.23 of 2003) | 7 | 524 |
| The Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill 2003 (Bill No 14 of 2003) | 7 | 540 |
| **COMMITTEES-** | | |
| List of Standing Committees and other Committees (laid on the table of the House) | 8 | 582 |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 109 |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Appeal to the Opposition for cooperation for stability of democracy | 4 | 184,205 |
| -Mongrel policy of the Government | 7 | 477 |
| -Privilege of Minorities | 8 | 584 |
| -Protest in Sind on statement by Minister for Irrigation regarding "Water Problem" | 8 | 601 |
| -Superiority of Constitution and freedom of Parliament (Comments) | 6 | 407,419 |

| J....contd. | Issue Nr. | Page Nr. |
|---|---|---|
| **JAVAID AHMED, CH** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 327 |
| **JAVED AKRAM, BRIG. (R) (SITARA-E- IMTIAZ)** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 558 |
| **JOEL AMIR SAHOTRA, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 123 |
| **JOSEPH HAKIM DIN, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 219 |
| **JOYCE RUFIN JULIUS (Minister for Minorities Affairs)** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 545 |
| **K** | | |
| **KANWAL NASEEM, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 214 |
| **KHALID MEHMOOD, CH. ADVOCATE** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Improper behaviour of Director Population Welfare Faisalabad with M.P.A | 5 | 316 |
| **KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHAR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 560 |
| **KHIZAR ILYAS VIRK, CH** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 67 |
| **L** | | |
| **LAILA MUQADDUS, MISS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 360 |
| **LEADER OF OPPOSITION** (see under Qasim Zia) | | |
| **LEAVE OF ABSENCE OF-** | | |
| -Abdur Rashid Bhatti, Mr | 5 | 297 |
| -Amanat Ali Virk, Mr | 5 | 291,294 |
| -Amir Hayat Khan Niazi, Mr | 5 | 295 |
| -Atta Muhammad Khan Maneka, Mian | 5 | 296 |
| -Ejaz Ahmad, Rai | 5 | 297 |
| -Farida Rafique Sulehri, Mrs | 5 | 293 |
| -Farzana Nazeer, Dr | 5 | 291 |
| -Furqan Ali Mughal, Mirza | 5 | 290 |
| -Memona Nabeel, Mrs | 5 | 293 |
| -Muhammad Ashraf Kamboh, Ch | 5 | 292,296 |
| -Muhammad Waris Kalloo | 5 | 290 |
| -Muhammad Yar Hiraj, Mr | 5 | 292,296 |
| -Waheed Asghar Dogar, Mr | 5 | 295 |
| **LUBNA TARIQ, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 131 |
| **M** | | |
| **MAHARAJA TAREEN, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 350 |

| G....contd. | Issue Nr. | Page Nr. |
|---|---|---|
| The Punjab Finance Bill 2003 (Bill No 23 of 2003) | 7 | 524 |
| The Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill 2003 (Bill No 14 of 2003) | 7 | 540 |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual budget for the year 2003-2004 | 2,3,4 | 44,108,209 |
| **GHULAM MOHYUDDIN CHISHTI, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 66 |
| **H** | | |
| **HASAN AKHTAR MOKAL, SARDAR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 226 |
| **HASNAIN BAHADUR DRESHAK, SARDAR** (Minister for Finance) | | |
| **BUDGET-** | | |
| -Budget speech for the year 2003-2004 | 1 | 10 |
| -Presentation of Annual Budget for the year 2003-2004 | 1 | 27 |
| -Presentation of Supplementary Budget for the year 2003-2004 | 1 | 27 |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 400 |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 577 |
| **FINANCE BILL-** | | |
| - Introduction to the Punjab Finance Bill 2003 (Bill No 23 of 2003) | 1 | 28 |
| **HUMAIRA AWAIS SHAHID, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 318 |
| **HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, MR** (Minister for Literacy & Non-Formal Basic Education) | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 47 |
| **I** | | |
| **IFTIKHAR HUSSAIN CHHICHHAR, MIAN** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 574 |
| **IHSAN ULLAH WAQAS, SYED** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Appeal to the Opposition for cooperation for stability of democracy (Comments) | 4 | 206 |
| **IJAZ AHMED SEHOLE, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 324 |
| **IJAZ AHMAD, SHEIKH** | | |
| **CONDOLENCE-** | | |
| -on the death of father of Muhammad Waris Kalloo, MPA | 5 | 298 |
| **IMRAN MASOOD, MR (Minister for Education)** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 264 |
| **INSTITUTE OF SOUTH ASIA** | | |
| **BILL (Taken under consideration)** | | |
| The Institute of South Asia Lahore Bill 2003 (Bill No 17 of 2003) | 7 | 530 |
| **REPORTS (laying of) regarding-** | | |
| The Institute of South Asia Lahore Bill 2003 (Bill No 17 of 2003) | 5 | 368 |
| **J** | | |
| **JALAL DIN DHAKOO, MALIK** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 88 |

| D....*contd.* | Issue Nr. | Page Nr. |
|---|---|---|
| -Housing and Physical Planning | 8 | 637 |
| -Industries | 8 | 636 |
| -Irrigation and Land Reclamation | 8 | 651 |
| -Irrigation Works | 8 | 643 |
| -Jails and Convict Settlements | 8 | 632 |
| -Loans to Government Servants | 8 | 641 |
| -Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc | 8 | 645,646 |
| -Miscellaneous | 8 | 640 |
| -Miscellaneous Departments | 8 | 659 |
| -Museums | 8 | 634 |
| -Other taxes and duties | 8 | 650 |
| -Pension | 8 | 639 |
| -Police | 8 | 633 |
| -Provincial Excise | 8 | 647 |
| -Public Health | 8 | 654 |
| -Relief | 8 | 638 |
| -Roads and Bridges | 8 | 664 |
| -Stamps | 8 | 630 |
| -Stationery and Printing | 8 | 662 |
| -Veterinary | 8 | 657 |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2,3,4 | 44,108,209 |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 543 |
| -The budget for the year 2003-2004 by the Chief Minister | 3 | 168 |
| **DURR-E-SHAHWAR NEELUM, MRS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 156 |
| **E** | | |
| **EJAZ AHMAD,RAI** | | |
| **PRIVILEGE MOTION regarding-** | | |
| -Misbehavior of S.S.P and S.H.O Sheikhupura with M.P.A on the motivation of D.I G Sheikhupura range | 2 | 41 |
| **EMBESAT KIAN, MS** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2,4 | 85,248 |
| **F** | | |
| **FARZANA RAJA, MRS** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Mongrel policy of the Government | 7 | 476 |
| **FATEH MUHAMMAD KHAN BUZDAR, SARDAR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 274 |
| **FAZAL HUSSAIN SUMRA, MEHR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 245 |
| **FINANCE BILL** | | |
| Introduction to the Punjab Finance Bill 2003 (Bill No 23 of 2003) | 1 | 28 |
| **FINANCE MINISTER** (see under Hasnain Bahadur Dreshak, Sardar) | | |
| **FURQAN ALI MUGHAL, MIRZA** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 5 | 395 |
| **G** | | |
| **GOVERNMENT BUSINESS** | | |
| **BILLS** (Taken under consideration) | | |
| The Institute of South Asia Lahore Bill 2003 (Bill No.17 of 2003) | 7 | 530 |

| D....*contd.* | Issue Nr. | Page Nr. |
|---|---|---|
| -Agricultural Improvement and Research | 6 | 467 |
| -Agriculture | 6 | 447 |
| -Charges on account of Motor Vehicles Acts | 6 | 436 |
| -Civil Defence | 6 | 461 |
| -Civil Works | 6 | 453 |
| -Communications | 6 | 454 |
| -Co-operation | 6 | 450 |
| -Development | 6 | 465 |
| -Education | 6 | 444 |
| -Fisheries | 6 | 448 |
| -Forests | 6 | 434 |
| -General Administration | 6 | 439 |
| -Government Buildings | 6 | 470 |
| -Health Services | 6 | 445 |
| -Housing and Physical Planning | 6 | 455 |
| -Industries | 6 | 451 |
| -Irrigation and Land Reclamation | 6 | 438 |
| -Irrigation Works | 6 | 466 |
| -Jails and Convict Settlements | 6 | 441 |
| -Land Revenue | 6 | 431 |
| -Loans to Government Servants | 6 | 464 |
| -Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc. | 6 | 471 |
| -Miscellaneous | 6 | 460 |
| -Miscellaneous Departments | 6 | 452 |
| -Museums | 6 | 443 |
| -Opium | 6 | 430 |
| -Other taxes and duties | 6 | 437 |
| -Pension | 6 | 457 |
| -Police | 6 | 442 |
| -Provincial Excise | 6 | 432 |
| -Public Health | 6 | 446 |
| -Registration | 6 | 435 |
| -Relief | 6 | 456 |
| -Roads | 6 | 469 |
| -Stamps | 6 | 433 |
| -State trading in Food grains and Sugar | 6 | 462 |
| -State trading in Medical Stores and Coal | 6 | 463 |
| -Stationery and Printing | 6 | 458 |
| -Subsidies | 6 | 459 |
| -Town Development | 6 | 468 |
| -Veterinary | 6 | 449 |
| **DEMANDS FOR GRANTS (Voting on..... for the Schedule of Supplementary Budget for the year 2002-2003) regarding-** | | |
| -Administration of Justice | 8 | 631 |
| -Agricultural Improvement and Research | 8 | 644 |
| -Agriculture | 8 | 655 |
| -Civil Defence | 8 | 663 |
| -Civil Works | 8 | 660 |
| -Communication | 8 | 661 |
| -Co-operation | 8 | 658 |
| -Developments | 8 | 642 |
| -Education | 8 | 653 |
| -Fisheries | 8 | 656 |
| -Forests | 8 | 649 |
| -General Administration | 8 | 652 |
| -Government Buildings | 8 | 665 |
| -Health Services | 8 | 635 |

| A....*contd.* | Issue Nr. | Page Nr. |
|---|---|---|
| **ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Appeal to the Opposition for cooperation for stability of democracy (Comments) | 4 | 199 |
| -Superiority of Constitution and freedom of Parliament | 6 | 406 |
| **AUTHORITIES** | | |
| Of the House | 1 | 5 |
| **B** | | |
| **BILL** | | |
| The Institute of South Asia Lahore Bill 2003 (Bill No.17 of 2003) (consideration) | 7 | 530 |
| The Punjab Finance Bill 2003 (Bill No.23 of 2003) (consideration) | 7 | 524 |
| The Punjab Finance Bill 2003 (Bill No.23 of 2003) (introduction) | 1 | 28 |
| The Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill 2003 (Bill No.14 of 2003) (consideration) | 7 | 540 |
| **REPORTS (laying of) regarding-** | | |
| The Institute of South Asia Lahore Bill 2003 (Bill No.17 of 2003) | 5 | 368 |
| The Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) (Amendment) Bill 2003 (Bill No.14 of 2003) | 5 | 367 |
| **SUSPENSION OF RULE 95-** | | |
| -of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, under rule 234 in respect of consideration and passage of the Institute of South Asia Lahore Bill, 2003 | 7 | 529 |
| -of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, under rule 234 in respect of consideration and passage of the Punjab Provincial Assembly (Salaries, Allowances and Privileges of Members) Bill, 2003 | 7 | 538 |
| **BUDGET** | | |
| Presentation of Annual Budget for the year 2003-2004 | 1 | 27 |
| Presentation of Supplementary Budget for the year 2003-2004 | 1 | 27 |
| Speech of the Finance Minister for 2003-2004 | 1 | 10 |
| **DEMANDS FOR GRANTS-** | | |
| Voting on Demands for Grants for the Schedule of Annual Budget for 2003-2004 | 6 | 429 |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2,5 | 44,318 |
| **BUSHRA NAWAZ GARDEZI, SYEDA** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 267 |
| **C** | | |
| **CABINET** | | |
| Of the Punjab | 1 | 6 |
| **CHAIRMEN** | | |
| Panel of Chairmen for the 10th session held on 14-6-2003 | 1 | 10 |
| **CHIEF MINISTER** (see under Parvez Elahi, Ch) | | |
| **COMMITTEES-** | | |
| -List of Standing Committees and other Committees (laid on the table of the House) | 8 | 582 |
| **CONDOLENCE-** | | |
| -on the death of father of Muhammad Waris Kalloo, MPA | 5 | 298 |
| -on the death of ex-care taker Prime Minister Malik Miraj Khalid | 2 | 35 |
| -on the death of Muhammad Sarwar Bhooch, Ch Ex. MPA | 5 | 298 |
| **D** | | |
| **DEMANDS FOR GRANTS (Voting on.....for the Schedule of Annual Budget for the year 2003-2004) regarding-** | | |
| -Administration of Justice | 6 | 440 |

# INDEX


| | Issue Nr. | Page Nr. |
|---|---|---|
| **A** | | |
| **AAMIR SULTAN CHEEMA, CH (Minister for Irrigation)** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Protest in Sind on statement by Minister for Irrigation regarding "Water Problem" | 8 | 594 |
| -Resolution passed by Sind Assembly regarding Thal Canal (Comments) | 5 | 303 |
| **ABDUL ALEEM SHAH, SYED** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 69 |
| **ABID HUSSAIN CHATTHA, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 114 |
| **AFTAB AHMED KHAN, RANA** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Mongrel policy of the Government | 7 | 480 |
| -Protest in Sind on statement by Minister for Irrigation regarding "Water Problem" | 8 | 593 |
| **AGENDA** | | |
| For the session held on 14-6-2003 | 1 | 3 |
| For the session held on 17-6-2003 | 2 | 29 |
| For the session held on 18-6-2003 | 3 | 97 |
| For the session held on 19-6-2003 | 4 | 181 |
| For the session held on 20-6-2003 | 5 | 287 |
| For the session held on 21-6-2003 | 6 | 403 |
| For the session held on 23-6-2003 | 7 | 473 |
| For the session held on 24-6-2003 | 8 | 579 |
| **AHAD MALIK, MR** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Appeal to the Opposition for cooperation for stability of democracy (Comments) | 4 | 201 |
| **AHMED NAWAZ, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 178 |
| **ALTAF HUSSAIN, CH** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 210 |
| **AMAR USMAN ADIL, MR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 4 | 278 |
| -Supplementary Budget for the year 2002-2003 | 7 | 565 |
| **AMJAD HAMEED KHAN DASTI, SARDAR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 2 | 53 |
| **ANJUM AMJAD, DR** | | |
| **DISCUSSION ON-** | | |
| -Annual Budget for the year 2003-2004 | 3 | 140 |
| **ARSHAD MEHMOOD BAGGU, MR** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Appeal to the Opposition for cooperation for stability of democracy (Comments) | 4 | 189 |
| **ASAD MUAZZAM, DR** | | |
| **POINT OF ORDER regarding-** | | |
| -Appeal to the Opposition for cooperation for stability of democracy (Comments) | 4 | 203 |